



## غلط نامہ

کوشش و محنت کے باوجود انہوں نے کتاب میں چند غلطیاں کر لی ہیں براہ کرم اس سے ان کو درست فرمائیے اور کتاب کے بارے میں جو بھی رائے ہو۔ محمد زبیر شمیمال چوک گھنٹوں کے پتہ پر ضرور مطلع کریں۔ ان کو شاید یہ بھی جانے لگا۔ منیجر

صفحہ	غلط	صفحہ	تصحیح
۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲
۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴
۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵
۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷
۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸
۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰
۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۳	۱۳۳	۱۳۳
۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴
۱۳۵	۱۳۵	۱۳۵	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶
۱۳۷	۱۳۷	۱۳۷	۱۳۷
۱۳۸	۱۳۸	۱۳۸	۱۳۸
۱۳۹	۱۳۹	۱۳۹	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰
۱۴۱	۱۴۱	۱۴۱	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲
۱۴۳	۱۴۳	۱۴۳	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۴	۱۴۴	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۵	۱۴۵	۱۴۵
۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶
۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸
۱۴۹	۱۴۹	۱۴۹	۱۴۹
۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۱	۱۵۱	۱۵۱
۱۵۲	۱۵۲	۱۵۲	۱۵۲
۱۵۳	۱۵۳	۱۵۳	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۴	۱۵۴	۱۵۴
۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵
۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۷	۱۵۷	۱۵۷
۱۵۸	۱۵۸	۱۵۸	۱۵۸
۱۵۹	۱۵۹	۱۵۹	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱
۱۶۲	۱۶۲	۱۶۲	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳
۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴
۱۶۵	۱۶۵	۱۶۵	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶
۱۶۷	۱۶۷	۱۶۷	۱۶۷
۱۶۸	۱۶۸	۱۶۸	۱۶۸
۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹
۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰
۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲
۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳
۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶
۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸
۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹
۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱
۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲
۱۸۳	۱۸۳	۱۸۳	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴
۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۷	۱۸۷	۱۸۷
۱۸۸	۱۸۸	۱۸۸	۱۸۸
۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰
۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱
۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳
۱۹۴	۱۹۴	۱۹۴	۱۹۴
۱۹۵	۱۹۵	۱۹۵	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۶	۱۹۶	۱۹۶
۱۹۷	۱۹۷	۱۹۷	۱۹۷
۱۹۸	۱۹۸	۱۹۸	۱۹۸
۱۹۹	۱۹۹	۱۹۹	۱۹۹
۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰
۲۰۱	۲۰۱	۲۰۱	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲
۲۰۳	۲۰۳	۲۰۳	۲۰۳
۲۰۴	۲۰۴	۲۰۴	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۵	۲۰۵	۲۰۵
۲۰۶	۲۰۶	۲۰۶	۲۰۶
۲۰۷	۲۰۷	۲۰۷	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸
۲۰۹	۲۰۹	۲۰۹	۲۰۹
۲۱۰	۲۱۰	۲۱۰	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱
۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲
۲۱۳	۲۱۳	۲۱۳	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۴	۲۱۴	۲۱۴
۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵
۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۷	۲۱۷	۲۱۷
۲۱۸	۲۱۸	۲۱۸	۲۱۸
۲۱۹	۲۱۹	۲۱۹	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰
۲۲۱	۲۲۱	۲۲۱	۲۲۱
۲۲۲	۲۲۲	۲۲۲	۲۲۲
۲۲۳	۲۲۳	۲۲۳	۲۲۳
۲۲۴	۲۲۴	۲۲۴	۲۲۴
۲۲۵	۲۲۵	۲۲۵	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۶	۲۲۶	۲۲۶
۲۲۷	۲۲۷	۲۲۷	۲۲۷
۲۲۸	۲۲۸	۲۲۸	۲۲۸
۲۲۹	۲۲۹	۲۲۹	۲۲۹
۲۳۰	۲۳۰	۲۳۰	۲۳۰
۲۳۱	۲۳۱	۲۳۱	۲۳۱

M.A.LIBRARY, A.M.U.



U25796





بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۵۴۹۶

مختصر فقہ قیاب انبیاء کرام اور مشاہیر اسلام

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
۴۱	حضرت ابراہیمؑ	۹	دیباچہ از حضرت شیخ الاسلام ندوی رحمۃ اللہ علیہ	۱	۱
۴۶	حضرت اسماعیلؑ	۱۰	توضیح مؤلف	۲	۲
۴۸	حضرت اسماعیلؑ	۱۲	مرکز اسلام	۳	۳
۵۰	حضرت یعقوبؑ	۱۳	ادبیات کتب	۴	۴
۵۱	حضرت یوسفؑ	۱۵	مقدس کتب	۵	۵
۵۳	حضرت یونسؑ	۱۶	میراث منورہ	۶	۶
۵۴	حضرت یونسؑ	۱۷	خازن تعلیم محمد حرام	۷	۷
۵۸	حضرت موسیٰؑ	۱۸	سید نبویؐ	۸	۸
۶۵	حضرت الیاسؑ	۱۹	عالم کتب	۹	۹
۶۶	حضرت الیاسؑ	۲۰	کتابخانه اسلامیہ	۱۰	۱۰
۶۷	حضرت داؤدؑ	۲۱	مختصر اوقاف	۱۱	۱۱
۶۸	حضرت داؤدؑ	۲۲	مختصر اور دیگر نبیوں کے حالات	۱۲	۱۲
۷۱	حضرت سلیمانؑ	۲۳	مختصر اسلامی تاریخ	۱۳	۱۳
۷۲	حضرت یونسؑ	۲۴	اسلامی جزا فیہ ذمیل	۱۴	۱۴
۷۳	حضرت یونسؑ	۲۵	مختصر لکچر	۱۵	۱۵
۷۴	حضرت یونسؑ	۲۶	مختصر باب الایمان	۱۶	۱۶
۷۵	حضرت یونسؑ	۲۷	مختصر بیان حضرت عیسیٰؑ	۱۷	۱۷
۷۶	حضرت یونسؑ	۲۸	مختصر اسب	۱۸	۱۸
۷۷	حضرت یونسؑ	۲۹	حضرت آدمؑ	۱۹	۱۹
۷۸	حضرت یونسؑ	۳۰	فضائل آدمؑ	۲۰	۲۰
۷۹	حضرت یونسؑ	۳۱	انند کا بیانیہ	۲۱	۲۱
۸۰	حضرت یونسؑ	۳۲	حضرت شعیبؑ	۲۲	۲۲
۸۱	حضرت یونسؑ	۳۳	قابیل و ہابیل	۲۳	۲۳
۸۲	حضرت یونسؑ	۳۴	حضرت ادریسؑ	۲۴	۲۴
۸۳	حضرت یونسؑ	۳۵	حضرت نوحؑ	۲۵	۲۵
۸۴	حضرت یونسؑ	۳۶	حضرت ہودؑ	۲۶	۲۶
۸۵	حضرت یونسؑ	۳۷	قوم عاد کی غیر نیک کتابچہ	۲۷	۲۷
۸۶	حضرت یونسؑ	۳۸	حضرت صالحؑ	۲۸	۲۸
۸۷	حضرت یونسؑ	۳۹	حضرت ہودؑ	۲۹	۲۹
۸۸	حضرت یونسؑ	۴۰	حضرت ہودؑ	۳۰	۳۰
۸۹	حضرت یونسؑ	۴۱	حضرت ہودؑ	۳۱	۳۱
۹۰	حضرت یونسؑ	۴۲	حضرت ہودؑ	۳۲	۳۲
۹۱	حضرت یونسؑ	۴۳	حضرت ہودؑ	۳۳	۳۳
۹۲	حضرت یونسؑ	۴۴	حضرت ہودؑ	۳۴	۳۴
۹۳	حضرت یونسؑ	۴۵	حضرت ہودؑ	۳۵	۳۵
۹۴	حضرت یونسؑ	۴۶	حضرت ہودؑ	۳۶	۳۶
۹۵	حضرت یونسؑ	۴۷	حضرت ہودؑ	۳۷	۳۷
۹۶	حضرت یونسؑ	۴۸	حضرت ہودؑ	۳۸	۳۸
۹۷	حضرت یونسؑ	۴۹	حضرت ہودؑ	۳۹	۳۹
۹۸	حضرت یونسؑ	۵۰	حضرت ہودؑ	۴۰	۴۰
۹۹	حضرت یونسؑ	۵۱	حضرت ہودؑ	۴۱	۴۱
۱۰۰	حضرت یونسؑ	۵۲	حضرت ہودؑ	۴۲	۴۲

۱۳۴	۸۹	۹۵	۵۸	چند ارشاد تہذیب
۱۳۵	۹۰	۱۰۰	۵۹	ایک روشن بشارت
۱۳۶	۹۱	۱۰۳	۶۰	چند اور روشن بشارتیں
۱۳۷	۹۲			چونکہ باب حالات قبل از بعثت
۱۳۸	۹۳	۱۰۵	۶۱	نظام عالم عظیم
۱۳۹	۹۴	"	۶۲	علوم عرب
"	۹۵	۱۰۶	۶۳	عرب کے قدرتی حالات
۱۴۰	۹۶	۱۰۷	۶۴	ذریعہ معاش اور دیگر حالات
۱۴۱	۹۷	۱۰۸	۶۵	وجہ تسمیہ عرب کی
۱۴۲	۹۸	۱۰۹	۶۶	اہل عرب
۱۴۳	۹۹	۱۱۰	۶۷	عرب کے دیگر خاص فرائض
"	۱۰۰	"	۶۸	ایام جاہلیت کا ایک نظارہ
۱۴۴	۱۰۱	۱۱۲	۶۹	عورتوں کی حالت
"	۱۰۲	۱۱۵	۷۰	بعض پہلے ساری دنیا کی حالت
۱۴۵	۱۰۳	۱۱۶	۷۱	یورپ، ایشیا، ایران، روم، ہند
۱۴۶	۱۰۴	۱۱۷	۷۲	نسب نامہ مبارک
۱۴۷	۱۰۵	۱۱۸	۷۳	ایک یقینی بحث
۱۴۸	۱۰۶	۱۱۹	۷۴	حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد
۱۴۹	۱۰۷	۱۲۰	۷۵	ولادت با سعادت
۱۵۰	۱۰۸	۱۲۲	۷۶	حقیقہ رخصت
۱۵۱	۱۰۹	۱۲۳	۷۷	والدہ کی وفات
۱۵۲	۱۱۰	"	۷۸	دادا اور چچا کی تربیت
۱۵۳	۱۱۱	۱۲۵	۷۹	سفر شام
۱۵۴	۱۱۲	۱۲۶	۸۰	پاک جوانی
۱۵۵	۱۱۳	۱۲۷	۸۱	پہلا نکاح
۱۵۶	۱۱۴	۱۲۸	۸۲	نکاح
۱۵۷	۱۱۵	۱۲۹	۸۳	علی کی صلاح
۱۵۸	۱۱۶	۱۳۰	۸۴	تعمیم کعبہ
۱۵۹	۱۱۷	"	۸۵	پہنچ مقرر ہونا
۱۶۰	۱۱۸	۱۳۱	۸۶	انکار نبوت
۱۶۱	۱۱۹	۱۳۲	۸۷	انکار نبوت
۱۶۲	۱۲۰			پانچواں باب بعثت نبوی تا ہجرت حبشہ
۱۶۳	۱۲۱	"	۸۸	در تہذیب و تمدن
۱۶۴	۱۲۲	"	۸۹	در تہذیب و تمدن
۱۶۵	۱۲۳	"	۹۰	در تہذیب و تمدن
۱۶۶	۱۲۴	"	۹۱	در تہذیب و تمدن
۱۶۷	۱۲۵	"	۹۲	در تہذیب و تمدن
۱۶۸	۱۲۶	"	۹۳	در تہذیب و تمدن
۱۶۹	۱۲۷	"	۹۴	در تہذیب و تمدن
۱۷۰	۱۲۸	"	۹۵	در تہذیب و تمدن
۱۷۱	۱۲۹	"	۹۶	در تہذیب و تمدن
۱۷۲	۱۳۰	"	۹۷	در تہذیب و تمدن
۱۷۳	۱۳۱	"	۹۸	در تہذیب و تمدن
۱۷۴	۱۳۲	"	۹۹	در تہذیب و تمدن
۱۷۵	۱۳۳	"	۱۰۰	در تہذیب و تمدن
۱۷۶	۱۳۴	"	۱۰۱	در تہذیب و تمدن
۱۷۷	۱۳۵	"	۱۰۲	در تہذیب و تمدن
۱۷۸	۱۳۶	"	۱۰۳	در تہذیب و تمدن
۱۷۹	۱۳۷	"	۱۰۴	در تہذیب و تمدن
۱۸۰	۱۳۸	"	۱۰۵	در تہذیب و تمدن
۱۸۱	۱۳۹	"	۱۰۶	در تہذیب و تمدن
۱۸۲	۱۴۰	"	۱۰۷	در تہذیب و تمدن
۱۸۳	۱۴۱	"	۱۰۸	در تہذیب و تمدن
۱۸۴	۱۴۲	"	۱۰۹	در تہذیب و تمدن
۱۸۵	۱۴۳	"	۱۱۰	در تہذیب و تمدن
۱۸۶	۱۴۴	"	۱۱۱	در تہذیب و تمدن
۱۸۷	۱۴۵	"	۱۱۲	در تہذیب و تمدن
۱۸۸	۱۴۶	"	۱۱۳	در تہذیب و تمدن
۱۸۹	۱۴۷	"	۱۱۴	در تہذیب و تمدن
۱۹۰	۱۴۸	"	۱۱۵	در تہذیب و تمدن
۱۹۱	۱۴۹	"	۱۱۶	در تہذیب و تمدن
۱۹۲	۱۵۰	"	۱۱۷	در تہذیب و تمدن
۱۹۳	۱۵۱	"	۱۱۸	در تہذیب و تمدن
۱۹۴	۱۵۲	"	۱۱۹	در تہذیب و تمدن
۱۹۵	۱۵۳	"	۱۲۰	در تہذیب و تمدن
۱۹۶	۱۵۴	"	۱۲۱	در تہذیب و تمدن
۱۹۷	۱۵۵	"	۱۲۲	در تہذیب و تمدن
۱۹۸	۱۵۶	"	۱۲۳	در تہذیب و تمدن
۱۹۹	۱۵۷	"	۱۲۴	در تہذیب و تمدن
۲۰۰	۱۵۸	"	۱۲۵	در تہذیب و تمدن

۱۹۲	قصص بنی اسرائیل کی شہادت	۱۵۱	طفیل بن عزیٰ ابو ذر غفاریؓ	۱۶۵
۱۹۳	امہ عمارت کی جائزگی	۱۵۲	نبیوں کا قبول اسلام	۱۶۶
۱۹۴	زمنی بنی کا ہجرت کو دعائیں	۱۵۳	مدینہ میں اسلام	۱۶۷
۱۹۵	دشمنوں کا قتل دنیا آخرت خشنود	۱۵۴	میت بنی ادا	۱۶۸
۱۹۶	جنگ پر تبصرہ	۱۵۵	ہجرت عقبہ ثانیہ	۱۶۹
۱۹۷	غزوہ حرا الاسد	۱۵۶	تغلیات مکہ	۱۷۰
۱۹۸	واقفہ رجب	۱۵۷	تیرہ سالہ زندگی پر تبصرہ	۱۷۱
۱۹۹	شہادت زین	۱۵۸	مسلمانوں کی ہجرت مدینہ	۱۷۲
۲۰۰	خضر عیسیٰ کی شہادت	۱۵۹	قتل کی سازشیں	۱۷۳
۲۰۱	بیلر موند	۱۶۰	ساتواں باب ہجرت نبویؐ تا غزوہ خندق	
۲۰۲	بنو نضیر	۱۶۱	۱۷۴	۱۷۴
۲۰۳	حد کلم	۱۶۲	۱۷۵	۱۷۵
آٹھواں باب غزوہ خندق تا فتح مکہ		۱۶۳	۱۷۶	۱۷۶
۲۰۴	یہودیوں کی نذراری	۱۶۴	۱۷۷	۱۷۷
۲۰۵	پیٹ پر پتھر	۱۶۵	۱۷۸	۱۷۸
۲۰۶	مدینہ کا محاصرہ صحابہ کا قہر متانہ	۱۶۶	۱۷۹	۱۷۹
۲۰۷	شیخہ حضرت علیؓ اور کرب و دو	۱۶۷	۱۸۰	۱۸۰
۲۰۸	اشتر کی رحمت	۱۶۸	۱۸۱	۱۸۱
۲۰۹	ایک دیکھ واقفہ	۱۶۹	۱۸۲	۱۸۲
۲۱۰	حصہ کا دما کرنا	۱۷۰	۱۸۳	۱۸۳
۲۱۱	بنو قریظہ سونا مال کا عقد	۱۷۱	۱۸۴	۱۸۴
۲۱۲	نوحمان ٹوسی نزد - دوسرا بھندل	۱۷۲	۱۸۵	۱۸۵
۲۱۳	بنو قریظہ	۱۷۳	۱۸۶	۱۸۶
۲۱۴	واقفہ صحابہ مدینہ	۱۷۴	۱۸۷	۱۸۷
۲۱۵	صحابہ پر کھینچ بنو نضیر	۱۷۵	۱۸۸	۱۸۸
۲۱۶	پس آمد کی ایک مثال	۱۷۶	۱۸۹	۱۸۹
۲۱۷	سورہ فتح کا نزول	۱۷۷	۱۹۰	۱۹۰
۲۱۸	غزوہ تبوک	۱۷۸	۱۹۱	۱۹۱
۲۱۹	اجیت تبلیغ	۱۷۹	۱۹۲	۱۹۲
۲۲۰	فتح وادی القریہ - فدک	۱۸۰	۱۹۳	۱۹۳
۲۲۱	سیرہ بنو نضیر	۱۸۱	۱۹۴	۱۹۴
نواں باب فتح مکہ		۱۸۲	۱۹۵	۱۹۵
۲۲۲		۱۸۳	۱۹۶	۱۹۶
		۱۸۴	۱۹۷	۱۹۷
		۱۸۵	۱۹۸	۱۹۸
		۱۸۶	۱۹۹	۱۹۹
		۱۸۷	۲۰۰	۲۰۰
		۱۸۸	۲۰۱	۲۰۱
		۱۸۹	۲۰۲	۲۰۲
		۱۹۰	۲۰۳	۲۰۳
		۱۹۱	۲۰۴	۲۰۴
		۱۹۲	۲۰۵	۲۰۵
		۱۹۳	۲۰۶	۲۰۶
		۱۹۴	۲۰۷	۲۰۷
		۱۹۵	۲۰۸	۲۰۸
		۱۹۶	۲۰۹	۲۰۹
		۱۹۷	۲۱۰	۲۱۰
		۱۹۸	۲۱۱	۲۱۱
		۱۹۹	۲۱۲	۲۱۲
		۲۰۰	۲۱۳	۲۱۳
		۲۰۱	۲۱۴	۲۱۴
		۲۰۲	۲۱۵	۲۱۵
		۲۰۳	۲۱۶	۲۱۶
		۲۰۴	۲۱۷	۲۱۷
		۲۰۵	۲۱۸	۲۱۸
		۲۰۶	۲۱۹	۲۱۹
		۲۰۷	۲۲۰	۲۲۰
		۲۰۸	۲۲۱	۲۲۱
		۲۰۹	۲۲۲	۲۲۲
		۲۱۰	۲۲۳	۲۲۳
		۲۱۱	۲۲۴	۲۲۴
		۲۱۲	۲۲۵	۲۲۵
		۲۱۳	۲۲۶	۲۲۶
		۲۱۴	۲۲۷	۲۲۷
		۲۱۵	۲۲۸	۲۲۸
		۲۱۶	۲۲۹	۲۲۹
		۲۱۷	۲۳۰	۲۳۰
		۲۱۸	۲۳۱	۲۳۱
		۲۱۹	۲۳۲	۲۳۲
		۲۲۰	۲۳۳	۲۳۳
		۲۲۱	۲۳۴	۲۳۴
		۲۲۲	۲۳۵	۲۳۵
		۲۲۳	۲۳۶	۲۳۶
		۲۲۴	۲۳۷	۲۳۷
		۲۲۵	۲۳۸	۲۳۸
		۲۲۶	۲۳۹	۲۳۹
		۲۲۷	۲۴۰	۲۴۰
		۲۲۸	۲۴۱	۲۴۱
		۲۲۹	۲۴۲	۲۴۲
		۲۳۰	۲۴۳	۲۴۳
		۲۳۱	۲۴۴	۲۴۴
		۲۳۲	۲۴۵	۲۴۵
		۲۳۳	۲۴۶	۲۴۶
		۲۳۴	۲۴۷	۲۴۷
		۲۳۵	۲۴۸	۲۴۸
		۲۳۶	۲۴۹	۲۴۹
		۲۳۷	۲۵۰	۲۵۰
		۲۳۸	۲۵۱	۲۵۱
		۲۳۹	۲۵۲	۲۵۲
		۲۴۰	۲۵۳	۲۵۳
		۲۴۱	۲۵۴	۲۵۴
		۲۴۲	۲۵۵	۲۵۵
		۲۴۳	۲۵۶	۲۵۶
		۲۴۴	۲۵۷	۲۵۷
		۲۴۵	۲۵۸	۲۵۸
		۲۴۶	۲۵۹	۲۵۹
		۲۴۷	۲۶۰	۲۶۰
		۲۴۸	۲۶۱	۲۶۱
		۲۴۹	۲۶۲	۲۶۲
		۲۵۰	۲۶۳	۲۶۳
		۲۵۱	۲۶۴	۲۶۴
		۲۵۲	۲۶۵	۲۶۵
		۲۵۳	۲۶۶	۲۶۶
		۲۵۴	۲۶۷	۲۶۷
		۲۵۵	۲۶۸	۲۶۸
		۲۵۶	۲۶۹	۲۶۹
		۲۵۷	۲۷۰	۲۷۰
		۲۵۸	۲۷۱	۲۷۱
		۲۵۹	۲۷۲	۲۷۲
		۲۶۰	۲۷۳	۲۷۳
		۲۶۱	۲۷۴	۲۷۴
		۲۶۲	۲۷۵	۲۷۵
		۲۶۳	۲۷۶	۲۷۶
		۲۶۴	۲۷۷	۲۷۷
		۲۶۵	۲۷۸	۲۷۸
		۲۶۶	۲۷۹	۲۷۹
		۲۶۷	۲۸۰	۲۸۰
		۲۶۸	۲۸۱	۲۸۱
		۲۶۹	۲۸۲	۲۸۲
		۲۷۰	۲۸۳	۲۸۳
		۲۷۱	۲۸۴	۲۸۴
		۲۷۲	۲۸۵	۲۸۵
		۲۷۳	۲۸۶	۲۸۶
		۲۷۴	۲۸۷	۲۸۷
		۲۷۵	۲۸۸	۲۸۸
		۲۷۶	۲۸۹	۲۸۹
		۲۷۷	۲۹۰	۲۹۰
		۲۷۸	۲۹۱	۲۹۱
		۲۷۹	۲۹۲	۲۹۲
		۲۸۰	۲۹۳	۲۹۳
		۲۸۱	۲۹۴	۲۹۴
		۲۸۲	۲۹۵	۲۹۵
		۲۸۳	۲۹۶	۲۹۶
		۲۸۴	۲۹۷	۲۹۷
		۲۸۵	۲۹۸	۲۹۸
		۲۸۶	۲۹۹	۲۹۹
		۲۸۷	۳۰۰	۳۰۰
		۲۸۸	۳۰۱	۳۰۱
		۲۸۹	۳۰۲	۳۰۲
		۲۹۰	۳۰۳	۳۰۳
		۲۹۱	۳۰۴	۳۰۴
		۲۹۲	۳۰۵	۳۰۵
		۲۹۳	۳۰۶	۳۰۶
		۲۹۴	۳۰۷	۳۰۷
		۲۹۵	۳۰۸	۳۰۸
		۲۹۶	۳۰۹	۳۰۹
		۲۹۷	۳۱۰	۳۱۰
		۲۹۸	۳۱۱	۳۱۱
		۲۹۹	۳۱۲	۳۱۲
		۳۰۰	۳۱۳	۳۱۳
		۳۰۱	۳۱۴	۳۱۴
		۳۰۲	۳۱۵	۳۱۵
		۳۰۳	۳۱۶	۳۱۶
		۳۰۴	۳۱۷	۳۱۷
		۳۰۵	۳۱۸	۳۱۸
		۳۰۶	۳۱۹	۳۱۹
		۳۰۷	۳۲۰	۳۲۰
		۳۰۸	۳۲۱	۳۲۱
		۳۰۹	۳۲۲	۳۲۲
		۳۱۰	۳۲۳	۳۲۳
		۳۱۱	۳۲۴	۳۲۴
		۳۱۲	۳۲۵	۳۲۵
		۳۱۳	۳۲۶	۳۲۶
		۳۱۴	۳۲۷	۳۲۷
		۳۱۵	۳۲۸	۳۲۸
		۳۱۶	۳۲۹	۳۲۹
		۳۱۷	۳۳۰	۳۳۰
		۳۱۸	۳۳۱	۳۳۱
		۳۱۹	۳۳۲	۳۳۲
		۳۲۰	۳۳۳	۳۳۳
		۳۲۱	۳۳۴	۳۳۴
		۳۲۲	۳۳۵	۳۳۵
		۳۲۳	۳۳۶	۳۳۶
		۳۲۴	۳۳۷	۳۳۷
		۳۲۵	۳۳۸	۳۳۸
		۳۲۶	۳۳۹	۳۳۹
		۳۲۷	۳۴۰	۳۴۰
		۳۲۸	۳۴۱	۳۴۱
		۳۲۹	۳۴۲	۳۴۲
		۳۳۰	۳۴۳	۳۴۳
		۳۳۱	۳۴۴	۳۴۴
		۳۳۲	۳۴۵	۳۴۵
		۳۳۳	۳۴۶	۳۴۶
		۳۳۴	۳۴۷	۳۴۷
		۳۳۵	۳۴۸	۳۴۸
		۳۳۶	۳۴۹	۳۴۹
		۳۳۷	۳۵۰	۳۵۰
		۳۳۸	۳۵۱	۳۵۱
		۳۳۹	۳۵۲	۳۵۲
		۳۴۰	۳۵۳	۳۵۳
		۳۴۱	۳۵۴	۳۵۴
		۳۴۲	۳۵۵	۳۵۵
		۳۴۳	۳۵۶	۳۵۶
		۳۴۴	۳۵۷	۳۵۷
		۳۴۵	۳۵۸	۳۵۸
		۳۴۶	۳۵۹	۳۵۹
		۳۴۷	۳۶۰	۳۶۰
		۳۴۸	۳۶۱	۳۶۱
		۳۴۹	۳۶۲	۳۶۲
		۳۵۰	۳۶۳	۳۶۳
		۳۵۱	۳۶۴	۳۶۴
		۳۵۲	۳۶۵	۳۶۵
		۳۵۳	۳۶۶	۳۶۶
		۳۵۴	۳۶۷	۳۶۷
		۳۵۵	۳۶۸	۳۶۸
		۳۵۶	۳۶۹	۳۶۹
		۳۵۷	۳۷۰	۳۷۰
		۳۵۸	۳۷۱	۳۷۱
		۳۵۹	۳۷۲	۳۷۲
		۳۶۰	۳۷۳	۳۷۳
		۳۶۱	۳۷۴	۳۷۴
		۳۶۲	۳۷۵	۳۷۵
		۳۶۳	۳۷۶	۳۷۶
		۳۶۴	۳۷۷	۳۷۷
		۳۶۵	۳۷۸	۳۷۸
		۳۶۶	۳۷۹	۳۷۹
		۳۶۷	۳۸۰	۳۸۰
		۳۶۸	۳۸۱	۳۸۱
		۳۶۹	۳۸۲	۳۸۲
		۳۷۰	۳۸۳	۳۸۳
		۳۷۱	۳۸۴	۳۸۴
		۳۷۲	۳۸۵	۳۸۵
		۳۷۳	۳۸۶	۳۸۶
		۳۷۴	۳۸۷	۳۸۷
		۳۷۵	۳۸۸	۳۸۸
		۳۷۶	۳۸۹	۳۸۹
		۳۷۷	۳۹۰	۳۹۰
		۳۷۸	۳۹۱	۳۹۱
		۳۷۹	۳۹۲	۳۹۲
		۳۸۰	۳۹۳	۳۹۳
		۳۸۱	۳۹۴	۳۹۴
		۳۸۲	۳۹۵	۳۹۵
		۳۸۳	۳۹۶	۳۹۶
		۳۸۴	۳۹۷	۳۹۷
		۳۸۵	۳۹۸	۳۹۸
		۳۸۶	۳۹۹	۳۹۹
		۳۸۷	۴۰۰	۴۰۰
		۳۸۸	۴۰۱	۴۰۱
		۳۸۹	۴۰۲	۴۰۲
		۳۹۰	۴۰۳	۴۰۳
		۳۹۱	۴۰۴	۴۰۴
		۳۹۲	۴۰۵	۴۰۵
		۳۹۳	۴۰۶	۴۰۶
		۳۹۴	۴۰۷	۴۰۷
		۳۹۵	۴۰۸	۴۰۸
		۳۹۶	۴۰۹	۴۰۹
		۳۹۷	۴۱۰	۴۱۰
		۳۹۸	۴۱۱	۴۱۱
		۳۹۹	۴۱۲	۴۱۲
		۴۰۰	۴۱۳	۴۱۳
		۴۰۱	۴	

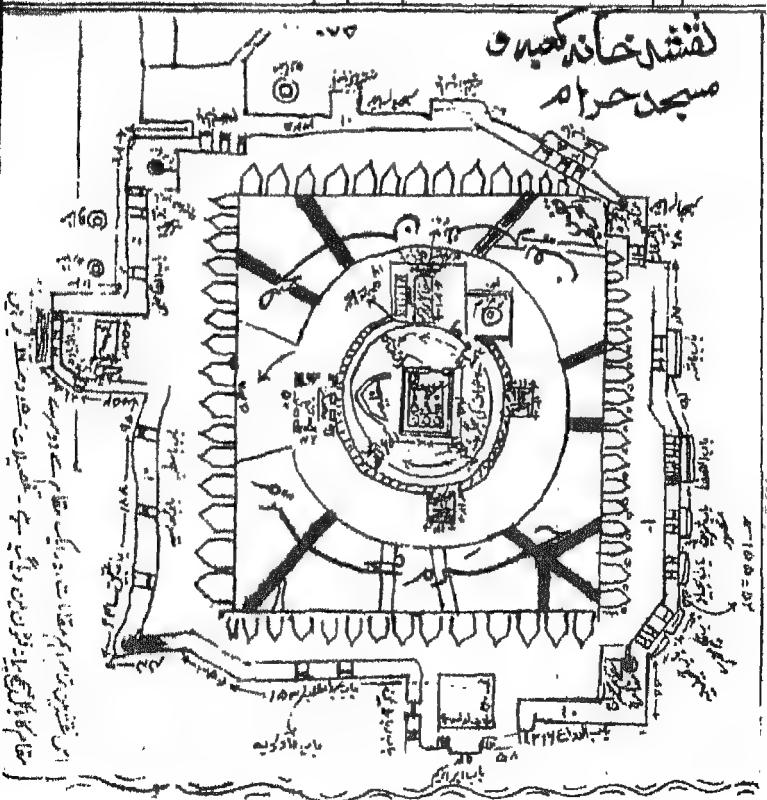
۲۸۱	خطہ تھی - خطہ غدیر	۲۸۱	خلق عظیم (نظم بنی)
۲۸۲	وفات نبوی	۲۸۲	خطہ بنی مکیہ
۲۸۵	حضرت ابو جہر بنی النضر	۲۸۳	جنگ تبوک
۲۸۵	ازواج و اولاد	۲۸۴	ایک خطہ نبوی
	بارگاہ باب خلاق و عادات و طہرہ	۲۸۵	خودہ بنو
۲۸۶	طہرہ مبارک	۲۸۶	واقعات - حج اکبر
۲۸۶	طہرہ مبارک	۲۸۷	مسجد مبارک
۲۹۵	فناں مبارک	تعلیمات نبوی ۱۵۳ احادیث نبوی	
۲۹۶	معین و مسات سوانجان مبارک	۲۸۸	نقشہ ملک عرب
۲۹۷	معین خلاق مجلس مبارک	۲۸۹	بادشاہوں کے نام خطوط
۲۹۸	معین حسن و جمال	۲۹۰	ایک عجیب مکالمہ
۲۹۹	لباس کھانا پینا و مزاج وغیرہ	۲۹۱	درواز باب و فنون کا انا
۳۰۰	غلام نبوت	۲۹۲	وفد ثقیف نقیس
۳۰۱	مہوار شتر	۲۹۳	وفد عبد
۳۰۳	پیشگو شیان	۲۹۴	وفد بنی حنیفہ
۳۰۴	جانب دعا بین	۲۹۵	وفد بنی اشعرس از
نقصہ دوم خلافت راشدہ		۲۹۶	وفد بنی انجارت
۳۰۵	حضرت ابو جہر بنی النضر	۲۹۷	وفد بنو ہنس
۳۰۶	انصاف	۲۹۸	وفد ہمدان و طارقی
۳۰۷	اخلاق و عادات	۲۹۹	وفد نجیب
۳۰۸	مبارک اقوال	۳۰۰	وفد بنی سعد
۳۰۹	حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام	۳۰۱	وفد بنو اسد
۳۱۰	نقشہ کے چند عجیب واقعات	۳۰۲	وفد عذرہ و غولان
۳۱۱	مکاشفات و کرامات	۳۰۳	وفد محارب
۳۱۲	نظام خلافت پر تبصرہ	۳۰۴	وفد عمان، بنی میش غارہ بنی
۳۱۳	عدل خادق کا ایک واقعہ	۳۰۵	وفد خزاعہ
۳۱۴	ہرمزان کا واقعہ	۳۰۶	وفد یحزان
۳۱۵	حضرت عمر کی اولیاء	باب قباہوں کی حکومت الہیہ	
۳۱۶	ذاتی حالات	۳۰۷	نہ بنی انصاف
۳۱۷	حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام	۳۰۸	ساحی انصاف
۳۱۸	توحیات	۳۰۹	جنگہ اولاد
۳۱۹	اسباب شہادت	۳۱۰	خطہ عبد اولاد

۳۶۳	مفتاد خان	۳۶۳
۳۶۴	قاسم وکرائی	۳۶۴
۳۶۵	علوی حکومت	۳۶۵
۳۶۶	ظاہر علی و مفتادی اور سامانی	۳۶۶
۳۶۷	الکھائی، زبانی، حسنین	۳۶۷
۳۶۸	خانانہ لودھی	۳۶۸
۳۶۹	سبوتی حکومت	۳۶۹
۳۷۰	حسن بن صباغ	۳۷۰
۳۷۱	دانشمندی و تاریخی	۳۷۱
۳۷۲	لورین	۳۷۲
۳۷۳	رنگی خانانہ	۳۷۳
۳۷۴	خانانہ اور توفیق	۳۷۴
۳۷۵	شاہان آریستا	۳۷۵
۳۷۶	نقشہ عالم اسلام	۳۷۶
۳۷۷	خانانہ ہزاراوی	۳۷۷
۳۷۸	قتلیغ خانی - ذوالقدر	۳۷۸
۳۷۹	خواجہ کی ریاستیں	۳۷۹
۳۸۰	فارس کی ریاستیں	۳۸۰
۳۸۱	شاہان فارس تا ۱۹۵۴ء	۳۸۱
۳۸۲	ال تیمور	۳۸۲
۳۸۳	نیو اسکے بعد	۳۸۳
۳۸۴	خانانہ انچہ	۳۸۴
۳۸۵	افغانستان تا ۱۹۵۴ء	۳۸۵
۳۸۶	حکومت ششم ہندوستان	۳۸۶
۳۸۷	غزنی حکومت	۳۸۷
۳۸۸	غوری خانانہ	۳۸۸
۳۸۹	شاہان دہلی	۳۸۹
۳۹۰	غلام خانانہ دہلی خانانہ	۳۹۰
۳۹۱	لودی حکومت	۳۹۱
۳۹۲	انتہائی ارزانی	۳۹۲
۳۹۳	حکومت مغللیہ	۳۹۳
۳۹۴	اعظم شاہ تہ بہادر شاہ شاہی ملک	۳۹۴

۳۳۲	طوائف و کارخانہ و غیرہ	۳۳۲
۳۳۳	حکومت دکن	۳۳۳
۳۳۴	سراج تبصرہ	۳۳۴
۳۳۵	نظری و کمال	۳۳۵
۳۳۶	علی احمد حسن	۳۳۶
۳۳۷	حضرت امام احمد حسن	۳۳۷
۳۳۸	محمد ترم بنو امیہ عباسیہ ترکہ اندلس	۳۳۸
۳۳۹	بنو امیہ	۳۳۹
۳۴۰	عبد بنو عباسیہ کے اہم واقعات	۳۴۰
۳۴۱	محمد بن خلفاء عباسیہ	۳۴۱
۳۴۲	نظری خلافت	۳۴۲
۳۴۳	اندلس	۳۴۳
۳۴۴	اسطیقا	۳۴۴
۳۴۵	اسطیقا	۳۴۵
۳۴۶	محمد بنو امیہ عباسیہ	۳۴۶
۳۴۷	ادریسی حکومت اعلیٰ حکومت	۳۴۷
۳۴۸	مراتھی حکومت	۳۴۸
۳۴۹	بنو ہندو کی حکومت	۳۴۹
۳۵۰	خانانہ دارفور و سینیگ	۳۵۰
۳۵۱	سبوتی حکومت	۳۵۱
۳۵۲	بنو امیہ بربر زبانی خانانہ	۳۵۲
۳۵۳	خانانہ مرین طو لوئی حکومت	۳۵۳
۳۵۴	حکومت فاطمی	۳۵۴
۳۵۵	ایوبی حکومت	۳۵۵
۳۵۶	سلطان ملک بحری ادبری	۳۵۶
۳۵۷	خدیوہ اور حکمران ۱۹۵۵ء	۳۵۷
۳۵۸	حکومت مسلمانوں کی بحری ادبری حکومتیں	۳۵۸
۳۵۹	عبد بنو امیہ عباسیہ	۳۵۹
۳۶۰	عبد بنو امیہ عباسیہ	۳۶۰

۳۰۰	سبب زوال سلطنت	۳۰۶	روس میں اسلام آنے کا بیان اسلام
۳۰۱	حکومت اودھ	۳۰۸	ملاوی میں اسلام آنے کا بیان اسلام
۳۰۱	الکشمیر میں مسلمانوں کی حکومت	۳۰۹	الکشمیر میں اسلام
۳۰۱	حکومت ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کی فہرست	۳۱۰	پورٹ میں اسلام
۳۰۳	سلطان ہمایوں کا عہد و مقصد سازش	۳۱۱	سلطنت بھار
۳۰۳	دور انگریزی کا عہد و مقصد سازش	۳۱۲	ریاست ملتان
۳۰۴	ایبٹ آباد کی حکومت	۳۱۲	حضرت ابوبکرؓ
۳۰۵	انگریزوں سے جنگ آزادی	۳۱۳	امام باقرؓ
۳۰۶	ہمایوں کا عہد	۳۱۴	امام جعفرؓ
۳۰۶	ڈاکٹر شمس الدین	۳۱۵	امام موسیٰؓ
۳۰۸	انگریزوں کے عہد	۳۱۶	امام صادقؓ
۳۰۹	مقدمہ سازش	۳۱۷	امام کاظمؓ
۳۱۰	ہمایوں کا عہد	۳۱۸	امام رضاؓ
۳۱۱	مسلمانوں کا فکرمعظم	۳۱۹	امام محمد باقرؓ
۳۱۲	ہمایوں کا عہد	۳۲۰	امام علیؓ
۳۱۳	مسلمانوں کا عہد	۳۲۱	امام حسنؓ
۳۱۴	نظم نگار	۳۲۲	امام حسینؓ
۳۱۵	عہد انگریزی کی چند مسلم ریاستیں	۳۲۳	امام زین العابدینؓ
۳۱۶	آہ حیدر آباد میں قائم ہونے والی عثمانیہ	۳۲۴	امام جعفر صادقؓ
۳۱۷	پورٹ میں ریاست بھوپال ریاست	۳۲۵	امام موسیٰ کاظمؓ
۳۱۸	رام پور میں ریاست ٹوٹ	۳۲۶	امام رضاؓ
۳۱۹	مسلمانوں کا عہد	۳۲۷	امام محمد باقرؓ
۳۲۰	مسلم عہد	۳۲۸	امام علیؓ
۳۲۱	کشمیر	۳۲۹	امام حسنؓ
۳۲۲	حکومت ہندوستان	۳۳۰	امام حسینؓ
۳۲۳	بانی پاکستان محمد علی جناح	۳۳۱	امام زین العابدینؓ
۳۲۴	حکومت دیگر ممالک میں اسلام اور مسلمان	۳۳۲	امام جعفر صادقؓ
۳۲۵	مسلمانوں کا عہد	۳۳۳	امام موسیٰ کاظمؓ
۳۲۶	مسلمانوں کا عہد	۳۳۴	امام رضاؓ
۳۲۷	مسلمانوں کا عہد	۳۳۵	امام محمد باقرؓ
۳۲۸	مسلمانوں کا عہد	۳۳۶	امام علیؓ
۳۲۹	مسلمانوں کا عہد	۳۳۷	امام حسنؓ
۳۳۰	مسلمانوں کا عہد	۳۳۸	امام حسینؓ
۳۳۱	مسلمانوں کا عہد	۳۳۹	امام زین العابدینؓ
۳۳۲	مسلمانوں کا عہد	۳۴۰	امام جعفر صادقؓ
۳۳۳	مسلمانوں کا عہد	۳۴۱	امام موسیٰ کاظمؓ
۳۳۴	مسلمانوں کا عہد	۳۴۲	امام رضاؓ
۳۳۵	مسلمانوں کا عہد	۳۴۳	امام محمد باقرؓ
۳۳۶	مسلمانوں کا عہد	۳۴۴	امام علیؓ
۳۳۷	مسلمانوں کا عہد	۳۴۵	امام حسنؓ
۳۳۸	مسلمانوں کا عہد	۳۴۶	امام حسینؓ
۳۳۹	مسلمانوں کا عہد	۳۴۷	امام زین العابدینؓ
۳۴۰	مسلمانوں کا عہد	۳۴۸	امام جعفر صادقؓ
۳۴۱	مسلمانوں کا عہد	۳۴۹	امام موسیٰ کاظمؓ
۳۴۲	مسلمانوں کا عہد	۳۵۰	امام رضاؓ
۳۴۳	مسلمانوں کا عہد	۳۵۱	امام محمد باقرؓ
۳۴۴	مسلمانوں کا عہد	۳۵۲	امام علیؓ
۳۴۵	مسلمانوں کا عہد	۳۵۳	امام حسنؓ
۳۴۶	مسلمانوں کا عہد	۳۵۴	امام حسینؓ
۳۴۷	مسلمانوں کا عہد	۳۵۵	امام زین العابدینؓ
۳۴۸	مسلمانوں کا عہد	۳۵۶	امام جعفر صادقؓ
۳۴۹	مسلمانوں کا عہد	۳۵۷	امام موسیٰ کاظمؓ
۳۵۰	مسلمانوں کا عہد	۳۵۸	امام رضاؓ
۳۵۱	مسلمانوں کا عہد	۳۵۹	امام محمد باقرؓ
۳۵۲	مسلمانوں کا عہد	۳۶۰	امام علیؓ
۳۵۳	مسلمانوں کا عہد	۳۶۱	امام حسنؓ
۳۵۴	مسلمانوں کا عہد	۳۶۲	امام حسینؓ
۳۵۵	مسلمانوں کا عہد	۳۶۳	امام زین العابدینؓ
۳۵۶	مسلمانوں کا عہد	۳۶۴	امام جعفر صادقؓ
۳۵۷	مسلمانوں کا عہد	۳۶۵	امام موسیٰ کاظمؓ
۳۵۸	مسلمانوں کا عہد	۳۶۶	امام رضاؓ
۳۵۹	مسلمانوں کا عہد	۳۶۷	امام محمد باقرؓ
۳۶۰	مسلمانوں کا عہد	۳۶۸	امام علیؓ
۳۶۱	مسلمانوں کا عہد	۳۶۹	امام حسنؓ
۳۶۲	مسلمانوں کا عہد	۳۷۰	امام حسینؓ
۳۶۳	مسلمانوں کا عہد	۳۷۱	امام زین العابدینؓ
۳۶۴	مسلمانوں کا عہد	۳۷۲	امام جعفر صادقؓ
۳۶۵	مسلمانوں کا عہد	۳۷۳	امام موسیٰ کاظمؓ
۳۶۶	مسلمانوں کا عہد	۳۷۴	امام رضاؓ
۳۶۷	مسلمانوں کا عہد	۳۷۵	امام محمد باقرؓ
۳۶۸	مسلمانوں کا عہد	۳۷۶	امام علیؓ
۳۶۹	مسلمانوں کا عہد	۳۷۷	امام حسنؓ
۳۷۰	مسلمانوں کا عہد	۳۷۸	امام حسینؓ
۳۷۱	مسلمانوں کا عہد	۳۷۹	امام زین العابدینؓ
۳۷۲	مسلمانوں کا عہد	۳۸۰	امام جعفر صادقؓ
۳۷۳	مسلمانوں کا عہد	۳۸۱	امام موسیٰ کاظمؓ
۳۷۴	مسلمانوں کا عہد	۳۸۲	امام رضاؓ
۳۷۵	مسلمانوں کا عہد	۳۸۳	امام محمد باقرؓ
۳۷۶	مسلمانوں کا عہد	۳۸۴	امام علیؓ
۳۷۷	مسلمانوں کا عہد	۳۸۵	امام حسنؓ
۳۷۸	مسلمانوں کا عہد	۳۸۶	امام حسینؓ
۳۷۹	مسلمانوں کا عہد	۳۸۷	امام زین العابدینؓ
۳۸۰	مسلمانوں کا عہد	۳۸۸	امام جعفر صادقؓ
۳۸۱	مسلمانوں کا عہد	۳۸۹	امام موسیٰ کاظمؓ
۳۸۲	مسلمانوں کا عہد	۳۹۰	امام رضاؓ
۳۸۳	مسلمانوں کا عہد	۳۹۱	امام محمد باقرؓ
۳۸۴	مسلمانوں کا عہد	۳۹۲	امام علیؓ
۳۸۵	مسلمانوں کا عہد	۳۹۳	امام حسنؓ
۳۸۶	مسلمانوں کا عہد	۳۹۴	امام حسینؓ
۳۸۷	مسلمانوں کا عہد	۳۹۵	امام زین العابدینؓ
۳۸۸	مسلمانوں کا عہد	۳۹۶	امام جعفر صادقؓ
۳۸۹	مسلمانوں کا عہد	۳۹۷	امام موسیٰ کاظمؓ
۳۹۰	مسلمانوں کا عہد	۳۹۸	امام رضاؓ
۳۹۱	مسلمانوں کا عہد	۳۹۹	امام محمد باقرؓ
۳۹۲	مسلمانوں کا عہد	۴۰۰	امام علیؓ

۳۳	شاه محمد اسحاقی - ملا نظام الدین شاه	شهاب الدین سهروردی - خواجہ حسین
۳۴	دوست محمد دوسی - حضرت شاه ولی اللہ	الدین محمد بن ابی بکر
۳۵	دہلوی - شاہ عبدالعزیز دہلوی - شہید	بختیار کانی - ابن عربی - شیخ فرید الدین
۳۶	دہلوی - بریلوی - (سید احمد)	نکیر - خلیل الدین رومی - قاضی بھڑاکا
۳۷	حاجی دارش علی شاہ - علامہ سید علی شاہ	شیخ نسوی - بولی قلندر نظام الدین
۳۸	مولانا عین الغضا - مولانا حکیم احمد	ابرخسرو - نصیر الدین چراغ دہلوی -
۳۹	مولانا اشرف علی خان لکھنوی	خان نظام شیرازی - خان مہلال - بہاؤ الدین
۴۰	علامہ سید سلیمان ندوی - چند بزرگ پویش	فقیہ ندوی - شاہ مبارک - مولانا جامی
۴۱	چند اسم ذہب - چند اسم سیاسی فقیہ	سلیم چشتی - خواجہ بابا اللہ - سید احمد
۴۲	ابن حشر کتاب	خدا - سید عبدالرزاق بانسوی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## دیباچہ

**تبرکاتِ قلم حضرت علامہ تسلیمان صفی اللہ علیہ**

انہوں اس دیباچہ کے لکھنے کی عرصہ بعد ۲۳ نومبر ۱۹۷۳ء کو حضرت کا انتقال ہو گیا اور بعد ازاں اسے ایک سائنس دان دیباچہ میں چند جملوں کا اضافہ فرما سکے۔ عہد القیوم ندوی

قوموں کی تاریخ قوموں کی ماضی کا وہ آئینہ ہے جس میں ان کو مستقبل کا چہرہ نظر آتا ہو  
اسی لئے قوموں کی حیات میں اس کی بڑی ضرورت تھی اور اسی بنا پر ہر قوم اپنی تاریخ کو بڑی بڑی کوششوں سے  
خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کی تاریخ اسے نشانہ دار واقعات اور ان کی تحریری تدوین اور  
ذخیرہ کی کثرت اور شہادت کے رتوں کی بنا پر نہایت اہم ہے۔ آغاز اسلام سے آج تک ہر عہد  
اور ہر زمانہ میں اسلام کے مختلف عہدوں اور طبقوں کی تاریخیں مختلف زبانوں میں لکھی گئی ہیں۔ اور اردو  
زبان میں بھی چھوٹی بڑی کتابیں اس عنوان پر لکھی جا رہی ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی نہ پر نظر کتاب  
بھی ہے جس کو مولانا عبد القیوم صاحب ندوی نے ایک جلد میں تالیف کیا ہے اور دس جلدوں  
میں پوری دنیا کے اسلام کا حال بتایا ہے۔ انبارِ کرام اور کلموں بزرگان دین کے مستند تذکرہ پیش کرتے ہیں  
مولف اس سے پہلے بہت سے مذہبی اصلاحی ناپیچ اور تبلیغی مضامین لکھ چکے ہیں  
اور وہ اردو رسائل میں بھی چھپتے رہتے ہیں متعدد رسائل میں بھی لکھی ہیں جو ملک میں شوقی  
کی نگاہیں اور قدر سے پڑھی گئیں۔

ہندوستان و پاکستان کے موجودہ دور میں اس کی بڑی ضرورت تھی کہ اردو میں مختصر اور عام فہم  
کتابیں لکھی جائیں اور مسلمانوں کے عقول میں دی جائیں تاکہ وہ ان کو بڑھکرا اپنے کو بچیں



اور اپنے نذرگوں کے بڑے بڑے کارناموں کو یاد رکھیں۔ اور اپنی ماضی کے اس تائید میں اپنے مستقبل کا چہرہ دکھیں۔ مولف نے میرے پاس اپنی کتاب کے چند حصے بھیجے ہیں جن سے اندازہ ہوا کہ مصنف نے فن کی بڑی اور مستند کتابوں کو سامنے رکھ کر ان سے فائدہ اٹھایا ہے اور بڑے واقعوں کو اختصار کے ساتھ حوالہ قلم کیا ہے۔ اور اس کا خیال رکھا ہے کہ مفید نتائج کی طرف جو آئندہ کے لئے مفید ہوں اشارے ہوں تاکہ ناظرین اپنے مطالعہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور مولف کو جزائے خیر عطا ہو۔ آمین محمد اسمین محمدان

سید سلیمان ندوی  
خوابی ۲۲، لاہور ۱۹۳۲ء

## عرض مؤلف

عربی متن	فارسی متن
الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء	الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء
الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء	الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء
الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء	الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء
الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء	الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء
الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء	الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء
الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء	الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء
الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء	الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء
الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء	الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء
الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء	الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء

اس وقت تمام دنیا میں اکثر کرور سے زیادہ مسلمان آباد ہیں، لیکن زیادہ تر کمزور و محکوم، بہت اور پریشان ہیں، آپ انہیں پانہ مانیں لیکن واقعہ ہے ایسا ہی جیسے والوں نے اس کے ہزار بار اسباب بنائے ہیں، لیکن اس سبب صرف یہ ہے کہ خدمت دین، اعلا کلمۃ اللہ اعلان ہو

اور تبلیغ اسلام کا فریضہ ہو چار ادبیں منصب تھا اور خاص ای خاص سے ہم پیدا ہوئے تھے اس کو ہم نے ایک بڑی حد تک چھوڑ رکھا ہے جس کی وجہ سے اللہ پاک کی وہ موعودہ نصرتیں اور عطا تئیں جو خدا ہیں اور مسلمانین اسلام اور کلمۃ اللہ کے بلند کرنے والوں کے لئے مخصوص ہیں ہم سے جدا ہو گئیں اور ہم اس نوبت کو پہنچ گئے اس کتاب کے پھول سے اگر خوشبو اور رنگ جدا ہو جائے تو وہ ایک بے مقصد چیز ہے، بانی سے اگر اس کے خواص سبک کر لئے اگر کر رہی اور روشنی غالب ہو جائے تو وہ ایک بے مقصد چیز ہے، بانی سے اگر اس کے خواص سبک کر لئے جائیں تو وہ ایک قابل انتفاع عنصر ہے، بالکل اسی طرح مسلمان سے اگر خدمت دین، اعلاء کلمۃ اللہ اور اشاعت اسلام و اطاعت اسلام کے خواص جلتے رہیں تو وہ یقیناً ایک ناقابل توجہ قابل انتفاع بلکہ ناقابل نفرت و نفارت مخلوق ہے۔ بخود وہ در میں اس مقدس نفوس سے جس نصرت الہی سے یہ مسلمان کی کے باوجود کلام کا غنہ اٹھ رہا تھا اور آج ہم اکثر اے کر دے ہی زائد ہو کر جھن دینی خدمت سے غفلت اور نصرت الہی کو کھوکھلا کر رہا تھا۔ حالانکہ کل ایک ہم اس شعر کے مصداق تھے۔

خودی کو کر لیا کہ ہر نقد سے پہلے خداوند سے سے خود پوچھے تباہی رہی رہا کیا

اس وقت ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ بیدار کیا جائے اور بہتر سے بہتر واقف کیا کی روشنی میں ان کو ان کے اصل منصب تبلیغ دین کی طرف بلایا جائے تاکہ اللہ پاک کی وہ نصرتیں اور عطا تئیں اور ہم پر کئی جو اس نے اپنے مخلص مومنوں اور سچے خادمان دین کے لئے وقف کر رکھی ہیں وہ بارہ نازل ہوں اور ہم پھر دوبارہ خلق اور خالق دونوں کے دربارہ میں منظور نظر ہو جائیں اس کے لئے سے مؤثر ذریعہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرتیں اور حضور روحی لہ الفداء کے حالات اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اسلام اور بزرگان دین و مشاہیر اسلام کے دلکش کردار ہیں جن کی روشنی میں ہم بھی اپنے کردار اور اعمال کی اصلاح اور تعمیر کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اسی غرض اور مقصد سے یہ تاجری کی کتاب پیش خدمت ہے جس میں حضرت آدم اور انبیاء کرام سے لیکر حضور پریم اور حضور سے لیکر تاریخ اسلام اور ایک شاملی اسلام اور شاہیر اسلام کے مختلف جہتہ مشہور و مستند مواد رکھا اپنی علمی اور مالی بے نصاعتیوں کے باوجود صحیح کر دیا کہ شاید کسی ایک ہی دل کو ہدایت نصیب ہو اور میرا بیٹا پارہو جائے اور سب سے بڑھ کر یہ لہجہ کہ شاید حجہ سید کا رہی کو ہدایت نصیب ہو جائے اور اپنے خدا اور اپنے آقا روحی لہ الفداء صلی اللہ علیہ وسلم کو مزید کھانے کے قابل ہو سکوں۔

لحمی اللہ فی انتظہر حبہ	لحمی اللہ فی انتظہر حبہ
لو کان حیدر صادقاً لا ظنہ	لو کان حیدر صادقاً لا ظنہ

کتاب کی ترتیب و طباعت کتاب کا تقاضہ تو یہ تھا کہ بہترین کاغذ پر اور خوب نمایاں طریقے سے شائع ہونی چاہیے مگر مالی پریشانی کی وجہ سے صورت میں یہی کر رہی ہے۔ جو محض اس خیال سے ڈرتے ڈرتے حاضر کر رہا ہوں کہ نہ سے تو کچھ نہ کچھ ہونا بہتر ہے۔ ممکن ہے اہل ذوق اور ارباب کرم کے نزدیک قابل پرزیرانی ہو جس

میں آتے اس کتاب میں مستند اور زیادہ سے زیادہ مواہیش کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے انھوں نے  
 نظم نہ زیادہ لکھی ہوئی ہے جس کا کچھ کورج ہے اس کتاب کے سلسلہ میں جسکے چار سطو سے آدھ لکھ کا مطالعہ  
 کرنا پڑے ان میں سے چند خالص اور اہم چین سے اس کتاب کی ترتیب یہ مدنی لکھی ہے یہ ہیں (۱۱) القرآن (۱۲)  
 (۱۳) تفسیر طبری (۱۴) تفسیر ابن کثیر (۱۵) تفسیر ابن نورک (۱۶) التفسیر للنار (۱۷) قصص القرآن (۱۸) مطبوعہ مصلح (۱۹) صحیح  
 بخاری (۲۰) صحیح مسلم (۲۱) طرانی قرطبی شریف (۲۲) مستدرک حاکم (۲۳) مسند احمد حنبلی (۲۴) مسند ابی  
 یوسف (۲۵) تفسیر بایب الاسماء واللغات (۲۶) لؤی المتوفی سلسلہ بیہودہ (۲۷) تفسیر المرام صباغ لکھی المتوفی سلسلہ  
 محمد بن ابی یوسف المتوفی سلسلہ بیہودہ (۲۸) تاریخ اعلیٰ و سیوطی (۲۹) تحف الفضل (۳۰) الطبری الملکی المتوفی سلسلہ  
 (۳۱) تاریخ دولت عثمانیہ محمد فرید یک عصری (۳۲) تلک تذکرۃ العرب فوادیک حمزہ (۳۳) لسان العرب  
 ابن منظور (۳۴) معجم البلدان یا قوت حموی (۳۵) التذکرۃ الحمدیہ (۳۶) تاریخ مختصری مصری (۳۷) المصباح  
 التفسیر علامہ فیضی رحمۃ اللعالمین (۳۸) طبقات الاعناب (۳۹) مصباح السلوک (۴۰) تذکرۃ العباد (۴۱)  
 سیرۃ الصغیر (۴۲) طبقات اللایلہ (۴۳) مجالس الاحیاء (۴۴) نگار فرزانہ و غیر (۴۵) تاریخ ہند  
 (۴۶) تاریخ فرشتہ (۴۷) خانی خاں (۴۸) تاریخ مغلیہ (۴۹) سیرۃ المتاخرین (۵۰) باغی علماء (۵۱) غدر  
 (۵۲) سلمان (۵۳) سیرت سید احمد شہید (۵۴) کالابی (۵۵) الزہراء مصری (۵۶) ارشاد الساری علامہ غلام  
 المتوفی سلسلہ بیہودہ (۵۷) استیجاب علامہ ابن عبد البر النسی المتوفی سلسلہ بیہودہ (۵۸) زاد المعاد ابن جریر المتوفی  
 سلسلہ بیہودہ (۵۹) اصحاب ابن جریر عسقلانی المتوفی سلسلہ بیہودہ (۶۰) النقطۃ العنبرین نقی الدین فاضل المتوفی سلسلہ  
 (۶۱) الردضۃ الالف سبیلی المتوفی سلسلہ بیہودہ یہ کتاب پچھ سو میں کتابوں سے لکھی گئی ہے سیرت ابو  
 بن اسحاق کی شرح ہے اور نہایت مختصر ہے (۶۲) سیرت دمیاتی مصنف حافظ عبد المؤمن دمیاتی المتوفی  
 سلسلہ بیہودہ (۶۳) کتب خانہ میں اس کا ایک قلمی نسخہ ہے (۶۴) عیون الاثر مصنف ابن سید الناس المتوفی  
 المتوفی سلسلہ بیہودہ جلد دوم کا قلمی نسخہ کلکتہ کے کتب خانہ میں ہے جو ۵۰ مواہب لدنیہ (۶۵) تطلاتی تاریخ  
 بخاری (۶۶) زرقانی شرح بخاری ہے - ۸ جلدوں میں ہے مصر میں بھی ہے کتب کے بعد سیرت میں  
 اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے (۶۷) تاریخ کبریہ مصنف ابو بکر بن خثیمہ بغدادی المتوفی ۲۹۹ھ  
 الخاف ابوریثی تاریخ ام القرشی ۵۴۴ اعلام باعلام بیت اللہ احکام ۵۰۰ مواہب لدنیہ (۶۸) تطلاتی تاریخ  
 میں لکھی گئی (۶۹) ارشاد البیاد الاحکام مصنف سید احمد دہلوی اس میں سنوار مکہ کی تاریخ ہے - (۷۰) التزیین  
 مصنف علامہ مسطری (۷۱) سفر نامہ ابن جبیر (۷۲) الکامل ابن اثیر (۷۳) البدایہ والنہایہ ابن کثیر  
 المتوفی سلسلہ بیہودہ (۷۴) ذیقات الاعمال مصنف ابن عسقلان (۷۵) صبح الاعشی طلفندری و غیر  
 اسلام کی عظمت کا افسانہ سناتا ہوں اکھا اہل عظمت سے دانا و سکندر کی  
 اقتدار اس مختصر کی کو قبول فرمائے اور جن مفاد کے لئے یہ لکھی گئی ہے اس کو مافریعہ اپنی اسکو



## تاریخ حضرت اسماعیل علیہ السلام

دنیا کے حکم سے جن بلاد و گھر خدا کا نام لیا اسے پاساں میں وہ پاساں ہمارا

اولیات کعبہ کے پہلے حج اسماعیل کی مرمت علیہ السلام ہوا ہے سنت میں گرائی (۱) تاریخ حضرت اسماعیل علیہ السلام

(۲) پہلے خانہ کعبہ پر پہلے (میزاب جنت) قوس نے لگا جبکہ حضورؐ کا سن ساک ۳۵ سال تھا اس سے پہلے خانہ کعبہ تھا (تاریخ اندلی ۲۷۷) (۳) پہلے کعبہ میں دروازہ اوس بن شیبہ لگا گیا (علامہ شامی) (۴) پہلے خانہ کعبہ المصلیٰ ہوا اور عبد السلام میں عبد اللہ بن ربیع نے لگا

(۵) پہلے جگر اسود کو چاندی کے حلقہ میں عبد اللہ بن ربیع نے کیا (طبری ۱۱۱۱)

(۶) سب سے پہلے خانہ کعبہ کے لئے خزانہ کلاب بن مرہ نے زمانہ جاہلیت میں جمع کیا۔ (تاریخ کتب) (۷) سب سے پہلے خانہ کعبہ کا اندرونی فرش منہ اسیرغ اور سفید پیروز سے سفید و لید بن عبد اللہ نے بکتہ کرایا (ارتقی ص ۳۱) (۸) سب سے پہلے ریح بکیری نے خانہ کعبہ کا خلاف چڑھایا۔

(۹) اور عبد السلام میں سے پہلے حضورؐ نے پھر حضرت عمرؓ نے (فتح الباری) اس کے بعد تعمیر پر وہیں حضرت عثمانؓ نے یہاں تک کہ سلطان سلیمان ترکی نے صدوں ساٹ بیسے گڑے گاؤں وقف کئے جن کی آمدنی ...

(۱۰) (۳۶۷-۳۶۸) دوح اور اہلی بک جاری ہے (۱۱) پہلے ملاقا کعبہ کے لئے وقف ملاقا کعبہ بنائے

(۱۲) سب سے پہلے خانہ کعبہ میں کوئٹہ کے لئے کوئٹہ میر سادہ کے مقرر کئے (تاریخ خانہ کعبہ ص ۳۶۷)

(۱۳) سب سے پہلے خانہ کعبہ کا غسل حضورؐ نے فتح مکہ میں دیا (طبری ۱۱۱۱) (۱۴) پہلے کوئٹہ کی قندیل سلطان مراد ترکی نے سنہ ۹۷۰ میں بنیں (اعلام ص ۲۷۷) (۱۵) پہلے مرمت حجاج بن یوسف نے کرائی (۱۶) پہلے خلاف اول بحر نے سنہ ۱۳۲۹ میں بنایا اس سے پہلے مصر سے تھا قادیان کعبہ کھولا اور وہ شرق

مقدس لکھا اس کا دوسرا نام کعبہ اور ام القریٰ ہے۔ اسی طرح کے دوسرے اور بھی نام

ہیں اسکو حضرت ابراہیمؑ نے آباد کیا تھا یہ حضرت اسماعیلؑ کی حجرت گاہ اور حضورؐ کی جائے پیدائش ہے۔ سطح سمندر سے ۳۳ میٹر بلند ہے عرض البلد ۳۸ درجہ ۳۸ دقیقہ طول البلد ۴۰ درجہ ۵ دقیقہ ہے۔ ۳۳ کلومیٹر لمبا اور ۱۷ کلومیٹر چوڑا ہے ایک میٹر برابر پونچھائیش

ایک کلومیٹر برابر ہزار میٹر (فریکس باب اول ع ۱) یہی ہے ۴۱۲ میل پر واقع ہے جبل ثور۔

جبل ثور۔ جبل ہندی۔ جبل ابی قیس اس کے مشہد ہیں ۱۰۰ کے ہر طرف ہیں۔ پھرت

علیٰ ہے۔ ۴۰۰ برس پہلے تاجروں کی منزل تھا حضرت اسماعیلؑ نے آباد کیا اور قیس نے شہر

درجہ دیا۔ (دیجوقی ص ۱۱۱)۔ حضرت ابراہیمؑ ۹۰ سال کی عمر میں حضرت آدمؑ سے

سال بعد حضرت اسماعیل نے ہجرت نبوی سے ۳۶ سال پہلے وفات پائی (ابن اثیر رحمہ اللہ)

مدینہ منورہ | پہلے شرب نام تھا پھر مدینہ ہوا۔ سطح سمندر سے ۲۱۹ میٹر بلند ہے۔

طول ۳۹ درجہ۔ ۵۵ دقیقہ عرض ۲۴ درجہ ۱۵ دقیقہ ہے۔ گرمی میں درجہ حرارت ۶۸ درجہ تک

ہوتا ہے ہواڑوں میں پانی جم جاتا ہے۔ پہلے یہاں عمالقہ آباد تھے۔ جو ۳۵۰ قبل مسیح

کے حکمران تھے۔ ۳۵۰ قبل مسیح یہ شہر آباد ہوا ان کے بعد یوذا آباد ہوئے۔ پھر قبیلہ ازراہ کی

دو شاخیں اوس و خزرج آباد ہوئے جو انصار کہلائے۔ مدینہ کی آب و ہوا پہلے نہایت خراب

تھی پانی سخت ہدمزہ تھا۔ حضور کی دعا سے بہترین آب دہوا ہوئی محمد پیغمبر کے مطابق مدینہ

کا پانی دنیا کے تمام پانیوں سے زیادہ لطیف، صحت بخش اور شیریں ہے (مراۃ المحرین ص ۲۸)

خانہ کعبہ | احداثہ کعبہ اب تک بارہ بار بنایا گیا ہے۔ سب سے پہلے ملائکہ نے بنایا پھر حضرت

آدم نے۔ پھر حضرت شیث نے۔ پھر حضرت ابراہیم نے پھر عمالقہ نے۔ پھر حمیر نے پھر قحطی

نے اس کے بعد عبدالمطلب نے۔ پھر قریش نے پھر عبداللہ بن زبیر نے اس کے بعد حجاج نے اس کے

بعد طلحہ اور ذوالحلیفہ ترکی نے یہ موجودہ منارت مستطیلہ میں بنی تھی۔ ۱۵۴ میٹر بلند شمال

میں ۹۳ میٹر مغرب میں ۱۵۱ میٹر جنوب میں ۱۰۲ میٹر اور مشرق میں ۱۱۸ میٹر ہے

یہ سب آخری پیمائش دی قعدہ ۱۳۵۲ھ کی ہے (تاریخ الکعبہ ص ۱۳) حضرت ابراہیم کے

وقت ۲۲ گز لابی ۲۲ گز چوڑی اور گورگور ادنیٰ عمارت تھی (تاریخ مکہ اور قی ۲۱۳)

مسجد حرام | حضور اور حضرت ابوبکر کے ہمکنار جہاں آج کل طواف کیا جاتا ہے مسجد

نئی حضرت عمر نے ۳۸ھ مطابق ۶۳۸ء میں چاروں طرف سے وسیع کیا پھر ۳۶ھ مطابق

۶۲۶ء میں حضرت عثمان نے توسیع فرمائی اس کے بعد ۵۵ھ مطابق ۶۷۴ء میں عبداللہ

بن زبیر نے اضافہ فرمایا ۵۵ھ مطابق ۶۷۴ء میں عبد الملک بن مروان نے دعوت دی

۹۱ھ مطابق ۷۱۰ء میں عبد الملک نے ۱۳۷ھ مطابق ۷۵۴ء میں خلیفہ ابو جعفر نے ۱۳۷ھ



حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پختہ کرایا اور وسعت دی۔ پھر مروان نے اضافہ کیا۔ پھر ولید بن عبد الملک نے ۸۸ھ میں زبردست اضافہ کیا۔ اسے ابھی میں ہمدی عباسی نے اضافہ کیا جس سے ہر گھول میں اور ہر گز عرصہ بڑھ گیا۔ منوکل عباسی نے ۲۷۷ھ میں اضافہ اور مرمت کی۔ (رباعی ص ۱۱۶) ۹۵۲ھ میں سلطان عبد الحمید خاں ترکی کی بنا کردہ اور شان اسلام کی زندہ تصویر ہے۔ ۱۰۷۱ھ کی خبر ہے کہ حکومت پاکستان اور حکومت مصر کے ماہر انجینئرز کی مدد سے حکومت مصر یہ ایک تعمیر و مرمت میں پھر سے مصروف ہے۔ اس میں ہر عہد کے اگر لگ لگائے نشانہات ہیں مثلاً سنگ مرمر کے ستون یا مہرے ستون وغیرہ وغیرہ فی الحال ۱۱۶/۲۵ میٹر لائی اور ۸۶/۲۵ میٹر چوڑی ہے ۳۹۲ ستون ہیں۔ ۲۰ دالان ہیں۔ منبر نبوی اور منبر نبوی کے درمیان ریاض الجنت ہے جو ۲۲ میٹر لائی ہے اور پھر ۵ میٹر چوڑی ہے جس کے ننگ مرمر کے ستون ہیں اور اس کی خوشبو جنت کی خوشبو ہے۔ ۳۷۷ھ میں ایک کدور ساٹھا لاکھ روپیہ سے اس کی آخری مرمت ہوئی۔ اس میں ایک رکعت کا ثواب پچاس ہزار رکعت ہے اس کے ۵ مینارے ۶ باب اور ۵ محراب ہیں۔

عمارت مسجد نبوی جنوب کی طرف ۱۲ درجہ کا دالان مغرب میں سادہ جہر کا شرق اور شمال میں دوسرے دالان بنے ہوئے ہیں فرش عمارت ۴۱۲ پنچاھ فٹ چوڑا ہر ہا پنچاھ سیاہ پتھر کا سلف ہے اور درمیان میں وسیع دراز سے پنچاھ صحن ہے جو حاکم ہے جس پر چھوٹا بکری اور کنگریاں پڑی ہوئی ہیں۔

وسعت مشرق میں عرض ۵۵ م فٹ اور شمال جنوب میں طول ۱۲۸ م فٹ رقبہ ۹۸۰ مربع فٹ ہے۔ ستون جنوب میں ۸۶ مشرق میں ۳ مغرب میں چالیس اور شمال میں ۳۷ م فٹ ۱۲ م فٹ ان میں ۸۰ ریاض الجنت میں ہیں اس میں ۵ محراب ہیں۔ ۶۰ دروازے ہیں ۵ مینارے ہیں ۳۷۷ھ میں سلطان عبد الحمید نے کئی لگا دی تھی جواب بھی لگی ہے

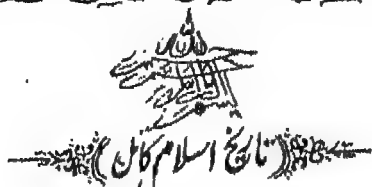


گنبد خضراء حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں حضور نے آرام دائمی کی وصیت فرمائی تھی جو گنبد خضراء کہلایا۔ یہ ۱۶ میٹر لمبا اور ۵ میٹر چوڑا ہے۔ موجودہ مقدس تعبیر سلطان قاضی بنائی کی ہے جو سبز رنگ سے رنگی ہوئی ہے۔ یہ رنگ سیاہ کی نہایت مضبوط علامت ہے۔ ۵۵ھ میں سلطان نورالدین نے تہہ زمین سے لیکر اوپر تک سینہ کی مضبوط دیوار بنوائی تھی کیونکہ نصاریٰ حضور کے جسد اطہر کے ساتھ گستاخی کرنا چاہتے تھے۔ اس کے اندر دو درجے اور بھی ہیں ایک میں تو خاص خادم جاسکتے ہیں۔ آخری درجہ میں حضور مع حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے آرام فرما ہیں صرف فرشتے ہضر ہوتے ہیں۔ باہر جالی ہے جہاں سلام و صلوات پیش کی جاتی ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قبور مبارکہ کا نقشہ حسب ذیل ہے۔

فَصَامِرٌ بِطَيِّبَاتِ الْقَاعِ وَالْإَكَمِ  
فِيهِ الْعَاقِفُ فِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

الْأَخْيَرُ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرْبِ اعْظَمَتْ  
نَفْسُهُ الْفُلْأَعْلَى لَمْ تَسْأَلْ كَيْدًا

(۱) اے دکھ! زمین میں کونسی فتن ہوئے ان میں سے اچھے جنگی اہلانی سے نہیں کے میدان اور بنے جی ہونگے، اور میری جہان تران ہواں شیر جہاں میں آج شریف فرماں جس میں پکا دانی ہے جہاں فضا میں ہر جس میں ہر کی کم ہے۔ یہ اشعار جنہوں نے کو اجماع شریف میں سونے کے حروف میں کوئی جو ایک شامی مانتی ہو کہ اس میں ہر کوئی کوشش کئے اور سادہ سی لفظان میں معنی دیا ہے، جس کو کہ شہر ہوئے تھے ان اشعار اور دینے کے ساتھ قریب تہذیبی شریف ہم (نورم ۱۳۳۷ء) میں پیکرے نقل کے) احمد رفیع



# حصہ اول

بخصوص اور دیگر موضوعات کے حالات

تاریخ قوموں اور ملتوں کے حالات اور واقعات معلوم کرنے کو تاریخ کہتے ہیں۔ اغراض و مقاصد اس علم سے غرض یہ ہے کہ دنیا کے لوگ گزشتہ حالات سے سبق حاصل کر سکیں۔ ان کی برائی باتوں اور ان کے برے انجام سے بچیں اور اچھے حالات سے نصیحت پکڑتے ہوئے اپنی زندگیوں کو کامیاب بنادیں۔ اسلام کی تاریخ اسلامی تاریخ کی خصوصیت یہ ہے کہ جو بائبل کے روایت و سند کے ساتھ ہے۔ اور اسی کے ساتھ درایت یعنی عقلی روشنی سے بھی پورا پورا کام لیا گیا ہے۔ کائنات کی پیدائش جب کچھ زمانہ تھا تو اللہ کی ذات گرامی یعنی جب ایسی مشیت ہوئی تو اس نے لفظ کُن فرمایا اور کائنات پید ہو گئی۔

انسان کی پیدائش پھر جب خدا کی مرضی ہوئی تو اس نے مٹی کے پتیلے سے حضرت آدم کو پید کیا۔ ان سے حضرت حوا پیدا ہوئیں اور ان دونوں سے تمام انسانی دنیا وجود میں آئی۔ اسلامی تاریخ کی ابتدا دراصل تمام کائنات اور موجودات کو خالق تعالیٰ کے





[illegible]

نام	تلفظ انگریزی	مقامات ہائے شہر
بوٹا	P.H. Botta	جنوبی سنسپٹر
ہالوی	J. Halvey	نوروار، ایچ۔ جی۔ ز۔ اچھل خنسیہ
گلزار اشرف	Glaser	ہمسایہ انظم، نوزان، سلاطین، بارہا
دیسٹ	J. R. Wellsted	سلاطین، چیمبر، ہوت، آرسپ
کمر وندن	G. Oatenden	حسن، غراب، سلاطین
آدولف وان	Adolf Van Wreda	مکلا، وادی، وان، موزنا، ہوا، سلاطین، انظم
دریڈے	L. Hiroch	مجاز، انظم، نوزان، ایچ۔ جی۔ ز۔ اچھل خنسیہ
ہریش	J. Theodore Bent and Lady Bent	سیون، ترمیم، وادی، وان، بکھرن
ٹیموڈ ورنٹ	J. R. Wellotu	وادی، ایچ۔ جی۔ ز۔ اچھل خنسیہ
دلیڈی بنت	Col. S. B. Miles	حضر موت
ویلوٹو	Bodily Lelich	سلاطین، راس، اچھل، خنسیہ
کرنل ملس	(ہسپانوی)	ظہیر، قطار، دیگرہ (مقامات)
بیڈے لیچ	جان ڈیویس برکھارڈ	جنرہ، مکلا، مظہر
(علیٰ بھائی)	J. Burkhart	جنرہ، مظہر، مکلا، سلاطین، انظم
شہرکات)	Sir Richard Burcon	مظہر، مکلا، سلاطین، انظم
سرپرست برٹش	Capt. G. C. Sudler	مظہر، مکلا، سلاطین، انظم
ساحی برٹش		مظہر، مکلا، سلاطین، انظم
کپتان ایڈیٹر		مظہر، مکلا، سلاطین، انظم

نام	تلفظ انگریزی	سفر	مقامات ہمسایہ گئے
دین	GAWallian میہر دیم گھڑا لکڑی	۱۸۶۲ء	بندہ، ریاض، حائل، شمر، حجاز :-
جسٹس ڈی (انگریزی)	W.G. Patgrave C.M. Doughty	۱۸۷۵ء	انجمن - مان، صابج - العلاء - حجاز - بندہ حائل - بشیر - بندہ
ولفریڈ ولیفیڈ	Wilfrid and Lady Wilfrid	۱۸۷۵ء	دشن - وادی شمران - جون جبل شمر - حائل کرلا - بندہ
موسیو چارلس بیو (فریڈ)	C. Huber J. Euting	۱۸۸۲ء	حائل - تیما - غینزہ - بندہ - کر - بندہ (مردوں کے ہاتھ سے مارا گیا)
ڈاکٹر دیم ہالفس وڈ	W. Halifax Wood	۱۸۹۱ء	مرندہ -
ڈاکسن	Dawkins	۱۸۷۱ء	مرندہ -
پرنس ہالک	Abu Melék Zarew.	۱۸۸۲ء	.....
ڈنگن ووج	Waddington.	۱۸۹۳ء	.....
.....	D. Wobue	.....	.....

یہ چند نام تھے جو ہم نے ان کتابوں میں لکھے ہیں جن کی کتابت آٹا کی روشنی میں شروع کی گئی تھی۔

## پہلا باب

### ازابتدائے کائنات تا ختم بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ابتدائے عالم اس باب میں نبیوں اور انکی امتوں کے سبق آموز واقعات ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا وہ کسی ابتداء کا محتاج اور نہ کسی انتہا کی اس تک رسائی و دوزاری اور ابدی ہے وہ زمانے اور مکان کی ہر قید سے بالاتر ہے وہ زمانہ کا علمی خالق ہے اور مکان کا جمی وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک اور ساتھی نہیں نہ وہ کسی سے جدا کیا اور نہ اس نے کسی کو جدا اور نہ اس جیسا کوئی ہے اور وہی ہر طرح کی تعریفوں کا سزاوار ہے۔ اس نے لفظ کن سے سارا جہاں پیدا کیا زمین کی پیدائش اس نے دو دنوں میں زمین کی مکمل فرمائی پھر چار دنوں میں پہاڑ دیا تخت چل چول اور زندگی کے لیے ہوسالمان ضرورتی ہیں پیدا کئے (سورہ نجم کوخ آیت پارہ ۲۶)

آسمان کی پیدائش پھر آسمان کو مکمل فرمایا اس سے پہلے وہ دھویں کی شکل میں تھا، پھر زمین اور آسمان کو مخاطب فرمایا تم میرے تابع دار رہنا خواہ خوشی سے خواہ ناخوشی سے ان دونوں نے زبان حال سے عرض کیا ہم خوشی سے تابع دار رہیں گے یعنی جس شے پر آپ نے حکم لگا دیا ہے اسے جتنا تک ہم باقی میں لگے رہیں گے (سورہ نجم ۲۷)

چنانچہ سورج کی پیدائش پھر عرش کی جانب متوجہ ہوا اور سورج اور چاند پیدا کیا جو مبعاد مقرر تک اپنا کام بھاری زمین کے (در حدیث)

فرشتوں کی پیدائش پھر فرشتے پیدا فرمائے جو اس کی حمد و ثناء میں مصروف ہیں جو وہ فرماتا ہے کہ میں ہرگز نا فرمان نہیں کرتے میں جن کی نوا و سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے۔

(سورہ مدثر ۱۰۰ تا ۱۰۹)



## ﴿حضرت آدم علیہ السلام﴾

۱۹ بار حضرت آدم کا نام قرآن شریف میں صراحتاً آیا ہے۔ جب اللہ رب العزت کی مشیت ہوئی کہ اپنی معرفت کرائے اور نور محمدی کے کمالات سے ماری کائنات کو روشناس کرائے تو حضرت آدم کی پیدائش کا ارادہ فرمایا لیکن استیلاؤ فرشتوں سے بھی ذکر فرمایا فرشتوں نے عرض کیا رب تعالیٰ کیا تو ایک ایسی مخلوق کو پیدا کرے گا جو زمین کو شرف و قسا و اور نور نبوی سے بھر دے گی اور ہم تیری حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس میں مصروف تو ہیں ؟ (سورہ بقرہ ۲۹)

حق تعالیٰ نے فرمایا تم سے میں زیادہ جانتا ہوں جو قسم نہیں جانتے (سورہ بقرہ ۵-۲۹) (عبداللہ)

اس کے بعد گو مذہبی ہوئی مٹی سے حضرت آدم کا ہند تیار ہوا اس میں حق تعالیٰ نے روح کامل اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم کا سجدہ کریں وہ سب حکم جاتے ہی سجدہ میں گر گئے لیکن ابلیس لعین نے سجدہ نہیں کیا حق تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا جس کو میں نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اس کو تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا کیا تو نے تکبر کیا یا توڑا بنا چاہتا ہے۔ اس نے کہا کیا میں اسکو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا (سورہ الزمر ۶۶) حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نکل جھاؤ مردود ہے اور تجھے میری قیامت تک سخت اور پھیکا رہے۔ ابلیس مردود کے کہا تم کو قیامت تک کے لئے مہلت عنایت ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ درخواست منظور فرمائی اور وہ ابلیس لعین نے عرض کیا کہ میں تم کھا کر کھتا ہوں کہ میں انسان کو ہر طرف گمراہ کروں گا اور زندگی کے ہر راستہ پر بیٹھوں گا اور تم سے راستہ سے گمراہ کروں گا ان کے سامنے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے آؤ گا اور آپ اسے اللہ پاک ان سے اپنے کو شکر گزار نہ پائیں گے (سورہ اعراف ۱۷)

حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا اے آدم جتنی طرف سے بھی میں ان کو گمراہ کر دوں میرے خاص بندہ میں ان سے نیز ایسی حال میں قابو نہ چلے گا اور جو تیری تابعدار کی کریں گے ان سے اب تجھ سے تفریق نہ ہوگا (سورہ بقرہ ۲۷)

(سورہ بقرہ ۲۷)

فضیلت آدمؑ اچھو حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو کائنات کی تمام چیزوں کے تمام حقائق بتائے اب فرشتوں سے ان کے ناموں کو دریافت فرمایا فرشتے عاجز رہے البتہ حضرت آدمؑ نے سب نام فوراً بتا دیئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کیا تم سے میں نے ایسے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں کہ تخلیق آدمؑ میں کیا حکمت ہے فرشتوں نے بادب عرض کیا تیری ذات پاک ہے ہم کو تو کوئی علم ہی نہیں سوا اس کے جو آجپے ہو کو بتا دیا ہے بیشک آپ ہی علم والے اور حکمت والے ہیں (سورہ بقرہ) اس کے بعد حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اسے فرمایا کہ جاؤ تم دونوں جنت میں رہو اب میں خوب فرائض جو بھی چاہو کھاؤ پیو لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا اور نہ تم ظالموں میں سے ہو جہاؤ گے اس میں تم بھوکے رہو گے نہ پیاسے نہ تنگ رہو گے اور نہ ملا سایہ (سورہ طہ ص ۱۶)

حضرت آدمؑ حضرت آدمؑ کی پیدائش کے پانچویں روز حضرت آدمؑ کی باتیں سنی سے پیدا ہوئی تھیں جس کا قیام جنت کے بعد جہان میں کو ان دونوں کی گمراہی کی بڑی فکر ہوئی وہ جنت کے ایک خدیوہ دوزخ سے داخل ہو گیا اس نے بڑی شغفتہ دہرائی سے آدمؑ کو اسے ملاقات کی اور عرض کیا کہ تم دونوں کو اس درخت سے کھانے کے لیے نہیں روکا ہے وہ تو جب ہو جاتا ہے کہ تم دونوں فرشتے ہوئے یا تم جہنم کے رہنے والے ہوئے اس لیے بلا تکلف تم اس درخت کے پھل کھاؤ پیو میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں بدخواہ نہیں ہوں (اعراف ص ۱۷) ابلیس لعین کی قسم نے انکو دھوکہ میں لایا اور انہوں نے اس درخت کے پھل کھا لیا درخت سے کھانے کے ساتھ ہی انکا لورانی رنگ تبدیل ہو گیا اور ان کے جسم کی کپڑے اتر گئے حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا اب یہ یہ کہ شیطان تم دونوں کا کھانا کھانے سے (اعراف ص ۱۹) حضرت آدمؑ کو اس وقت تک یہ خبر نہ ہوئی کہ وہ آدمؑ کے آخری نبی کے الفاظ جاری کر گئے۔

رَبِّكَ طَائِفَاتٍ اَلْفَيْنَا وَاَنْ لَّكَ نَعْفُورٌ اَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ ۝  
لَنُكَوِّنَنَّ مِنْ اٰخِصَاسِكَ بَنً ۝

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جہانوں پر طائفہ بنائی  
اور اگر تو نے چاہو تو ہم کو پھینک دے اور نہ تیرا کیا تو ہم نہ تو تیرے نقصان  
پائے والوں سے چھو جائیں گے۔

(سورہ اعراف ص ۱۷)

جنت سے نکلتا | اللہ پاک نے انکو معاف فرما دیا لیکن ساتھ ہی حکم دیا کہ جہاں تم میں بعض لوگ کافر ہیں

جگہ کا اور زمین میں پھرتا رہے لئے ایک مدت تک ٹھہرنے کی بجائے وہیں کا سامان ہے (سورہ انبیاء ۱۱۳)

ایک بار ہر دست آسمانی قانون | آخر میں یہ عظیم الشان انبیاء و اہل بیت علیہم السلام نے فرمایا کہ

تم دونوں گروہ جہاں تم میں ایک دوسرے کا دشمن رہے گا پس یقیناً میری ہدایت اور راہ نانی تم تک

آئی رہے گی تو جو میری راہ نانی اور ہدایت کی تابعداری کرے گا وہ ہر گز گمراہ اور بد نصیب نہ ہوگا (سورہ

اعراف ۱۵۷) زمین میں آئے کے بعد آپ کی اولاد پیدا ہوئی مشرّع ہوئی جس کے لئے خدا کی پیغام اور

خدا کی ہدایت ضروری تھی ————— حضرت آدم کا ذکر سورہ بقرہ ۲۰۹-۲۱۰ اعراف ۱۱-۱۲ طہ ۱۳۱

اسراء ۱۰۶-۱۰۷ حج ۲۸-۲۹ ص ۱-۷۸ فصلت ۹-۱۲ رعد ۲ میں موجود ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ کا پیغام | اس تمام کائنات کی اصلاح و دینی اور خالق تحقیقی کے بنائے ہوئے

قوانین کے تحت زندگی گزارنے کے طریقہ سکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر قوم ہر نسل اور ہر

جگہ اپنا پیغام بھیجا۔ یہ پیغام شریعت کے نام سے بکار لگیا اور اسی کو نبوت اور رسالت اور وحی

بھی کہا گیا۔ **ان مِّنْ اُمَّةٍ اَخْلَا فِيْهَا نَفْسًا**۔ لیکن تو یہ جہاد یعنی ہر گروہ میں ڈرانے والا

بھیجا گیا۔ اور ہر قوم کے لئے راہ نما ہوا (قرآن حکیم) ان سب کا واحد و شریک پیغام پیغمبر

اکیلے ایک خدا کو مانو اور اسی کے حکموں کے سامنے اپنی گردنوں کو جھکاؤ جس کو شریعت تو حید سے تعبیر

پیغام لانے والے | اس پیغام کو جو لوگ لاتے رہے ان کو شارع نبی اور رسول کہا گیا۔

حضرت آدم اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے نبی ہیں آپ کا پیام نبوت الہی۔ معاشرت کھیتی

باڑی اور خورد و نوش کے احکامات تک محدود تھا ساتھ کے حکم سے فرشتوں کی مدد سے اپنے خاں کعبہ

تغیر فرمایا جس کی شکل خیمہ کے ایسی تھی اس میں حجر اسود ہوا آپ جنت سے بطور نشانی لائے تھے ایک

کنارے صلب فرمایا آپ جمعہ کو پیدا ہوئے تھے اور جمعہ ہی کے دن ۹۹ سال کی عمر میں ذات بانی حضرت

سے ۶۵ سال پہلے کا۔ واقعہ بتایا جاتا ہے۔ (دوسرا تاریخ ہجری ۱۱۱۱) علیہ السلام

## حضرت شہید علیہ السلام

زمین پر فتنہ پھیلانے کے پانچ سال کی مدت ختم ہونے کے بعد حضرت شہیدؑ پیدا ہوئے  
 جن کی خوبی یہ تھی کہ وہ جن و جمال اور سیرت و عادت میں ماکل باکے ہنگام اور ہم شہید و در بہت نیک  
 و شہید بزرگ تھے انوار محمدی ان کی پریشانی پر درخشندہ تھے اسی لئے حضرت آدمؑ آپ کو تمام اولاد میں  
 زیادہ محبوب رکھتے تھے اور محبت کرنے والے اپنی رحمت سے پیشتر انہوں نے آپ ہی کو اپنا لایعہود  
 جانشین منتخب نامزد کیا اور اپنے تمام عرفانی علوم سے آپ کے سینہ کو منور اور ضروری ہدایت دے کر  
 فرمایا کہ دیکھو مجھے الہاماً علم ہوا ہے کہ دنیا میں ایک طوفان عظیم آئے گا جو طوفان نوح کے نام سے موسوم  
 ہوگا اگر تم اس وقت تک زندہ سلامت رہو تو میری نعمتِ نبر سے نکال کر کشتی نوح میں رکھ دینا تاکہ نجات  
 رہے اور اگر اس سے پہلے ہی وقت آجائے تو اپنی اولاد کو بھی وصیت کر جانا۔ اس کے علاوہ تبلیغِ دین  
 خلق کے متعلق بھی بہت سی وصایا کر کے رہنما کے عالم بقا ہوئے۔ ۹۱۲ سال عمر پائی (تقریباً)

ابیان جلد اول صفحہ ۹۱۲ علیہ السلام

**قابیل و ہابیل** امام حسینؑ کے دو بھائی تھے۔ قابیل دو کھڑا و زنا باز  
 بیٹا تھا جب اس نے باپ کے حکم سے نافرمانی کی اور حضرت آدمؑ نے دونوں بھائیوں کو حکم دیا کہ دونوں  
 قربانیاں کر کے بہار پر رکھ دو جس کی قربانی خدا نے قبول فرمائے گا اسی سے اقلیم کی تباہی ہوگی  
 کی جو بہت جلدین پھٹیں اور قابیل کے ساتھ پیدا ہونے کے باعث جن کی شادی اس وقت کی شریعت کے  
 مطابق قابیل سے نہ ہو سکی تھی ہابیل سے منسوب پھٹیں قابیل انہیں فراموش تھا۔

دونوں بھائیوں نے ضامنہ قربانی کی ایک آتش بھینڈو دار ہو کر ہابیل کی قربانی بیگنی قلاب کو  
 کبیرا و غضب پیدا ہوا اور ہابیل سے کہنے لگا میں تجھے قتل کر دوں گا۔ ہابیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ پر میرے گاروں  
 کی قربانی قبول کیا کرتا ہے۔ تم اگر مجھے کھڑا پھینکی کر دو گے تو میں ہرگز تم پر ہاتھ نہ اٹھاؤں گا آخر قابیل نے  
 موقع پا کر شیطان کی تعلیم کے مطابق ایک تھرم مار کر ہابیل کو شہید کر دیا اور کوئے کے بتانے پر زمین کھود  
 کر لاش میں دفن کر دی۔ رازِ جہنم سے کھاسم الہی ہوا کہ قابیل سے قصاص کو یہ سبتی ہے قابیل بھاگ  
 کھڑا ہوا اور زمین پر چکر آتش پرستی اختیار کی۔ حضرت آدمؑ کو ہابیل کے قتل کا بہت حد صدمہ تھا۔

**حضرت ادریس علیہ السلام** حضرت ادریسؑ بھی نبوت کے درجہ پر فائز ہیں۔ آپ کو آسمان پر اٹھایا گیا تھا اور ابھی تک زندہ ہیں چھٹے آسمان پر ہیں آپ کی تعلیم میں توحید اور خالص توحید کی تعلیم اس کے علاوہ روزہ نماز، زکوٰۃ اور غسلِ حیات کی تعلیم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو حق کی نیکیاں نہیں کرتا سوختِ عہد میں قتل سے کام لےنا۔ تنگدستی میں خرچ کرنا اور قابو پا کر معاف کرنا فرماتے ہیں تین آدمی کے حقوق کی خاص طور سے حفاظت لازمی ہے بادشاہوں کی کہ بغیر اس کے دنیا تارک ہے علماء کی کہ بغیر اس کے تقی سے محرومی ہے اور احباب کی کہ بغیر اس کے راحت و معافیت ہے فرمایا مصیبت صبر اور امانت میں انکساری و تواضع اختیار کرنا چاہیے حدیث میں آیا ہے کہ آپ اس قدر صبر فرماتے کہ تمہارا آپ کی عبادت اس وقت کی ساری مخلوق کے برابر بھی جاتی اور یہ کہ فرشتے علیٰ خدمت میں حاضر رہتے تھے عذابِ آخرت اور قیامت سے بچنے لڑنا اور ترسان رہتے ہوئے

### حضرت یوحنا علیہ السلام

حضرت یوحناؑ کا تذکرہ صراطِ نثرین میں ۲۴۴ جگہ آیا ہے۔ قوم کی ایندھن و چراغ ہیں۔ حضرت یوحناؑ اور یوہناؑ کے درمیان مؤرخین نے ۲۲۴ سال کا عرصہ بتایا ہے حضرت یوحناؑ قوم میں بہت پرستی شدت سے جاری تھی۔ وہ سوائے نبوت، یحوق اور قرآن کے بتھے یہ ان کا اپنا خاصیت و اروا اور نفع نقصان کا ایک جہلستھے حضرت امیرِ تعالیٰ نے ان کی اسلالت کے لئے مقرر کیا کہ یحوق فرمایا مصیبت یوحناؑ نہایت فصیح و بلیغ صاحبِ عقل و حلم تھے (تفسیر القرآن مصری ص ۱۱۱) آپ نے اپنی قوم کو لکھ دیا کہ یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو اور میرے بعد اور (سورہ یوحنا ۱) لیکن قوم نے کوئی توجہ نہ کی پھر آپ نے انکو خدا کے عذاب سے ڈرا اور فرمایا اسکا جواب تو یہ دیا کہ اے یوحناؑ ہم سے تنگ است بھیگاتے رہے ہیں اب جھگڑتے (ابن عباس سے منقول) خدا سے نہیں تھے اے نبی آدمی اگر تم سچے ہو (سورہ یوحنا ۱۰) حضرت یوحناؑ نے بڑی بجاہت اور شرف سے کہ میں تو کوئی طاقت نہیں رکھتا ہوں میں تو خدا کا صریح یا سزاور رسول ہوں تم لوگ: بیان سے آؤ لیکن

نے جواب دیا تو تم ہمارے ہی جیسے ایک آدمی ہو اگر خدا کو رسول ہی بھیجا ہو تو کوئی فرشتہ بھیجا نہ جس نے اسے  
 صریحاً فرمایا کہ آپ الٰہ کی انبیا راغواں کی بہرہ کئے بغیر دن تبلیغ میں صرف رہے فرمایا اے رب  
 میں اسی قوم کو رات دن دعوت دیتا رہا لیکن یہ نہ بلاتا ان کو اور دیکھا نہ نفرت ہی پر آمادہ کرتا رہا (سورہ فتح ۲۴)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمال کا پہلا اختیار فرمایا اور ثواب اور جہنم کی ترغیب دینی شروع کی مگر قوم نے سخت تکبر  
 اور نفرت کا ثبوت دیا کافروں میں انگلیاں ڈالیں اور اوپر سے اوپر گئے اور اللہ کے پیچھے اور اللہ کے اور کڑے  
 رہے (سورہ فتح - ۱۱)

تبلیغ کی انتہا جب حضرت نوحؑ اس سے ملی یا اس ہو گئے تو ان میں بیکار پار کر تبلیغ فرماتے اور اس کو الگ الگ ایک ایک گھر بنا کر بٹھاتے رہے لیکن اس کا بھی کوئی اثر نہ ہوا تب آپؑ دلائل اور برہین کا پیارا اختیار فرمایا اور فرمایا لوگو! تم اپنے رب سے محافل چاہو وہ ہر مٹ پر اپنے خوشے والے غمیں کسمان سے جینے پر ملے گا اور مال اور بیٹوں سے ہناری مدد کرے گا اور تم کو باغ عطا کرے گا اور ان میں بہتا رہے لئے نہریں جاری کرے گا اور نیکو کیا ہو گیا کہ تم خدا کا اعقاد میں رکھنے حالانکہ اس نے ملو۔

طرح طرح کی حالتوں سے پیدا کیا۔ تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے سات آسمان کیے اوپر تلے بنائے اور جہان کو اس میں زمین کا نور بنایا ہے اور سورج کو چرخ ٹھہرایا ہے اور خدا ہی نے نیکو زمین سے برکات کیا ہے اور اسی میں نیکو تاجا بھرا ہے سے نیکو کھل کھڑا کرے گا اور خدا ہی نے ہمارے لئے زمین کو فرش بنا دیا تاکہ اس کے بڑے بڑے کتادہ لاسٹوں میں جا پڑو (سورہ نوح رکوع ۲۱) لیکن ان نیکو لوں پر ان نیکو عملوں دلائل اور تعلیمات کا بھی کوئی اثر نہ ہوا البتہ تہذیب نیکدل اور خوش نصیب ایمان لائے جسکی تعداد اور روایاں سنائی آئی ہے اور میں یہ سنو اللہ پاک سے وحی فرمائی کہ اے نوحؑ ایمان لائے وہ لائے کہ ان کے علاوہ ہر گز ایمان نہ لائینگے تو آپ ان کے اعمال پر سرگزر کر سجدہ فرمائیے (سورہ ہود رکوع ۱۲) حضرت داؤدؑ اپنی قوم پر نہایت تحقیق و کرم سے تھے آپ نے اب خدا سے شکایت کی اور سارا مال بجز اعرض کیا۔ ان سے میرے رب ان لوگوں نے میری نافرمانی اور ان کی تابعداری کی جو ان کے مال اور اولاد میں نقصان کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ وہ بڑی بڑی چیزیں ہیں جتنے رب (یعنی بھگوا) اور میرے مومنین کو قتل

کرنے کی کوئی نچال باقی نہیں چھوڑی) آپس میں کہنے لگے کہ تم لوگ اپنے اپنے بیٹوں کو دے دو اور میرا  
 اور بیوت اور بیوت اور نسرو کو ہرگز نہ چھوڑنا پروردگار انہوں نے بیٹوں کو گمراہ کر دیا تو اور انکو گمراہ  
 کرنے (سورہ نوح اب ۳۱) پھر حضرت نوحؑ نے یہ دعائی کہ میرے پروردگار کسی کا خیر کو رد نہ کرے  
 زمین پر رہنا نہ رہنے دے اگر تو ان کو پہنچے دے گا تو تیرے بندوں کو مرنے کا یہ گئے اور ان سے جو  
 اولاد پیدا ہوگی وہ بھی گمراہ اور ناشکر گذار پیدا ہوگی اسے میرے پروردگار انکو اور میرے ماں باپ  
 کو اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے انکو اور تمام ایماندار مردوں اور عورتوں کو معاف فرما اور ظالم  
 لوگوں کے لئے اور تباہی بڑھا (سورہ نوح رکوع آیت ۲۸ پ ۲۹) اللہ پاک نے ان کی دعا قبول  
 فرمائی اور ارشاد فرمایا نوحؑ کہ تیری دعا اور اب ظالموں سے کوئی بات چیت نہ کر لیتا  
 یہ بڑا بڑا ہو جائیگا (سورہ ہود ۴۱) آپ نے حکم پاتے ہی اپنے مومنوں کو جمع کیا اور حکم باری عزائی  
 سے خبردار کیا لکڑیاں اور سامان ہزدی آبادی سے دور بلذ مقام پر لے کر جمع کیا اور کشتی بننے کی ہر  
 شے اب بھی مذاق سے پرہیز نہیں کیا کچھ لوگوں نے کہا اے اے نبی پاک آپ رسول تعصب آپ بڑی ہی بھلا  
 کچھ لوگوں نے کہا یاد رکھنا تو یہاں ہے نہیں کیا کشتی میں چلے گی یا ہوا میں نہ لے گی یا حضرت  
 نوحؑ نے ان کا کوئی جواب نہیں دیا اور صرف یہ فرمایا آج اگر تم ہم سے مذاق کرتے ہو تو وہ وقت ہی آئے گا کہ  
 ہم تم سے مذاق کرینگے پھر معاف ہو گا کہ کسی پر سو اگن عذاب آئے گا کہ وہ کہہ دے اے عذاب اتنا ہے وہ  
 ہو دیتا ہے ۱۲ جب کشتی مکمل ہو گئی تو اللہ پاک نے جس بھی کہ اسے نوحؑ آپ اپنے مومنوں اور  
 اہل عیال سمیت کشتی میں بٹھارے اور مخلوقات کی تمام چیزوں میں سے جو راہ لے لیں اور نہ لیں  
 حکم کے منظر میں ہے (تفسیر القرآن مدنی ۱۱) پھر خدا کا حکم آگیا اور تھوڑے پانی اٹلنے لگا اور آسمان  
 سے پانی کے دھارے پھرنے لگے یہاں تک کہ ساری زمین پانی سے بھر گئی حضرت نوحؑ نے کشتی کے نیچے بٹھا  
 تو اپنے بیٹے کا نشان کو چھو کا فرہاد بٹھا کہ وہ پانی میں غوطے مار رہا ہے آپ پر محبت یہی کا غلاب واد  
 فرمایا اسے میرے بیٹے کو کشتی میں آجا اور کافروں میں شامل نہ ہو (ہود ۴۱) اس محبت نے جواب دیا  
 یہ چاہے بے حد قریب میں اس پر تیار لے لوں گا وہ نہ کوئی پانی سے چلے گا حضرت نوحؑ نے فرمایا اگر خدا کے خدا





ان کی ترتیبوں اور عظمتوں کی خودخوان لئے تو ایمان دہا ہے فرمایا۔

اَلَمْ يَكُنْ لَكَ كَيْفُ فَعْلٍ مَّا كُنْتَ تَعْمَلُ  
 وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ  
 فَتَنْتَهَىٰ عَنِ الْبَلَاءِ  
 اس میں فرمائی کہ میں نے اس قوم کو بھی لڑا اور ہارنے کے بجائے کفر و ایمان میں ہٹا کر  
 حضرت ہوئی کسی غیر قوم اور غیر قبیلہ سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ اسی قوم کے ایک برگزیدہ  
 بزرگ فرزند تھے جن کا شجرہ نسب ماہر بن اسحاق بن عبد اللہ بن ربیع بن جلدو میں سامی  
 ہے حضرت ہو علیہ السلام مصروف تبلیغ و ہدایت ہوئے اور مسلسل پچاس برس تک یہاں رہے  
 اور سمجھاتے رہے۔ تو صہ ماہ اس وقت تیرہ بڑے کثیر القعداد اور متحارب قبائل مشرق تھے اور ان  
 ترقی و تمدن و طاقت و دولت پر اس قدر غور و غفلت کر رہے تھے کہ اس میں اختلاف آئندہ ہوا۔ اور اس علم  
 باوجود متاثر نہ ہوئی کہ اسی قوم کی ناساب سیدوں و فرما نیوں اور نچوڑوں کی بنا پر قوم نوح قبائل  
 جسے ۱۳۰ برس سے زیادہ مدت تک قحطی نہیں ہوئی ان کی نصرت اور ہر ہدایت کا جواب  
 طرف سے نصرت و حقارت کی صورت میں ملتا رہا۔ کہتے کہ:-

مَا جَاءَنَا بِسَيِّئَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي  
 الْيَتِيمَ اَعَمَّ ذَلِكُمْ وَاصْنَعُ الْيَتِيمَ  
 جب حضرت ہو علیہ السلام اصل نبوت کے طور پر کوئی متوجہ نہ کیا کرتے تو بے تکلفی سے  
 دیتے کہ یہ تو عبیدہ کا رمی اور جادو گری ہے فاسفیانہ دلائل دیتے تو انہیں نہ مانتے۔

اَنْ لَّقَوْلُ الْاَعْرَابِ اَعْصٰ رَا  
 اَلْجَنَّةُ لَبْوَةٌ  
 اور کہتے ہم سمجھ گئے ہیں کہ بنا سے بعض خداؤں  
 ناخوش ہو کر جن پر یہاں بنا دیا ہے کیونکہ ہم ان میں سے  
 ذہب میاں تک پہنچی کہ آپ کی قتل کی راز میں کھیل رہے ہیں اور لوگوں نے آپ کو لڑنے کا کہا  
 کر یا قبیلہ بنی قریظہ کے افراد یا کمال لہوئے آئے تھے کہ یہاں اتنا چھپائے ہوئے تھے اور



کچھ نہ سنا لے رہا ہے :

وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَاصِفَ  
مَا تَذَكَّرْنَ لَنَسْفَعُ بِالنَّاصِفِ  
چیز کو برا کر کے رکھ دیا اس طرح کہ ان کی ہڈیاں تک جو چوڑا در مسرہ ہو کر رہ گئیں نہ دریافت ملے  
دانی وہ برسباہ نہ تھا بلکہ ان کی تباہی کا پیغام تھا دانی وہ نام آسان پر محیط ہوا ہے اس کے  
اندر سے ہوا نکلی اتنی شدید اتنی تند کہ انسان تو انسان اس نے پتھروں کو بھی ان اٹھا کر بھیٹا ان کو  
کر دیا ممکن نہ تھا جو کوئی ایک لمحہ بھی اس کے تلہ فانی ہو سکے اس کے لوگوں کو اٹھا اٹھا کر اٹھا  
اور ایسا پتھا کہ ہڈیاں جو چوڑا در جسم پاش پاش ہو گئے باہر تو نکلنے کی تاب ہی نہ تھی لوگ خوفزدہ ہو کر  
جہ خانوں میں گھس گئے دہاں بھی عذاب الہی نے انہیں پیچیدہ راجو جہاں تھا وہیں اٹھا کر مٹھ مٹھ جا کر لایا  
بڑی سنگین اور تنگ و مضبوط عمارتیں سرنگوں ہو گئیں اور ان کا معاملہ اڑا کر کہیں سے کہیں بچ گیا بڑی بڑی  
شاہراہیں اور شہر کے چوک لمبے اور پتھروں سے پیٹ گئے دھشت پڑوں سے اکٹھے گئے افسوسناک ہو گئے  
باعوں اور سیگہ جوں کا نام و نشان بک باقی نہ رہا تباہ ہونے کو مبرا ہی تباہ ہو گئے پتھر  
شاہانہ روز ہوا ابھی اسی شدتوں اور طوفان خیر لوہی کے ساتھ چلتی رہی جس سے دنیا کی اس ظلمت انسان  
اور جہنم قوم کی بدست و دھشت کا نام و نشان ہی نہ رہ گیا اور اس کے بعد جو دیکھا تو دور دراز تک  
چٹیل میں اپن پڑے پتھر اور دھشت کے ٹیلوں کے سوا اور وہاں کچھ ہی نظر نہ آتا تھا نہ لوہا ہی نہ پتھر  
نہ انسان تھا اور نہ کوئی یہ نہ ایک ہو گیا میدان دکھائی دیتا تھا آپ بھی لے گئے اور آپ پچاس سال  
اور زندہ رہے - (تفسیر انفار جلد ۱۰ صفحہ ۳۷)

طوفان باد اہماں جو رانگ تک تو ہمارے کے آثار پھیلے ہوئے تھے وہاں تک کچھ بھی بچا  
کو یا یہ طوفان باد ہزاروں سال پہلے زمین پر پھیل گیا ایک ہفتہ مسلسل آج بھی اتنا فساد و خطر  
جو کسی زمانہ میں دنیا کا زمین اور سرخسار ہو گیا نہ تو کھانا تھا اور جس ذہنیہ میں سرب اٹھتی تھی ایک  
بے تاب درگاہ مگر بار بار ہوا ہے قہر کے ماہرین آثار قیامت کہہ لے گا کلام تاریکی بنو رہا ہے

کر دیا ہے جس سے زمین کی گہرائیوں میں کچھ سنگستہ لافتن نگار سے آراستہ عمارتیں برآمد ہوتی ہیں اور  
 کچھ ایسی انبیاء بھی برآمد ہوئی ہیں جس سے اس منصوبہ قوم کی تمدنی عظمت پر کلکی سی روشنی پڑتی ہے  
 اور دنیا والوں کو بے ثباتی عالم کا زہر لےنے والا سبق بھی ملتا ہے۔ (قصہ اقرآن مصری ص ۱۰۱) **عید السلام**  
**حضرت صالح علیہ السلام** حضرت صالح کا ذکر سورہ ہود ۶۱ و ۶۲ اعراف ۷۹ و ۸۰ شورا ۱۲۸ و ۱۲۹ میں

۱۲۸ و ۱۲۹ میں ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام بہت نیک سیرت بہت عابد  
 اور بڑے زاہد پیغمبر گذرے ہیں عبادت و طاعت میں بہت اہتمام تھا اور قوم سے بہت عہد رومی کہنے  
 لگے اور اسے برا بھلا کہتے تھے کہ اسے ساتھ سختی سے پیش نہ کرتے تھے لیکن آپ کو جس قوم سے اسطرح  
 بڑا عقادہ بہت سخت اور مکران حق یہ قوم نابینا میں قوم نوح کے نام سے مشہور ہے اس کے متعلق تفصیل  
 کے ساتھ کچھ معلوم نہ ہو سکا کہ کتنی عظمت اور کتنا اقتدار حاصل تھا البتہ اتنا یہ چلتا ہے کہ یہ قوم بھی بہت  
 دوغند تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہر قسم کی آسائشیں اور راحتیں ہوا کردی تھیں ان کی نسلیں بھی بہت  
 فوریہ پایا تھا اور دور دور اس کے قبائل اور افراد تک آباؤ اجداد تھے۔ جنھیں دولت و ثروت اور اقتدار اور  
 عشرت سب حاصل تھا۔ آخر میں یہی دولت کے اقتدار کے نشیب میں سرشار ہو کر خدا کو بھول گئے  
 بہت پرستی کرنے لگے اور ظلم و زیادتی پر مکرستہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس وقت تک کسی قوم کو تباہ نہیں  
 کیا جب تک محبت پوری نہ کر لی اور اسے نشیب فراز نہ بھیجا۔ چنانچہ اس نے اسی قوم کے ایک بزرگ  
 انسان حضرت صالح کو تاج نبوت عطا کر کے ان کی ہدایت و رہنمائی پر مامور کیا بہت سمجھایا۔  
 برسوں سمجھایا مگر مبنہ ہونے کے بجائے ان کی غفلت و بدعتی میں اور اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ و سنسن  
 ہو گئے اپنی قوم ہی کے ایک فرد ہونے کی وجہ سے بظاہر تو کچھ نہ کہتے مگر غیبت میں برابر برائیاں  
 کرتے رہتے۔ (تفسیر طبری ص ۱۱۵)

اور ان کی مخالفتی آخر سب مستحق ہو گئے کہ اگر حضرت صالح برابر و اسے پہاڑ سے اکیڑ  
 ماہ کی حاملہ اور قد اور اونٹنی پر اگر دیں جس کے بطن سے کچھ عرصہ کے بعد اسی قد و قامت کا کچھ  
 پیدا ہو۔ تو وہ اس مجنبہ کو دیکھ کر آپ کو نبی اور منزل میں اللہ سمجھنے لگیں گے اور ایمان لے آئیں گے

آئنے دعا کی اور امر الہی کے مطابق چلیا یاں لے آئے کا عہد ایمان لے لیا۔ اس کے بعد آپ  
 سب کو ساتھ لیکر پہاڑ کے قریب پہنچے سب کے سامنے اللہ سے دعا کی جس کے بعد نوراً پتھروں کے  
 اندر سے صراط کی طرح کراہ کی ایک آواز پیدا ہوئی پھر ہاڑ پھرا اور اس کے اندر سے سب کے سامنے  
 ایک قد آور بہت بڑی اونٹنی نمودار ہوئی اسے دیکھ کر اس وقت تو قوم ٹوڑ پھیر ہوئی انگشت پانڈاں  
 رنگ لگی اور تمام املا و رؤسا اپنی تعجب ہوئے پھر جب اس کے شکم سے ایک بچہ بھی اسی قامت و قد  
 کا پیدا ہوا تو ایک رئیس چند دن تک مری وقت ایمان لے آیا اور بہت سے رؤسا و کے قلوب پر غلبہ  
 دیکھ کر آپ کی صداقت کے معترف بھی ہو گئے لیکن دلوں میں کفر کے نشانات مستحکم ہو گئے تھے جنہوں میں  
 محبت مانع ہو گئی تھی۔ شہر میں جو ایک عظیم الشان بچخانہ بنا ہوا تھا اس کے اہل بیت بچاریوں کا  
 اپنے اقتدار و نہایت کو خطر سے میں پا کر کنا شروع کر دیا کہ یہ ایک جہاد اور بہت بڑی شہید کاری

ہے اور میں اس پر پھر سب گمراہ ہو گئے۔ (تاریخ الامم جلد اول ص ۵۵۵)

**اونٹنی کا قتل** انھیں رؤسا میں ایک معمول بڑھ چکا تھا جس کے پاس بکثرت مواشی تھے اس غلام  
 ایک اور مالدار عورت دونوں نے اس کا قصد پاک کر دیئے کا تمہید کیا سب شریک مشورہ ہو گئے  
 بڑیا کی منہ در ہر جبین اور پر جہاں بیٹیاں تھیں ان سے شادی کے وعدے پر انہوں نے چند  
 اشخاص کو اس کے پیچھے طریق پر مار ڈالنے پر آمادہ کر لیا چنانچہ انہوں نے تیروں سے زخمی کر کے  
 اسے ٹھکانے لگا دیا پھر بھاگ کر پہاڑوں میں غائب ہو گیا اسپر بڑی خوشی منائی گئی جنت صالح  
 نے جو یہ سنا تو آپ کو بیت افسوس ہوا اندر آیا کہ میں نے تمہیں پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا لیکن تم نے  
 اپنی تباہی کو آپ دعوت دی۔ آپ نے ہر پیام الہی سنا دیا۔

مَنْ كَفَرَ بِيْ ذِكْرًا نَّالَتْ اَيَّاهُ ۖ اَبَدًا يَّزِيدُ عَذَابَ الْاَلِيِّ نَازِلًا ۚ اَوَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ دِيْنَا مِّنْ قَبْلُ  
 میں روزِ آخر زندہ رہے کہو گئے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ پہلے روزِ قیامت سے پہلے نہ ہوں گے  
 روزِ سرخ ہو جائیں گے اور تیسرے روزِ سیاہ اور چوتھے روزِ نیل گئے۔ آپ پر فرار  
 اور اس شخص کا سازگار پانچ راتوں میں اپنے پیروں کو بیکر ٹھہرنے کی طرف مائل گئے



لے آئیں کسی کو بی پرواہ نہ کی اور کہنے لگے۔

اگر تو سچ ہے تو ہمارے اوپر اپنے اللہ کا عذاب نازل  
کرا۔

فَاتَّبِعُوا لَكُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ  
مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝

وہ آوازے کتے منافی اُڑاتے نوست یہاں تک پہنچی کہ آپ کو ستانے اور اذیت پہنچانے لگے۔ پھر  
جب بازی نہ آئے اور محبت تمام ہو چکی تو باری تعالیٰ نے سنت الہیہ کے مطابق تباہ کرنے کا حکم  
کر دیا اور اس کی بارگاہ سے چار فرشتے ان کی تباہی پر مامور ہوئے چاروں انسانی صورت میں  
مؤلفکہ بھاتے ہوئے اُترائے راہ میں حضرت ابراہیمؑ کے یہاں ہی ٹھہر گئے۔ ان کی ہمانہ اسی ڈھنڈ  
عام حاصل کی جیسی حق ضیافت کا طائر الہیام کیا لیکن آپ کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب دسترخوان ان  
کے سامنے بچھا یا گیا تو انہوں نے ہاتھ لے لیا۔ انہیں اس سے اس لئے اندیشہ پیدا ہوا کہ اس زمانہ  
میں سنور تھا کہ جسے نقصان پہنچانا ہوتا تھا اس کے یہاں کھانا نہ کھاتے تھے مگر انہوں نے اس اندیشہ  
میں نہ کیا۔ اور آپ سے عرض کی۔ گھبرائیے نہیں ہم آپ کے پٹن نہیں اس کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں  
آئے فرشتے ہیں اور بارگاہ الہی سے مؤلفکہ والوں کی تباہی پر مامور ہوئے ہیں۔

تحفظ ہمان انگوں کو کوئی ڈر تو ختم نہیں رہ سکتے ہی دُش اشقیاء حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں  
چلے پہنچے اور دیکھتے ہی کہنے لگے کہ انہیں ہمارے توالہ کر دیجئے آپ بہت گھبرائے پریشان ہوئے  
بہت سمجھایا اور بہت رد کا جب یہ مودودان ازل کی طرح نہ مانے تو آپ نے ان سے یہاں تک ڈرایا

انہیں ماننے تو میری ملائکہاں موجود ہیں خواہ صورت  
ہیں یا راسا ہیں ان سے نکاح کر لو اللہ سے ڈرو  
اور جوانوں کے معاملہ میں مجھے رسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی  
بھی نیک نہیں بولے تجھے تو خود دلم کہ تمہیں میری

ہولائی باقی حُرِّ اَطْعَمَکُمْ وَاللّٰہُ  
وَلَا تَحْزَنْ فِیْ شَیْءٍ مِّنْہَا لَیْسَ بِکَ  
مَسْئُوْمٌ ۚ اَفَلَا عَلِمْتَ مَا لَیْسَ فِیْہَا  
مِنْ شَیْءٍ ۚ اِنَّکَ لَتَعْلَمُ مَا تُکَذِّبُ

بڑھکوں کی نفرت کوئی میلان نہیں تو تو ہماری نادتول اور پیغمبروں کو بھی خوب سمجھتا ہے  
اپنے ہمانوں کو بچانے کے لئے بھوکہ دے سکتے تھے دیکھا۔ انتہائی پینش کر دی لیکن یہ ماننے ہی نہ تھے نہ





**باب نہدیم تخت بابل** آپ کے واقعات کی قدر سے تفصیل ملاحظہ ہو آپ بابل والوں کے لئے نبی برادر بھیجے  
 گئے تھے شہر نہاہ کے اندر ۲۵ مربع میل کے فاصلہ پر انتہائی دلفریبیوں اور آرائشوں اور ہنس مہوڑوں  
 کے ساتھ بابل آباد و تعمیر کیا گیا تھا اس میں ۵۰ میل طویل ۶۰ میل عرض اور ۲۵۰ فٹ بلند شہر نہاہ میں ایک  
 فاصلہ پر ایک منار تھی کہ یہ منار ایک ہزار گز کے بلکے تھی جس میں ملبوس برقی پتھر جڑے ہوئے تھے ہر پہلو پر ۲۵  
 ۵۵۰ پھانگ تھے جن سے شہر میں کل کر بجز مستقیم مقابل پھاٹکوں تک پہنچنے والے ان شہروں کے مقابلے  
 سے شہر کے اندر خود بخود ہمارے مربع قطعات پیدا ہو گئے تھے اور اس طرح بابل پورے کا پورا (۲۶۱)  
 جدا جدا ٹکڑوں میں منقسم ہو گیا تھا ہر ٹکڑہ بجائے خود ایک حکم فاش کی حیثیت حاصل کر گیا تھا جس کی د  
 ہر ذی مقاصد و حفاظت کے لئے شہر نہاہ کی اس الجوبہ و زکار کے اور رسا دی فصل سے ڈالنی اور خوبصورت  
 اور منظم بالشان برج بھی تعمیر کئے گئے تھے جن میں رات دن مسلح فوجی جوان مقیم رہتے تھے اور ایک ہی  
 فرج اس دیوار پر برج گشت لگاتی رہتی تھی۔ (ابن خلدون ص ۵۷)

**پہلا لٹ** ابھی نہاد نوازوں کے صدر میں اللہ تعالیٰ نے ان کی ہوایت کے لئے حضرت سبنا  
 ابراہیم کو مبعوث فرمایا لیکن آپ کی پہلی بشت بھی ایک زندہ مثال تھی آپ کا سلسلہ نسب ہی حضرت  
 سام بن نوح ہی پر جا کر ختم ہوتا ہے آپ کے اجداد میں خالق بن عابر کے وقت تک توحید کی نصیحت  
 پوری آت تھ آپ کے ساتھ روشن رہیں مگر قاتل کا بیٹا اور غوث شرک ہو گیا جس کا نونا نا جو آپ کا دادا تھا  
 آپ کے باپ تارخ آذر بندہ ہی پیشوا کی کا منصب بھی رکھتے تھے بہت ترشی میں بھی کمال حاصل تھا اور وہ  
 مزد و دین بڑا اثر و رسوخ رکھتے تھے یہ ان کا اثر و رسوخ ہی تھا جو انہیں تل سرد و عیش و شادی و شکار کی سب  
 رکھ تھا اور وہ غرور کر گیا تھا۔ آپ کی والدہ نے پہلے تو حمل کو مت چھپایا یا چھپ کر کا تو سب سے بڑھ کر  
 کی کہ اس آخری عمر میں تو حمل کا بار کو بھرنے کا وقت آیا ہے اور وہی صواب ہو جائے کہا حضور ہے  
 کہ یہ دھی بچہ ہو گا مگر وہ نہ کہ کرنا چاہتا ہے اسی سب کا حاصل ہے میری ادا کیجئے اور میرے بچے  
 واسے پیکر تو حمل سے پہلے نہ ہو میری ادا کیجئے۔ اور بھی سمجھ گیا اور راضی ہو گیا۔ شہر کے باہر آگیا  
 مقصد ولادت کے لئے پہلے سے منتخب کر لیا گیا تھا پھر وہ اکثر عورتوں کی طرف آپ کا شہر نہا تھا۔

پھر حق ہمارا تھا کہی کو پتہ نہ تھی یہ چہلا حضرت ابراہیمؑ اسی غار میں پیدا ہوئے اور ان وہیں گھاس پھوس  
 سے چھپا کر دنیا میں چلی آئیں۔ (روح المعانی مولفہ علامہ شہاب الدین سید محمود الوسی رحمہ اللہ جلد ۱ ص ۱۷۷)  
 غار بابل میں تعلیم تو سب اہل غروب آفتاب کے بعد ایک رازدار کینہ کو سنا تھا کہ یہ غار میں دو دروازے  
 آئیں آپنا پہنچا ہی میں ذہن کا دل سے اہرہ درہن چھٹے تھے۔ ولقد انبأنا انک یھیمہ ذنک لکائنات  
 گناہ کے عالم کے لیے ہی تھے غار میں لے ہوئے اپنی نظری ذہانت سے مصروف غور و خوض سا درہن  
 کھانا ان کے لیے ساڑھا لہذا ربی یہی میرا پروردگار ہے کچھ دیر میں غروب ہوا تو فرمایا لا ارجع الیہ  
 میں فانی اور چھپ جانے والی ہستیوں سے محبت نہیں کر سکتا اپنی صورت چاند اور سورج کے طلوع و  
 غروب پر پیدا ہونی اور آخر میں کھڑے کہ رب قدیری کی پیشانی میں ہے جو نقصانات  
 و نقائص سے باطل میرا دور میں اسی کی پرستش کرتا تھا وہی دنیا کو پالتا اور پرورش کرتا ہے کچھ دنوں  
 بعد آپ شہر میں چلے آئے۔ اور بت تراشی میں درجہ کمال رکھتے تھے اور ان کے تراشے ہوئے بے شمار  
 میں بڑی قیمت پاتے تھے انہیں فروخت کے لیے بیت دیئے جاتے تو آپ بازار میں آؤ اور لگاتے تو بیٹے تیار لاک  
 نقصان و کاشفہ یعنی کوئی ہے جو اپنی جیب سے یہ نکال کر اس سے ایسی چیز خریدے جو اسے نقصان  
 پہنچا نہیں سکتی ہے اور نہ فائدہ رسانی پر قدرت رکھتی ہے۔

**نبوت** | عمرو بن لہی جہاں ذکر الہی اور مراقبہ الہی میں کثرت ہوتی جاتی آپ اسی غار میں نبوت کی بات

رہتے اور حضرت الہی سے رشتہ  
 وَلَئِنْ لَمْ يَكُنْ لِرَبِّیْ اَبْدَ اَحْلَمُ مَلَكُوتَ  
 السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَیْکَ اَعُوْذُ  
 بِرَبِّیْ الْمَلِکِ الْغَفُوْرِ  
 اس طرح ہم نے ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین  
 اور ان کی ہر چیز کا مشاہدہ کرادیا تاکہ اسے  
 ہمارے قدرت کاملہ کے متعلق پورا یقین ہو جائے  
 اور ایمان میں ترقی آجائے۔ ارا کہ جب تباہی غار میں رہتا ہی مراحل طے ہوئیں تو ہمیں آپ کو خلعت  
 نبوت عطا ہوا اور آپ علم لدنی کے مایہ ناز نائل کی تائید دنیائے سامنے آئے (انجیل ایلھیا ایلہ دی  
 انجیل جنونی ص ۹۷ و ۹۸)

بَشَلِّحْ وَدَعْوَتِ | يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا نَبِيَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ  
وَجَعَلَتْ جَهَنَّمَ لَكَ نَحْبًا كَثِيرًا مِّنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
خَفِيفًا وَمَآ أَنَا بِلِلْمُسْلِمِينَ

لوگو! تم تمہیں اپنا رب اور پروردگار  
بنا کر شرک کا اظہار کر رہے ہو میں  
اس سے برکت و نصرت کا اظہار کرتا ہوں

اور جسے لوٹ کر اور سبک کر کے اس کے سامنے سر جھکا تا ہوں جس نے زمین و آسمان پیدا کئے ان لوگوں میں  
نہیں ہوں جو شرک میں اور اس کی ذات و صفات میں شرک ٹھہراتے ہیں جمع میں ایک سنا اچھا گیا آواز  
بگو وہ گیل ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا یہ آپ کی ملی تبلیغی کامیابی تھی دجوات القرآن تبلیغی مونی  
جلد ۲ ص ۱۲۸ اس شکرے شہر میں بیجان پیدا کر دیا شہرت ہو گئی تبلیغ و مباحث کا سلسلہ شروع ہو گیا لوگ  
اکثر قبول کرنے اور غریب طور پر دین ابراہیمی میں داخل ہونے لگے اس کے بعد ہر اس قسم کے جسد ہوسے گئے  
اور جو عوام کو متاثر دیکھ کر غیور ہوا غصے آپ سے پوچھا کہ یہ تو بتاؤ کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو یا وہ عظمت  
مبنی ہے اور تم کوئی نیا دین تو لیکر نہیں آئے یا محض مذاق ہے قالوا آجیٹھنا یا نبی! آموات منی لہین  
سجیدگی کے ساتھ فرمایا: جن کی تم پرستش کرتے ہو وہ حقیقت محمد انہیں میں تھا اعداد وہ جس نے انہوں  
اور زمین کو پیدا کیا اور ہیلا ان ہے اور میں اسی کی تبلیغ کرتا ہوں قال بن زکریا دجوات السعوات  
اللہ ہی قطر مھن وانا علی ذلک من الدشہدین

شاہی بیخانہ اس کے بعد اور تو کچھ ہونہ سکا ہی نہ میری سوچی کہ آپ کو ایک دفعہ متوں کی شان کو  
دس عید کے دن تینا شاہی میں بت آراستہ کئے گئے سحر و تو جمانے سے انکار کر دیا مگر ان کی سر غیب  
میں کی کا ہاتھ اور کسی کی ناک نور کر پڑے بہت کے شاید برتیر کہد یا اور کچے سامنے کا کھا تا بھی  
اس کے سامنے ڈھیر لگایا لوگ جو میلے سے شراب ہو کر گئے تو بتوں کی یہ حالت دیکھا بہت غضبناک  
آپ پر شہ کیا بلا پھانوا اپنے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا جیسے تو یہ ترکہ اس بڑے بت کی معلوم  
ہے غلجہ جس میں اسی نے پیشرفت کی ہے دیکھو علیہا را بھی اسکے شانہ پر رکھا ہے اگر یہ بتا سکیں تو انہوں  
سے پوچھ لیجئے

دربار خدو میں | تل نمود شاہی تہا زاد کا معاملہ معمولی بات نہ تھی گرفتار ہو کر دربار خدو میں پیش

دہ دربار جہاں بڑے بڑے شجاعوں کے جسم پر لرزہ طاری ہو جانا تھا اور بڑے بڑے فرمانروا اپنے ہی ہاتھوں سے شہزادہ ہو جاتے تھے آپ وہاں نے تکلف نہ کئے نہ کوئی تکلیف نہ تھی نہ اپنے سجدہ کیا پورے اطمینان سے باقیں  
کیں وہی بہت خازنہ والے سوال ہوئے اور وہی جو اہل دہلیے اور حیب کہا نہیں سچ بتاؤ تو فرمایا :-

اگر واقعی نہ تار سے بہت بول نہیں سکتے ہیں تو مصروفی کے علاوہ شکوکہ ہوتے ہو وہ تکلف اور نقصان نہیں پہنچا  
سکتے تم پر افسوس ہے کہ اہم جو نہیں کرتے (قرآن حکیم) یہ کہ فرود کے امانتدار خدا کو ان سے فرمایا وہ جو ہلکا اور دانا  
ہے بولا یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں پھر وہ بھائی کے جگر مول کو بلا کر ایک کو پھر دو یا ایک کو وارد بابت اپنے فرمایا  
میرا رب تو سورج پر چڑھ کر اپنے نکالنا ہے تو تو یکم سے نکال لاپس وہ ششدر رہ گیا قرآن حکیم اس منظر سے  
در بار میں ایسا نہ تھا کیا اور خود ہی سخت ذلت ہوئی دفعتاً تب الغیب رازی متوفی ۱۰۳۵ھ

آگ کا امتحان جب فرد کی پھینک دیا تو اس نے ایک زبردست آگ میں آگ کو اپنے لئے باعث سلامتی  
ڈال دیا لیکن آپ اس موقع پر بھی خدا کی یاد نہ چھوڑی تب خدا نے اس آگ کو آپ کے لئے باعث سلامتی  
اور خود فرد میں بنا دیا (جامع البیان طبری متوفی ۳۲۰ھ جلد ۹ ص ۱۹۰) اس کے کچھ دنوں بعد فرد و ایک نئی  
عذاب میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو گیا درختہ الاصغیان ہے کہ پھر کے عذاب ہلاک ہوا (درختہ الاصغیان جلد ۱ ص ۱۰۰)

ہجرت! پھر ایک کلا آن سے کفان کی طرف ہجرت کا حکم ہوا اس وقت آپ کی عمر ۷۷ سال کی تھی کفان سے مصر  
گئے آپ کی بیوی حضرت سارہؓ ساتھ تھیں یہ شاہ کفان کی لڑکی تھیں مصر کا بادشاہ حضرت سارہؓ کو اپنے محل میں  
لے گیا مگر وہ پتھر جیسا ہو گیا تب اس نے قبر کی اور حضرت ہاجرہؓ کو حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں پیش کیا آپ  
کفان واپس آئے پھر بیت المقدس میں باب حیرون میں منتقل طور پر سکونت پذیر ہو گئے اور ۷۷ سال کی  
عمر میں رحلت فرمائی آپ کے پوتے خلد اور بیٹا فرزند ہوئے آپ کے بقیہ حالات آئندہ صفحات میں آئیں گے۔

آپ کی زندگی سے سبق آپ پر موقع پر خدا ہی کی خوشی کو سامنے رکھنا اسلئے خدا نے آپ کو اپنا دوست بنا لیا  
والتحیٰ اللہ ابراہیم خلیلؑ اور ہر قربانی کے لئے تیار رہے اسلئے تمام لوگوں کے شیوا بنائے گئے

اور بعد کے تمام انبیاء کرام آپ ہی کی سنس سے ہوئے (یعنی تمام لوگ آپ کی سنس سے ہوئے) اور ہر قربانی کے لئے تیار رہے اسلئے تمام لوگوں کے شیوا بنائے گئے  
خدا ترس اور متین تھے (البراہیۃ والخاصیۃ جلد دوم ص ۱۴۳)

## (حضرت اسماعیل علیہ السلام)

حضرت کے بعد نبی، حضرت ابراہیمؑ کے بڑے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ صاحب پیدا ہوئے تو وہ جنہوں نے بھی آپ کو بچکا خوشی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ کو سنت ابراہیمؑ کی آرائش منظور تھی یہ حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے ہمارے آگے آگے پیدا شدہ تھے۔ یعنی اس کے حکم دیا کہ وہ حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو عیسٰی کے اس بے آب و گیاہ مقام پر بھیج دے۔  
(درود اللہ علی جلد اول صفحہ ۴۴)

حضرت اسماعیلؑ کی پرورش اخلاقی حکم کے مطابق حضرت ابراہیمؑ ان کو بھوکا کر چلے گئے حضرت ہاجرہ نے دیکھا کہ یہاں نہ کوئی انسان ہے نہ کوئی حیوان نہ کوئی گھاس نہ کھانے کی چیز ہے یہاں بھجائے گا ذریعہ نفعی مھووم اسماعیلؑ کا ساتھ اور نیابت جیٹھ اٹھیں اسے ابراہیمؑ ہمارے ساتھ ایسا تم کیوں کر رہے ہو حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا خدا کی ہی مرضی ہے حضرت ہاجرہ نے کہا تب ہم کو خدا ایضاً نکرے گا۔ (الہدایۃ والنفاہ جلد اول مذکورہ جرحہ)۔

خاتمہ کہیں اور ایاتوں میں آیا ہے کہ حضرت آدمؑ کے پیرائے سے پہلے جہاں کوئی خدا کہہ کی یہ عمارت ایک جتنی عمارت خمیدگی شکل میں تھی جس کا فرشتے طواف کیا کرتے تھے یہ حضرت آدمؑ پیدا ہوئے اور جبکہ دنیا میں بھیجے گئے جتنی شان کے طور پر خدا نے جبرائیلؑ کو عطا کیا۔ جو وہ وہ سے زیادہ سفید تھا لیکن نبی آدمؑ کے گزراہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔ اس کے بعد طوفان نوحؑ عیسٰی یہ بگیا۔ نشانات باقی تھے اسی جگہ حضرت ہاجرہ نے قیام فرمایا۔

آپ از مزمزم غرض حضرت ابراہیمؑ کے جانے کے بعد غمت بھوک اور پیاس محسوس ہوئی ننھے اسماعیلؑ پیاس سے تڑپنے لگے حضرت ہاجرہ بچیں، کو کہ فریب کی دو پہاڑیوں صفادہ پر پانی کی تلاش میں دوڑنے لگیں اس انتہائی چینی کے وقت ہی آپ کی زبان پر صرف خدا کی تعالیٰ آجپے ساتھ جبرائیلؑ کے لکائے تھا کہ جو ہو گئیں تو کیا دیکھیں میں کہ حضرت اسماعیلؑ

کے پاؤں کی رگڑ سے پاؤں کے نیچے ایک چٹہہ رہا ہے۔ آپ بغیر اور ہو کر ڈریں اور فرمایا نرم  
یعنی ٹھنڈی چٹہہ پہنے کے لئے بہترین پانی کھانے کے لئے بہترین غذا اور گرمی سے بچانے کے لئے  
بہترین علاج تھا کچ بھی جو حضرت ابراہیم جیسا توکل رکھے اسکو ایسا ہی ملتا ہے۔

بنو جرہم کچھ دنوں کے بعد عرب کا ایک شریف قبیلہ اور سرگندرا اس نے پانی کا چشمہ  
دیکھا اور حضرت ابراہیمؑ کی اہواز سے دہاں آبا د ہو گیا۔ یمن کے رہنے والے بنو جرہم تھے۔

حضرت اسماعیلؑ کی قربانی جب حضرت اسماعیلؑ کچھ بڑے ہوئے تو ایک تہ  
حضرت ابراہیمؑ پھر کئے بیٹے کو دیکھا۔ محبت کے جوش مارا اور چاہا کہ عینہ ان سے اپنی آنکھیں

ٹھنڈی کرنے میں لیکن خدا کو یہ دکھانا منظور تھا کہ خدا کی محبت سے بڑے زیادہ اسکے دوستوں کے  
دلوں میں ہوتی ہے اس لئے خواب میں حکم ہوا کہ تم اپنے ہاتھ سے اسماعیلؑ کو ذبح کر دینا پھر

آپ نے تمہاری جگہ اس مقام میں بنوئے چاکر ذبح کرنے کا عزم کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض جنت  
سے دنہ بھیجا اور حضرت اسماعیلؑ کی نسل میں برکت اور عظیم الشان نعمت مفید فرمادی۔

خاتمہ کعبہ کی تعمیر حضرت اسماعیلؑ جب بڑے ہوئے تو باب پٹیوں نے مل کر خانہ کعبہ  
کو بنانا شروع کیا حضرت اسماعیلؑ انیس لاتے اور حضرت ابراہیمؑ معاری کا کام کرتے

تھے۔ (تاریخ سہیلی جلد اول ص ۱۱۱)

مقام ابراہیمؑ جب دیواریں ذرا اونچی ہوئیں تو سیڑھی کی ضرورت ہوئی۔ خدا نے  
اپنے بوڑھے دست ابراہیمؑ کا خیال کرتے ہوئے جنت سے ایک چھتر بھیجا جس کو مقام

ابراہیمؑ کہتے ہیں اور جس کا تذکرہ قرآن شریف میں آیا ہے جس کا خواہ یہ تھا کہ وہ ضرورت  
خود بخود اونچا ہو جاتا۔ اب خانہ کعبہ کے پاس ایک الگ عمارت میں مقفل ہے جس پر بنا

ابراہیمؑ کے قدحوں کے نشانات ابھی تک باقی ہیں۔ ان کی تفصیل میری کتاب مائتہ الحزن میں دی گئی ہے

حضرت اسماعیلؑ کا نکاح | جب حضرت اسماعیلؑ جوان ہوئے تو قبیلہ بنی جرہم کی ایک عورت مندر لڑکی سے آپ کا نکاح کر دیا گیا آپ کے بارہ لڑکے پیدا ہوئے ان سے آپ کا سلسلہ نسل چلا حضورؐ سے، ۲۹ سال پہلے انتقال کیا۔  
 قریش | انہی میں ایک نامور شخص قصہ ابن کلاب جوئے ہیں جن کو قریش بھی کہا جاتا ہے آپ بہت ہی سخی اور فیاض تھے۔ آپ کی خدمات بہت زیادہ ہیں آپ کے بہت زیادہ ہنر اور عظمت حاصل کی کہ آبادی میں باقاعدہ سلطنت کی بنیاد ڈالی اور بہت نعمی کی کام کئے۔  
 خانہ کعبہ کی تولیت | قریش میں جو بزرگ خاندان ہوتا وہی خانہ کعبہ کا متولی ہوتا تھا ابراہیمؑ کے زمانے سے حج فرض تھا عرب کے اکثر قبائل حج کو آیا جابا کرتے تھے۔ اس لئے قریش کی عظمت تمام عرب میں طم ہو چکی تھی۔ (ارشاد الحکمۃ صفحہ ۱)

عمر و بنی مہج | لوگ انبیا کی ابراہیمی پر قائم تھے۔ لیکن ہمارے سرکار کی پیدائش سے ۱۲۰ سال پہلے کے میں شخص پیدا ہوا اور اس نے بہت پرستی کی بنیاد ڈالی رفتہ رفتہ تمام مکہ کی اور پھر سارے عرب کی حالت خراب ہو گئی۔ (المثل داخل شہرستانی ص ۱۸۰ علیہ السلام)

## حضرت اسحق علیہ السلام

سیدنا حضرت اسحق علیہ السلام اس اعتبار سے بہت شہور اور بہت بزرگ پیغمبر ہیں کہ خود بھی ایک پیغمبر کے بیٹے تھے اور آپ کی نسل میں نبی نے انتہائی پیغمبر پیدا ہوئے جن پر نبی علیہم السلام کام کر کرتے اور حالات کہتے چلے آ رہے ہیں بلکہ انہوں نے ۱۵۰۰ فیصدی سے بھی زیادہ نبی میں جن کا سلسلہ سب حضرت اسحق علیہ السلام کی ذات گرامی پر چکر ختم ہوتا ہے آپ کی ولادت کی بہت رات بھی خاص طور پر دی گئی تھی اور آپ اس عمر میں اپنی والدہ گرامی کے بطن سے پیدا ہوئے تھے جس میں عورتیں بالکل

شادی کے قابل نہیں رہتی طرفین یہ شرف و عظمت آپ ہی کو حاصل ہے کہ آپ کی پوری کی پوری  
نسل انبیاء کی تکلیفوں اور بزرگوں سے بھر پور ہے۔ (تاریخ النبی ص ۱۷۱)

جب فرشتوں نے ولادت فرزند کی بشارت دی ہے تو تعجب سے بولیں  
یا ذیلیٰ نوالہ کنا عجوبہ وھذا ﴿﴾ کیا میرے بطن سے بیٹا پیدا ہو گا در آخر ایک میں پوری  
بعلی شایخا انھذا الشی عجیبہ ﴿﴾ ہو چکی ہوں اور میرا شوہر بھی پورے ہو گیا ہے یہ تو بہت  
ہی عجیب اور حیرت انگیز چیز ہے۔

فرشتوں نے فوراً کہا اچھین میں اصل اللہ کیا آپ حیرت کرتی ہیں اور اللہ کے حکم پر حیرت کرتی  
ہیں۔ اس کے بعد ملائکہ حضرت ابراہیم کی طرف مخاطب ہوئے اور دونوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے  
ہوئے۔ بَشِّرْنَا نَاثًا بِاٰتِحٰی نَاثًا لِّکُنْ مِنَ الْاٰتِیِّیْنَ ﴿﴾ ہم نے آپ کو بھی بشارت دی ہے آپ افضل  
الہی سے برگزنا امید نہ ہوں۔

حضرت اسحق علیہ السلام کی ولادت کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر تلو سال کی تھی اور حضرت  
سارہ کی، یہ کی نفی حضرت سارہ کو پیش کے ساتھ غیر معمولی محبت تھی بڑی توجہ سے پردوش کی اور پوش  
سخت لے ہی تربیت و تعلیم میں اس انماک کے ساتھ مصروف ہو گئیں کہ بعد وقت خیال بچہ کی ہی طرف لگا  
رہتا تھا، بنہذا وہی تفسیر محلات سے بعد علوم متداولہ کی تعلیم میں کہاں حاصل کر کے تکلیف نفس وہ تعلیم  
حضرت اسحق کو پڑھا دیے یہ سب اسی تعلیم و تربیت کا نتیجہ تھا کہ چودہ سال کی عمر میں حضرت اسحق  
واصل وقتہ اور نہایت نیک سیرت بن چکے تھے۔ (سیرۃ النبی ص ۱۷۱)

حوران میں شادی اچھ مدت بعد حضرت ابراہیم حضرت اسحق کو لیکر حوران گئے وہاں حضرت اسحق  
کی تفصیل ہی یہ تھی دو صحیال خاندان بھی وہیں آباد تھا اور اس کی نسل نے پھیل کر وہاں بہت ترقی کی  
تھی تقاسے آپ کی شادی ہو گئی ۷۰ سال کی عمر میں حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا اور شمال و مشرق  
کی طرف آپ اور جڑوب و مغرب کی طرف حضرت اسماعیلؑ دین ابراہیمؑ اچھیلانے لگے حضرت اسحقؑ نے  
۱۸ سال کی عمر میں فلسطین میں رحلت فرمائی۔ (تاریخ النبی ص ۱۷۱) علیہ الصلوٰۃ والسلام



حضرت یعقوبؑ اگرچہ ترک حکیم میں حضرت یعقوبؑ کا تذکرہ تفصیلی موجود نہیں ہے لیکن ہم فقہائے  
میر اور زانیہ کی روایات کے اندر لکھ کر پیندہ سیر قلم کر رہے ہیں سلامۃ مقبلیہ نے ایسی کتاب کا دار  
میں لکھا ہے کہ حضرت احمیٰ نے سب فقہائے امت نامور صحابہ کی حجاز و مدینہ میں سے عقد فرمایا تھا  
ان سے عہدہ و راور یعقوبؑ جڑواں پیدا ہوئے تھے آپ کی پرورش آپ کے اموں کے یہاں ہوئی  
مٹی آپ کی دو شاہیاں ہوئیں پتا دررا حیل آپ کی بیویاں تھیں۔ ان میں تیس سے راد میں شوخ  
لاوتھی، پہوڈا، سیکر، زبوں، پیدا ہوئے اور یوسفؑ اور یحییٰؑ را حیل سے اسبطر سے دو آن  
ظناتی را حیل کی لونڈی بلغم سے اور جہاد اور اسیرہ زلفہ، لیا کی لونڈی سے اور یہ سب کے سب  
قدآن میں پیدا ہوئے سوا اینا میں کے جو کنعان میں پیدا ہوئے تھے (پیدا ہونے والے عہدوں)  
حضرت یعقوبؑ کا بھتیجا کہ حضرت یوسفؑ کے واقعہ میں آئے گا۔ حضرت احمیٰ نے پیندہ  
آپ کو نبوت کی بشارت دی تھی۔ اور آپ کے حق میں بہت سی خیر و برکت کی دعائیں ارشاد فرمائی  
تھیں۔ (تذکرہ طبری جلد اول ص ۱۱۹)۔

آپ کے واقعہ میں با د الہی توکل و اعتماد، صبر و ضبط اور پھر اس کے شانہ و یرتاق،

﴿حضرت یوسف علیہ السلام﴾ (۱۰)

آپ صابر و متحاب الی کمال نبی گذرے ہیں آپ کا ذکر سورہ یوسف اور سورہ یونس میں ہے۔ حضرت یوسفؑ  
درمن کنعان میں پیدا ہوئے حضرت ابراہیمؑ کے پوتے حضرت یعقوبؑ کے فرزند تھے۔ بہت بڑے  
گذرے ہیں جن جہاں میں آپ جھوٹے کے ساتھ مشہور ہیں اور اس قدر مشہور ہیں کہ دس صدیوں  
سے نو صدیوں تک آپ ہی کے قصہ میں آئے تھے قرآن کریم میں آپ کا قصہ گونہ سحر کے ساتھ  
مرفوم ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود اسے احسن القصص بنایا ہے عہد باتیں آپ کی خصوصیات  
ہیں اولاً آپ نبی جن کے سر بار تھے۔ ثانیاً باب بیٹے میں عیسیٰؑ ان کا عاشق و محبت تھی  
آپ تبصرہ یا میں مشرہ آفاق شہر کے حال تھے را بجا راجا کو کے ساتھ جہاد المائے شہاد  
ضرب مثل ہو گیا۔ خامسا آپ برادرانہ نوانت، کا شکار ہوئے، از دلی موافقت جہد

مصاب و نواب کے بعد آپ کی دینی ترقیات کا زینہ بن گئی۔

باسکے بھائیوں کا عناد چونکہ آپ کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کو آپ کے ساتھ مانع  
عزت تھا، اس لئے آپ کے سوسیلے بھائی آپ کی جہاں کے دشمن ہو گئے، بالخصوص اس وقت تو اس نے  
استثنائی صورت اختیار کر لی جب آپ اپنے آفتاب و بامتاب اور ستاروں کو خواب میں آپ کو سجدہ کرتے  
دیکھا اور حضرت یعقوب نے اس کی ریختیر دی کہ مجھے بہت بڑا افتاد العصب ہو گا اور میرے باقی  
گیارہ بھائی سیری فرما کر داری پر مجبور ہوں گے۔

آپ کے بھائی یہ سبز چرخ پا ہو گئے اور باپ سے نکار کا ہاند کر کے آپ کو ایک جنگل میں ایک  
گھر سے ادھر تک کونوں میں چھوڑ دیا، اور گھر میں اگر عذر کر دیا کہ پوسٹ کو تعمیر یا اٹھانے لیا آپ کی گھنٹ  
کو بجری کے خون میں رنگ لیا حضرت یعقوب نے یہ نکر بے حد روئے اور روئے ہی رہے یہاں تک  
آکھوں کی روشنی جاتی رہی اور یہ ہوا کہ راستہ میں ایک نیک قافلہ گذرا اور کونوں سے حضرت پوسٹ  
کو نکالا پھر آپ مصر کے بازار میں فروخت ہو گئے، آپ کو مصر کے وزیر اعظم اطفیہ نے خریدا، وزیر اعظم  
عزیز مصر کے لقب سے مشہور تھا اس کی بیوی زلیخا تھی وہ آپ کو دیکھتے ہی شیا ہو گئی اس نے آپ سے  
برائی کا ارادہ کیا مگر آپ نے اسے کو بی لیا تب زلیخا نے مکیا اور اپنے شوہر سے شکایت کی ایک  
بھلا سالہ بچے نے آپ کی برادری کی گواہی دی۔ لیکن پھر بھی آپ کو ۷ سال کی قید ہوئی جیل خانہ  
میں آپ تبلیغ کرتے رہے اور برابر فرماتے رہے اے لوگو! کیا ایک خدا بہتر ہے یا بہتکے؟  
عَزَّ وَجَلَّ مَنْفَعَةٌ وَفَتْحٌ خَيْرٌ، اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ آخر بادشاہ مصر نے ایک خواب  
دیکھا اور اس کی تعبیر کے لئے آپ کو بلا لیا جس کی شہرت سارے مصر میں ہو چکی تھی آپ نے  
ساتھ برس کے بعد قید سے رہائی پائی اور آپ کو عظیم تر فوج کو دیر کرنے کے لئے وزیر چوراک  
مقرر کیا گیا آپ نے اس کو ایسے حسن انتظام سے دئے کر دیا کہ سارا ملک اس خوش کن کراٹھا اس اثناء  
میں اطفیہ عزیز مصر چکا تھا اب آپ عزیز عزیز مقرر ہوئے آپ نے زلیخا کی خواہش کے مطابق  
ان سے شادی بھی کر لی (تفسیر المنار ص ۷۷)



میں کھڑے رہا۔ میں کو چھوڑ دینے کی اسے مال فقی بصورت دیکھ لکھا تھا کہ ایسی بدعاؤں کا کہ سلطنت  
 پارہ پارہ ہو کر رہ جائے گی مکتوب پہلے یوسفؑ ہی کے ہاتھ میں گیا جس کے جواب میں کہا کہ اب علاج  
 بہتر صبر کے چکا نہیں۔ صبر کرو مراد کو ہو چوگے۔ انداز فقرہ دیکھ کر حضرت یعقوبؑ کو شبہ ہوا کہ کوئی طرز فکر یہ  
 انبیاءؑ کا تھا بیٹوں سے کہا جاؤ اور وہاں دونوں بھائیوں کو تلاش کرو اب جو بھائی ہوئے اور  
 اپنے باپ کے غم و اندوہ کی حالت بیان کی۔ اسپر آپ نے پہلے تو مذکورہ جواب دیا پھر تقاربا تھا دیا  
 بھائیوں نے مگر کرمعانی مانگی کیونکہ بھائیوں نے حضرت یوسفؑ کو پہچان لیا تھا۔ (تاج المجلدات)  
**حضرت یعقوبؑ کا شاندار استقبال** اجمالی طوراً خبری اور سیراہن لیکر پہنچے جس کے  
 سونے جی انگوٹوں میں روشنی آگئی اور پوچھا اس حال میں چھوڑ کر آئے اندر ارحمت کا لفظ سن کر فرمایا  
 میں ذہن کے متعلق پوچھتا ہوں جب معلوم ہوا کہ وہیں ابراہیمی پر قائم ہیں تو سجدہ شکر ادا کیا کہ انجمن  
 الہی پوری ہوئی پیچھے سے سرکاری رسالہ بھی لینے کے لئے پوچھ گیا۔ مقرر حضرت یوسفؑ سے شاندار  
 استقبال کیا جس وقت باپ بیٹے ملے ہیں وہ وقت دیکھنے کے قابل تھا انشائے شرفارہ تھا انجمن  
 فلک بھی نہ دیکھا ہو گا۔ انتہای ہے کہ خود فرعون مصر نے حضرت یعقوبؑ کے قدم چومے بڑی شان  
 کے ساتھ عمل میں اترے آپ نے اپنی خالہ دیکھا کہ جو آپ کی سوتیلی ماں بھی تھیں تخت پر بیٹھایا اور پھر  
 خود اس پر ایک طرف کو آ بیٹھے اس وقت سب آجکو سجدہ تقطی ادا کیا فرمایا:-

يَا اَبَتِ هٰذَا بِنُورِى  
 مَرْنُ قَبْلِ  
 بابا جان میرے اسی خواب کی تعبیر جو پہلے میں نے  
 دیکھا آپ سے بیان کیا تھا۔

پھر ایک ایک بھائی کے لئے ایک ایک شاندار مکان مہیا کر کے بیٹھ قرار و ظرافت مقرر کر دیے  
 علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ مصر پہنچنے پر تیرہ سال کے بعد حضرت یوسفؑ عزنہ مصر ہوئے۔ شہر میں  
 کے بعد حضرت یعقوبؑ کا انتقال ہوا بیٹوں برس کے بعد باپ جیسے دو مارہٹے۔ وقت رحلت حضرت  
 یعقوبؑ کی عمر ۱۸ سال کی تھی حضرت یعقوبؑ کے ساتھ ۱۱ افراد خاندان تشریف لائے تھے۔ ۱۲ سال  
 کی عمر میں حضرت یوسفؑ کا بھی انتقال ہو گیا۔ بیان فرعون مصر جو آپ پر ایمان لے آیا تھا آپ کی زندگی



اور باغات خشک کر رہ گئے خود ایک اور صورت بدل کر آیا اور اس کا دشت کی خبر سنائی یہاں پھر وہی جواب تھا جواب دیا اور پورے سکون کے ساتھ عبادت میں مصروف ہو گئے بشیطان پر بہت باپوسی کا خلیہ ہو گیا اور اپنا منہ لئے ہوئے چلا آیا۔ (نقلیہ لومہ، ص ۱۳۲)

فرزندوں کی موت اور ضلّس نے آپ کے اہل اسباب کو تواتر کے ساتھ تباہ کرنا شروع کیا ہر باغ بزدل اور وہی جواب دیا کہ لوٹنا رہا۔ اب جو غصہ آتا تو اس نے اس شاندار مکان کو جہاں آپ کا تمام فرزند شغول تعلیم تھے انہیں گروا دیا جس کے نیچے آکر وہ سب سر گئے بہت سخت سزا دینا تھا بہت عیش و عشرت تھی لیکن یہ ننگڑی آپ کے چہرہ پر حزن و ملال کے آثار دہانہ ہوئے اسی شان کے ساتھ جواب دیا کہ: "شکر خدا کہ جس نے آپے بفضل سے مجھے لائق و معاونین اولاد دی تھی اور اسے میری آنکھوں کی ٹھنڈ کرنا یا نفا اور اپنے عدل سے لے لی۔"

صحّت کی آزمائش آخر میں صحت کی طبی آزمائش ہوئی اور بدن میں کپڑے کا ٹکٹ گئے اپنے ہارے ہوئے دوست بچھڑ گئے اور وہ جو ہر وقت جہاں نثراری کے دم بھرتے تھے ایک ایک کر کے جدا ہو گئے مگر وہاں مار بوی اس وقت بھی ساتھ تھی اور آپ کا نعرہ نکر اور نرا زہد اب بھی جاری تھا۔

جو خوش و راحت اس خرمین یہ حالت تھی کہ جسم مبارک سے جو کچھ گزرتا تھا اگر جسم میں رکھ لیتے تھے غذا میرا ہی گوشت و خون ہے۔ اسے شیطان نے ہمارا من لی امتحان پورا ہوا حضرت جبرائیل امین ایک روز مقررہ صحت میکر آپ کی جھوپڑی میں آئے اٹھے زمین پر پاؤں مارنے ہی کا کچھ نہ پایا وہ اپنے آپ کے مطابق اس میں غسل کیا پانی غسل کیا۔ کچھ پانی پیا پیٹتے ہی حالت میں انقلاب ہو گیا اور آپ کو صحت ہوئی حضرت جبرائیل امین بیٹھے ہی تھے کہ بی بی محبت مت مزدوری کر کے واپس آئیں اور وہ دو تندرست آدمیوں کو بیٹھا دیکھ کر گھبراہٹ میں پوچھا یہاں میرا ایک بھائی تھا۔ وہ کہاں گیا حضرت ابو سعید کے مسکرانے پر چہان لیا مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا جو وہ میں گھر پڑیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر جبرائیل امین خرمہ ترکے خوشی کی شاخیں لائے اور کہا اللہ ان

کی خدمت شہر سے بہت خوش ہے۔ یہ منزل کے قابل نہیں تھے سے یہ دواں مار کر اپنی قسم پوری کی  
امتحان کے بعد انعامات الہیہ کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا سب کچھ مل گیا اور جن صاحب ہوا تلاش سے  
کسین زیادہ مل گیا اس سے ملنا کو کچھ بڑا مشکل لگا اور دیکر وہاں کا سبق حاصل کرنا چاہیے قرآن میں اس  
لئے خدا نے قدس نے اسے بیان کیا ہے جس کے بعد اہل روم کی ہوا کے لئے مامور ہوئے اور

### (حضرت شیخ علیہ السلام)

آپ بڑے ہی مخلص ہیں آپ کا ذکر سورہ ہود اسراف عنکبوت اور حجر میں آیا ہے  
قوم شیخ کی مگر اپنی حضرت شیخ خطابت اور فصاحت و بلاغت میں خصوصیت کے ساتھ مشہور  
تھے اور خطیب الانبیاء کے لقب سے ممتاز ہیں آپ اصحاب ایک کی ہدایت اور رہنمائی پر مامور ہوئے تھے  
جو اہل عرب بھی کہلاتے ہیں جس خطہ میں یہ لوگ رہتے تھے وہ زنجیر اور زبر پر خط تھا جس کی وجہ سے  
یہ لوگ بہت دیر تک رہتے تھے اور اسیرانہ اور تاریخ اہل مال زندگی بسر کرتے تھے جنگجو اور طاقتور قوم  
عربی اور اسے ان بڑا اقتدار حاصل ہو گیا تھا کہ قریب ہوا کی اقوام نے بھی اپنی طرف نہیں اس کے سامنے سر نہ کر  
تھیں۔ یہ لوگ بالعموم ہر دین کی کرتے جو چیز دین کے دیتے دین پرانے چھوٹے مار کھے رہتے تھے  
اچھی روپیہ اور اشرافیاں چلاتے لوگوں کو نقصان پہنچا دیتے۔ اکثر ایسا ہی ہوا تھا کہ یہ غیر ملکی ممالک  
کو لوٹ بھی لیتے تھے۔ عرصہ ہر دین کی و بدعاطی حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔

بعثت و تبلیغ اس کے علاوہ اور بھی عجوبہ مثال کی گندگوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ ان کو  
نے انہیں اس فطرت سے کھانے ہی کے لئے حضرت شیخ کو مبعوث کیا تھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ  
کے خوف سے بہت ڈرایا اور بہت سمجھایا۔ لیکن یہ لوگ باز آنا نہ آئے۔ بڑی بڑی سوکر آرا اور  
تصنیع و تبلیغ تقریریں ان کے سامنے کی جاتی تھیں۔ ہر روز وعظ ہوتے تھے لیکن یہ شے سے مس روتے  
تھے بلکہ اوجھدار معانیت ہر مہینہ جاتی تھی حضرت شیخ کی شہرت بڑھتی اور لوگ ان کے لئے آئے  
گے تو انہوں نے یہ حرکت شروع کی کہ یہ لوگ ناگوں ہر سر راہ بیٹھ جاتے اور لوگوں کو آپ کی متابعت کو  
رکتے اور آپ کی برائیاں کرتے اور سب قسم سے انہیں بیزار بناتے (تفسیر خازن جلد ۵)

شہید علی رضا القلیبٹ حضرت شعیبؑ نے بڑی بڑی زور دار اور عذاب کا وہ تقریروں سے انہیں دکھایا کہ اسے بد بختوں کو دم کرا رہی میں چھینے ہی ہوئے ہوا اور دوسروں کا عذاب بھی اپنی گردن پر لٹے ہو گا اگر اب بھی تم اللہ کے خوف سے نہ ڈرو گے تو اگلی قوموں کی طرح خدا تمہیں بھی تباہ کر کے رکھ دیکھا جائے گا اس کو تو ہمیں دکنے والا ہونا کون ہے ہماری چیز ہے اور ہم اس میں کمی بیشی کے پورے بچا نہیں رہی۔ بت پرستی تو یہ ہمارے آباؤ اجداد سے ہوتی چلی آئی ہے ہم تیرے کہنے سے اپنے آباؤ اجداد سے روٹ کر اپنے خداؤں کو گھر گھر نہیں چھوڑ سکتے۔ اور یہ جو قصور سے سے لوگ تھلا پان لے آئے ہیں انہیں تو جہنم لگایا ہے اور ہم یہ بھی دیکھ گئے دیتے ہیں گو یہ ہمارے اقبال اعزاز میں ہیں لیکن اگر انہوں نے تیرا ساتھ نہ چھوڑا تو ہم انہیں بھی ملک سے نکال باہر کر دیتے حضرت شعیبؑ سے کہتے کہ تجھ سے بھی ہم اسی لئے نہیں بولے تو بھی تو ہماری ہی قوم کا ایک فرد اور قربت واسطے درندہ سزا دیتے کہ زندگی بھر باؤں کو تھلا

عذاب الہی کی دعا حضرت شعیبؑ فرماتے عجیب لوگ ہو قرابت داری کا تو اتنا خیال ہے اور اس کی رو بہت اور خداوندی کا کوئی پاس نہیں۔ جن لوگوں کو ایمان کی توفیق عطا ہو چکی ہے انہیں تو تم کا تیری رکھ دو گے جب بھی وہ دین الہی سے منحرف گئے اور تم لاؤ خدا کی عتاب کا دھوکا دے گئے۔ اتنا یہ ہوتی کہ یہ لوگ غصہ اڑانے لگے اور کہنے لگے کہ اگر تو یہاں ہے تو اپنے خدا سے کہہ کر ہم پر عذاب نازل کیوں نہیں کرتا مجبور ہو گئے تنگ آ گئے تو نزل عذاب کی دعا مانگی۔ دعا اور ایسا ہی دعا بھی خالی ہوا ہی نہیں سکتی انہیں صرف ایک مرتبہ عرض کر دینے کی ضرورت ہوتی ہے آپ دعا مانگ کر عذاب الہی کے منتظر ہوئے۔

عذاب حضرت شعیبؑ نے سمنوں کو پہلے سے آگاہ کر دیا اور انہیں ان کے اہل و عیال سمیت جدا کر دیا ایک قلعہ میں ان کے اہل و عیال سمیت رکھ دیا اور خود بھی وہیں تشریف لے گئے کفار نے بڑے ہتھیار لگائے کہ ہم یہ عذاب نازل کرنے چلے تھے خود ہی شہر سے نکل گئے اس کے بعد جو گرمی پڑنا شروع ہوئی ہے تو اس شہر سے پڑی اور سات سو تک متواتر پڑی کہ شہر اور کنوؤں تک کا پانی گرم ہو گیا۔ گو تھم کہہ بن گئے وہ دیوار تھوڑی طرح جلنے لگے مجبور ہو کر اپنے



حال اور ساتھ لیکر یاٹوں میں اور میدانوں میں چلا پڑے جسم کے اندر خون کھول اٹھا اور ہاتھ پاؤں پھیل گئے اس کے بعد ایک کالی گھٹا اسنڈنی ہوئی آگئی لوگ اس کے سایہ تلے آگئے بانی کے بجائے اس ابھر سے ایک آگ نازل ہوئی اور جیسے لوگ اس کے نیچے آگئے تھے وہ سب اس کرن کا گناہ ہو گیا کچھ لوگ جو کہیں کہیں مکانوں اور بھونپڑوں کے سائے میں شہر کے اندر باقی رہ گئے تھے وہ حضرت جبرائیل امین کے ایک فقرہ میں ختم ہو گئے۔ اس سے ان کے کلیہ بچٹ گئے اور ہر خطہ کا خطہ اس طرح پاک ہو گیا۔

**سیرت و عادت** یہ پورا خطہ اور اس کی پوری دولت و ثروت مومنوں کو عطا ہوئی اللہ تعالیٰ انہیں طرح نافرمانوں کی دولت عطا فرمائی کہ فرما کر انہوں کے سپرد کر دیا کرتا ہے جو قومیں اپنے کفر و ضلالت کے باعث جہان ہوئی رہیں ان کی دولت و ثروت ہمیشہ مومنین ہی کو ملتی رہی اور تب انہوں نے بھی جو خیر و خوشی اختیار کر لی تو ان سے بھی اللہ نے سب کچھ چھین لیا ایما دور کج کل مسلمانوں پر گزر رہا ہے یہ ان کی نافرمانی ہی کا ثمر ہے کہ ان کی دولت چھین کر دوسری قوموں کے ہاتھوں میں بیٹھ گئی حالانکہ کل تنگ وہ ارض ہند میں فرما کر دیا یہ ہمیشہ رکھتے تھے حضرت شعیب اہل مدین کے سردار تھے زندگی نادر باقی کے ساتھ برسوں حضرت شعیب علی مدین ہی میں چلے گئے حکم الہی ہوا کہ آت حضرت موسیٰ کے تشریف لائے تنگ اطراف و جوانب کے لوگوں کو ہدایت کرتے رہیں بہت بزرگ اور نیک سیرت تھے عبادت میں بھی بہت اٹھاک تھا حضرت موسیٰ کے خستہ تھے ان کے آسنے پر بھی سائیں کئی ماہ زندہ رہے (الہامیہ صفحہ ۱۰)

### حضرت موسیٰ علیہ السلام

**ولادت موسیٰ** اترود کی اور ولید فرعون کی عادت قریب قریب ملی تھی ہے دونوں اپنے ختن کے عزیز لڑکے اور فرزند ہوتے اور دونوں ہی صابنی مذہب رکھتے تھے دونوں نے خدا کی کا دعویٰ کیا اور مخلوق سے اپنے سامنے بجدہ کرائے دونوں نے کامیابیوں اور غنیمتوں کی اطلاعات پر دلوں پر الجھا لیا تقدیر فیہ ہر کی ہر شے روکنے کی سعی کی دونوں نے پچھلے کتبہ سے اپنی قوم کو

کی دونوں اس عقد میں ناکام رہے اور دونوں اپنے اپنے وقت کے بغیروں کے ہاتھ سے بری طرح  
تباہ ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد عمران مقرب بارگاہ حقے اور بہت بوز گھسے بھی اس لئے ان کے  
سپر داس محل کی گنجائی کی گئی اتفاق کی بات کہ ان کی بیوی نصف شب کے وقت اپنے شوہر سے کوئی  
منزوی بات کہنے کے لئے دروازہ پر آئیں۔ عمران پر خواہش نفسانی نے اتنا غلبہ کیا کہ صیغہ کا بار اندر بار  
حضرت موسیٰ بطن مادر میں آگئے عمران کو کچھ مقرب بارگانہ بھی تھے پھر ان کی بیوی کو اتنا میل ہی نہا یا نہ ہوئے  
اس لئے شبہ سے بچی رہیں بڑی آسانی سے پیدا ہو گئے۔ علامہ طبری کے بیان کے مطابق آپ کی والدہ  
نے تین روز دودھ پلا کر ایک ہندو میں بند کر کے دریاے نیل میں ڈال دیا۔ (طبری جلد اول ص ۱۷۸)  
محل شاہی اللہ کی قدرت دیکھئے کہ فرعون کی لڑکی شہزادی اجلیت کو بڑوں کا اعلان مرض تھا  
آخر میں اٹھائے کہ لاش کا گردیا سے ایک بھانور کبھی نہ دے رہتا ہے اس کے لعاب دہن سے اسے  
صحت ہو سکتی ہے۔ یہ منہ ذی محل فرعون کے عین پیچھے ہی آکر ایک دخت سے اٹک گیا حضرت سیم  
زوجہ فرعون نے اسے نکلا کر دیکھا تو اس میں سے ایک نہایت خوبصورت بچہ برآمد ہوا جو اپنے پاد  
کے انگوٹھوں سے دودھ پی رہا تھا اس کا لعاب لگاتے ہی شہزادی کو آرام ہو گیا فرعون نے قتل کرنا  
بھلا کر مگر نہ کیا۔ یہ ایک بر دک دیا کہ کیوں اس خوبصورت بچہ کی جان لینے ہو میں پرورش کرتی ہوں  
محل ہی میں نور نیگا کوئی بات نظر آئے تو بے تکلف قتل کر دیا۔ اللہ کی قدرت دیکھئے کہ دودھ پلا  
برہمنی تقریر ہوا تو آپ کی والدہ ہی کا ہوا کہ آپے اور کسی کے دودھ کو منہ ہی نہ لگایا۔ وہ پانچ سال تک  
برابر بچہ قتل کرتا رہتا ہے پھر بھی پیدا کر نہ والا پیدا کر کے رہتا ہے اور مصروف پیدا کرتا ہے بلکہ اکی  
پرورش بھی اسی کے قتل میں کرتا ہے۔

تعلیم پرورش اور جی اس شان سے کہ اس کی تعلیم کا شاہانہ انتہام ہوتا ہے۔ شاہانہ تربیت  
کی جاتی کے شاہانہ شان سے جو ان ہوتے ہیں اور تین سال متواتر دیں۔ قیام کرتے رہتے ہیں اور  
کچھ بگڑاؤ اور خیر خیر پوخانا تو ایک طرف آپ کو اس شان سے رکھتا ہے کہ چار سو تیرہ سال تک  
کی درویشوں میں لمبو تر نہ لاسم آپ کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتے ہیں تب آپ کی سواہی شہزاد

شاہ بزرگ دوسرے نکلتی ہے تو ہر طرف رعایا میں شور مچا ہوا جاتا ہے کہ شہزادہ کا جاں نکل رہا ہے۔ آپ نے ایک روز شہر سے باہر ایک قلعے کے باغ سے ایک اسیر لڑکی کو چٹا دیکھا خوش گلاب ایک گھوندرہ سید پر بادہ مگر کیا دوسرے روز دو اسیر لڑکیوں کو لڑتے دیکھا آپ نے پوچھا کہ ان میں سے ایک صحیح تھا کہ کل تو ایک قلعے کو قتل ہی کر چکا ہے اب کیا مجھے بھی مار ڈالے گا۔ فرعون کو جو اطلاع پہنچی تو اس نے اسی وقت گرفتاری کا حکم دیدیا۔ وہ تو پہلے ہی چلا ہوا تھا اس کی جگہ حضرت آسیہ بہرہوش کر رہی تھیں آپ بھاگ نکلتے تھے نہ رفت سے دو میل کے فاصلہ پر پہنچے قتل آیا تھا۔ بھاگے تو سات شاہ نہ روز پر پیر چلتے رہے اس لڑکی سے کہہ گئیں فرعون کو کہ مجھے قتل نہ کر دے۔ (تاریخ اہل بیت و ملوک حوالہ)

شاہ اور شاہی اس سفر میں بڑی بڑی تکفیلیں اٹھائیں چلنے کی عادت نہ تھی پاؤں نچی ہوئے جسم چوڑا ہو گیا۔ محل کے چھلوں اور پتوں سے گذر کر کیا لذیذ غذا خیر کھانے والے بنے تھے کھانے پھلے کرچ توں کر کے کھائے اور جس طرح ہو سکا گذر کی اور اند کا شکر بھیجا پھلے چلنے نہا ایک چشمہ پر جہاں حیران تھے کہ کیا انقلاب کر گیا اسی نام میں دیکھا کہ لوگ جوق جوق آتے ہیں اور اپنی بکھوڑوں کو پانی پلا کر پیلے جاتے ہیں اور دونوں جوان لڑکیاں فرادہ و خطر اور خاموش گھڑی میں کھڑی کر کے آبا بولیں ہمارا باب بڑھا اور کمزور ہے ہم اس انتظار میں کھڑے ہیں کہ ان کے بعد جو پانی آئے گا وہ اپنی بکھوڑوں کو پلا میں آپ نے خود پانی کھینچا اور گریوں کو سیراب کر کے بوسہ دیا اور انتظار نہ کر دیکھا باب کو تکلیف ہوئی حضرت شعیب ان دونوں لڑکیوں کے ہاتھ اتارے انوں نے لڑکیوں سے جو یہ بولوا تو لڑکیوں سے کہا جادو اس شخص کو ملاؤ پہلے شکر یہ ادا کیا پھر جلد باطن سے معلوم کریں کہ حضرت موسیٰ جی ہیں جن کے انتظار کا مجھے حکم تھا سب سماعت پہنچ کر فرمایا میں نہیں جانا دیتے ہری میں نہیں جانا دیتا سے شادی کر دینے کے لئے بھی تیار ہوں بشرطیکہ تم اس امر کا اقرار کر لو کہ ہمیں آؤ۔ برس تک پوری کمریاں چڑاؤ گے لڑکیوں نے حضرت شعیب سے کہا تھا کہ بابا جان اسے بہت بھی مزہ دے دیا کہ وہ بہت قوی اور دین ہے محترم باپے پوچھا کہ قوی ہوئے کا حال تو اس سے معلوم ہو گا کہ اس نے شہر کا بھاری بیٹھا تھا کہ پانی پھر لکڑی کا اندازہ کیونکر ہوا جی نہیں میں اسے آپ کے پاس بلا کر لائی ہوں

تو اس نے مجھ سے کہا تھا کہ ہوا سے نہارا اکثر اڑتا ہے جسم بہ نظر غرق ہے قلم پیچھے سے میری ریسری کرو  
میں سمجھ گئی کہ یہ مبین ہے اسی لڑکی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زور کر لینے پر حضرت شہبے نے مٹا دی  
کر دی کیونکہ حضرت کو یہ بہت غصہ تھا معلوم ہوا کہ پناہ کی ایک جگہ ملتی ہے اور وہ بھی سردار بنی مدین کے  
ہیاں جن کے ایک اشارہ پر پوری کی پوری قوم کٹ مرنے پر تیار رہتی ہے اور جس کے حکم پر کچھ  
جہاں نثار کر دینے پر آمادہ ہے (تاریخ الہام صفحہ ۵۵) آپ کی یہی کلام صغیر تھا۔

عطائے نبوت اس کے بعد آپ شخصت لیکر عارم مصر ہوئے بلخ کے بعد کوہ سینا کے  
وہاں میں پہنچے شام ہو چکی تھی سردی شدت کی پھر بھی قحطی بقیان نے طی کا مذکر ہوا تیرہ تھی طوریٹا  
پہاں پڑھیں دیکھ کر آب لینے کو گئے تاکہ اپنی بیوی کے تپنے کا بندوبست کریں لیکن آپ جتنے قریب  
پہنچے تھے آگ اتنی ہی دور ہوئی چل جاتی تھی پھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس آگ کا رنگ نہایت تیز  
و شفاف ہے دیوہک کا مبین نام نہیں ایک درخت کی شاخوں سے نکل کر آسمان کی طرف بڑھ رہی  
ہے اور جس درخت میں چلوہ نظر آ رہا ہے وہ اسی طرح شاداب طبیعت پر یہ رنگ دیکھ کر ایک ہیست  
اسی طاری ہو گئی پیچھے لوٹنا یا ہاں درخت آراذ آئی واقعی انادب العالمین موسیٰ گھبراؤ نہیں میں تمام  
حالموں کا رب ہوں اب آگ ایک پیکر واقعی حضرت موسیٰ اس مملوہ کی تاب نہ لاسکے اور ہوش  
ہو کر گر پڑے پھر آواز آئی۔

اِخْلَعْ عُنُقَکَ اِنَّکَ بِالْوَادِی الْمَقْدَسِ مُطَوِّی الْاُزَّ جوتے اتار دیجئے کہ آپ اسوقت اس مقدس  
خدا کے دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال + کہ آگ لینے کو جا میں ہمیں مل جائے  
حضرت موسیٰ نے قسم پر زرد طاری تھا آپ نے ہمیں ارشاد کی اور سجدہ میں گئے اب کیا بقا  
نوت مل گئی دارین کی نعمت مل گئی سب کچھ مل گیا۔

اِنَّا نَاۡتِلُکَ الْاِلٰہَ الْاَلٰہِ اِنَّا  
رَبِّ الْاَلٰہِیْنَ فَاَعْبُدْنِیْ وَاَقْرَبْ  
اَلْمَلٰٓئِکَۃَ اَلَّذِیْنَ اِنۡ اِتٰہُ عَنۡتَہُ  
بیشک میں آیت ہوں میرے سوا اور کوئی معبود نہیں میں  
ہی معبود حق ہوں سارے جہاں کا پروردگار ہوں پھر  
ہی عبادت و طاعت کرنا پڑے تاکہ میں زمین سے فخر نہ

وہ ہوں یقیناً تو ہم حساب اعمال آنے والا ہے اور قیامت بلاشبہ قائم ہو کر رہے گی۔ اس کے بعد تم کو بتایا ہے۔

یہی قصہ بھی ان کو تو انجیل اور انجیل کے پیروں کی طرف سے ایک عجیب گناہوں اور اسی کے لئے بھی ان کو تو انجیل کے پیروں کے لئے پتے توڑنا ہوں اور اسی قسم کے بہت سے کام لیتا ہوں ارشاد ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں انفاہا تھا ذیٰ... موسیٰ اسے اپنے ہاتھ سے بھینک دے۔ آپ کے چھیننے پر بھی حکمت تھی کہ ان کو خدا کا لہجہ نہ سمجھ سکے۔ وہ ایک ہینکاریں مارتا ہوا اسانچ بن گیا فرمایا ہے

تَخَفَتِ سُلَيْمَةُ حَاسِيَةً تَحْتَا... اس کے پڑنا پوچھو وہ پھر لاشی ہی کی لاشی ہو گئی۔ اس کے بعد حکم ہوا کہ تم اپنا ہاتھ چیب میں ڈال کر نکالو۔ نکالو تو آفتاب تاناب کی طرح روشن ہو گیا پھر چیب میں توڑی ہوئی حالت ہو گئی۔ اس پر یہ حکم ہوا۔

فَإِنَّكَ تَرَاهُمَ انْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ... انہیں یہ دو معجزہ عطا ہوئے ہیں۔ فرعون اور اس کے فرعون کے لہجہ کو سمجھنا اور ان کو انجیل کے پیروں کو برا کر ہدایت کر دے کہ وہ حق و غیر میں جھلجھلا کر

عرش کی پہلی گیارہ ریش یہ ہے کہ فرعون کہیں مجھے تقدیر میں قتل نہ کر دے دوسرے یہ کہ بارون زیادہ فصیح سے اسے بتائیے میرے ساتھ کر دیا ہمارے۔ ارشاد ہوا

أَتَأْتِيَ الَّذِينَ لَا يَفْقَهُونَ كَلِمَاتِي... توں کو برا کر ہدایت کر دے کہ وہ حق و غیر میں جھلجھلا کر

معاذی اللہ اس سوا ایک ڈھم دو نوں خدا کے پر مابین اور یہ کہ تم ہوا اس پر اہل کو ہمارے ساتھ کہ دو (یہود)  
 فرعون نے کہا رب العالمین کیا چیز ہے؟ اس نے فرمایا زمین اور آسمان اور ان کے بیچ میں جو ہے ان سب  
 کا رستہ اور تیرا اہل اور تیرے آباء و اجداد کا بھی۔ (یہود) اس نے کہا اگر میرے علاوہ کسی کو خدا ہو یا وہ کیا عقیدہ  
 میں ڈالوں گا؟ اس نے ارشاد فرمایا پس جلدی کر اگر تو چاہے سورہ اعراف میں فرمایا کہ اپنے فرعون کے علاوہ  
 ہر دو مجھ پریش کیے ایک عہد کا جو اژدہا بن گیا اور اس نے اس تاثر میں پہلا یا کہ فرعون اور اس کا سارا  
 دربار اور اس کا کل محل اس کے منہ کے ایک گوشہ میں آگ کے دوسرے معجزہ دست مبارک کا دکھایا جو کہ  
 ان سے نکالنا آسان ہے زیادہ روشنی پیدا ہو گئی یہ دونوں باتیں اپان لانے کے لئے کافی تھیں مگر وہ منہ  
 اور متکبر بن گئے اندھے ہو چکے تھے وہ ایمان نہ لائے فرعون نے اپنے وزیر عظیم ہامان سے منور کیا  
 ہامان نے کہا یہ تو صاف جہاد ہے تب جہاد کر بلا گئے آخر وہ بھی ہار گئے اور چھ گئے کہ یہ جو کچھ  
 یہ جہاد کر رہی نہیں ہے وہ فرعون کے شدید عذاب کا جو وہ ایمان لے آئے تب فرعون نے کھینچ لیا کہ  
 زندہ ہم ایمان ڈال دیا۔ وہ ایمان سے نہ بچے حق تعالیٰ کو ان کی پیاد ایسی بھی انی کہ ہمارے حضور جب علاج  
 کو نہ دیکھتے تھے اور مصر سے مقابل سواری گذری تو آپکو اس قدر خوشنویسی کہ حضرت جبریلؑ نے فرمایا  
 کیا جنت آگئی انہوں نے عرض کیا یہ حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے اے جہاد کروں کے قہر کی خوشبو ہے  
 (تفسیر حسین بن محمود بن موسیٰ متوفی ۷۸۵ھ جلد ۴ ص ۱۷۱)

ملکہ اسیم کا ایمان حضرت اسیم آپ پر ایمان لے آئیں پھر ان پر اس قدر مظالم ہوئے کہ حد توڑتے  
 باہر بن گئے وہ ایمان پر برابر قائم رہیں اور بالآخر شدید ہو گئیں اس کے بعد توبہ ہو گئی ایمان لے گئے  
 اور انہی ہی اہل کافر کے کفری رہے نہ خدا نے طرح طرح کے عذاب بھیجے سارا پانی خون ہو گیا وہ حضرت موسیٰؑ  
 پر حاضر ہو کر تائب ہوئے اور یہ ایمان تو یہود و مرتد ہو گئے کھینچ لیا کہ حضرت جبریلؑ نے فرمایا  
 کہ میں نے فرعون نے ایمان لانا غلط نہ لائے آخر جب آپ اسے مایوس ہو گئے تو اللہ نے حکم سے ایک مقرر کو مایوس  
 اس پر لیا کہ مقرر ہار ہو گئے فرعون تو پستل گیا وہ منکر اور مہاجروں کے قذاب میں نکلا اور بیچ مہاجر میں آکر  
 عرق ہو گیا چلا لگا وہی محمد حضرت موسیٰؑ کے عہد میں سے ہوئے ہو کر ان کے لئے گڑبڑ بن گیا تھا۔  
 یہ تو اس سراسر آئین کی تجارت حضرت موسیٰؑ نے اپنے ایک سواری یوشع کی برباد و ستا ہر لشکر کو



## حضرت ایسا علیہ السلام

حضرت ایسا علیہ السلام بہت بزرگ اور عبادت گزار پیر سے ہیں جو نبی اسرائیل ہی کی بدست  
 کے لئے مبعوث ہوئے تھے کیونکہ ان کی روایتی اور انانی انفرادی پوجا پرست ہو گئی تھی اور یہ بری طرح لغو  
 شکیب کی گہرائیوں میں ڈوب گئے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یونس کا رست اور  
 شریعتی بالترتیب خلافت اور پیغمبری کے منصب پر فائز ہوئے چوتھے پیرس کو حیدر دیا تو اس پر علیک  
 اور اس کی قوم نے اس کے قتل کا تہہ کر لیا۔ حضرت ایسا یہ پیر پاکر روپوش ہو گئے اور پہاڑوں میں  
 چھپ گئے شاہ علیک نے آپ کی بہت تلاش کی اس نے اپنے جاسوس بھیجا لنگا دیئے چوتھے پیر  
 پر پولیس اور فوج کے جوان مقیم تھے تلخ کی طرف سے اعلان ہو چکا تھا کہ جو شخص ایسا کو لے کر  
 کر کے موتھ قتل میں لائے گا اسے جہنم اناعام بھی دیا جائے گا۔ آٹھ برس کاٹ تلاش ہوتی رہی آپ پہاڑ  
 ہی میں چھپے ہوئے تھے تو کہ ایسا ہی کو مل جاتے تھے آپ نظر آتے (تفسیر روح المعانی جلد ۷ صفحہ ۱۸۷)  
 پھر وہی نڈل ہوئی کہ۔ ایسا نہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تم میرے مقرب و نیک بندے  
 ہو دنیا کفر و شرک سے بہت بھلے تھے جب میں نے یہ نیاز ہوں تم جو دلوں اور فساد پرور کو دکھاتے ہو  
 کہ تمہیں اٹھا یا جملے ناک تو تم کے اتبدال کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ سکو تو نہیں ہو سکتا تیسرے وجود کی  
 برکت ہی سے تو یہ نظام قائم ہے مخلوق کا فائدہ ہے ان لاکھوں کافروں سے بچے ایک تیری پاسداری  
 عزیز ہے۔ اور کوئی سوال کریں اسے پورا کروں گا۔ عرض کی بات سال تک بارش نہ برسا اور اسے  
 ایک نظر آئے اسے خود دم زبرد دار تاد ہوا تو صبح ہے بیشک میں خود ہی باجی جانوں پر غلام کر رہے  
 ہیں۔ ایسا ہوا تو ایک دنیا بھوکا اور پیاسا سے تڑپ کر مر جائے گی۔ ان کے گناہوں سے میں بہرہ ور ہوں  
 ان کی قومیں بند کر سکتی ہیں تو میرے ہی بندے اللہ تعالیٰ میں جس کے لئے میں بارش کا مقرر تیسرے  
 سپرد کرنا ہوں جب کہ گامانی برساؤں گا۔ درود خیر و انعماء (الخط) آپ حجرہ دکھاتے رہے کچھ  
 لوگ حجرہ چھکارا یاں لائے مگر مطلب پورا ہو جانے کے بعد لوگ پھر پرستو قرآنی میں مبتلا ہو گئے اور پیشی



جیوں کیسے کہ مجھے کیا وعدہ کیا تھا اور کیا قرار دیا ہو چکا تھا۔  
 روحِ پونشی حضرت ایسا علیہ السلام کی مایوسی کا کوئی ٹھکانہ تھا نیز ارہو گئے اور پھر سپہِ لمحے میں قوم  
 کے پاس ٹھہرنے اور ملک میں رہنے کے روادار نہ ہوئے اشد سے دعا کی قبول ہوئی وحی نازل  
 ہو گئی تو آپ نے حضرت امیچ کو اپنا خلیفہ بنایا اور نظروں سے اوجھل ہو گئے پھر کسی کو کوئی پتہ نہ لگا صحیح  
 روایت سے ثابت ہے کہ آپ پر موت طاری نہیں ہوئی بلکہ دنیا ہی میں موجود ہیں اور قیامت تک وہ  
 ہمیں گے حضرت ایسا بہت خوبصورت اور بہت نیک مزاج پیغمبر تھے انکسار و رحم آپ کی طبیعت  
 میں بہت زیادہ تھا غصہ بہت کم آتا تھا (تفسیر فتح القدیر جلد ۱۱ ص ۱۱۲) علیہ الصلوٰۃ والسلام

### بخشہ (حضرت امیچ علیہ السلام)

حضرت امیچ علیہ السلام بڑے ذی تربیت ہیں گو یہ صاحبِ شریعت و کتاب تھے موسوی شریعت کی  
 مطابق ہدایت و رہنمائی کرتے تھے اور نورات ہی کے مطابق سنت اور ان پر عمل کرتے تھے تاہم  
 سے بہت سے عجراتِ ظہور میں آئے اور ان کی زندگی کا وہ بھی بہت شاندار گزارا ہے پہلے حضرت امیچ علیہ السلام  
 معمولی حیثیت زندگی بسر کرتے تھے کاشت کاری پر گزرتے تھے یعنی باڑی بنو کر تھے اور اسی سے اپنا اور اپنے  
 خیال کا خرچہ پہناتے۔ (تفسیر ابن جریر جلد ۱۰ ص ۱۱۲) اللہ تعالیٰ نے آپ کی طبیعت کا اندازہ کر کے  
 خلعتِ نبوت پہنا دیا اور حکم ہوا کہ اب تم حضرت ایسا کی جگہ بنی اسرائیل کو ہدایت کرو مگر جو قوم گمراہ  
 کفر و شرک میں مبتلا تھی کہ وہ آپ کی طبیعت سے ضرور متاثر ہوئی اور سب پر آپ کا رعب پڑنا تھا بار بار  
 فرمائے رہتے تھے بھگت کر کے وقت اتنی سمیت ہوئی تھی کہ جب تک فقر پر کرتے رہتے تھے جمع میں ملا  
 سنا بھایا رہتا تھا اور کسی کی جرأت نہ ہوتی تھی کہ آپ کو ٹوک سکے قوم نے اس سے باوجود آپ کی باتیں  
 اور سنت پریشان کیا تب آپ نے جسک عزات دکھائے

معرورہ انت آئیے بہت سے عجراتِ تائخ میں ملنے میں ایک دفعہ شیخ کے بادشاہ نے حکم کیا کہ  
 لو کہہ لو کہ آپ کوئی خائن نہیں بلکہ میرے دشمن ہیں مگر بھلاں ہو کر میں نے آپ کی خدمت میں

ہوا اور بادشاہ کی خواہش آپ کے حضور میں پیش کی فرمایا اس سے کہو کہ وہ مشق کی فکر میں غل کرے وہ بارگاہ  
 اگر کچھ کاغذ مسائل ہوا اگر حسب ذرا نے کہا اس میں آپ کا سرچ ہی کیا ہے ایک دفعہ اور نہایہ کچھ کم از کم  
 صحت و صداقت کا امتحان ہی ہو جائے گا نہر کا نہیں وہ تو زبان کا نثر تھا اس مرتبہ جو نہا کر نکلا ہے تو سب پر باطل  
 صاف تھا بہت خوش ہوا۔ در سرش کا ایک ٹوڑا اور ایک ش قیمت خلعت بھیجا آپ نے واپس کر دیا آپ کے  
 خدا دم نے غلط طور پر لے لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کوڑھی ہو گیا۔ (انخبار اہل ۹۱۸)

ایک اور واقعہ ملتا ہے اسی نواس کے ایک قبیلہ نے اگر شکایت کی کہ چارے چھتہ کا پانی بہت کھلا سی ہے سخت  
 خشکیت ہے ساتھ گئے اور حلو آبادان اللہ پڑھ کر ایک لکڑی اس میں ڈال دی جس کی وجہ سے پانی نہند سے  
 نہا د شیریں ہو گیا قبیلہ اس بات خوش اور شکر گزار ہوئے مگر ایمان نہ لائے۔ (الہدایۃ والنجایۃ ص ۵۷)

وہ سال اس قسم کے معجزہ برابر دیکھتے رہتے تھے مگر ایمان نہ لاتے تھے جس کی وجہ سے آپ بہت ملول  
 ہوتے تھے ایک روز آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ جو شخص اس کی بجا سکتی تھی اگرچہ قوم کی مگر سب اس  
 نہیں دیکھی جاتی ہے مجھ دنیا سے اٹھا لے عاقل قبول ہوئی اور آپ رہزنا کے عالم بقا ہوئے (طبری ص ۵۷)

**حضرت ذوالکفل (ع)۔** وہاں پہلی ہی حضرت ذوالکفل کو اپنا غلیف بنا گئے تھے اللہ تعالیٰ نے  
 انہیں خلعت نبوت بھی عطا کر دیا تھا اور ان کے سپرد بھی وہی خدمات کیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلیفہ

حضرت ذوالکفل بہت دہشت اور بڑے رتبہ کے انسان تھے اور علم و فضل میں اور حسب و نسب اور تہ پرور

سیاست میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے زندگی بڑے امیرانہ عیش میں گذری تھی۔ بڑے خاندان کے چیمپر اور  
 ترقی کرنے کرتے تھے اور اس کے علاوہ ناک پہنچ گئے اہل مقرب بارگاہ بن گئے اتنی عزت تھی کہ بادشاہ

آپ کے مشورہ کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھاتا تھا اگر یہ بادشاہ تھا بہت اعلیٰ مرتبہ یعنی امیرائیں سے فو اسے قلبی حدود

ظنی ان پر برابر چلے کرتا ہی رہتا تھا خود بڑی بڑی فوجیں لیکر حملہ آور واد شہر کے شہر و ان پر کڑا لے۔

سرحدی شہروں کی فوج اس نے اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دی اور نقصان پر نقصان ہی پہنچاتا رہا قریب

مکہ (ابن العربین ص ۱۱۷) آپ کے بادشاہ کے قید کئے ہوئے تمام مظلوموں کو دربار سے لیکر اپنے محل میں لائے

ان کی بیڑیاں بھی کاٹیں آرام سے رکھنا شاندار دعوت کی اور نصف نیچے وقت تیز رو گھوڑے دنگا کر

ان سے کہا کہ جاؤ اور صبح ہونے تک اس کی سرحد سے پار ہو جاؤ بادشاہ آپ کو ان کے حکم سے کوئی نقصان نہ پہنچا سکا آپ اس کے بعد وزارت چھوڑ کر کلپین چلے آئے اور حضرت ابراہیم کی خدمت میں رہنے لگے جن کی تربیت رومانی نے آپ کو مطلع انوار بنا دیا خلافت ملی اور اس کے بعد وادیں کی بہرہ دولت بصورت غفلت نبوت عطا ہو گئی موسوی شریعت کے پابند تھے بنی اسرائیل کو نورانی ہستی کے حکم پر چلنے کی ہدایت کرتے تھے (تفسیر غازی جلد ۲ ص ۲۷۷) علیہ السلام

### حضرت داؤد علیہ السلام

آپ کا تذکرہ سورہ ص ۲۱-۲۲ میں آیا ہے آپ زبردست پیغمبر کے ہیں زبور پر بارگاہ آپ پر نازل ہوئی اور دینی اور دنیاوی دونوں سادیں آپ میں بدرجہا کامل تھیں کریم ہیں جن میں آپ کی زندگی سے معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ جسکو نوازے تو کس طرح نوازے ہیں آپ ابتدا میں بہت بے وقوف تھے جس میں حکمایاں چراتے تھے گناہی دنیا زندگی بسر کر رہے تھے تیرہ بھائی تھے سب میں کمزور اور دغیر آپ ہی تھے جب طاووت کی طرف سے اعلان ہوا اس نے جو شخص جالو کے مقابلہ پر جاکر لڑے گا اے شکست دے گا اے نصف سلطنت ملی عطا کی جائے گی اور نہنرادی سے شادی بھی کر دی جائے گی حضرت اشور علی نے طاووت کو پہلے ہی کچھ علامات بتادی تھیں اور نیا دیا تھا کہ جب کوئی شخص نرنے کا عزم کرے تو ہمارے پاس آئے تو پہلے یہ علامات دیکھ لینا بہت سے لوگ انعام کے لالچ میں قسمت آزمائی کے لئے ہوئے مگر اکثر تو حالات ہی نکر ہو کر گئے جو بانی سب ان میں یہ علامات نہ پائی گئیں اور بہت سے بھی بہت تھے اس لئے طاووت انہیں واپس ہی کر رہا لیکن جب آپ سامنے گئے ہیں تو گو آپ جمائی طور پر کچھ متاثر نہ معلوم ہوتے تھے مگر آپ کے اندر وہ علامتوں سے سب موجود تھیں ان سوالات کے آپ نے ان کا جواب ادا العزائم دیا جس سے طاووت بھٹن ہو گیا اور اس نے آپ کو جالو کے مقابلہ کے لئے بھیجے گا تیرہ کر لیا۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۱۸۷)

یہ طاووت شاہ کلپین سے مقابلہ احمدیت داؤد علیہ السلام تھا جالو کے مقابلہ پر پہنچے اور یہ جانتے سمجھتے ہوئے پہنچے کہ انہوں نے شجاعت میں اپنی نظیر نہیں رکھتا اور ہر طرف اس کی

دکان بیچی ہوئی ہے پہلے تو بھاگتے آپ پر ایک حلقہ نظر ڈالی اور بولا۔ یہاں اپنی جہاں کھینے  
 کیلئے میرے سامنے آیا ہے یہ خبر تو لو اور اٹھانا بھی میرے لئے تنگ و عار کا باعث ہے۔ حضرت داؤد  
 علیہ السلام اس کے جواب پر سر کرائے اور لوہے میں رہ کر پتھر بھرا ہے۔ تو جاوٹ فرس خاک پر چھیر  
 تھا اس کا مہر پاش پاش ہو گیا آپ نے ڈوڑ کر اسی وقت اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ جاوٹ کے لشکر  
 پر ایک ہیست طاری ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے میں تو تیرے کو ایک لاکھ ہرج دی جاوٹ کا لشکر بھاگ  
 بھاگ جھٹے گرفتار کر کے بھاگے گرفتار کر کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور عورتیں لوٹ باں بنالی گئیں مال  
 غنیمت اس کا سر تن سے ہاتھ آکا اس کا کوئی شمار ہی نہ تھا فوج کی فوج مالدار ہو گئی اور پھر اس کی طرف  
 کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی برأت نہ ہوئی سب ہم گئے۔ (تاریخ البیانۃ والنعایۃ جلد ۱ ص ۷۷)

**حضرت داؤد سے طاووت کا عہد اطہری نے لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر تیس**  
 سال کی ہوئی تھی بہت خوب صورت اور وجہ جوانی تھی آپ کی دلعزیزی برابر ترقی کرتی چلی جا رہی  
 تھی اور لوگ آپ کو بڑے عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے تھے طاووت کے اندر فتوحات کی گرفت  
 نے پھر زور و شوخ پیدا کر دی تھی وہ آپ کی ہر دلعزیزی کو ایک آنکھ نہ دیکھ سکتا تھا اور چاہتا تھا کہ کسی  
 طرح آپ کو ٹھکانے لگا کر سلطنت کے قلب سے وہ کاٹا نکال دے جس کی غش اس کے دل میں بڑبڑ  
 محسوس ہوں سی تھی۔ طاووت نے اپنی بیٹی کے ذریعہ انکو قتل کرنا چاہا جو آپ کی بیوی تھیں اس نے آپ کو  
 طعین بھاگ جانے میں مدد کی اور پانی کا ایک شکیںہ چھلکا پانی پر گھر پھاڑا اڑھا دی اور طاووت  
 سے کہا یہ داؤد ہیں سوہے ہیں قتل کر دو وراثت تھی اس نے اس شاک کو قتل کر دیا۔

**طاووت کی موت** اس کے بعد طاووت کو پشمانی ہوئی کسی بزرگ سے متا کہ تو اپنے پہلے  
 بیٹوں کو جنگ میں شہید کرا۔ اور اس کے بعد خود بھی لڑنا چاہا شہید ہو جا اور استغفار کر گزارہ اسی طرح  
 لڑا نہ موت ہوں گے چنانچہ طاووت نے ہی کیا اور چھالیں برس پر شکوہ حکومت کر کے ایمان کی موت مر گیا  
 (طہری جلد ۱ ص ۷۷)

**حضرت داؤد کی فرمانروائی** اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کے سوا قوم میں اور کوئی بھی سلطنت  
 کے مقابل نہ رہا تھا پھر بھی آپ کو تخت حکومت تک پہنچنے کے لئے پسند لڑائیاں لڑنی ہی پڑیں اس

کے بعد آپ اتفاق اہل دین یعنی اسرائیل کے بادشاہ منتخب ہوئے۔ آپ دلی انہی کے مطابق بنی مین  
 میں بنی موائے بنی کنعان اور اہل روم سے بھی مجاہدانہ لڑے۔ سترہ ہزار حملے کئے کہ ان کے شہر کے  
 شہر ویت کئے کہ رکنہ شہر اور سب سے جزیرہ وصول کیا دشمنی محبت ہوتیوں پہلے ہی جزیرہ عاید کر دیا۔ انکار کیہ سے  
 بھی نجات وصول کیا۔ آپ کے بیٹے ایشلوم نے لوگوں کے بھڑکائے سے پر شور بغاوت کی جس میں جنت  
 بنی اسرائیل قتل ہوئے اور دودھیس کے بعد یہی اپنے وزیر کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ حضرت داؤد علیہ السلام  
 نے بھی مصلحت کی طرحت بہت جہاد کئے اور بڑی بڑی خون آکھیر جنگیں لڑ کر نامہ اقامہ پر بنی اسرائیل کے  
 اقتدار و ساسنت کو سلاطین بنا دیا۔ آپ کے عہد حکومت کی حدود بھی بہت وسیع ہوئیں اور اطراف و اطراف  
 کی تمام حکومتیں باج گزار بن گئیں آپ کے عہد میں بنی اسرائیل کے لڑنے کے قابل مردوں کی آبادی تقریباً  
 لاکھ تھی طبری نے لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد سے یہاں حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد تک  
 ۱۱ سال کا زمانہ گزر اس میں اس قوم نے بڑی بڑی فتوحاتیں اور جنگیں لڑ کر پورا اتر راہ یا سطرین  
 کمالات حضرت داؤد علیہ السلام کمالات انسانی کا ایک زندہ پیکر تھے جہاں آپ اول و جہ  
 کے شجاع سپہ سالار اور بڑے باجہوت فرمانروا تھے جن کے نام سے دشمنوں کے قلوب ڈھلنے لگتے  
 تھے وہاں دوسری طرف آپ نہایت رحمدل نرم طبیعت عابد اور منکر المزاج بھی تھے اگر یہ اس اند  
 میں آپ کے رتبہ و شان کا کوئی فرمانروا نہ تھا اگر یہ حالت تھی کہ ایک بیت المال سے ایک پیر نہ پائے  
 تھے بلکہ نہ میں نما کر اس کی اجرت سے اپنا گذرہ کرتے تھے۔ آپ کو یہ بھی عطا ہوا تھا کہ لو آپ کے  
 ہاتھ میں آکر قوم ہو جانا تھا اور آپ با سانی زور میں تھے چلے جاتے تھے سورتہا میں آپ کے محل ام  
 آپ اس معجزہ و کونین کا ذکر خود ہے جس وقت دربار کے اندر تخت پر بیٹھے تھے اس وقت رب  
 کا یہ عالم ہوتا تھا کہ کوئی آنکھ نہ اٹھ سکتا تھا ایک معیت طاری ہوتی تھی خطابت میں کوئی آپ کا  
 ذکر نہ کر سکتا تھا مہمات میں خود ہی قبیل کرتے تھے چو کا کہ یہ بھی تھے اس لئے ہفتہ میں ایک مرتبہ وعظ  
 بھی فرمایا کرتے تھے بنی اسرائیل سے بہت بہت مہمات ہو گئی تھی اور اب انہیں نافرمانی کی کجرات  
 میں زور تھی آپ کا دربار بڑے جہاد و عمل کا دربار تھا ۱۱ سال تک بڑے عظمت اور بڑے

شکوہ و مظلوت کے ساتھ فرزند و امی کر کے رحلت کی اور بہت اللہ میں مد فون ہوئے (تفسیر جامع البیان جلد ۱ ص ۱۱۱)

**عادات مبارک** اس مظلوت و جبروت اور اس فرمانروایانہ بہاء و جلال کے باوجود طبیعت میں پیدا انساں تھا پوری پوری ریشہ عیادت میں گزار دیتے تھے تو رات اس درد و گداز کے ساتھ پڑ پڑتے تھے کہ انسان تو انسان پرندہ سی ہی پرواز بھیجتے تھے ابھنگ کھن داؤ دی مشہور ہے بہت جلیق تھے ہمیشہ اس ہی میں مصروف رہتے تھے کہ سلطنت میں کوئی بھوکا نہ سونے پائے مرغیوں اور حبیب نوروں کی امداد کے لئے چھ وقت تیار رہتے تھے ہر وقت شورش و اضطراب کا عالم طاری رہتا تھا بات بات پر رقت طاری ہو جاتی تھی اللہ تعالیٰ نے نام فقیں آپ کو عطا کر رکھی تھیں محل میں ۹۹۹ بیویاں بھی تھیں جو حسن و جمال میں منتخب روزگار تھیں لائق بیٹھے تھے دربانوں اور خادموں کا کافی کوئی شمار نہ تھا آنکھیں گوں تھیں پر نہ قدر تھے رنگ سرخ تھا (البدایہ ص ۱۱۱) علیہ الصلوٰۃ والسلام

### حضرت سلیمان علیہ السلام

آپ کا ذکر سورہ انعام ص ۸۰ سورہ امیاء ص ۸۲ سورہ سباء ص ۱۲ سورہ نمل ص ۱۷ سورہ بقرہ ص ۱۲۵ سورہ نمل ص ۱۷ میں آیا ہے حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد ان کے فرزند بھی ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک وقت خلافت اور نبوت تینوں عطا ہوئیں آپ کے عہد میں بنی اسرائیل کی شوکت و عظمت نہایت کمال کو پہنچ گئی اور اس کی حدود بہت وسیع ہو گئیں قرب و چار کی تمام حکومتوں اور سارے دشمنوں پر ہیبت طاری ہو گئی کسی کی مجال نہ تھی جو اس کی طرف نظر اٹاکے دیکھ سکے آپ کی جہد و محنت تھی کہ تمام جنات اور وحوش و طیور آپ کے سحر کر دیئے گئے تھے لکھا ہے کہ آپ کے ایک نہایت خوشنما اور وسیع و عریض فرش زر و بجا ہے جس کی امداد سے تیار کر لیا جاتا ہے تمام دروازے و دریاں لکھا تھا اور تمام سامان و مہیاں ہوتا تھا جب آپ حکم دیتے تھے جنات اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لانا پہنچتے تھے اسی آواز سے زمین فرش پر آپ کا شاندار تخت بھی نصب تھا جس پر آپ پورے کرشمے کے



ملکہ کی روایتی اہلکار نے دربار سلیمانی میں اپنے خاص پھیرے سے فرار آنے والے جاکر ملکہ سے جو تمام حالات بیان کئے تو بولی وافی کی سلیمان پھیر میں نہیں نوکے ساتھ سلطنت بھی ملی ہوئی ہے ان کا غنا کرنا مہرے لئے بہت دشوار ہے مگر وہ روہانی و فانی دونوں طاقتوں کے حامل ہیں میں خود جلتی ہوئی ایک عدا اس نے اپنے قیمتی تخت کو درباری محل میں منتقل کیا جس کے جاریہ طرف ایسے ہی محل تھے ان ساتوں وسیع محلات کی دیوڑھیوں کو طے کئے بغیر کوئی اندر نہ پہنچ سکتا تھا بہت سی فوج محلات کی محافظت کے لئے مامور کی اور ایک لشکر عظیم اپنے ساتھ لیا اس کو فروز ترک و احتیام کے ساتھ روانہ ہوئی کہ وشت دیا بان میں ایک خوب چمکیا جب قریب پہنچی اور حضرت سلیمان کو اس کے لئے علم ہوا تو اس نے دیواروں کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا ہم میں سے کوئی ہے جو ملکہ کے تخت کو اس کے یہاں پہنچنے سے پہلے لاکر یہاں خیر کر دے ایک جن بولا کہ زوال و رفت تک تو میں یہاں پہنچا سکتا ہوں حضرت کے فرمایا ملکہ بہت قریب پہنچ چکی ہے میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد تخت یہاں پہنچ جائے اس سب خاموش تھے۔ آخر آپ کے وزیر اعظم آصف بن برخیا نے عرض کی کہ میں اسے تھم زدن میں یہاں لاسکتا ہوں یہ حضرت کے صحابی بھی تھے بہت بڑے ولی اللہ بھی تھے اور اسم اعظم بھی جانتے تھے چنانچہ تخت فوراً پہنچ گیا بولے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ مجھے آزماتا ہے کہ میں کتنا شکر ادا کرتا ہوں۔ (البدایہ و النہایہ جلد دوم صفحہ ۹۷)

ملکہ بلقیس کی اسلام اور نکاح آپ کے عہد کے ساتھ اس میں اتنا تغیر کر دیا کہ سرخ پتھر کی جگہ سبز اور سبز کی جگہ سرخ پتھر لگا دیا اس نے بعد آپ کے ملکہ کے استقبال میں دربار کو تزیین و آرائش سے باطن میں برنا دیا اور آپ کے اپنے تخت کے ایک گوشہ میں اس کے ساتھ بٹھایا اس دوران میں برابر گوشہ شہم سے اپنے تخت کی طرف دیکھتی جاتی تھی آخر وزیر اعظم نے پوچھا کہ کیا یہ تخت آپ کا ہے بولی میرا نہیں مگر وہ پوچھ کر یہ تخت میرا ضرور ہے اس کے بعد اسے محلات کا علم ہو گیا حضرت نے ملکہ کو اپنی بہن کے محل میں ٹھہرایا اور پھر اس کی عزت و عافیت کا خیال کیا حضرت کی حرم سر میں بھی اطلاع ہوئی اور بھی بہت چلا کر اکابر اور دہلوی سے شادی کرنے کا ہے تو انہیں رشک ہوا کہ کچھ ملکہ ایک بیوقوف چال اور دنیایت لائی جس سے طاقتور تھی۔ یوں کہ اس کی گوری پسند لیوں پر نوالہ میں اس لئے یہ حضور کے قابل نہیں۔



کے ایک بلوری دیش بنوا کر ہود پھینچنے میں عالم آس معلوم ہوا تھا اس کا قہر کر دیا ملک نے باقی بھکر  
 لے اٹھا لے واقعی بال موجود تھے جو عورتوں نے دیکھ لے تھے حضرت نے جانتے سے کوئی دوا ایسی  
 نہ نکال کر لگائی کہ بال کا بعد ہم ہو گئے اور ساقیائے ناز میں بلور سے کچھوں کی طرح روشن اور صاف  
 ہو گئیں اور نکاح کر دیا بقیس ایمان لے آئی جس کے بعد وہ آپ کی اجازت سے اپنے ملک کو چلی گئی  
 آپ مہینہ میں ایک بار تشریف لے جاتے (تغیہ طبری ص ۱۱۱)

حضرت سلیمان کی وفات اکیس ت واز تک آپ نے نکو مدد و حکومت کے ساتھ فرائض والی کرتے رہے  
 دین موسیٰ کو پورے عروج پر پہنچا دیا اور اس کے بعد رحلت کر گئے آپ نے بعد پیر نبی اسرائیل کو عروج  
 نصیب ہوا آپ نے وقت رحلت خدا سے قدر دوس سے دعا کی تھی کہ میری موت کا حال ایک سال تک کسی  
 ظالم پر ہو چنانچہ جب عباد خدا تم گئے اور عباد تک کر کھڑے ہوئے روت قفس غصہ میری سے پڑا اور  
 ایک سال تک ایسے ہی گھڑے رہے اور ان نظام حکومت کرتے رہے سب سے بغیال کیا کہ آپ عبادت  
 میں مصروف ہیں اس کے بعد آپ بیت المقدس میں مدفون ہوئے حضرت سلیمان نے ایک بڑا انبار جاری کر  
 دیا تھا اس میں سات سو تین سو تھوڑے آٹاں صوف ہوتا تھا اس سے ملک دنیا مستغنیہ ہوتی تھی لیکن  
 یہ حالت تھی ریشمیں سلیمان نے اور فرشتے کہنے لگے کہ جو کچھ مل اس میں خود بیکر کو کر دینی کہو اسے اور سائیں کے  
 ساتھ بیکار اسے کھاتے صاف بیکاریات میں سب کچھ کھاتا بڑے عابد تھے رات رات ہر مصر و عبادت پہنچے  
 تھے بہت خوش اخلاق اور خوب صورت تھے۔ (تغیہ طبری ص ۱۱۱) علیہ السلام

حضرت یونس علیہ السلام  
 آپ کا ذکر سورہ مائتات ۱۰۱، سورہ احزاب ۶۹، سورہ انعام ۸۵ اور سورہ یونس ۹۸ میں  
 آیا ہے آپ سرزمین یتیم میں پیدا ہوئے (تفسیر القرآن مجلد ۱ ص ۱۱۱) یعنی انہوں نے تفریق دینوں کے بل  
 کے بعد جاننا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد میں چاہا کی اور حضرت سلیمان کے زمانہ میں پورے کراچ  
 کو چھوٹ گیا اس کی انہوں نے کوئی قدر نہ کی اور ان کی آنکھیں بند ہوتے ہی جہیز قربانی تو یہ آگندہ فیہ نہ لگے  
 خدا کو میرا نام پر نامی یہاں تک اس نے انہیں مٹنے کوئی کافی موقع دیا تب تک تو بے غصہ کی صورت  
 میں اس پر غلبہ نصرت نہ دیا کوسل کر دیا جس نے بنام رسول کا کمال حق میا خود پر غور سے بارگاہ کے رکھ دیا

بنی اسرائیل کی تباہی آبن ہلدون نے اس حملہ کے متعلق لکھا ہے کہ جب نھر نے بیت المقدس کی تباہی سے اینٹ بجا دی، اکیل سہانی اور سجدہ فحشی کے تمام ہواہرات لوٹ کر گئے کھنڈر بنا دیا مندر پر بنی اسرائیل کو کھولنے کے گھاٹ ڈال دیا۔ بادشاہ کو گریہ تیار کر کے اس کی آنکھوں میں نیل کی سلاخی بھرادی شہزادے بھاگ کر ہجرے چلے گئے یہ برق و باد کی طرح وہاں بھی جا پہنچا اور وہاں بھی عمارت گری چھیلانی، مگر دوس اور پوسے کے بال ٹانگے کے علاوہ ساٹھ شہزادے اسرائیلیوں کو بھی یہ بائبل پکڑے گیا۔ اس حملہ نے بنی اسرائیل کی تمام شان و شوکت کو لٹا دیا کیے رکھ دیا سب سے بڑے نقصان یہ تھا کہ ان کے تمام علماء و فضلاء و صلحا اور امرا سب اس حملے میں قتل ہو گئے اور ان کے تمام منسے و ہونہ گرد و راستن کر دیے اور سکھ دیدیا کہ جو اسرائیلی بھی عبادت کرتا یا بجائے اسے قتل کر دیا جائے شخصہ بھی نہ تھا تو اور کیا تھا آگ کی آں میں دنیا کی عظیم ترین سفینہ اور اس کے حسین ترین شاہزادہ گرد و گرد گاربا کر دی گئے اور کھنڈروں کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہا نصف عہد کی کی قید کے بعد یہ پچھلے کوہ کی بیت المقدس کو پھر آباد کیا لیکن اس مرتبہ پچیس رومی نے اٹھ کر اسے غارت کر دیا اس کے بعد پھر یہ قوم کوئی امتیازی قوت نہیں نہ کر سکی نہ لشکریوں اور نافرمانوں کا جو شہیادہ اگلی قومیں شکست چکا نہیں وہ بنی اسرائیل نے بھی جیتا اس کے بعد یہ قوم کو افراترود و تہ نصیبیہ ارجن میں بائبل اور نبی و اے دونوں مثال میں یہ بھی کا فر و نادران قومیں نہیں ان میں نبی و اولوں کی ہر ایک کے لئے حضرت یونس معبوت ہوئے اس عہد میں ان کے چار ہی مختلف اقوام میں حدود و رہائش دیکھئے جن کے اسماء غور تھا وہیں اشعیا اور یونس کے لئے ملے ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ شہرت و عظمت حضرت یونس کو وہ اصل ہوتی تھی تہذیب کی عظمت و گمشدگی اور زمین و آرائش کا دینی عالم تھا ہوا بائبل و نصف اور بیت المقدس کے متعلق بتایا ہوا ہوا ہے اس کا تمدن بہترین تمدن اور اس کی تہذیب و فن کی بہترین تہذیب بھی جاتی تھی تاریخ میں اس کی شوکت ماضی کے ان کے زمانے اور اس کی موجودہ خستہ حالی کے پیش نظر بے فہائی عالم کی ایک نشو و نما نگاہوں میں پھر جاتی ہے۔ اب تو نبی و اولوں کا ایک دوسرے ہیں لیکن اس زمانہ میں یہ عروس البلد و تھا اور وہاں کے لوگ بڑے دہم و ہمت اور ترقی یافتہ تھے وہم و ہمت کی سخت ولی افرادانی دولت کی صفات اگر شریعت کے مانع میں نہ ہو تو وہ لازماً قوموں اور انسانوں کو ہر دور تک بڑھنے پر مجبور کرتا تھا اور غلامی و غلامی نہ ہوتی تھی حالت اہل مذہب و اہل حق حضرت یونس کے زمانہ میں ان کے خوف سے امت و ایمان و سب شریعت پر چلائے کسی کی مگر سب آپ سمجھاتے ڈراتے تو یہ مذاق ادا کرتے تھے

مجبور ہو کر آپ نے ان عذاب کے لئے دعا کی جس کی قبولیت کی امداد بھی آپ کو بذریعہ حق تعالیٰ آپ نے اس کے بعد پھر قوم کے سامنے کر ایک تقریر کی اور فرمایا میں نے تم کو تیار ہوا کر کے تیار کیا ہے مگر یہ عذاب الہی نازل ہو گا والا ہے انہوں نے اس کا ان سنا اور اس کا ان کا مذاق اڑا دیا اور ہر آدمی نے کہہ کر لوگ تو اسے سنا بنی تو یوں بھکر آپ کی مخالفت پر تیار ہو گئے آپ اس شب کو اپنے اہل و عیال کو ساتھ لیکر گھر سے نکل گئے اور وہاں تک پہنچے کہ آپ کو علم ہو ہی چکا تھا کہ میں نے ان کے بعد عذاب نازل ہو گا اور آپ تقریر میں اعلان کیا کہ انہوں نے تم کو تیار کیا ہے کہ اس کو افاق پر ایک اور سرخ نمودار ہوا ہو دیکھتی دیکھتی تمام آسمان پر غیہ ہو گیا چند یونانیوں نے کہنے کے بجائے اس میں سے چنگاریاں نکلی شروع ہو گئیں اور دیکھتے دیکھتے ساری دنیا میں اڑنے لگیں جن کی گرمی و حرمت سے لوگوں کا خون کھولنے لگا اب تو بھول گئے کہ حضرت یونسؑ کی سیج کہتے تھے یہ ضرور

عذاب الہی ہے۔ تو یہ واسطیٰ اور دیکھ گئے اور پریشان ہو گئے اور حضرت یونسؑ کی تلاش میں تھے اور بہت تلاش کی لیکن کہا نہ جیلا اعلیٰ اودنی اس گھبراہٹ سے کہ جب بادشاہ کو معلوم ہوا تو اس نے کہا میں نے تو یہ بھی خدا تو موجود ہے وہ سب کا آقا ہے سب کا مالک ہے اس کے بندے ہیں کیوں نہ اس کے سامنے سر ہوا کرے اور اس کے پاس کے سامنے تو یہ مذکور ہیں جو توبہ کی عمر نے جان کر دیا اور عذاب ہٹ گیا تو ہم سب کی ہون بن گئی۔

حضرت یونسؑ کو اسے کہتے تھے خدا جب ہم پر عذاب نہ کرے گا تو اب اپنی قوم کا شہر اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے لئے غار سے باہر نکلے اور یہ نکلے طرف چلے شیطان کو مارا کہنے کے لئے تاک ہی میں غار میں ہے آپ کو خدا کا کلام چنانچہ بیک وقت نکل میں سنا آیا کچھ بڑی ہے وہاں تو آواز آتا تھا کہ اب اس کو اسٹاپ منے ہوئے

ہیں اب اگر آپ نے شہر کے اندر قدم نہ رکھا تو لوگ آپ کا مذاق اڑائیں گے آپ نے شیطان کے اس ہاتھ میں آگے لہر خیاں کیا کہ اگر انہی یہ توبہ نہ کرے ہوا۔ اللہ نے ہمارے وعدہ کر لیا تھا پھر بھی عذاب اٹھایا اور میری دعا

لوہین کا خیال نہ کیا اب باری میں یقین رکھتا ہوں کہ اس پرستار دینا کہ آپ حکم الہی کا انکار کئے بغیر حضرت یونسؑ پر عذاب الہی انہی کی گرفت و ملامت میں جو عاقبت سے انہی مان کو اس کے اسرار سے معلوم ہوئے اور عذاب ہوا فرات سے کہ اسے پہنچے میں تو کسی جہر کے علاج نے کہا

لوگ اکٹھے جس جگہ تھیں اور کچھ لوگ دوسری جگہ میں آگیا یہ سمجھنے والا تھا کہ یادیں بھلا رہا ہوں یا نہیں ڈوب گیا ہو کہ نہ سے یہ رو کیا تھا اسے جڑا دیا تھا کہ کیا حضرت سمجھ گئے کہ خدا نے انہیں نارا میں لیا

یہ سب ایک کی سڑے صبر کر کے خاموش ہو گئے کشتی روانہ ہوئی تو میں دھڑا دھڑا میں بھاگ کر وہاں میں پہنچ گئی  
 طالع پریشان ہو گئے اور بوسے تم میں سے کوئی مفور یا نگار ہو تو اس سے انہیں ملے ورنہ کشتی ٹوٹ جائے گی  
 لعلین باہی میں اچھلنے نہ تو راضی رہا کہ ہم نے انہیں تیرا رزق نہیں بنایا بلکہ تیرے حکم کو اکتا قید خدایا  
 ہے میں سرگرد ضرور ہو چکا ہوں کہ اس کا حکم شیعے کی طرح بنایا گیا اندر سے سب کچھ صاف نظر آتا تھا چاہیے  
 روزگار میں رہے تاہم آپ بوسے صبر کرنا کہ ساتھ میں لعلین میں مصروف رہے جب بہت پریشان ہوئے  
 تو مصطفیٰ پھر دعا گئی۔ اے اللہ اے کائنات کے خداوند اے کائنات کے خداوند اے کائنات کے خداوند اے کائنات کے خداوند  
 میں سے اس کے سوا اس ننگوں آسمان کے نیچے اور کون ہے جو انسان کے درد و دکھ کو دور کر کے نصیبت میں اس کے  
 سوا اور کوئی ملی کام نہیں آتا حضرت یونس اس راز کو سمجھ ہی تھے دعا مانگی درجے رحمت جوش میں آیا اور آپ کی  
 حکایت دور ہو گئیں۔ (دور رفتی ہو گئے) پھیل کو حکم ہوا جس نے آپ کو دریائے زانک کے کنارے اگلے دناب و لوٹا  
 بالکل جواب دے چکی تھی زور چڑھ کر حکم الہی سے وہی ایک کد کی پیل پیدا ہو گئی جس نے پھر اگلے روز پھیل کو کد کو  
 اپنے سارے میں سے لیا ایک پگلی بہرنی دونوں وقت آئی اگلے روز کدودہ پلا جاتی تھی جب آپ کے اندر قوت و توانائی  
 پیدا ہو گئی تو وہ پیل خود بخود خشک ہونے لگی مصائب کا ہیمنے کچھ بانی چھوڑا تھا دھوٹے رونے لگے عیسیٰ اسی  
 وقت وہی نماز ہوئی کہ۔ ایک پیل خشک ہو جائے گا تاہم ہوا اور میرے لاکھوں بندوں کے لیے سچو دعا مانگی  
 اسی سے بچ جائے پالے کبیرہ غماز ہوئے وہ بھی تو میرے ہی بندے تھے۔ آپ نے نہ ان کے ساتھ قوی کی حکم  
 ہوا کہ بھلا بھلا یعنی تو میں جہاں اور تبلیغ کرو نہ ان کے قریب پہنچا کر وہاں سے آپ نے غور اور دودھ مانگا بولا جسے مار  
 بغیر غائب ہوئے ہیں برسات ہی نہیں ہوئی بادشاہ نے حکم دے رکھا ہے کہ جو ان کا پتہ دے گا ملک اس کے  
 سوا کر کے میں انہیں کی ہند کر کے لئے دلف ہو جاؤ گا آپ کے تین بچوں پہ ہاتھ پھیرتے ہی ان کے حق و دودھ  
 سے بہرہ برہ ہو گئے چرواہا سمجھ گیا کہ بارے بغیر ہی ہیں۔ اس کی اطلاع پر ایک خلیق ٹوٹ پڑی آپ کے قدروں پر  
 گری اور برائے ازاد کرام شہر میں لائی سب سے آپ کے ہاتھ پر حیات کی یاد پوری صا کمانہ زندگي بسر کرنے لگے اور  
 آپ زندگي ہوا سے تعلیم دیتے رہے۔ (طبری جلد ۵ ص ۱۱۱) علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت عمر علیہ السلام

آپ کا ذکر سورۃ بقرہ ص ۲ سورۃ توبہ ص ۱۱۱ ہے بحکم نصر بادشاہ بنو احب بنو اسیر کو قید کر کے لے  
 (۱) کوئی جو وہیں ہوا جسے پاک ہے تیری ذات ہی کی مثال میں سے تھا ۳۰۷۹۶

نے کیا تو اس کے برابر اعتبار بھی ملے گا آپ ستر برس تک اس کی قید میں رہ چکا خریدے۔ باقی پانی تو  
 تن تھا ایک گدے پر سوار ہو کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں ایک شہر پہنچا جس کے صورت کدھر روک  
 تھے آگے بڑی عسرت سے ننگا ڈالی اسی نشان میں گھر پہنچا ہڈیاں بھی دکھائی دیں سوچنے لگے اللہ تعالیٰ ان کو  
 خبر یوں میں کیونکر جان ڈالے گا اور قیامت کے روز باز پرس اعمال کے لیے کیونکر فانی شکل اختیار کر سکیں گی  
 کہ ابھل کے تعبیر باندہ روزگرا سفر بھی خیال کرنا پڑے ہیں۔ اسی حالت میں زندہ لگسی آنکھ لگ گئی اللہ تعالیٰ کو  
 کہ اس خطر نفس کا ازالہ مضبوط تھا۔ اسی وقت فرشتہ اہل کو کلمہ پکایا کی حالت نوم میں ان کی مدد تھیں کیا  
 ان کے ہم کو نظر ملے عام سے اچھل کر دیا جائے۔

دو بارہ زندہ لگے مصلحتی لاک ہو گیا۔ ہاں کیا یہ ہے پوری ایک صدی گز گئی جس کے بعد حکم صادر ہوا  
 کہ انھیں بارہ زندہ لگے ان سے دریافت کیا جاتا تھا آپ یہاں کب سے مقیم ہیں ایسا ہی ہوا اور  
 پوچھا تو جواب دیا مجھے تو یہاں آئے اور قیام کے ابھی ایک دن بھی ہوا انہیں گزرا فرشتے نے کہا کہ انھیں  
 کس خیال میں ہیں تشریف لائے ہوئے پوری ایک صدی گز گئی۔ دیکھئے اب اپنے ساتھ انھیں اور  
 جو ساتھ لائے تھے وہ بھی بدستور رکھے ہیں اور ان کے فائدہ اور بوس سڑ کوئی فرق نہیں کیا اب آپ اپنے  
 کو تو دیکھئے کہ سڑ کی کراس کی ہڈیاں بھی قریب قریب معدوم ہو چکی ہیں آپ بھی دوبارہ زندہ لگے  
 اور کہا کہ یہ آپ کے سامنے اللہ کے حکم سے زندہ کیا جاتا ہے۔ دیکھئے۔ بنے کہ اس کی ہڈیاں کس طرح  
 ہیں اور کس طرح گوشت پوست جو کہ دوبارہ زندہ ہونا ہے واقعی کہ جبکہ یہاں تک سر ہو چکا تھا  
 اگر آفتاب یوں کو حرکت نہ دے اس ہم نے جو عجیب منظر اور انداز دیکھتے دیکھتے مختلف ذرات  
 لگے اور گوشت کی صورت اختیار کرنے لگے اس پہ پوست چڑھ گیا اور انھوں کے اندر وہ اسی شکل میں  
 طرح ایک مونا نارنگی بنا کر سامنے رکھا ہو گیا۔ سجدہ نکراد آیا۔ بوجہ غرض ہوئے اللہ میں سب کو  
 ہے اور وہ اپنی قدر میں مہینہ دکھا رہا ہے جس نے کوئی کھنوں نہ نہ شک و شکوک کو برے ہونے اور  
 شے جس سے نرا آدمی پیدا ہوا۔ تھے۔ لیکن میں اسے کراہ رہا ہوں۔ (تعبیر ان کے دل میں)  
 کہ یہ شکل اصل سے ایک دروازہ پر پہنچے ہیں ایک نازناٹہ میا بھی بنی ہوئی پوچھا اور

ہی ہے جو کچھ بولی گئی ہو یہ نہیں پر تو بتائیے کہ تم ہر کون سے جہات سے عرصہ جدا کر مہر کا نام دریافت کر سکتے ہو یا میں خود ذکر تہذیبوں پہناؤ آپ کی دعا سے ڈربیا کی کچھیں بھی گیل پچان لیا کہ آپ کی صورت بالکل نہ بدلی تھی آپ کے بیٹے اور پوتے بھی بوڑھے ہو گئے تھے وہ بھی ان کے بیٹے ہی سرست ہوئی مگر قوم کے لوگ اٹھ کھڑے گئے کہ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے اس کے بعد ہی قوم میں گئے قوم نے پوچھا یا پھر وہ آخر ہوئے کہ انہیں تورات اور عیسیٰ مگر عیسویں تورات سنا دیں تو ہمیں لطفیں پہنلے کا چناؤ آپ نے تورات سنا بھی دی اور دکھائی دی کہ میں ایک نیک عمل بخت نصیر سے بچا یا یا پڑا رہ گیا تھا اس سے جو مقابلہ کیا تو حریف آخر آپ کی کھائی رہی تورات صحیح علی یہ دیکھ کر تمام بنی اسرائیل نے سمجھ لیا کہ واقعی آپ ہی عزیر ہیں وہ آپ پر ایمان بھی لے آئے اور آپ نے حکم الہی سے پھر تبلیغ و ہدایت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ (تفسیر جامع البیان ص ۱۹۷)

**پہنچا ہ سالہ تبلیغ** حضرت عزیر علیہ السلام پچانوے برس کا ہوا تبلیغ و ہدایت کرتے رہے آپ کے عہد میں بنی اسرائیل کی حالت بھی ابھی رہی اور ان کی برکت سے انہوں نے ہم ترقی کرنا شروع کر دی اور ان کی خوشحالی بھی زیادہ ہو گئی اس نقصان عظیم کی بھی غلاں ایک حد تک کرنی چوخت نصیر کے حکم میں انہیں پورے گناہات شہمی آباد ہو گئے اور بیت المقدس میں رونق بھی لگ گئی۔ حضرت عزیر علیہ السلام نے ان لوگوں کو دالہا نہ محبت تھی ہر کہ وہ ان کی عزت کرتا تھا اور جو کہتے تھے حکم دیتے تھے اس پر عمل بھی کرتے تھے لیکن آپ کے انتقال کے بعد یہ حالت نہ رہی ان کی دشمنی بھی ان کی گراہی کی باعث بنی اور ان کی جگہ سے بھی انہیں تباہ کیا آپ کی رحمت کے بعد یہ کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے اور کہنے لگے کہ عزیر خدا کے بیٹے تھے قوم کی قوم نے اس پر انفاق کر دیا۔ (تفسیر القرآن ص ۱۷۱) علیہ السلام

**حضرت ذکر یا علیہ السلام** آپ کا ذکر سورۃ مریم ص ۱۷ میں آیا ہے حضرت ذکر یا علیہ السلام حضرت مریم کے حقیقی خاوند تھے اور وہ آپ ہی کی آغوش عاطفت میں ملیں جو کہ جو ان ہوئیں نہیں حضرت مریم کے باپ عمران اور ان کی والدہ دونوں بہت بزرگ تھے اولاد کی تنہا ایک قدرتی نعمت ہے۔ دونوں بوڑھے ہو گئے تھے مگر خلق خدا بارگاہ نہ ہو اٹھا۔ آخر عمر میں دعاؤں سے طلب مریم پیدا ہوئیں پھر آپ کی پیدائش پر یاد دیں ہیں بحسب

پھر مگر کسی نہ کوئی آپ کی پرورش کرے گا۔ ہندو یوگر انداز میں حضرت ذکریا علیہ السلام ہی کا نام نامی آیا اور  
 آپ پرورش فرمائے گئے آپ نے اسی مسجد ہی میں حضرت مریم کی عبادت کا تجربہ ہوا اور اسی عبادت میں وہ قرآن  
 کرتیں۔ یحییٰ بن ماری (۱۶۷) آپ کو یحییٰ بن ماری کے قلب میں بھی اولاد کی نذر ایک آنکھ لگا سنے ہوئے  
 ظنی اور بڑھاپے میں تو یہ بت ترقی کر گئی تھی آخر ایک روز آپ نے بھی دعا کی اور خداوند اچھے ایسی نذر  
 سے ایک فرزند عطا کر لے بنی اور میر اور آل یحیٰی کا ارشد بنا اور یہی انھوں میں حضرت زکریا کا  
 دعا تو مانگنے کو مانگ لی مگر سمجھے تھے نہ خود بخود جس میں اور یہی بانجہ ہے اسلئے جب فرشتے نے آپ  
 دعا کی بشارت دی تو محمد میر سے یہاں اولاد کی فکر پیدا ہو سکتی ہے فرشتے نے کہا کہ خدا کو سب قدر  
 حاصل ہے جس نے جانے کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد آپ تک اور تک کو شش کے باوجود کسی سے  
 نہ کر سکیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ کی خوشی کا کوئی شک نہ رہی نہ تھا سجدہ میں گر پڑے اور بڑے شکر  
 کے ساتھ شکر بارگاہ الہی میں ادا کیا تو ان کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں تو دونوں بزرگ  
 میاں ہو چکے نہ سماتھے تھے اور ہزار ہزار بار خدا نے تقدوس کا لکھنا ادا کیا ہے تھے واقعی ہے ہی  
 بڑی نعمت محمود بنی کریم نے فرمایا تسبیح الولد تسبیح الجنت اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو شہر میں  
 دہوم چمکی لوگ اسے بھی آپ کا ایک عزیز بھائی جو حق حق آنے اور آپ کو مبارکباد دینے لگے۔  
 بڑھاپے میں فرزند کی پیدائش حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت ذکریا کے فرزند تھے محمد اذ طریق پر یہاں  
 ہوئے تھے اس لئے یحییٰ بنی سے رشد و ہدایت کے آثار میں منور بنائیاں تھے کھیل کود سے کوئی غفلت  
 نہ رکھتے تھے بڑے نوران دن عبادت و طاعت میں مصروف رہنے لگے خوف خدا اس قدر غالب  
 تھا کہ ہمہ وقت رونے اور گریہ زادی کا عالم طاری رہتا۔ ملاؤلی اولاد و غلی اکلوتے بیٹے بنی ہوئے  
 ہو کوئی پرورش نہ کیے احسان و مہدات سے کوئی حال نہیں بیٹے کی گریہ و زاری سے والدین گرا کر  
 قلب پر جھوٹ لگی اور ایک روز کہا میں نے کسی بیٹے اور عانیں مائل یہ تو گھر میں روشنی پیدا  
 خانہ امید روشن ہوا کن ناند سے میں پرورش کر کے قہاب کی حرف تک پہنچا لیکن تم کو کوئی نذر  
 آنکھ کا آنسو ہی کسی وقت نہیں رکھا ہر وقت محزون و طول رہتے ہو۔  
 اس سے تبار سے دل پر جھوٹ یعنی بہ دل دکھتا ہے اور ہمارا پیش ہمارا یہ حال ہو گا

فتح ہو جائے گا اور اس وقت وہ ہونے کو ترک کر دے گا اور خدا کی تابعداری آپ کو نہ دے گا اب روز اپنے مخلص فرما  
 لے گا کہ درویش کے لئے روزِ ناک کا ایک صخرہ ہے جسے انہوں نے کہہ پایا اے یارب اس ملک کے ہوا اور کوئی چیز نہیں  
 اس کو سلیبی کو نہ دے دے جو خدا کا نام ہے آپ ہی مجھے اس سے منع فرماتے ہیں آپ ہی کو خدا کا خوش ہو گئے۔  
 اخلاق اور جو اخلاق سے بہتر حضرت سلیمان بن داؤد کی اولاد سے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام بن مائیک سے  
 آپ کا عقد زواج ابنت شمس سے عادی ہو چکا تھا تھے ای نے علی ابنت المقدس لے آپ کو اپنا سر اور خوب کیا تھا  
 کثیر العبادت اور وہ ان کے برابر تمام اہل نبیوں کے برابر ہونا بہت خوش اخلاق نیکو انسان اور نیک طبع بزرگ تھے ایک بار حضرت  
 محمد آپ نے ان سے کہا کہ ابنت شمس کے عقد سے ایسے اور گناہوں سے روکنے رہے لیکن بہت کم لوگ ایسے تھے جو صدف  
 دل سے آپ کی رسالت پر ایمان لائے اور قوم پرانہ حقیقت میں مبتلا رہی ہوں جو ان کی حقیقت سے بڑھ کر جاتی تھیں آپ  
 شمس کے ساتھ روکنے کے بعد اپنے قوم کو بھی اور آپ کی نئی نصرت پر کہہ ہو گئی مگر آپ نے بدعا انہیں کی تھی اور وہ اس کے  
 پرنا کا ناپا ایک اتمام حضرت سرسری کی ہی عطا کو ان کو اور گزشتہ نبی یعنی نبی بنایا یہاں پہلے کہ حضرت مریم آپ ہی  
 کی زیر تربیت ایک تھیں وہی عہد وہی عبادت وہی تھیں اور آپ کے سوا کوئی ان کے پاس رہا نہیں سنا تھا جب وہ  
 محمد خداوندی سے حاملہ ہو گئیں تو شہر گمراہ لوگوں کو آپ کے خلاف اپنے دل کا بھاری رکھانے کا موقع مل گیا اور انہوں نے  
 آپ پر زنا کا انہیں نام زد وہ نے ساتھ لگایا۔ اور بادشاہ ایک کو آپ کے خلاف بھڑوا جس کا نام الطیخ بن ہر دوس تھا  
 اور جس نے خلاف شرع اپنی عبادت کو گھر میں ڈال لیا تھا اور نہایت فحش و فحور کی زندگی بسر کر رہا تھا دنیا کے خوش  
 اللہ کے نبی کے سرسری راہ بادشاہ انتہائی ظالم تھا قتل کا حکم صادر کر دیا آپ کے خلع میں چہرے کے آپ کو  
 اطلاع کر دیا اور آپ راہ کو گھر سے نکل کھڑے ہوئے پولیس نے خلاف کیلئے کی کوئی صورت نہ ملی ایک درخت کے  
 آواز کی گئی یہاں سے اندر میرے اندر آجیاسے وہ چلا اور آپ اندر مل گئے انہیں دامن کا ایک ٹکڑا پر رکھا اور بادشاہ  
 نے حکم دیا کہ اسے آگ لگا دی جائے وزیر نے کہا مگر یہ ہے کہ اس سے پہلے دیا جائے جب آگ لگا دی  
 سر کے سر پہنچا تو آگ بجھ گئی اور تمہارا سر کا اظہار ہوا اٹھ نازل ہوئی گداف بھی کہ تو ابھی دوسرے نبی سے نام  
 کا ہے دیا جائے گا کہ جتنا پختہ ہوئی کے ساتھ سر کٹا لیا جب آپ تیار ہوئے تو اس کا نام پر ایک تاریک آسمانی  
 جس سے خون کی بوندیں ٹپکیں۔ (تقریر ابن نورک) (ابو جراح البیان ج ۱۵) علیہ السلام



## حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام زبردست نبی گذرے ہیں ثبوت خدا اور نصیحت الہی کر رہے و زاری اور یاد الہی آپ کی  
 خاص خصوصیت قرآن پاک میں اچکا دکھانے پر آیا ہے جسے چھوڑنا سوز و غم پہنچا دینا ہے۔ انصاف سے دیکھنا  
 عیسیٰ مریم۔ ہم میں تمکین سے موجود ہے۔ حضرت عیسیٰ کو موسیٰ شریعت ہی کی تعلیم دیتے تھے خواہ مسیح کی  
 پرانے کے لئے مامون ہوئے تھے اور ایک عہد تک انہیں سمجھاتے اور خوف خدا سے ڈراتے رہے۔ یہ موسم سرد  
 اس اعتبار سے خوش نصیب تھی کہ اس کے اندر ہر زاد اور ہر دور کی کوئی نہ کوئی جتنی سمجھانے اور اللہ سے ڈرانے  
 کے لئے موجود رہا اور اس عارف سے بت دینے کا اس غایت ایزدی اور کرم ربانی کے باوجود یہ قوم اگر کلمہ  
 ہی نہ دے اور فاضل خدا اس کے باوجود سے رہا نہ بکلیت و اذیت بن اٹھاتے رہے اور اس کی مافوقی کسی نام  
 میں محدود نہ ہوں۔ آپ کی جانتا ہے کہ کے عارف حضرت دکر کے بیان چھوڑ کر اپنے جہان میں وہ جس کے ہاتھ  
 شہادت اس کے بادشاہ بن اس کے کی لکڑی کی ہتھکڑی اور فاقہ کتاب اس کی بولی کا کتاب  
 ڈالے لکھا بادشاہ کی توہین کے پھر غرض موسیٰ کی تو اس نے ایک روز گارہی کو چھوٹے پھر سے شہی بادشاہ کے سامنے  
 کر دیا اور اس کی گھانے لکھ کر بولی یہ آپ کی بیڑ ہے اور جس اسے آگے کا جس دینے کے تیار ہوں اس سے  
 اس کا مفقہ یہ تھا کہ حملات بر کوئی دوسری عورت قابو نہ پاسکے۔ بادشاہ نے کہا کہ میں تم سے جو بھلاؤں اور  
 انہوں نے اس غفلت کو جان بڑا تو بھگے کوئی حذر نہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ نے انکا کر دیا یہ عورت اتنا شہی ہی نہیں  
 عیسیٰ علیہ السلام کی دشمن بن گئی اور اس کے قلب میں گم نہ ہو کہ یہ نہایت انسانوں کو اور طبعی ہونے کے لکھوں کا  
 شکلیوں پر پڑ جاتے ہیں پھر آخر آج کو تھک کر دیا۔ (در حدیث تفسیر ص ۱۸۷)

قرآن اور نبی اس وقت جب کہ انہوں نے بد مذہبیت اور افراط و تفریط سے تفریق نہائی صورت میں ہوا کہ  
 ہر مذہب سالہ سال کو یکدم باہر شہر میں اتنے انسانوں کو جس پر دکان کا خون ایک دوسری کی شہادت کر کے  
 سرے سے نیک ہو گئے۔ شہر بھر میں ہونے لگے تو جس کی شہادت ہو خون بن ہو اور۔ اور کوئی کہہ کر  
 آئے اس نے جو باؤں کو ذبح کر کے خون جیسے کاس نکالیا اور اس کا منہ کا منہ ہونے۔ اور باقیات ان  
 بکھا تھا اور اپنے بچے کے ایک ہونے کو جس شہر کو وہ ہونے لگے۔ اور ان کی تالیف کے ہونے





دعوت تبلیغ | اس شریعت کو ہی منوع کر دی گئی اور میری کے نفاذ کا اعلان ہوا۔ اور اس وقت تک کے لئے ایک  
 نئی کتاب الیازل ہوئی شرع ہوئی جس نے عہد سابق کی بہن جیروں کو صلا اور بعض کو حرام کیا بعض کی شریعت  
 بدل دی گئی احکام کی صورت پر بھی کچھ تغیر ہوا تعلیم کی نوعیت بھی بدل گئی روزہ نماز اور فقراؤں کی تعلیم  
 آج کے لئے ساتھ دینی شریعت کی بود و نمود ہیں سے کہنا ابتدائی سے مافراہوں اور باسیہوں کے عادی چلائے  
 تھے، انہوں نے نہ پیکوئی انکار کئے جانے کے عادی تھے معاشی کی کافوں میں دو ہے جو سے فقہیت تبلیغ کی حرکت  
 و عطا کئے بجا انفر میں کہ آیت تک نصرون دعوت و ارشاد ہے مگر کسی نے سر مواغناؤں کی صداؤں کہہ دیا کہ  
 ہم ایک طفل ہے پھر کے کہنے پر سر کرنا پنی شریعت کو ہی ترک نہیں کر سکتے (دیکھو تبلیغ بنو اسرائیل جلد دوم ص ۱۲۱)  
 وہو یوں اور مجھوں کا ایمان | عبور ہو کر تنہا شہر سے نکل کھڑے ہوئے کچھ دور جا کر دیکھا کہ ایک بچہ  
 دہو بی گھر سے ہوئے دور بیت میں فرمایا بھائی ان بچوں کا میل کھل تو سنا کرتے ہو کھی اپنے دل کو تو بھی عذاب  
 کرنے کی طرف توجہ کرو ہوئے کھڑے فرمایا اللہ سے ڈرنا میرا جان لاؤ اور گناہوں کو بھڑو دور سے چپ وہیں تو بک اور  
 آپ کے ساتھ ہوئے کچھ دور گئے نکل کر بھیرے کھلی کچھ تیرے کچھ انہیں دعوت دی وہ بھی ایمان لائے آپ نے خدای  
 فضل اللہ یونہی من اشاء اس انہا میں آپ کے بکشت معجزات بھی صادر ہوئے ہر غلامی کا پرنہا کر اس میں  
 روح چھو کر ہی ہوا امی اور مادہ زادانہ ہے صحیحاب ہوئے مردے زندہ کئے گئے وغیرہ منی اس میں ہر بھڑ  
 طالب کرتے آپ دکھاتے مگر یہ لوگ پھر ہی ایمان نہ لائے۔ (تفسیر ابن عربی ص ۱۹۱)

آسمان سے نزول | ماندہ کچھ روز بعد آپ کے وارثوں نے کہا کہ ہم آپ کے ساتھ دیکھ گھوم رہے ہیں کوئی  
 اچھی چیز دکھانے کو نہیں گئے ہیں دعا کیجئے کہ آسمان سے ہمارے لیے سخاوت آئے گو یہ عادی تھے مگر انہیں  
 صد ہزار معجزات دیکھنے کے باوجود ایسے یقین نہ تھا آپ نے دعا کی تو وہی مازل ہوں گے ان سے کہہ دیجئے کہ  
 مانہ تو ضرور مازل ہوگا لیکن اگر اس کے بعد پھر کسی نے کفران مستحق تو ان پر شدید عذاب نازل کیا جائے  
 گا۔ کچھ دیر بعد آسمان سے ابرہہ وغیرہ کے دو کھمبے اتار دیئے ہوئے نظر آئے ان کے اندر ایک شاندار فرشتہ بودا  
 لایا ہوا افتادہ ہرنگی طور پر سلسلے آکر خوان رکھ لیا اسے کھول کر جو دیکھا گیا تو اس کے عین وسط میں ایک  
 سلسلہ چھلٹی ہوئی رکھی تھی جس میں سے گرم گرم دھن دھن کا صدا تھا اور اس کے ہر طرف غلغلت مسمرتی

[illegible]

قوم کی تضحییٰ حضرت عیسیٰ کی ذات کو فراموشی سے شتم کے خواست پر سمجھ سوز ہو رہے تھے۔ تندرست و صحت مند ایک لڑکے  
 تھے لیکن چند ماہ پہلے کوئی غم نے بے بسہ ہو کر تھے اور اس کی دیکھا کوئی مافیہ رکھا تھا کھانا پیا کرتے تھے۔ بچے اور بچولائے  
 ان کی نگاہ اعلیٰ بہت تیزی سے تھی ہوا یاں لائے تھے ان میں بھی بہت کم کوں ایسے تھے جن کا یاں بہت اور مضبوط ہو  
 اور پوسٹہ فراخ انداز ہوں۔ یہودی کی محاورت ان مظاہرہ و محو کے باوجود یہ بھی بہت مافیہ تھی جو سب ان کی نظارہ  
 میں ملا یہاں حقیقت کا اظہار کر رہے تھے کہ یہ یہودی کا اندر نے صوبہ کو زیادہ ایک جہاں میں یہودی نے یہی محو کے لڑکوں  
 کے ساتھ یہاں بھی ان کی حکومت ہوگی کہ ان کی شریعت کا لگانا ہوگا اس لئے سب ایک جہاں میں یہودیوں کے بچے ہو گئے تھے  
 انہوں نے ان کے خلاف مار شمس شروع کر دیں لہذا ان کے پاس کاہنہ کر لیا۔ (دوسرا صفحہ)

مستحق ہوا اندر بھاکر اس نے کچھ حالات خالی فنی اقبول بھی ٹوٹے ہوئے نہ ملے اسی دنیا میں رت اچھی سے  
 اکی صورت ہو اور حضرت علیؑ جیسی ہو گئی وہ برکت کو یا کرنا تھے تو انہیں انکا پتہ نہ ملا نہ غور انکار ہو گیا اس نے ہنسی لگا کر  
 میں تو ہمارا ہی سیاسی ہوں مگر کسی نے نہ سنا کہ تو یہ کہا کہ اسے سزا دے تو کوئی اور دیکھین چاہتا ہے بچوں کے دیکھنا  
 اسے سولی پر چڑھا دیا گیا اور سات روز تک لاش اسی طرح اسی ہیئت میں بولی پر لگی رہی اس کے بعد بے آدمی  
 کی تلاش ہوئی تو وہ اسی اس کا پتہ نہ ملا یہ ہیئت میں تھے کہ اگر کسی ہیئت تو یہاں کہاں گیا اور یہ سیاسی عقائد  
 علمی کہ پھر لگے کہ حضرت مرثدہ کو اصل مملکت بذریعہ تلف معلوم ہو گئے چند خطبات بنی کہ یہ وہاں ہی مملکتوں نے لکھا تھا  
 کہ پھر اس اور اسکا نائب پوٹو کے قلعہ میں آ رہے تھے یہاں پوٹو کے مرنے پر وہاں اس عورت بچا کر چلے گئے شیخوں نے فرقہ  
 و برہمنی راہ اختیار کی تھی مرنے سے وہاں پھر عورت شیخ ہوئے اندر اس باہل اور تو مالک شرفیاس رہے انہیں  
 انہیں تشدد بھی کیا گیا وہاں یعقوب بن زید بھی قتل اور شیخوں قید ہوئے ہو دو یوں نے بھی انہیں نہایا مگر یہ سلاطین  
 رو کے مددگار رہا وہاں نیکیاں اور چند آدمیوں کے اچانے آنے سے انکی ہیئت بڑھ گئی وہاں پطرس اور یوٹوس  
 مستقل طور پر کام کرتے رہے انہوں نے ردی ہی رہاں میں آئیں کھڑکے پر شاگرد مرقس کے نام سے موسوم کر دیا  
 بہت اظہار میں بنی نے اپنی انہیں کہی کہ زبان عبرانی تھی لوقا نے ردی زبان میں انہیں لکھ کر اسے شاہینہ کا پر  
 مدد کی خدمت میں ارسال کیا یہ پطرس ہی بزرگ ہیں انہوں نے سولی کے وقت میں مرتبہ حضرت عیسیٰؑ کی عواریت نکال کر  
 کیا تھا انہیں حضرت عیسیٰؑ کا تھا شیطاں دور ہو تو میرے لئے لکھو کہ ہے بعد کو کا شرف کے دیکھ ہو گئے اور انہیں کی بہت  
 کے خلاف بغیر تو اسم کو بھی سیاسی بنانا شروع کر دیا۔ حضرت عیسیٰؑ بہت بزرگ ہوئے عابد بہت نیک مزاج پیغمبر گذرے  
 ہیں صرف ۲۰ سال کی عمر میں دنیا سے رحلت کر گئے شاہی بھی انہیں کی عنوان زندگی فقیرانہ رہا۔ وہ لگ میں کوئی خاص  
 کامیابی نہ تھی اس کے بعد اور یوں کی کسی سے عیسائیت کو بہت فروغ ہوا انہیں انہیں کہ یہ دنیا کے لئے کوئی بیخام  
 مسرت نہ تھا اسلئے کہ عیسائیت میں فقیر کی عیال ایک ہی صدی تک کو نہی اس کے بعد تثلیث و شرک بڑھنا شروع  
 ہو گیا اور صدی سوم میں تو عیسائیت سر اٹھ گئی ایک خدا کے تین خدا بن گئے اور تو حید کا اور خرم ہو کر رہ گیا  
 غرض کہ ہر جہاں اور ہر طرف ایک ایسے شی کی خدمت محسوس ہو رہی تھی جو نہ جانے کے لئے ہوئے اور ایک ایسی کتاب کی  
 حضرت عیسیٰؑ جو میرے نزدیک سادہ و سادہ رہے ان سارے عیسویوں پر جن کے ذکر ہوئے ان پر جن کے ذکر نہیں

ہوئے سب پر نیا شہر اسلام ہوں یہ کب تک ہے انہیں سب پر بھرا انان سنا و نیم کی رہ گئے ان میں کے بہت  
 ان کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ ہم ان سے متاثر نہ ہوں اور ان کی کلمہ علیہ السلام کی شان انہیں کچھ ایسا نہ ہو  
 ہیں قبر میں سپرد ہمارے ان کا میں میں علیہ السلام میں ہوئی ہو چکے ہوں کہ ان کی قبر میں کے لئے ہو  
 بعض روایات میں ہے کہ ان کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار تھیں جو ان کے لئے ہوئے ہوں کہ ان کے لئے ہوئے  
 صلوات اللہ علیہم اجمعین کنز الکریم :

## دوسرا باب

### دنیا کے چند مشہور مذاہب اور ان کے تہذیب

کہا مذہب کی ضرورت ہے : ہر ایک کے لئے جس کو وہ مذہب ہے اس لئے اس کی تہذیب کی ضرورت ہے  
 زندگی کو اس لئے ضرورت ہے کہ وہ اس میں رہ سکے اور اس میں رہنے کے لئے اس کی تہذیب کی ضرورت ہے  
 تہذیب کا مادہ ہر آدمی کی زندگی میں اس کے لئے ضرورت ہے اس لئے اس کی تہذیب کی ضرورت ہے  
 کی دنیا میں لادھرمیت کی کوئی جگہ نہیں ہے اب یہ کہہ سکتے ہیں کہ مذہب ہر آدمی کی زندگی میں اس کے لئے ضرورت ہے  
 ہو سکتا ہے جس پر خدا نے اپنی پسند کی مہر ثبت فرادی ہو تو اس پر جو سے نہ وہ اس کے ساتھ باقی ہو اور  
 زندہ اور انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں انسانیت کے ہر طبقہ میں یہ عبادی ہو یہ عبادی کی روشنی بنانے کی کوئی اور  
 اسلام ہے قرآن کے نزول کے وقت وہاں صرف چند مذہب کا پتہ تھا : (۱) یودیت (۲) عیسویت (۳) ہندو  
 (۴) مانائیت (۵) بدھ مت (۶) ان کے علاوہ جو مذہب بھی تھے وہ ان کے لئے تھے ان کے لئے تھے ان کے لئے تھے  
 مشاہیر ہم اس کے غور سے ان سب مذہب کا پتہ کریں گے اور ثابت کریں گے کہ ہر مذہب میں ایک حق  
 اور ایک باطل ہے اس لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
 اور تہذیب رہنے کے لئے آیا وہ اسلام اور تہذیب رہنے کے لئے آیا وہ اسلام اور تہذیب رہنے کے لئے آیا وہ اسلام اور تہذیب رہنے کے لئے  
 انہیں ہے ان کو روکنا نہیں ہے صرف ان کے لئے ہی نہیں ہے ان کے لئے ہی نہیں ہے ان کے لئے ہی نہیں ہے ان کے لئے ہی نہیں ہے  
 اسلام میں ہے اس لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے علاوہ ہر طرف سے ہر مذہب غیر مقلوب ہے۔ چونکہ شیخ عبد الرحیم دینا آئن یسٹل بہت ادا ہے اسلام کے  
علاوہ کسی اور مذہب کو بھلا ہے گا تو اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ حالانکہ پہلے اب کہنے والا ایک نیکو شخص ہے۔  
اس سبب عالم بھی ڈالنے چاہیں۔ دو بار اس اسلام کے تعلق کو غلط کریں

بہودیت حضرت موسیٰ کے پیروں کی کتاب ہے ان کے لئے تو ریت نازل ہوئی تھی مگر عجل کے بعد وہ بیوقوف  
ہو گئی تو ریت اپنی اصل شکل عیوب میں باقی نہیں رہی نہ اسلام ہی کے وقت موجود تھی پہلے اس کے تمام اہل نعمت  
پہن کر ختم کر دیے گئے تھے یہ ایک تاریخی حقیقت ہے تاریخ بہودیت نے فرما دیا ہے کہ بخت نصر نے پوری قوم عیالی اسرائیل  
دو سو رویت کی حامل تھی، کو عددن و فرزند لڑتا رہا یا غارتہ کہ نام پیرس لوٹا لیں ہر ملک لگا دی ہر شہر بھلا ڈال  
(تاریخ بہودیت) ساری قوم کی گرفتاری کے بعد بخت نصر ہودوں کے بادشاہ صددیاد کو بھی اپنے ساتھ لے گئے  
لے گیا باقی چھین کر اس کے بیٹے اس کی لنگھوں کے سامنے طرح طرح کے غذاؤں سے قتل کئے گئے آخر میں بادشاہ کی  
اکھیں بھڑائی گئیں کہ پھر خوشی کی کوئی تدبیر نہ دیکھ سکے دماغ ہو جاتا۔ نفسیاتی کے لئے بچہ میری کانٹا لگا کر لیا  
تو ریت مقدس کا جو حال ہوا اس کی نفی ملتا ہے۔ تو ریت مقدس اور قدیم آسمانی صفت انبیاء کا کہیں بہت  
ظہا لے کر بائبل والوں کے طرفان نے تیری نے ان کی قیلم تاریخ اور اگلے اسرائیلی تاریخ کے ساتھ ان مقدس  
کتبوں کو بھی فکر دیا تھا (الہی انعام برائے) اس کے علاوہ ہر دور میں ایسے فرمان اور ظالم پیدا ہوتے رہے  
جو کچھ پورا اور صفت بہودیت کو ختم کرنے ہی پر عین ہوتا تھا پھر ان کو اس ایک یونانی حکمران ہے اس نے حکم  
دیہ یا تھا کہ تو ریت کا ایک دف بھی جس کے پاس نہ دے مارا جائے (الہی انعام ص ۲۷) اسکے بعد دوسری عالم  
طبیعیات کی انھیں ہے وہ گناہ لاکھ ہودی قتل کر دیا ہے پھر قیصر ہڈن آکسے اور پانچ لاکھ ہودی قتل  
کر دیا ہے اور ان کی ایک ایک شہر مٹا ڈالتا ہے حتیٰ کہ ہر حکم کو کر اس کا نام بھی بدل دیتا ہے اور ایلیا  
دھا جاتا ہے آج دنیا میں تو ریت کے نام سے کتاب ہو رہی ہے وہ یقیناً اہل انصاف ہے بلکہ محض اس کا بھی ترجمہ ہے  
کہ کچھ نہیں جس کے نام سننے میں جو حضرت موسیٰ کے بعد گئے ہیں ان میں حضرت موسیٰ کی وفات اور دفن نہ کیا  
ڈکرتے۔ (استثناء باب ۳۴) میرا آپ یقین کر سکتے ہیں کہ یہ کتاب تو بنی ہو ہو رہی ہے وہی ہے جو حضرت موسیٰ  
پر نازل ہوئی تھی اگر ایسا ہے تو پھر حضرت موسیٰ کی وفات کا ذکر کیا؟ پھر اس میں ایک خاصہ ہے حضرت



جو عقل کا بھی غلط ہے اور عقل کا بھی غلط ہے ایک جگہ لکھا ہے حضرت یعقوب اور اللہ میاں نے خداوند اقدس کی ہوتی ہوئی حضرت  
 یعقوب کی حیثیت لکھی اور اللہ میاں ار گئے و قریب علیٰ ہذا کتاب قدس برٹش ایسٹن فان بائبل ہسٹوری سٹوڈی  
 ۱۹۲۱ء کتاب پیدائش بائبل پر مبنی ہے ہم کتاب میں جو کچھ مذکور ہے اس کے ماننے والوں کا عقائد ہے کہ حضرت  
 عیسیٰ مسیح سے پہلے انبیاء سے ملی ہیں احمد عبد نی کی کتاب میں جو کچھ مذکور ہے اس میں یہ کہہ کر سب پر کھڑا  
 ہو گیا ہے عیسیٰ علیہ السلام میں شکوک تھا لیکن جو عیسیٰ مسیح کی ہیں تمام نامیں کا معنی اور فائدہ اس میں چھپا کر  
 علمائے مشورہ کی اور شکوک کتب کو قبول بنا دیا۔ دو ایک صحت راوی مذکور ہے یہ سب اس وجہ سے ناممکن ہے کہ  
 ان کے لئے دلائل اور نئے نئے دلائل کا ہوا کہ عیسیٰ نہیں مانتے نہ آیا۔ جسے ہم یاہوہ کہتے ہیں یاہوہ کہتے ہیں یاہوہ کہتے ہیں  
 کے قوی تھے یاہوہ دنیائے کا مذکور تھا یہ جو پوچھا وہ بعد میں بنایا یاہوہ دینار اور دینار یاہوہ دینار کے تعلق اس قدر  
 ہو چکا کہ وہ واضح ہو جائیں مانا جاسکتا ہے تو کون اسے تھا وہ اپنے اعمال کو بخیر اپنے کو ان کے مذکوروں کے  
 سوا اور لکھتا ہے؟ یہ بھی لوگ غور کریں تو خود کریں کا بتائی تو لکھتے ہیں؟

**نقصانیت انظریت کا داردار اہل مقدس پر ہے** اہل کی تاریخی حیثیت کی اسے آپ یسوعی ہائی کی  
 علی غیرت میں متنی کی اصل اصل دیا سے ناپید ہے اس کا نتیجہ بلا عمارت باقی ہے اور بس۔ لوقا اور متی  
 سے جو انہیں مذکور ہیں ان کی حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں بزرگ شخصیتیں تھے زمانہ میں ان کے متعلق جو کچھ  
 صدی میں ہی صدی اٹھارہ کے بارے میں اختلاف شہوت ہو گیا تھا اور عیسائی علماء کی ایک بڑی جماعت  
 کو ان پر انہماک یا نسبتا غلطی سے ہے پھر موجودہ آہل کی تعلیم شرک اور کفر سے بھرپور ہے جو آسمانی تعلیمات  
 کے عکس ہیں۔ نیز بہت سی باتیں جن میں اور بہت سی آیتیں ہیں اس کے علاوہ ان کے متعلق جو کچھ مذکور ہے اس میں  
 میں ایک کہیں بھی نہیں لکھا گیا کہ ہر سال اخیلور کے ہوتے تھے تارہ یاہوہ ان کے بچے کے لیے کہیں  
 صدقات انہیں اور جی مختلف ہوتی تھیں بے اندازہ و کچھ تعلق کی تہ نہرت تھیں بے اندازہ  
 نہ ملے جائیں ایک کہ اہل جو نہ تھا اسواری کی طرف سے مستجاب کیا گیا کہ وہ کتب میں نہ ملے ہے وہ کچھ  
 علماء کے متعلق جو کچھ مذکور ہے اس سے بے تعلقی اس لئے کہ یہ شخصیتیں زیادہ تر قرآن سے لے کر  
 لیکن یہ حال عیسیٰ دین میں نہیں ہے اس لئے کہ وہ عیسیٰ کی نسبت میں نہیں ہے۔





زکوٰۃ و حج والداروں پر فرض ہے۔ روزے سال بھر کے بعد ایک ماہ کے فرض ہیں البتہ نماز بخوف و ہرجاء عاقل بالغ  
 پر روزانہ فرض ہے۔ عقیقہ میں گلہ گئے معنی مطلب پر ساری تکلیف کا دار و مدار ہے۔ محل میں نماز پر ہر ایک کی تکلیف کا  
 سبب کناستہ کا طبع ہے۔ لا اذکار الا انما یحییٰ موتی اللہ واللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے  
 رسول ہیں۔ اسلام کا سبب بظاہر یہ ہے کہ اللہ ایک ہے اکی خدا ہی میں کوئی اس کا ساتھی اور ساتھی نہیں ہیں  
 سے آسمان تک سب اس کا ہے اور اسی کی حکومت جاری ہے وہ کیلا ہے اس کے کوئی اولاد ہے نہ  
 بیوی نہ ماں نہ بہن نہ بانی کوئی مقابل اور ہر اس کو وحید کہتے ہیں یہ اسلام کا پہلا عقیدہ ہے (۱) اللہ نے انسان  
 اور زمین کے کاموں کو وقت پر اور خشک ٹھیک چلانے کے لئے کچھ مخلوق ایسی بنائی ہے جو ہر کام کو نہیں آتی ان کو وقت  
 کے میں یہ خود کچھ نہیں کرتے پیش انہیں طاقت ہے البتہ خدا نے حکم دیا ہے اور ان کو کئی کچھ بھی طاقت ہے ان سب  
 پر ایمان رکھنا یہ دوسرا عقیدہ ہے (۲) دنیا میں جتنے رسول آئے وہ سب مجھے حق ان سب کی تعلیمات ایک ہی  
 تھیں آخر میں ہمارے رسول معلوم تشریف لائے ان سب پر ایمان رکھنا اور ان کو سچا جاننا اسلام کا تیسرا عقیدہ  
 ہے (۳) ان کی معرفت جو کتابیں اتریں تو راستہ ان کی رہنمائی اور قرآن وغیرہ ان کو سچ جاننا اور ان پر ایمان رکھنا  
 اسلام کا یہ چوتھا عقیدہ ہے (۴) مرنے کے بعد ہم بھی (۵) اللہ کے سامنے حاضر ہو کر اپنے کاموں کا حساب  
 دیں گے پھر اچھے یا برے کاموں کا بدلہ پائیں گے اسلام کا پانچواں عقیدہ ہے (۶) دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے  
 وہ خدا کے ایک مقررہ انداز سے ہو رہا ہے اس کو موالاس کے اور کوئی گمرویش نہیں کر سکتا ہے اس کو تقدیر  
 کہتے ہیں اسلام کا چھٹا عقیدہ ہے اور ان سب کے مجموعہ کا نام کالہ الا اللہ محمدی رسول اللہ ہے غور  
 کیجئے حضرت آدم سے لیکر حضور تک جتنی تشریف لائے ان کی تعلیمات کا خلاصہ ان عقاید و احکام میں ہے  
 کہ بنیاد؟ انکی تفصیل اسلام کے قانون و آراء میں ہے اور اس کی شرح سنت ہوئی ہے اور یہی دو قواعد ہیں  
 اسلام کا مجموعہ عین جو نامی و غائب اور نامی و بابت ربانی کا پورا دار ورائی خلاصہ ہیں جس انسان کی نجات اور  
 اٹھان کا وہی مذہب اور وہی طریقہ تھا جس ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو ہر زمانے اور ہر جگہ  
 اور ہر ملک کے لئے ہو ہر گروہ اور ہر طبقہ کے لئے ہو اور انسان کی تمامی ضرورتوں پر عادی ہو اور اس کا  
 بر غلط غیر اللہ کے دہندہ سے پاک ہو۔ یہ ساری خوبیاں صرف اسلام میں ملیں گی نہ کہ ہر فرقان میں

جو آج چودھ سو سال کے باد جو دہ ماہ کی اسی طرح سے محفوظ ہے جیسا کہ نازل ہوا تھا۔ اور جس کا یہ کھلا منجر ہے کھیل  
 سے جہاں آدمی از سر بار کھڑا ہے اور جو ہر روز دنیا کے ہر حصہ میں بڑھا جاتا ہے۔ اور سال میں لاکھوں کی تعداد  
 میں زبانی نہ لایا جاتا ہے یہ وصفت نہ انجیل میں ہے نہ تورات میں نہ زبور میں... مذکورہ میں اور دنیا کی کسی  
 ملکی کتاب میں اور نہ آج دنیا کی کسی کتاب کا کوئی نمائندہ ہو جو ہے جیسا کہ قرآن کے آج بھی چار لاکھ حافظہ موجود  
 ہیں پھر قرآن اور اسلام کا ہر حکم عقل اور فطرت کے مطابق ہے اور وہ تمام دنیا اور تمام مہمانوں اور تمام گروہوں  
 اور تمام ملکوں کے لئے ہے اسلام اپنے خدا کا نفاذ رب العالمین تمام مہمانوں کا پالنے والے کے مبارک نفاذ  
 سے کرنا ہے اور اپنے رسول معظم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت رحمۃ للعالمین تمام عالموں کے لئے رحمت  
 ہوتا ہے یہ وہ امتیازات ہیں جو اسلام کے علاوہ ہرگز نہ کسی مذہب کو حاصل نہیں ہیں پس اسلام ہی سب  
 عالم کا مذہب ہے اور وہی واجب بیرونی اور حق ہے۔ جیسا کہ تمام آسمانی کتابوں کی تعلیمات اس میں موجود ہیں اسی اسلام  
 تقدیر کر رہا ہے اور اسلام کی بیرونی ہی سے ملنے والے مذہب کی بیرونی خود بخود ہو جاتی ہے پس اسلام ہی حق ہے  
 اور حق ہی اسلام ہے مبارک ہیں وہ جو ایمان لاکر اسلام کی پیروی کرتے ہیں اللھم علی کلکلمۃ صلی علی  
 من جاء بہ (جزیرہ الفضیل میری کتاب قرآن اور اس کی تعلیمات میں دیکھی جاسکتی ہیں۔)

فضائے جہاں ہے مودب مودب کوئی واجب الاحترام آ رہا ہے  
 رسولوں کا سرتاج اماموں کا ہادی خدا کا مدار الہام آ رہا ہے

## پیشرو اب نبیوں کی بشارتیں اور شہادتیں

صلوات حضرت علیؑ نے بشارت دی یا قیومؑ محمدیؑ ائمتہ احمدؑ۔ جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہو گا  
 (قرآن حکیم) ————— اقرآن حکیم میں اس کا تذکرہ بار بار آیا ہے۔ کہ حضورؐ کی آمد کی پیشین  
 گوئی تو رات و نین میں موجود ہے یحییٰ و زکریا مکتوباً و شہداً یعنی التورۃ و الانجیل۔ اور قرآن و احادیث  
 لفظی زبانی و اولین و آخرین کے صحیفوں میں ہی ان کا ذکر ہے ایسے اہل کتابوں کا بھی ایک سرسری مطالعہ

۱) حضرت موسیٰؑ حضرت موسیٰ نے فرمایا میرے خدا نے مجھ سے کہا کہ تجھ سے تیرے بھائیوں سے میری شانزدہ ایک فی سید کروں گا۔ کتاب استغاثہ آیت ۱۸ اور جو کہ میں (خدا) اس سے کہوں گا وہ اس سے کہے گا۔ (استغاثہ آیت ۱۹) یہ اشارہ ہے آیت قرآنی کی طرف مانتے طریق علیٰ اھوئی انھوں نے جو کچھ وہ خود نہیں کہتا بلکہ وہ جی ہے جو وحی کی جاتی ہے وہ فالان پر وہ سن ہزار قدیموں کے ساتھ آیا۔ (استغاثہ ۲۲: ۲۳) فتح کرنا میں انہیں صمدیہ کرام کا شکر گزار آفسٹور کے ہمہ کار تھا۔ بیچو بخاری شریف اور تاریخ کی دوسری کتابیں

۲) حضرت سلیمانؑ اعز الابرار باب ۱۶ آیات الخاتیم ۱۶ میں حضور کا حلیہ مبارک ان الفاظ میں ہے حضرت سلیمانؑ نے فرمایا میرا دوست گندم کوں نورانی ہزاروں میں سردار۔ اسکا سر ہر دھن کے نازندہ چکر دار ہے۔ اس کی زلفیں کوئے عیسٰی سے ہیں۔ اس کی آنکھیں کیوڑوں انہیں میں جو وہ ہر سے نماز کے لئے ہوں اور انہیں کیوڑیوں میں شمع ہوا ہے۔ اسے یہ تو علم کی بیٹی ہو ایہ بیروست محمدیم ہے سی۔ تم تعلیم اعلیٰ زبان میں بڑا دیا کہتے ہیں احادیث میں باطل ہیں علیہ حضور کا منقول ہے۔ دیکھو توندی شریف جلد ۲: ۳

۳) جناب میر کا اچھے ایک ہونے کی دعائی تھی ہے جو خدا کی بادشاہت کی طرف جارہی ہے۔ ایک ان میں کی دعا از گوش ہے دوسرا او شہد ہے یہیں وہ کہ دنیا ان کے نظار میں ہے وہ اقدیم میں حضور اور حضرت ابوبکرؓ میں ہمارے دینے جو خدا کی بادشاہت کی طرف جارہے تھے حضرت ابوبکرؓ کے کان دلائے تھے اور حضورؐ راوت پر سورۃ شہد جو میرت ابن ہشام۔

۴) ہر بزرگامیان از بزم میں حضرت داؤدؑ سے کہا گیا یہ میرا ہند بزرگ جس نے میرا جی راضی ہے پورب کی طرف سے برپا ہوا۔ وہ راستوں سے سام لگ رہا تھا جہاں سے کوئی نہیں گزرا جس نے اسکو اپنے پاؤں کے پاس بلایا۔ واقعہ معراج کی طرف اشارہ ہے سورہ نجم میں ہے کہ آپؐ رب تعالیٰ سے قلاب دو سیرن تیرو مکان سے بھی زیادہ نزدیک نہ ہو سکے تھے۔ تفصیل کے لئے کتب تفسیر و تاریخ ملاحظہ ہوں۔

۵) بطور رفت شیخا میر اس سماں معراج عرش فاض برائے محمدؐ است  
۶) اہل کی شہادت انجیل میں حضرت یحییٰؑ نے کئی مقامات پر صاف صاف طریقہ سے حضورؐ کی آمد اور شہادت کی شہادت اور بشارت دی ایک جگہ ہے میں اپنے پاس سے درخواست کروں گا کہ وہ تہذیب دوسرا

فاز تلمیذ (یعنی) بچے کا جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گا دیکھنا باہم آیت ۱۶ یعنی اس کی تعلیمات ہمیشہ  
 رہیں گی اور اس کی نبوت و انکار ہے گی پھر اس کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی شریعت اترے گی آپ نے  
 فرمایا میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ تم سے کہوں پر تم پر دامت ذکر کو کہے لیکن جب بچائی کی روح آوے  
 گی تو تمہیں ساری بچائی کی راہیں بتا سکے گا کیونکہ وہ اپنی نہ کہے گی بلکہ جو سنے گی وہ کہے گی (دیکھنا ۱۶-۱۸)  
 مگر وہ ہم میں ہے کہ وہ نہیں پوتا ہے اپنی طرف سے بلکہ وہ وہی ہوتی ہے جو اس کی طرف کی جہاتی ہے یہی  
 ہی حضرت موسیٰ نے بھی یہی صیغہ بتائی تھی۔

۱۶) وید کی شہادت اور یہ کہ ایک شہر میں ہے ہر ایک ترجمہ یہ ہے وہ خلوق سے نہیں ڈسے گا۔ اور ثابت  
 سماج عرفان والا ہو گا اس کا نام ہر امت ہو گا ایک اور جگہ ہے ایک شخص دہاڑوں میں "ہماست" نامی  
 ہو گا۔ گجروں کے ملک میں رہے گا اور اس کے ساتھ اتنا اور گجروں کی باندھیں گے یہ وید (دیکھنا ۱۶)  
 کتاب فضل ظہیر صلا اس سے صاف اور کھلی شہادت اور کیا ہو سکتی ہے۔

۱۷) ہماست نامی گواہی (آیت) میں اولیٰ العمر نبیوں اور رسولوں کے ذکر میں ایک نام ذوالکفل بھی آئی ہے  
 یعنی کفل والا روح الصافی تفسیر کی ایک نئی کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ اس کی تصدیق یہ زیادت مختلف  
 میں جو صحیح نہیں ہیں (صفحہ ۱۷) اگر کفل کو آپ کا معرب مان لیا جائے تو نزدیک کوئی وجہ نہیں اور  
 آپ ہماست نام کا مولد تھا (۱۷) عریضہ ہماست نامی نے اپنے آخری وقت میں اپنے شاگرد رشیدین کے اس  
 سوال پر کہ آپ کے بعد کوئی ہیکو برائیت دے گا فرمایا میں ابلا۔ یہ نہیں ہوں جو زمین پر آیا اور آخری بدھ

ہوں۔ اپنے وقت پر دنیا میں ایک اور بدھ آئے گا۔ مقدس روتن دل محل میں دانائی مبارک

عالم کائنات ان ذوالکفل علیہ السلام جو غنائی حقان میں ظاہر کرتا ہوں وہ بھی ظاہر کرے گا وہ  
 ایک محل اور خاص مذہبی نظام زندگی کی میری طرح تبلیغ کرے گا۔ شہداء نے یہ سکر من کی ہم اسکو  
 کیسے بچائیں گے فرمایا وہ تیرے نام سے موسوم ہو گا۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء کے اخبار رسد میں ایک  
 بدھ مت کا مضمون شائع ہوا تھا جس میں اسی لفظ "میر" کا ترجمہ یہ شائع ہوا تھا۔ وہ جن کا نام "میر"  
 ویا اور سلناک (الرحمہ اللہ) میں کی گئی صداقت ہے یہ الخیر ہے۔

۱۸) ہندوستان کا ایک مشہور مقام ہے۔ عبد العظیم مدنی لکھا ہے

افلت ثنوس الاولین و ثمنسنا  ابد اعلیٰ افنی لعل لا تغرب  
 پھر خدا و رشتہ دار ہیں (۱۵) وہ ساری اگلی دھونی کے صابون کی طرح ہے  
 یعنی وہ لوگوں کو غفلت و زہلہ سے دور کر کے پاک صاف کرے گا۔ یہ نشان ہے دیکھو کہ (۱۹) دہ عربی ہوگا  
 اس کا ہاتھ کے خلاف اور سب کا ہاتھ اس کے خلاف ہوگا (پیش باب ۱۶-۱۲) تاریخ نے ثابت کر دیا  
 کہ آپ ہی کی ذات گرامی منی جس نے ہر باطل پرست کے خلاف اپنا ہاتھ اٹھا یا اور ہر باطل پرست آپ کے خلاف  
 اٹھ اٹھا یا۔ (۱۶) "خلو محمد یبد ذو دودی ذلا دئی" ذبیحان بیان پ - ۱۲) وہ تھکے مجھ دلی لعل علیہ  
 دلم انہ وہ دیکھ کر محبوب ہیں میری بہان مبارک ہیں وہ تھکے گھٹیں بستے ہیں وہ جو تیری حمد کریں گے وہ  
 جتنے سے لگدستے ہوئے ایک کے خواں بناتے ہوئے زبور باب ۸۴) بلکہ لیلے خود قرآن نے گواہی دی ہے کہ  
 کیا کہ ہے اور کبھی یہ حضور کی ہمد الش اور بیت کی تکرار ہے "صدق قرآن ہی نے نہیں بلکہ اسلام کے شورش  
 ہر دیکھ کر انھوں نے بھی ان الفاظ کے سوا کسی چیز میں شرف نہیں دیا زبور کا یہ لکھ کر ہے کہ کہ سوا اور کوئی بلکہ  
 نہیں ہو سکتی انسانیکو میرا یہ نام کیا حق لفظ "صلی" بخوالہ سیرۃ ابنی جلد اول مولفہ علامہ شمس (۲)  
 (۱۲) اشارت برکت میں نے تیری دعا آجیل کے حق میں قبول کر لی ہاں میں نے اسے برکت دی  
 اور بار آور کیا اور اسے بہت فضیلت دی اس سے بارہ امام پیدا ہو گئے اور یہ وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ  
 نے حضرت ابراہیم سے کیا چنانچہ حضرت موسیٰ کی پہلی کتاب توریت میں لکھا ہے کہ یہ وعدہ خدا تعالیٰ نے میرے  
 ابراہیم سے حضرت اسماعیل کے متعلق کیا تھا۔ آیات مذکورہ میں وعدے تعالیٰ نے تین باتیں بتائی ہیں (۱) میں نے  
 اس (حضرت اسماعیل) کو برکت دی (۲) اسے بار آور کیا اور بہت کچھ فضیلت دی (۳) اس کو میری قوم کر دیں گا۔  
 (۱) میں نے حضرت اسماعیل کو برکت دی اور بہت کچھ فضیلت خدا کا یہ وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ حضرت اسماعیل  
 کی اولاد میں حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے اور العزم بابرکت فضیلت ماب عظیم انار بغیر پیدا ہوئے۔  
 (۲) اسے بار آور کیا اسے میری قوم کر دیں کہ حضرت اسماعیل کو وعدے اور اکثر عنایت کی جن میں بارہ امام  
 پیدا ہوئے اور وہ ایک عظیم الشان قوم (حق اسماعیل) بن گئے۔ اور حضرت اسماعیل کی اولاد میں ایک صاحب  
 برکت و فضیلت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا اور اسے یہ وعدہ پورا ہوا اور اسے بغیر کو ایک کامل پیر



کی حیثیت سے دنیا میں بھیجا تاکہ آپ توحید کی اشاعت کریں اور اہل پرستی کو مٹائیں۔

(۱۳) روشن شریعت | اہل عبارت عربی بخط عربی -۱-

وہو صریحاً مسلمان یا داناس مستعید | اور کہنا خدا سینا سے نکلا اور میر سے چمکا  
کامر حو فوج پاراں، وانا میر پوش قوش | اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا اس کے ملازمین  
مہینویش وراث کاموالود ہسپان یا | شریعت روشنی کے ساتھ ہوگی شکر ملا کہ نوریت  
ہر دنا دوش مہر پلان مسئلہ کبر صامایم | کتاب پنجم باب ۳۴-۳۵-۳۶ آگے کا اہل عرب  
ہو و شلا و تامل اعداد ص | اسے اور قد و فلان کے پہاڑ سے آسمانوں کو

حالت سے چھپا دیا اس کی سنائش سے زمین بھر گئی (کتاب حقوق باب ۲-۳)

محاورات و لغات قدیم جغرافیہ عرب اور تحقیق قدیم و جدید کی تحقیقات سے ثابت ہے کہ کوہ فاران  
کے علاوہ دنیا میں اور کہیں نہیں۔ جو فوج کو محکمہ میں واقع ہے۔ اور اس نے ان بشارات کے مصداق  
ہمارے پیغمبر میں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ نوریت اور انجیل سے بھی یہ بات پایہ صداقت کو پہنچتی ہے کہ مکہ معظمہ  
کے گرد وے پہاڑوں کو کوہ فاران کہتے ہیں۔ سر سید احمد خاں اپنی تصنیف لطیف خطبات احمدیہ میں تحریر  
فرماتے ہیں کہ (کوٹلی ریو) بابت ان تو یہ ملاحظہ فرمائیے کہ ایک فاضل یو دی کا معنی خیر مصنون چھپا تھا  
جس نے اس نے لکھا تھا کہ آیات مذکور میں فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا اور اس کے ہاقد میں شریعت  
روشن کی معنی یہ ہیں کہ شریعت عربی زبان میں وی گئی اور اس سے قرآن مجید برآمد ہے نور و گن اب  
فاضل مصنف کی اس تحریر سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ "فاران" ہی وہ مقام ہے جہاں قرآن اسلام  
اور پیغمبر کلام آیا یعنی فوج کوہ فاران و مکہ محکمہ فاضل مصنف ان شعروں میں اس امر کی بھی شہادت  
دیتا ہے کہ لفظ فاران صرف سب کے لئے ہی ہے۔ اب جو لوگ انکو زمانہ ان کے شقائق پر لے  
اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ ستم اللہ علیہ و علیٰ آلہ و سلم و علیٰ آلہ و سلم و علیٰ آلہ و سلم

(۱۵) انجیل مولیٰ | اہل عبارت عربی بخط عربی ..... ترجمہ اردو

تلاقی مقرر بخانا جیخا کا مولیٰ یا فیہم | قالم کرے گا تیرا معبود وجود تیرے لئے نبی محمد





(۷) سواروں کی بھڑی | اس عبارت اختصار کے پیش نظر حذف کے ترجمہ پیش ہے۔

اور ایک جوڑی سواروں کی دیکھی ایک سوار گدھے کا اور ایک سوار اونٹ کا اور خوب متوجہ ہوا کتاب  
انعامہ نبی باب (۱۲ آیت ۷)۔ جناب اشعیاہ نبی اذروئے الامم خدا کی کچی پستخیز قائم کرنے والوں کا ذکر  
سورہ بالا آیات میں کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ ان میں ایک گدھے کا سوار تھا اور دوسرا اونٹ کا یہ بشارت  
منترک ہے کہ حضرت عیسیٰ اور ہمارے پیغمبر کے متعلق ملگدھے سوار سے مراد جناب علی اور اونٹ سوار سے مراد  
آخرت میں علیؑ علیہ السلام ہیں۔ اونٹ سوار ہمارے پیغمبر کے سوار اور کوئی نبی نہیں ہوتا تھا ہے۔ اونٹ مخصوص ہے  
عرب کے واسطے اونٹ کا ذکر اسے توڑیں خود بخود عرب کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ عرب میں حضرت  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار اور کوئی پیغمبر نہیں ہوا اسلئے اس بشارت کے مصداق بھی وہی اور صرف وہی ہو سکتے ہیں  
(۱۸) ایک اور بشارت جس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے :-

سب فوٹوں کو بولادوں گا اور سب فوٹوں کا آئے گا اور اس گھر کو بزرگی سے بھروں گا کہ خداوند  
 خلاق نے (کتاب بھی بنی باب ۱۱ آیت ۷) - مندرجہ بالا عبارت میں بھی بنی نے آنحضرت کی رسالت  
 کی بشارت دی ہے۔ آنحضرت کے اساماء مبارک احمد و محمد اور آپ کے سوا کسی غیر کا نام اس مادہ  
 کے نہیں رہیں اس بشارت کے مندرجہ بالا یہ صرف آپ تک ہیں۔

(۱۹) قیومؑ کا انتظار! جب محضرِ سچ پہ دعوتِ جہے تو یوں دلیں نے پردہِ علم سے کانہوں اور دلوں

کون کے پاس بھیجا تاکہ ان سے پوچھیں کہ وہ کون ہیں چنانچہ وہ لوگ گئے اور ان سے گفتگو ہوئی اس نے  
 (وہ بھی) اقرار کیا اور انکار دیکھا اور اقرار کیا کہ میں کرتاس (دفعہ) نہیں ہوں اور انہوں نے پوچھا اس سے  
 پھر کون کیا تواہاب ہے؟ اور اس نے کہا میں نہیں ہوں انہوں نے کہا کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب  
 دیا نہیں، تب انہوں نے اس سے کہا تو کون ہے؟ تاکہ ہم جواب دے سکیں ان کو جو ہوں نے پہچان لیا  
 ہے۔ اپنے نہیں کو کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا میں ہوں آؤ اور اس کی جو جگہ میں پہلانا ہے۔ سیدھا کر راستہ  
 خداوند کا جیسا نبی اشیاء نے کہا اور وہ جو پیچھے گئے تھے۔ دہل گئے۔ اور انہوں نے پوچھا اور اس سے  
 کہا۔ تو کیوں مہطبار کرتا ہے۔ یہ کہ تو نہ کرتاس ہے اور نہ الیاس اور نہ وہ نبی آؤ پوچھا باب ۱۔ آیت ۲۰  
 وہ نبی جس کا دست شریک آسمان ہے اس کا اطلاق پہلے آخر الزماں پر ہے۔ مذکورہ آیات میں دو  
 مقام پر وہ نبی کا لفظ آیا ہے۔ حضرت عیسیٰ سے سوال کیا گیا ہے کہ کیا تم حضرت عیسیٰؑ کی ہوا انہوں نے انکار کیا  
 پھر ان سے کہا کیا تم الیاسؑ ہو اس سے بھی انہوں نے انکار کیا پھر سوال ہوا کہ کیا تم وہ نبی ہو عیسیٰ نے  
 وہ نبی ہونے سے عیسیٰ انکار کیا۔ اس کا کہتے حسب ذیل نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

(۱) حضرت عیسیٰ کے زمانے میں لوگ حضرت عیسیٰؑ حضرت الیاسؑ اور اس نبیؑ کے منتظر تھے۔

(۲) اس نبی کا تذکرہ مسیح اور الیاس کے بعد کیا گیا ہے اس لئے ان لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ وہ نبیؑ  
 حضرت عیسیٰؑ اور الیاسؑ کے بعد زمانہ میں مبعوث ہوں گے۔ یہ وہ بشارت ہے کہ جس کی دشمنان اسلام  
 نبی تردید نہیں کر سکتے ہیں۔ کاش لوگ غور کرتے اور ہمارے حضور پر لگان لے آتے۔ اور نجات پاتے  
 (۳) حضرت عیسیٰؑ کی مشہور بشارت ایہ امور میں نے تم سے کہے۔ یہ کہ تمہارے ساتھ ہوں۔ لیکن  
 یہ کہیکھو اس پاک روح جس کو باپ بھیجے گا۔ میرے نام سے ہر بات تم کو سکھائے گا اور یاد دلا دے گا  
 تم کو باتیں جو کہ میں نے تم سے کہی ہیں۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴۔ ۲۵۔ ۲۶)

تاہم میں تم سے کچھ کہتا ہوں یہ بھلا ہے تمہارے لئے کہ میں سے میں چلا جاؤں۔ کیونکہ اگر میں  
 نہ جاؤں تو یہ کہیکھو اس تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (انجیل یوحنا باب ۱۶)

عید مسیح سے چند روز پہلے یوحنا نے قیاس کیا کہ میں اب گرفتار ہونے والا ہوں اور میرا وقت قریب



جنت کی بشارت جس کی نسبت خدا نے فرمایا ہے۔ وَاَنْزَلْنَاكَ بِالْحَقِّ الْبَلٰغِیْنِ ط

۲۴) ”سلع کے باشندے ایک گیت گائیں گے پہاڑ کی چوٹیوں پر سے لاکاریں گے“ (کتاب یحیاء باب ۲۲) میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص توفیق اللہ کی معصوم لڑکیوں نے اس کے خیر مقدم میں گیت گائے جس کی تفصیل آئندہ آئے گی۔ ”سلع سے مراد قدیم کتب میں یہ منورہ ہے اور اس نام کا ایک شہر بھی شہر ہے۔ (۲۴) عرب کی بابت الہامی کلام عرب کے صحرا میں رات کا لوگے اے دو اینوکے قافلہ... پانی

کے کرہا سے کا استقبال کرنے آؤ۔ اسے تہا کی سرزمین کے باشندوں! روٹی سے کئے بھاگنے والے کے سنے کو کھلو۔ کیونکہ تیرے تلواروں کے سامنے سے۔ ٹنگی تلوار سے اور بھی ہوتی کمان سے اور جنگ کی خیریت سے بھاگے ہیں... کیونکہ ہم کو خداوند نے فرمایا کہ ہنوز ایک برس میں ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس میں شہر کی ساری جنت بھائی ہوگی... اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ بھاگنے لگے البتہ خدا

اسرائیل نے یوں فرمایا۔ (کتاب یحیاء باب ۲۲۔ آیات ۱۳۔ ۱۴) ان آیات میں رسول کریم کی ہجرت کا ذکر ہے (۱) یہ سب کی بابت الہامی کلام ہے یہی عرب سے تعلق رکھتا ہے (۲) جسے تلواروں کے سامنے سے اور شہر جگ سے بھاگے ہمارے جو کہ سے چل کر مدینہ شریف سے گئے (۳) پانی کے پہاڑوں کا استقبال کرنے آؤ انصار مدینہ کے لئے حکم ہے چنانچہ انصار مدینہ نے ہمارے کہ گئی تھی واضح

کی اس کی تفصیل آئندہ آئے گی یہ انصار و اذان اور اس سے تھے۔ دو ان حضرت ابراہیم کے پوتے کا نام تھا (۴) ایک برس میں قیدار کی جنت بھائی رہے گی ”شکرین“ کہ نبی قیدار تھے۔ اور اس میں نبی کوئی کے مطابق ایک سال میں ان کی جنت کا حاتم ہو گیا۔ (قیامی حدیث جتہ لہ جو موت ط)

(۲۵) ان پر ہر کو کتاب دی گئی کہ اسے پڑھ اور وہ کہتا ہے کہ میں ان پڑھوں پڑھ نہیں سکتا ہوں۔ (یحیاء باب ۲۹) بخاری شریف اور تمام حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ پہلی بار جب غار سرا میں حضور پرہی آئی اور حضرت جبریل ائینا نے فرمایا اقدار پرہی تو تین بار اسی حکم پڑھو کہ جواب میں اپنا نیک جو آپ نے فرمایا وہ بھی کہ مانا انصار میں پڑھ نہیں سکتا ہوں۔ (بخاری جلد اول باب بدر الوعی) کیا اس سے زیادہ صداقت نبوتی لی کوئی اور دلیل ہو سکتی ہے۔ سب ہی جانتے ہیں ہمارے سرکار اسی تھے اور خدا

نے خود ارشاد فرمایا ہے: **تَحَقَّقَتْ فِي الْاُمَمِ مَرْكُزَاتٌ مُرْتَفِعَةٌ**۔ اسیوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ (سورہ  
 حجرہ ۱۰۱)۔ سادہ اور سلیطہ کی بنیاد بنائیں ہیں جس سے الہامی اور آسمانی کتاب میں بھری ہوئی ہیں ہم نے مختصر  
 صورت ۲۵ کا ذکر کیا ہے جو حیات دل اور صبح دانا انسان کے ایمان لانے کے لئے کافی والی ہے۔

.....

## چوتھا باب

### — حالات قبل از بعثت نبوی —

**نظام عرب**۔ عربوں میں عربوں کی نظام حکومت رائج تھا قبیلہ کا سردار بادشاہ تھا وہی سود و زبان کا وزیر  
 اور ایک ایسی قاعدہ بنی تھی جس میں لوگ بین و جزیرہ، اقصیٰ اور شام، صنعاء، مشور میں تھے اس میں عربوں  
 قبیلہ یا قاعدہ کو کہتے تھے۔ صنعا میں سب سے بڑی سلطنت تھی جہاں ۳۷۲ سے عربی مہاجر آئے تھے  
 تھے۔ ذوالخاسم یہاں کا بادشاہ تھا جو دین نبوی رکھتا تھا اس نے جو ان کے یہاں لوگوں کو آگ میں جلا دیا  
 کا وہ قہر پھر صنعا پر آکر رہا۔ نامی ایک عیسائی امیر سلطان ہو گیا جس نے صنعا میں باغیوں سے خانہ کعبہ  
 پر حملہ کیا اور خدا نے اسے برباد کر دیا جس کا ذکر سورہ بکیر میں ہے۔ اسی ماں چارے بھڑکے تھے لانے۔

**علوم عرب**۔ عرب میں کھنسا عام نہ تھا گوشت بہشت نبوی پورے صوبہ حجاز میں صرف اناؤ کی کھنسا  
 تھی اس لئے قرآن نے ان کو اُن کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ شاعری میں بھی وہ خاص ممتاز تھے حتیٰ کہ عربوں  
 میں شہرت کو بھی قصص، استعار اور کئی خصوصیت سے سمجھتے تھے۔ اسی طرح نجوم، طب، قیافہ، ادب، صنعت، ساز  
 و آلات، ان کے لئے کوئی خیال کرتے تھے۔ پڑوسیوں کو عربوں اور راجاؤں کے ساتھ ہر قسم کا نظم و حد  
 رکھنے بات بہت پر تھوڑا دین تھا آئیں اگر ایک بار کبھی کسی لڑائی شروع ہو جاتی تو صدیوں  
 تک اس کا سلسلہ ختم نہ ہوتا تھا۔ جو آا اور شراب ان کی کھنسی میں پڑتی تھی ان کی جہالت اور بے  
 کا اندازہ اس سے ہو جو کہتا ہے کہ وہ لڑائی میں پورے پورے گھرانے کے گھرانے نقل  
 کر ڈالتے تھے کہ اس کے پیٹ میں جو بچہ ہوتا ہے چھپ کر بچے کو قتل کرتے۔ ان میں بعض  
 قبیلے بھی تھے جو اپنی مٹیوں کو اپنے ہاتھوں سے قبر کھود کر زندہ گاڑ دیتے تھے۔



اسی سے ان کی دوسری بلا خلیقوں کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ تم قتل قتلو ہم  
 عرب کے قدرتی حالات اعراب جزیرہ نما ہے اس کے ایک طرف بحر منہ درہ سری طرف  
 بحر احمر سری طرف صلیح عمان اور چوتھی طرف دریائے فرات ہے۔ یہ پانچ ٹہسے حصوں پر  
 منقسم ہے۔ ان کا رقبہ ۱۲ لاکھ مربع میل ہے جو جزیرہ سری اور فرات سے جوگنا اور امریکہ کا ڈیوڈا  
 ہے اور دنیا میں سب سے بڑا جزیرہ نما ہے۔ بطول میں جنوب شرق سے شمال مغرب کی طرف  
 ۵۵۰۰ میل اور عرض میں شرق سے مغرب کی جانب ۱۲۰۰ میل ہے عرض البلد ۱۳ سے  
 ۵۵ تک اور طول البلد ۳۲ سے ۶۰ درجہ تک واقع ہے چھاز۔ کوہ سراقہ سے شام تک ہلکا گیا ہوا ہے  
 مشہور شہر مکہ۔ مدینہ۔ جدہ طائف میں واقع بھی اب شہر تیار ہے موجودہ سعودی حکومت  
 اس کو بڑا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اکی زخیزی کی کوشش ہو رہی ہے نجد کوہ سراقہ شرقی حصہ  
 کو کہتے ہیں جو تین عراق تک پھیلا ہے۔ اسکا مشہور شہر ریاض ہے۔ جہاں موجودہ سلطان امیر  
 سعود رہتے ہیں۔ اس میں بہا نام بڑا چشہ ہے۔

قیامت (وہ حصہ ہے جو بحر قزح سے لیکر کوہ سراقہ تک پھیلا ہوا ہے۔ یمن۔ وہ ملک ہے۔  
 جو نجد کے جنوب بحر منہ درہ کے ساحل تک شرق میں حضرموت اور عمان تک پھیلا ہوا ہے۔  
 عربوں کی پیادہ اور بحرین کے علاقوں کے مجموعہ کا نام ہے عرب کو عرب پوچھنے و بلیغ کے کہا  
 جاتا ہے۔ یا اس وجہ سے کہ اس میں صحرا و میدان ہیں۔ عرب میں بیٹن کم ہوتی ہے۔ زیادہ علاقے  
 پہاڑی اور ریگستانی ہیں۔ پیداوار کم ہوتی ہے۔ پیادہ ہیں۔ یمن کا علاقہ نسبتاً ذخیرہ جہاں  
 گہواں دل و ذخیرہ پیدا ہوتا ہے۔ بقیہ علاقوں میں پتوں کے کنارے اور ساحلی خطوں میں کچھ  
 پیداوار ہوتی ہے اونٹ محبوب ترین جانور ہے جو سواری بھی ہے اور غذا بھی ہے۔ دودھ  
 اور گوشت زیادہ تر غذا ہے۔ لوگ بانی کی تلاش میں ایک مقام سے دوسرے مقام منتقل  
 ہوتے رہتے ہیں۔ بادش کے بانی کو تالابوں کی صورت میں جمع کر لیتے ہیں۔ تین سے سال بھر

تاک نامہ دیا گیا ہے۔  
 ذریعہ معاش اودنٹ کھائیں کہیں۔ قالین۔ چترے کے برتن اور دوسری چیزوں کی تجارت  
 کرتے ہیں۔ چھٹی پاڑی اور محنت مزدوری عام طور پر ذریعہ معاش ہے۔ شہر کے لوگ اچھی اچھی  
 تجارتوں کے مالک ہیں جہاں ہر ملک کی چیزیں ملتی ہیں خصوصاً مکہ مکرمہ کے ایام میں خاصی  
 بڑی منڈی معلوم ہوتا ہے۔ طائف میں پھل اور میوے بہت خوب پیدا ہوتے ہیں کتنے میں  
 حضرت ابراہیمؑ کی دعا سے خدا نے شام کا یہ زمین قطعہ حجاز میں بھیج دیا تھا اس نے اگر پہلے خانہ  
 کعبہ کا طواف کیا تھا جس سے اس کا نام طائف ہو گیا۔ بینک کی زمین میں کسی زمین کے خواص  
 پیدا کر دینا عقل کے بھن خلاف نہیں۔ خدا کی قدرت اس سے بھی زیادہ ہے۔

پیدا و ایدہ اودنٹ۔ پھیر کر یاں دسبہ گائے دہاں کے جانور میں گائے کم دھن بن بالکل نہیں ہوتی  
 ہے۔ کہوں کہی۔ باجرہ۔ محجور طائف میں میوے اور دھن میں نارج دہاں کی پیداوار میں۔  
 بعض موصحات ایدہ کی لڑکیاں لڑکیاں کہیں۔ قالین خیمے۔ شکرے اور دوسری ضروری  
 چیزیں تیار کرتی ہیں۔ شہر میں کپڑے بننے کے کارخانے قائم ہو گئے ہیں۔ جہاں قریاں بنائیں  
 جانا زین بنتی ہیں۔ اور ایام حج میں ساری دنیا میں پہنچتی ہیں۔

بعض اور حالات ۱۱۔ حجاز میں کوئی ندی نہیں ہے البتہ عراق میں جلد اور فطرت دوڑے  
 دیا گیا جن میں ہما زراں بھی ہوتی ہے زمین دور نہروں ہیں جن میں نہر سیدہ بہت مشہور ہے  
 عرب میں ہندوستان کی طرح مختلف مذہب کے لوگ آباد نہیں ہیں۔ رعایا اور بلوایا کا عام مذہب اسلام  
 ہے البتہ کتب و ہوا زیادہ گرم و خشک ہے۔ سردی میں سردی اور گرمی میں گرمی زیادہ ہوتی ہے  
 عرب میں جنگل بھی ہندوستان کی طرح نہیں ہیں۔ زیتون اور بھول کے درخت کہیں کہیں پائے جاتے ہیں  
 محجور کے باغات البتہ کثرت میں۔ غاروں میں لکڑی کا استخراج زیادہ ہے جو تھوڑا اور سنگا یو راوا  
 حجاز ریلوے کے زائد میں شام سے بھی آنے لگی تھی جو پھر جاری ہو کر شام سے آتی ہے۔





قومی کردار عرب ہا ملیت در مذوں کے کم نہ تھے۔ لیکن بعض خوبیاں بھی تھیں۔ ہماں نواز تھے۔ وعدہ کے پابند تھے۔ بہادر تھے، شاعری، نجوم، طب، قیادہ شامی، رب دانی اور قوت حافظہ میں ممتاز تھے۔ دنیا معاملات میں مختلف تھے، شرک زیادہ تھے۔ ات۔ جزئی۔ منات، لغوث، تسر۔ و دہیسیہ بنوں کی پرستش میں سرشار تھے۔ بود و دھناری اور مومند بن بھی تھے۔ لیکن مومند بن کی تعداد انگلیوں پر گننے کے قابل تھی۔ ابن ابوبکر صیقلی، زید بن عمرو۔ و قرقین نوفل۔ عبد اللہ بن جیش خاص طور سے مشہور ہیں ان کے علاوہ ایک گروہ بھی موجود تھا جن کے نزدیک تشرف و شرف مذہب و دین کوئی چیز نہ تھا۔ سارہ پرست بھی تھے جو ستاروں کی پوجا کرتے۔ کار گاہ عالم میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کا خالق ستاروں کو بتائے گا، کم بھی تھے، عظمیٰ عبادوں سے لوگوں کے دل اپنی طرف کھینچنے اور کہنے کہ آسانی حکومت میں ہو، خاص داخل ہے۔ (المطلع بطل و مین)

عرب کے دو خاص فرقے حضرت شامہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی اپنی کتاب حجتہ اللہ علیہ العالیین تحریر فرماتے ہیں کہ اس وقت عرب میں دو خاص فرقے پیدا ہو گئے تھے اور بالآخر انکی کثرت ہو گئی یہی ایک ناقص اور دوسرا ناقضہ فاسق فرقے کے افراد چار بابوں اور دوسروں کے سے کام کرتے تھے۔ وہ بالعموم فاجر میں مبتلا رہتے تھے۔ مذہبی باتوں کا پاس رکھا کم کرتے تھے۔ گویا یہ دائرہ ملت سے خارج بھی بے دین تھے۔ فاسق ایک سیم اطمینان انسان کی مانند مذہبی محسوس و مخفیات کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ انہیں نبوت والہام سے انکار تھا۔ وہ انبیاء کی سیر و کوا قابل اتباع انہیں سمجھتے تھے۔ وہ شہادت میں مسترد و دراکر تھے۔ تاہم وہ جلتے تھے کہ سوسائٹی ان سے متحر اور بیزار ہے اور اس لئے وہ عام اعراب سے خائف رہا کرتے تھے۔ دوسرا فرقہ درناقدہ ہجامل اور غافل لوگوں کا تھا۔ یہ بھی مذہب کی جانب فوج نہیں کرتے تھے۔ قریش اور دیگر قبائل عرب کا خیال کے تھے ہننا چڑھنا نے تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان لوگوں کے متعلق یہاں ہے یہی ہے ہضوح خطاب کیا ہے لَنْتَسْمِعَ مِنْهُمْ قَوْمًا۔ مَا اتَّخَذُوا مِنْكُمْ دِينًا قَوْمًا۔ تاکہ تم ایسے لوگوں کو مراءوی کرین جیسے پاس کوئی مراءوی کرنے والا نہیں ہو چکا۔

ایام جاہلیت کا ایک نظارہ | اعراب جاہلیت کا اعتقاد تھا کہ آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اسی کا خالق خدا ہے لیکن اس کے ساتھ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ بعض فرشتے اور ارواح بھی ایسے ہیں۔

خاص اہتمام و انتظام کرنے کے واسطے ذہن کے سربراہیں جو اپنے سرکش کرنے والوں کو اعدا دیتے ہیں۔ یعنی جو  
 انسان ان کی (فرشتوں اور ارواح) پرستش کرتا ہے۔ وہ اس کی ذاتِ ثانی اور اولاد میں برکت دیتے ہیں نیز  
 کوٹھنہ اور ان ارواح فرشتگان کی ہر نہ ایک باوجود یا غلطی کے سمجھتے تھے ان کا ایک اعتقاد یہ بھی تھا کہ ہر ذرات  
 ذات اپنے دوسرے بالائے ہر حال شایانِ شان نہیں اور اس کے ناموں میں اتحاد و تراحم ہے۔ لیکن اس پر نادر نے  
 ہر اٹھارہ کی تھا کہ (معاذ اللہ) فرشتے خدا کی بنیاں میں اور خدا فرشتوں سے ہمارے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ فرشتے اسکو  
 سربراہِ مخلوقات کہہ پجاتے ہیں۔ خدا برادرِ راست مومنوں کی باتوں کی اطلاع نہیں لے گا۔ ان کا اعتقاد تھا کہ دنیا میں  
 جو کچھ ہونے والا ہے خدا نے تعالیٰ نے اسے عقیدہ کر دیا ہے۔ چنانچہ جس جبری جنت اللہ کا قول ہے کہ اعرابِ اہل بیت  
 اپنے مظاہرہ و اعتراف و قدیم کا ذکر اصرام کہتے تھے۔ یہ بھی عقیدہ تھا کہ عالمِ بالا کے ایک خاص مقام پر حوادث  
 جبروتِ حق ہوتے رہتے ہیں۔ ہرگز خدا رسیدہ انسانوں نیز قرب فرشتوں کی دعا میں وہاں اس پر ہر ترقی  
 دیتی ہیں۔ مگر اس کی صورت ان کے دہنوں میں عینہ ایسی تھی جیسے شاہی درباروں میں وزیروں اور امیروں کی  
 شامت و شادمانی اور آپ تم پر کسی میں بھی کسی سے چھپے نہ تھے۔ یہ لوگ لوگوں اور لوگوں کے بڑے عقیدہ تھے  
 معارف و معادلات کے وقت جہونی جہونی کنزوں پر کچھ کچھ لکھتے اور ان کو چاروں طرف پھینک دیتے تھے اور  
 ان کے اعتقاد میں آتی ہوئی ملاں بانی حق۔ اکثر یہ نہ دیکھتے تھے اور نہ ہی جانوروں کے ہونے سے شک نہ  
 لگوان لیا کرتے تھے۔ اگر کوئی جانور یا جانچنا سے آتا جو دامنِ طرک کل کر کسی کارائے کات جلتے تو بیک  
 لگوان بھانپتا تھا اور اسے سنا کرتے تھے علیٰ ہر القیاس و انیس سے بائیں جانب کورائے کات بھانپتا لگوان تھی  
 جسے ہمارے تھے اور اس طرح تعادلات کا نام طیرۃ رکھتے تھے۔ اعراب سنت لستے تھے کہ اگر انماں کو ہم جو جائے  
 کا کوئی خیر کی قربانی کریں گے۔ لیکن کام ہو جائے پر وہ بہت ہی قربانی کر دیتے تھے اور اس بنا پر قربانی کا نام  
 ان کی اصطلاح میں عقیدہ تھا کہ عالمِ نور پر تبادلات قربانی ناپید یہ فعل تھا ان لوگوں کا اعتقاد تھا کہ اگر کوئی کابلہ  
 سونہرا یا جاسے تو ایک چھوٹا سا بندہ اگر کوئی مقول کے سرسینے کل کر آسمان پہنچتا ہے تو اسے جیسے دقاہ اور  
 طیرۃ کی کہتے تھے۔ ملک میں بہت سستی خاصہ تھی کہ قضاۃ کعبہ میں بہت ہر فرد کے لئے الگ الگ بیت  
 رکھے ہوئے تھے۔ اور ان کی پرستش کی بانی تھی فیصلہ ناکہ ہر نفس کا موجود ایک ہر اعتقاد۔ اسات اور ناکہ

بقول بہرہ قسم کی ترقی ترقی ترقی اور ترقی روائی اور واپسی کے وقت اکو چوتھے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام  
 کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ ہر اسم فاعلی تقدیر انسانی برہمہ احمد اور مجبئی طور پر اچھایا برائے اسے ہیں۔ ان کا یہ بھی عقیدہ تھا  
 تھا کہ بارش کا ہونا یا نہ ہونا بھی ستاروں ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ زمانہ ہماہیت میں عورتوں کی حالت کا غصہ بہ  
 تھی۔ مرد باکل خود مختار تھا۔ درجنوں عورتوں کو قبضہ میں لے لیتا تھا۔ ارباب کے قواعد مقرر نہ تھے۔ کہ کس  
 کس شے کی عورتوں سے کھانچ کیا جائے۔ اس زمانہ میں ایک نسب بہرہ کے خلاف کا بھی رواج تھا۔ جسے اعراب  
 ٹھہراتے تھے۔ یعنی کہ کوئی شوہر اپنی بیوی کے کسی خاص عضو کے بھونکنے کی قسم کھاتا تھا۔ اور اس پر عمل کرتا  
 کرتا تھا۔ اعراب ہماہیت لڑکیوں کی ولادت ہو جب شرم و باعث ننگت مار کھینچتے تھے۔ اور اسلئے انھیں  
 زندہ دفن کر دیتے یا مار ڈالتے تھے۔ یہ رسم ہندستان میں بھی تھی۔ شوہر کے مرنے کے بعد سوتیلہ بیٹا۔ یا اس کے  
 نہ ہونے کی صورت میں کوئی اور قریبی ارشدہ وارچوہ کے سر پر چادر ڈال دیتا تھا جس کے معنی یہ تھے کہ  
 چادر ڈالنے والا شخص بیوہ کی شوہر کی کا حق ہے۔ یہ رسم ہندستان میں بھی موجود ہے۔ اور نہایت افسوس ہے  
 کہ بعض جاہل مسلمانوں میں بھی بیوہ کے سر پر چادر ڈالنے کا رواج ہے اگرچہ اس کے معنی وہ نہیں ہیں جو عرب میں  
 لے جاتے تھے۔ بیوہ سال کے بعد اونٹ کی چند خشک نیکیاں یا تو کسی کتے پر سے یا بٹے ہی کے کندھے پر سے  
 اپنی ہیئت کی طرف پھینک دیتی تھی۔ اور اس کا یہ مطلب تھا کہ اب اسے مرحوم کا خیال نہیں۔ اور نام نہ نہیں  
 عورتیں اپنے شوہر کو سبکوں سے گود کر ان پر نیل سے نقش و نگار بناتیں اور سر میں مصنوعی بال لگا پاتی تھیں۔  
 امام جہن میں عورتیں گھر کے سب آدمیوں سے علیحدہ رہتی تھیں اور ان کے کھانے پینے کے برتن علیحدہ کرتے  
 جاتے تھے۔ ان ہندو میں اب بھی یہ رواج موجود ہے۔ بالخصوص بقول خواجہ حالی

عرب کچھ نہ تھا ایک جزیرہ نہ تھا کہ بیوہ نملکوں سے اس کا جہد تھا  
 نہ وہ غیر عورتوں پہ ہڑکھڑکیا تھا نہ اس پر کوئی غیر قریاں روا تھا

تمدن کا سپر پڑا تھا نہ ساسیہ  
 ترقی کا تھا وہاں قدم تک نہ آیا

نہ آتے وہو ایسی تھی روح پرورد  
نہ کھو ایسے .... سامان تھے وہ میر

نہ سبزہ تھا صحرا میں یہاں نہ پانی  
زمین نیگوش اور نہ آتش فشاں  
پاناز اور تیلے سراپ اور میاں  
و کھیتوں میں ملکہ نہ جنگیں میں کھیتی

نہ وہاں بھوکا نہ دشتی جلوہ گر تھی  
وہی اپنی فطرت پر پہلے بشر تھی  
چار اور صحرائیں ڈیرہ تھا سب فنا

کھیں آگت بھنی تھی دال بے محابا  
ہوت سے تھے تلباشہ بدول سے شہا  
کرشوں کے راجت کے تھا سب کوئی

وہ دنیا میں گھر سب سے پہا خدا  
ازل میں نشیت تھے تھا جس کو ناکا

وہ اک بت پرستوں کی تہہ نہ بنا تھا  
قید قید کا اک بہت جدا تھا  
یہ عزتے پہ وہ ناکہ پر نہ لقا

مناں از ظلمت میں تھا ہر انداز

پہل ان کے جتن تھے سب ستیا  
شاہوں میں کھڑا تھا ان کا زمانہ  
یہ وہ تھے ملک و قنات میں جاکت

کہ قابل ہما پیدا ہوں خود جس سجود  
کنول جس سے کھل جا میں دل کے مل سر  
نقد آب باراں پہ تھی زندگانی  
لو ڈسا کی پست باد صبر کے طوفان  
کھجوروں کے بھندار و خوار مغیباں

عسبر اور کل کا ثبات اس کی پختی  
نہ پوٹان کے مسلمہ دفن کی خبر تھی  
خدا کی زمین بن جیتی سر پہ سر تھی  
تھے آسمان کے ہیرا تھا سب کا

تھیں تھا کو اک پرستی کا چہرہ  
بتوں کا عمل سو بہ سو جہا بجا تھا  
ظلموں میں کا بن کے تھا فدیہ کوئی

ظہیل ایک معمار تھا جس بنا کا  
کہ اس گھر سے ابلے کا چشمہ بھٹے کا

بہاں تین تو تھیں ثابت رہ رہا تھا  
کسی کا بیل تھا کسی کا سفا تھا  
اسی طرح گھر گھر میں اک خدا تھا

ایہ ہمیں راغا فاران کی چوڑی

ہر رنگ لوٹ اور ار میں تھا یگانہ  
نہ تھا کوئی قلاؤں کا تازیانہ  
دہندہ ہر رنگ میں تھا ایک جیسے



نہ ملنے تھے ہرگز ہواڑ بیٹھتے تھے  
 جو دھولیں آپس میں لڑ بیٹھتے تھے  
 بلند ایک ہوتا تھا گرداں شرار  
 وہ بکر اور غلب کی نامی لڑائی  
 قبیلوں کی کردی تھی جس نے صفائی  
 دھجکا کوئی ملک و دولت کا قناد  
 اس طرح اک اور خوں ریز پیدرا  
 رہا ایک مدت تک آپس میں برپا  
 سب اس کا کھاپے پر آگئی تھی  
 کہیں تھا مویشی چرانے پہ بھگڑا  
 لب جو کہیں آنے جلانے پہ بھگڑا  
 یونی روز ہوتی تھی تکرار ان میں  
 جو ہوتی تھی پیداکسی گھر میں دستر  
 پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے شور  
 وہ گودا سی نفرت سے کرتی ہنٹالی  
 بچان کی دن رات کی دل لگی تھی  
 نعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی  
 بہت اس طرح انگو گداری تھیں یہاں

سلجھتے نہ تھے حب بھگڑ بیٹھتے تھے  
 تو صد ہا قبیلے بکر بیٹھتے تھے  
 تو اس سے بھڑک اٹھتا تھا ملک سارا  
 صدی میں آدھی انہوں نے گولی  
 تھی اک اک ہر سو عرب میں لگائی  
 کر شہد اک ان کی ہمارت کا قناد  
 عرب میں لقب حرب اٹھ چوں کا  
 ہماخوں کا ہر طرف جس میں دریا  
 کہ گھوڑ دوڑ میں چہند کی تھی کئی  
 کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ بھگڑا  
 کہیں پانی پینے پلانے پہ بھگڑا  
 یونی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں  
 تو خوف شامت سے بے رحم مادر  
 کہیں زندہ گڑا آتی تھی اسکے ہمار  
 جنے سامنے جیسے کوئی جھنڈ والی  
 شراب ان کی گھٹائی میں گویا پڑی تھی  
 عرض ہر طرح ان کی حالت بری تھی  
 کہ بھائی ہوئی تھیں یہاں

ایک قیمتی سبق | عرب جاہلیت کا ہونقہ اوپر کے سطور میں کہہ چکا ہے آج اگر خود سے دیکھئے  
 تو مسلمانوں میں بھی سب نہیں تو ایک برا حسد دیکھنے میں آتا ہے وہی تو ہم پر ہی وہی باطل ہر ہی وہی نفرت  
 بازی وہی غرور اور نخوت وہی بد اخلاقی اور بد کردار کی جو عودوں میں تھی آج ہمارے ایک بڑے  
 (۱) ایک دنش پر لڑائی ہوئی تھی ستر ہزار مارے گئے ۹۹۹ عیسوی سے ۱۰۰۰ عیسوی تک جاری رہی

میں ہے حالانکہ اسلام نے ان سکون کو جو خدا تعالیٰ کا سبق ہے اور ہر قسم کی بد اخلاقیوں کو راکھ  
 حق خلق کی مضبوط غارت نہیں کی ہے وہ لوگ جن کو اسلام عجیب انکو تو یہ سچو رکھ کر خالص توحید پر قائم  
 جانا چاہئے اور صرف ایک خدا کو ہی ہر قسم کے نفع و نقصان کا مالک جانتا ہوا ہے اور اس کی مخلوق کی خدمت  
 کر کے اور اسکے اور اسکے رسول کے حکم کی تابعداری کر کے اسکو راضی کرنا چاہئے تب یقیناً ہم اپنے لیے سچے  
 اور ہر پہلو پر سچے ہیں اور باری تعالیٰ بدل سکتی ہے کہ ہم نے انفلک کے گرد ان یوں بھی دیکھے ہیں  
 (دینی)

## بغث کے پہلے ساری دنیا کی حالت

عرب کے علاوہ قبل ہجرت نبوی ساری دنیا پر اندھیرا چھایا ہوا تھا جسکی قدسے تفصیل ملاحظہ ہو  
 اور آج ترقی کا ہوا کرنا جانتا ہے لیکن اسوقت ہر حالت کدہ تھا اور اصل پوچھو تو دینی اور  
 اخلاقی لحاظ سے آج بھی ویسا کا ویسا ہی ہے۔ اسوقت اہل یورپ دون بہت کی پوجا کرتے تھے۔

پادری ڈیون پورٹ صاحب اور دیگر انگریز مورخ شہادت دیتے ہیں کہ اس وقت عیسائی مذہب کے زیادہ  
 کی گندہ کی حالت میں اور کوئی مذہب تھا چنانچہ رہنمایان دین اور پادریوں کی بدعات اور حیا سوزو  
 کار فی افعال اس لہامی مذہب کو شرم ہے تھے۔ اس مخلوق نے خدا کے واحد و قادر کے تحت چڑھ کر  
 اہل موجودوں کو ٹھانڈا کیا تھا۔ علم و ہنر اور مذہب تمدن کا وہ نام و نشان کہنے لگا تھا۔

ندہ دور دورہ تھا عبرانیوں کا مذہب و انقبال نصرانیوں کا  
 پرانندہ و فتنہ تھا یونانیوں کا پریشاں تھا شیرازہ ساسانیوں کا

جہاز اہل روم کا تھا و گنگا تا

چرخ اہل ایران کا تھا ٹاٹا (صالی ج)

ایشیا یہ براعظم عام طور پر کفر و فسادات اور باطل پرستی کی خندق میں گڑ گویا دم توڑ رہا تھا  
 روحانی اور اخلاقی روت گویا اس کے جسم سے نکل چکی تھی۔  
 پھر اہل تواب مصر اپنے کو عیسائی مذہب کا پیرو بتاتے تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ

جناب شیخ کی شخصیت۔ اہمیت والوہمیت کا دور دورہ تھا اور انہیں مباحثہ پر بحث کر کے اس پہ  
 میں آئے دن ایک نیا فرقہ پیدا اور نہ متنازعہ نہ تھا۔ ہر ایک فرقہ اپنے  
 مقابلہ میں دوسرے کو بدعتی اور کافر کہتے تھے اور اس لئے اسے فکا کر دیے اور زندہ جلا دیئے  
 کو ثواب اور اپنی نجات کا باعث سمجھتے تھے (امثل لکھن ۷۳)

ایران اس سرسبز ملک سے گویا امن و امان سکون و اطمینان۔ اخلاق حسنی کہ انسانیت کو  
 کر گئی تھی۔ کشت پرستی کا بازار گرم تھا گھر گھر آئینہ موجود تھا۔ صیروں سے یہاں کشت پرستی اتنی تھی  
 بزرگ در شاہ ایران کا تاج پیروں اور عواہرات کے وزن سے اس قدر بوجھل ہو چکا تھا کہ سر نہیں  
 رکھا جاسکتا تھا بھت میں سونے کی زنجیروں کے ذریعہ سے علق تھا جس میں بوقت جلوس شاہ ایران  
 سر اڑا دیتا تھا۔ نقیض اور کھجور کی یہ وہ سرحد تھی جس کے بعد کوئی سر نہ تھی۔ (امثل و نقیض ۷۴)  
 روم دنیا کی سب سے بڑی سلطنت تھی یہاں بہ اخلاقوں اور بدکاریوں کی آلودگی  
 چل رہی تھیں بادشاہ کا نام لہنا جرم اور اس کی طرف نظر بھر کر دیکھنا باعث قتل تھا زنا کو کشت  
 شہر انجاری ہوا نظرم تعدی شرک اور بت پرستی عام شیوا تھا تو سید خدا شناسی اور اچھے سلاطین  
 کا نام و نشان نہ رہ گیا تھا۔ بتوں پر اودھ بھینٹ دینی باقی قتل و لادین بھی کوئی جرم نہ تھا

چین بادشاہ حاکم خدا کے اسمانی کافر زندہ سمجھا جاتا تھا بہت پرستی عام تھی۔ لیکن یہ بت بادشاہ  
 سے گھٹیا درجہ کے ہوتے اور اس لئے اس کے ماتحت اور محکوم سمجھے جاتے تھے  
 غرض تھا جگم کو بہالت نے گھیرا کہ دل سے کیش و کنش سے نکلیں

ہند آریہ ورت میں بت پرستی مخلوق پرستی۔ عتاسر پرستی کا دور دورہ تھا۔ دیکھا  
 جنگ مہابھارت سے بہتر ہی ختم ہو چکا تھا۔ ہندوؤں پر پوران اور دیگر کتب جو قریب تیر لاکھ  
 نقیب بنائی جاتی ہیں حکومت کر رہی تھیں جن کی رو سے ہست سے انسانوں کو اذکار خدا  
 کا درجہ دیا جاتا تھا۔ مزید برآں مصیبت یہ کہ عجیب و غریب فرقہ بام اسکی کے اثرات تمام

اور اہل علم و فضل نے مقدس آمیزہ درخت افعال جہاں سوز اور فواجبات کا سرخ پھل کر رہا تھا۔

غرض ہند میں ہر طرف تھا اندھیرا کہ تھا گمان کن کا لہریاں سے ڈرو

مذہب کی پوچھ تو پتیش کر دے دیوتا مہو دھتے۔ جتنی کہ گائے اور اس کا گوبر بھی پوتر اور قابلِ شرف

کچھ اچھا تھا اور رنگ پوچھا اس دور قحطی و تنہا میں بھی جاری ہے۔ یہاں گائے کے خدا اعلیٰ سنا

خدا تھا درخت خدا تھے ورنہ خدا تھے پھر خدا تھے غرضیکہ خدا کے سوا ہر چیز خدا تھی

الغرض مشرق کیلئے غربت شمالی ہو یا جنوب تمام دنیا اور اعلیٰ دنیا کفر و منکرات کی آلودگی میں

لوٹا ہو رہے تھے۔ اور اس وقت دنیا کو روحانی ڈاکٹر اور اخلاقی معالج کی اشد ضرورت تھی

ایک غیر متنبی کو حرکت ہوئی اور قدرت نے ہمارے آقا کو اس منصب پر سرفراز فرمایا، مفسر یہ کہ

وہ قومیں جو ہیں آج غمخوار انساناں درندوں کی اور ان کی طبیعت بھی کیساں

جہاں عدل کے آج بھاری ہیں فحشاں ہست دور پہنچا تھا وہاں ظلم و طغیاں!

ہے آج جو گلوں باں ہیں ہمارے وہ تھے پھیرے آدمی ہمارے

ہنر کا جہاں گرم بازار ہے اب جہاں عقل و دانش کا ہوار ہے اب

جہاں ابر رحمت گہرا ہے اب جہاں بن برستا لگا رہا ہے اب

نہن کا پردہ تھا وہاں نشانِ تک مسند رکی آئی ز قہقہہ موجِ دہان تک (حال)

نہن کا پردہ تھا وہاں نشانِ تک

غرضیکہ یہ حالت تھی اور ہمارے عالم کا ذرا نہ نئی رحمت نبی کامل اور فرشتہ نبی کامل علیہ السلام کی

نسب نامہ از حضرت آدم تا حضور صلی اللہ علیہ وسلم!

نسب نامہ مبارک از حضرت آدم (۱) حضرت آدم (۲) شیت (۳) ہاشم (۴) قینان (۵)

نسل (۶) بار (۷) اخوخ (۸) متوشلح (۹) کک (۱۰) حضرت نوح (۱۱) میاد حضرت نوح و آدم (۱۲) (۱۳) ہمال (۱۴)

اسام (۱۵) ہاشم (۱۶) شام (۱۷) یجر (۱۸) قح (۱۹) راعون (۲۰) شام (۲۱) نوح (۲۲) میاد (۲۳)

دیان (۲۴) نوح و آدم (۲۵) اسام (۲۶) حضرت ابراہیم (۲۷) قح (۲۸) یجر (۲۹) شام (۳۰) ہاشم (۳۱) نوح (۳۲)

نسل (۳۳) ہمال (۳۴) نوح و آدم (۳۵) اسام (۳۶) حضرت ابراہیم (۳۷) قح (۳۸) یجر (۳۹) شام (۴۰) ہاشم (۴۱) نوح (۴۲)

(۳۳) اہام (۳۳) افتاد (۳۳) عیسیٰ (۳۳) حسان (۳۳) عتقا (۳۳) اراکو (۳۳) بلخی (۳۳)  
 بحر اسفند (۳۳) ہر اسے (۳۳) یسین (۳۳) حران (۳۳) الراعا (۳۳) صلیبا (۳۳) عفت (۳۳) عفتی  
 (۳۳) ماکی (۳۳) ناخو (۳۳) فاجم (۳۳) کاخ (۳۳) بدلان (۳۳) یلدم (۳۳) حر (۳۳) ناسل (۳۳)  
 ابی العوام (۳۳) مساویل (۳۳) بر و (۳۳) عولس دوم (۳۳) سلمان اول (۳۳) المربع (۳۳)  
 او اول (۳۳) عدنان اول (۳۳) قبل مسیح (۳۳) میل اول (۳۳) قبل مسیح (۳۳) میل (۳۳)  
 ثابت (۳۳) سلمان دوم (۳۳) المربع دوم (۳۳) المربع (۳۳) او دوم (۳۳) او (۳۳) عدنان دوم  
 (۳۳) معد ثانی (۳۳) ترار (۳۳) مقر (۳۳) ایاس (۳۳) عدکہ (۳۳) خزیمہ (۳۳) کناز (۳۳) الفخر  
 (۳۳) مالک (۳۳) فخر (۳۳) غالب (۳۳) لوسے (۳۳) کب (۳۳) امرہ (۳۳) کلاب (۳۳) عبد مناف  
 (۳۳) ہاشم (۳۳) عبد المطلب (۳۳) عبد اللہ (۳۳) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. (۳۳)  
 حضرت آدم سے تقریباً ۶۰ سال بعد والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف تھیں عبد

پیر آپ کا سلسلہ آبائی سلسلہ میں مل جاتا ہے (تاریخ ابن ہشام جدول ۱۷۷)  
 ایک تحقیقی بحث حضرت ہاجرہ کو اکثر یہودیوں و نصاریٰ لوڈی بتاتے ہیں اور اس واسطے بنی اسرائیل  
 کو مختارات کی نظر سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا درجہ بنی اسرائیل کے برابر نہیں ہو سکتا۔ مگر وہ یہ  
 ثابت کرنے سے عاجز ہیں کہ ہاجرہ لوڈی تھیں البتہ اس کے مقابل میں ہمارے پاس ثبوت ہیں کہ  
 وہ لوڈی نہ تھیں۔ (۱) جب اسعیل اور اسحاق جوان ہوئے تو ان کے والد نے اپنے فرزندوں میں  
 ملک تقسیم کیا۔ اسعیل کو تمام بوناقی کے مشرق میں ہے جناب اسحق کو دیا۔ اور ان کو اپنے نامان کے فرزند  
 (۱) یونے کا موش ملا و عرب حضرت اسمیل کو عنایت کیا اور اسطرح یہ اپنی نامان (مصر) کے قریب  
 اسکی طرف یمن کا علاقہ دی نظر کے حصے میں آیا۔ تو تربت و نامان کے مطالعہ سے پایا جاتا ہے کہ اس زمانہ کی  
 شہر کے مطالعہ میں اسکی دور است میں دی بوناقی تھی۔ پس اگر ہاجرہ لوڈی ہوتیں تو یہ کہو کہ  
 ممکن تھا کہ ان کے بچے اسمیل کو ملک دیا جاتا (۲) خدا نے تعالیٰ کے ہاں سارہ اور ہاجرہ کا مرتبہ  
 ۱۔ خدا نے ہاجرہ کے درجہ کو (۲) (۱۲) انساب پرورش

خدا نے سارہ کے دروغم کو سنا ۲۵-۱۲ اکت چھ لکھ ۱۲ خدا نے نام رکھا ابوہ کے فرزند اسماعیل کا  
 (۱۲-۱۰) کتاب پیدائش خدا نے نام رکھا سارہ کو فرزند احمات کا (۱۵-۱۱-۱۰) (۱۱) خدا نے برکت دی  
 ابوہ کے فرزند اسماعیل کو (۱۵-۲۰-۱۱) خدا نے برکت دی سارہ کے فرزند اسحاق کو (۲۵-۲۰-۱۱)  
 (۲۱) خدا ساقی تھا اسماعیل کے (۲۱-۲۰-۱۱) خدا ساقی تھا اسحاق کے (۲۴-۲۰-۱۱) (۲۵-۲۰-۱۱) قوموں اور  
 بادشاہوں کا باپ ہو گا اسماعیل (۲۵-۱۶-۱۱) قوموں اور بادشاہوں کا باپ ہو گا اسحاق (۱۴-۱۶-۱۱)  
 من رجب بالا آیات سے خدا نے تعانی کے نزدیک ملی بی سارہ اور ملی بی ابرہہ اور ان کی اولاد کا ہم رہنے  
 ہونا ثابت ہے۔ اور اس سے ہم استدلال کرتے ہیں کہ ابوہ کو مذہبی تنظیم (۲۴) ملی بی ابوہ کی نصیبت  
 ملی بی سارہ خدا کے فرشتے ابوہ کے سامنے خود آکر سے اور ان کو خدا کا حکم سنایا کرتے۔ (کتاب پیدائش ۲۵)  
 خدا کا ملی فرشتہ کھلی ملی سارہ کے سامنے نہیں آیا۔ سبکی بندت حضرت ابراہیم کی معرفت ملی۔ (کتاب  
 پیدائش ۱۱) ان مختصر مگر مضبوط دلائل سے ہم بآسانی معلوم کر سکتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے ؟  
 مؤلفین کھیا ل اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مذکورہ بالا تفہیم کے مطابق حضرت احنی اور حضرت اسماعیل  
 اپنے اپنے ملک میں آباد ہوئے۔ دونوں ملکوں کی سرحدیں ملی ہوئی تھیں وہ ایک دوسرے کے دوسریں  
 شریک رہتے تھے۔ چنانچہ کتاب پیدائش کے چوتھوں باب میں درج ہے کہ جب ان کے والد  
 بزرگوار (حضرت ابراہیم) کی وفات ہوئی تو ان کی بھینہ و گھنٹیں میں دونوں بھائی شریک  
 تھے۔ حضرت اسماعیل کی شادی بنت مفاض سید قیلہ بنی جرہم سے ہوئی تھی جو سید کا قدیم  
 ملکان تھیں۔ علاوہ ان میں مفاض سردار قیلہ تھا۔ در خلاصہ تاریخ العسبر پرفیسر سید یوسف (۲۵)  
 حضرت اسماعیل کی اولاد خدا نے تعالیٰ نے بنی اسماعیل کو سب وعدہ بڑی برکت دی تھی  
 ان کے بارے میں ہے۔ تو ان لوگوں نے عرب کو بھی باہم تقسیم کیا اور اس میں خلقت بکھلا آباد  
 ہوئے چنانچہ وہ مغرب میں نہ مال شریک جنوب میں یمن تک وہاں بنی قیلہ آباد تھے (اور  
 ان کے بنی اسرائیل کی آبادی شام تک جا چوئی۔ اور اس طرح مثل ابراہیمی مال مصر شام  
 اور ہندوستان میں ہو گئی۔ نیز ان کا قبضہ ہندو اور دیگر اقوام کے ایسے بندرگاہوں اور ساحلوں

ہر ہو گیا۔ جو گویا ترقی اور تجارتی ترقی کے مرکز تھے۔ حضرت اہل بیت کے بارہ بیٹوں میں سے قیدار  
 انابت نامور ہوا اس کی اولاد کے گرد فواج میں آباد ہوئی قیدار نے خدا پرست مہاب اور دادا کی  
 مانند مقدس عبادت گاہ (خانہ کعبہ) کی نمایاں خدمات کیں۔ قیدار کی پھانسیوں پشت میں عدنان  
 ہوئے اور یہ اپنے بھائیوں میں ممتاز تھے انہیں کے بھوئے بھائی (عک) نے میں میں حکومت کی بنیاد  
 ڈالی۔ (تاریخ مروج الذهب ص ۱۲۱) عدنان کی وفات کے بعد اس کی اولاد کو قبیلہ بنی جرہم نے  
 مغلوب کر کے انھیں مکہ سے خارج کر دیا اور وہ اس علاقہ پر قبضہ کر لیا بنی جرہم آج عدنان کے رشتہ  
 ناموں تھے۔ مگر اس وقت بہت بدستی اور باطل پرستی کی گندگی میں مبتلا تھے۔ اہل عدنان مثل اپنے نانا  
 جرہم کو (ابراہیم واسطیل علیہ السلام) موصد اور خدا پرست تھے اور بہت پرستی کو شریک سمجھتے تھے۔

عدنان دوم کی پندرہویں پشت میں ایک پرہیزگار شخص قحطی ہوئے اور اپنی قوم کے منتشر ملک  
 کو جمع کر کے متحد کیا۔ میں مکہ کا انتظام جمہوری اصول پر کیا چنانچہ (۱) رفادہ یعنی حاجیوں کی حکومت  
 کا انتظام (۲) سقاہ پانی پلانا اور دارالندوہ یعنی مجلس مشاورۃ اور قومیت کعبہ کے صیغہ اسی نے  
 قائم کئے تھے (تاریخ ابن خلدون ص ۱۱۱) قحطی کے بعد ان کے فرزند وغیرہ (عبد مناف) پھر ان کے  
 فرزند عمرو (مصر) یہ ہاشم) بعد ازاں عبد المطلب پھر ان کے فرزند ابو طالب یہ بعد ازاں  
 خاتم مکہ اور سردار قوم منتخب ہوئے رہے۔ عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِ اجدد تھے  
 اور بوقت ولادت با سعادت آپ ہی شریف مکہ تھے۔ آنحضرت کے والدین گوار حضرت عبد اللہ نے  
 جو بیس سال کی عمر میں بی بی آمنہ (رضی اللہ عنہا) بنت وہب سے نکاح کیا۔ وہب قبیلہ بنی زہرہ  
 کا سردار تھا۔ شادی سے کچھ عرصہ بعد آپ کو سفر شام کرنا پڑا۔ مگر راہ ہی میں سفر سخت کا وقت آگیا  
 در آپ وہیں نہ آ سکے۔ اور شہر بدر میں رات گزاری۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت تمام ہی اہل بیت  
 سب نسب کے عرصہ معزز ترین قبائل کے بہتر و پران اور شمع خاندان میں۔

ولادت با سعادت: ۱۲ رجب الاول روزِ پنجشنبہ (۹ اگست ۵۷۰ء) مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۵۷۰ء  
 بمقامِ بیعت صادق بن ابراہیم (۱۲ رجب الاول روزِ پنجشنبہ ۹ اگست ۵۷۰ء) مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۵۷۰ء

کے لئے شریف لائے۔ یہ ولادت باسعادت واقعہ تھا جسے ایک ماہ پہنچا اور زائر آدم عیسیٰ  
 قریباً ۵۵ سال بعد ہوئی۔ رسول اکرم اپنے والدین کے گھر تھے۔ اور اس طرح یہ بشارت ہوئی  
 کہ آپ کو ایک بڑا بھائی ملے گا اور یہاں آپ وہاں آئے۔ انھیں منجلی و سلم علیہ السلام اور صاحبہ و ہدایہ کثیرہ  
 زمین کا درہ و درہ منجلی کا نظریہ تشریف اور ملک کی بہترین شرف تھے۔ اور ان کے گھر میں لایا گیا کہ رسول سلام علیک  
 یا صاحب سلام علیک یا صلوات اللہ علیک۔

سلام اے آمنہ کے مال اسے محبوب سبحانی  
 سلام اے غلج علی سلام اے نور عروانی  
 سلام اے سر وحدت اے سرت پرانی  
 سلام اے روقی آنکھی گنوارہ مستی میں  
 سلام اے صاحب خلق علیہ السلام ان کا کھانا  
 تیری صورت تری سیرت تیرا نقشہ تیرا جلو  
 اگرچہ فقر فخری رتبہ ہے تیری دنیا تیرا  
 زماں غریب ہے اسبندی شیرازہ بندی کا  
 زمین کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے  
 جوقبے نوا بھی ہے گدائے کوہِ آفتاب  
 ترا اور اوسر جو مرادوں ہو تیرا گھر تو  
 سلام اے انیس زنجیر باطل تو نے لے لے  
 اور غارِ حجازی نے یوں فرمایا۔

یہ جہاں میں یوسفین ابرہہ رحمت !  
 چھوٹے تھے جس کی دیتے شہادت  
 دیکھتے تھے اور نوید مسیحا



وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا  
مہیت میں غیروں کے کام آنے والا  
نقیروں کا پلٹا صغیفوں کا ماوے  
شیموں کا والی غلاموں کا مولانا سرور عالم

خوش بختی سے ہر سبت کو بالا کر دے  
دہر میں اسم محمد سے اہمالا کر دے (افغان)

پاک بچپنا اصفیٰ کی ولادت سے آپ کے خاندان کا نام تبدیلہ میں غیر معمولی خوشی ہوئی خصوصاً آپ

کی والدہ کرمہ کو اور جد بزرگوار عبد المطلب کا پیار مسرت تو بہ ہو گیا البتہ یہ ہو کر کھپکھپ گیا آپ اس نومولود

کی ولادت کا خود وہاں شہر اسکو فوراً ہی بی آمنہ کے پاس شریف لائے اور بچہ کو دھک دھک نہایت خوش ہوئے

پھر آپ کو کچھ نہیں لے گئے اور سجدہ شکر کے بعد بچہ کے چھوٹے پھلنے اور سعادت ہونے کی دعا کی درازا دعا

۱۱۲) آنحضرت کے والد بزرگوار (عبدالشم) وفات پا چکے تھے۔ دادا نے جو انرگ بیٹے کے فرزند کو

ٹکچہ سے نکالیا اور اس کی پرورش و تربیت کا خود بیڑا اٹھایا۔ عبد المطلب خود بیٹی کا بچہ نہ کر چکے تھے۔

اصغور کی ولادت کی اطلاع ثویبہ لوطی نے آپ کے چچا ابولہب کو پہنچائی تو وہ بھی بھوسے نہ مائے

اور فی الفور خبر لانے والی لونڈی کو بھوش مسرت میں آزاد کر دیا۔ (طبری جلد اول ص ۱۳۵)

حقیقۃً ولادت سے ساتویں روز عبد المطلب نے تقریب حقیقہ تمام قبیلا کو مدعو کیا اور ان کی خاطر تواضع

کام سامان اٹلی بیاد پر کیا۔ قریش نے پوچھا کہ آپ نے کونسا نام رکھا ہے جواب ملا کہ محمد مصطیٰ (ابن

شیر ۱۲۹) قوم نے حیرت سے کہا کہ اسے خاندانی نام پھونکر اس اجنبی نام کو کیوں اختیار کیا۔ آپ نے

فرمایا میری آرزو ہے کہ نومولود تمام عالم کی تعریف کا مستحق ہو۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کا اسم

سبارک احمد رکھا تھا اور فرشتے نے انہیں بشارت دی یا ہدایت کی جیسا کہ حضرت ہاجرہ کو بشارت دی

ملکی تھی کتاب پیدائش ص ۱۱۲) ہمارے اصغور کی کمینت ابو القاسم اور اسامہ مبارک احمد۔ محمد۔ حماد

اور مصطفیٰ مجتبیٰ زیادہ مشہور ہیں۔ (المصطفیٰ ص ۱۲۹)

رضا عمت) اصغور نے اول چند روز اپنی والدہ کرمہ پھر ثویبہ لوطی کا وہ وہ چہرہ۔ پھر یہ وطن محمد علیہ

کے حہ میں آئی بھرت کی والدہ ماجدہ اور علیہ بعد یہ نے آپ کے بچپن میں پریشانیوں کی دانقائت خفی

حوادث اور عجیب باتیں دیکھیں جن کی تفصیل کی اس کتاب میں گنجائش نہیں۔

علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو دو دھ پلانے والی دیہاتی عورتوں کے سپرد کر دیتے تھے۔ یہ بیچوں کو اپنے گھر کے بجائیں اور دو تین سال کے بعد واپس لے آتی تھیں ان کی خدمت کا معقول معاوضہ دیا جاتا تھا۔ پھر حضرت عبد المطلب کو بھی خیال ہوا کہ پوتے کو کسی دو دھ پلانے والی کے سپرد کر دیا جائے آپ اس بارادہ سے اس جگہ پہنچے جہاں قلیلہ بنی سعد کا قافلہ مکہ سے باہر سفر تھا جو مکہ کے نوازیدہ بیچوں میں سے لے جانے کے واسطے آیا تھا۔ علیہ السلام نے خود روایت فرمائی ہیں کہ جب میں مکہ اس خیال سے جا رہا تھا کہ وہاں سے کسی امیر میں کا بچہ دو دھ پلانے کے واسطے لاؤں تو اتفاقاً میں نے ایک روہی کا ہمارے گھر کے قریب قیام کیا۔ میں اگلے روز مکہ میں پہنچی یہاں اگر مجھے معلوم ہوا کہ عورتیں پہلی ہی مکہ کے بچے چل کر چکی ہیں مجھے باوجود تلاش و جستجو کے کسی روز نہا کوئی بچہ رضاعت کے لئے نہ ملا۔ میں لاؤں ہو کر واپس چلنے کو تھی کہ اسی زمانہ میں حضرت عبد المطلب میکہ پاہنچے اور مجھ سے دریافت کیا کہ کوئی عورت بغیر بچے کے باقی ہے علیہ السلام نے کہا کہ میں ہوں عبد المطلب نے فرمایا کہ میں ایک شخص کو چاہتا ہوں کہ وہ اس کے سپرد کر سکے ہوں۔ اگر تم پسند کرو (ابن ہشام رحمہ اللہ) بی بی ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے اپنے عزیزوں سے اس بارہ میں مشورہ کیا۔ میکہ کو نہ ہونے مجھے اجازت دے دی۔ حضرت عقیل بن ابی شہر میں لایا اور ام خاتون سے اس کے درمیان کہے آئی (زاد المعاد ص ۱۱۱) بیان کرتی ہیں عام بیچوں کے مقابلہ میں انھوں کو کم قیمت پر معولی طور پر نشوونما پاتا تھا۔ دو سال تک آپ نے بی بی علیہ السلام کا دو دھ پلایا۔ اس اثنا میں آپ پر شہنائی پڑی کہ اس کے عزیزوں کو لاکھ لاکھ تھیں۔ تیس سب برس ان کو مکہ لائیں کہ جو کچھ عیادت آئے ان کو چاہی لیکن حضرت کی والدہ آمنہ خاتون نے بخیال صحت آپ کو چھڑ جانے کے سپرد کر دیا۔ اور آپ ایک سال اللہ عزوجل کے پاس رہے (ابن ہشام رحمہ اللہ) اس طرح علیہ السلام حضرت کی رضاعتی ماں ان کے گھر پر علیہ السلام امین العزیز رضاعی باپ علی بن ابی طالب ان کے فرزند عبد اللہ و قندیلہ (عثمان) حضرت کے رضاعی والد علی بن ابی طالب رسول کریم کی رضاعتی ماں تھیں۔ اور آپ ان لوگوں سے چل جتنی رشتہ داروں کے صحت اور ملک کر تے تھے۔ (زاد المعاد ص ۱۱۱) علیہ السلام سے روایت ہے کہ میکہ کے لوگ یہاں

چو اسے باہر جاکر گئے تھے ایک روز ان کی خیر حضری میں حضرت نے دریافت کیا کہ یہاں کہاں ہیں  
میں نے کہا کہ وہ کچھ دنوں میں بکریاں لے کر گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں اس قابل انیس جگہ کہتی ہیں کہ میں  
نے ہر جگہ چاکر لاکر آپ باہر تشریف نہ لے جائیں مگر آپ اس کے روزہ اصرار میرے بیٹوں کے ساتھ بکریاں  
چرانے گئے۔ اور سیدہ عہد تک رہا حضور نے چار سال تک بی بی عتیقہ کے ہاں پرورش پائی۔ اس کے  
بعد مکہ مکرمہ میں اپنی والدہ کے پاس تشریف لے آئے۔ (تاریخ خاندان مہدول ص ۲۷)

**والدہ ماجدہ کی وفات** حضرت کی عمر کا چھٹا سال تھا کہ آپ کی والدہ ماجدہ شیر بدینہ تشریف  
لے گئیں۔ مگر بوقت واپسی راہ میں ہقام ابواء انہوں نے وفات پائی۔ پھر آپ کے جد امجد عبد المطلب  
نے پرورش کا بیڑا اٹھایا (تاریخ خاندان مہدول ص ۲۷) حضرت عبد المطلب کی عمر اس وقت (نئی سال) کے  
قریب تھی اور وہ جلد تھے کہیں زیادہ عرصہ اس دنیا میں نہ رہیں گے۔ اور بچہ کی پرورش نہ کر سکیں گے  
اس لئے ایک روز انہوں نے اپنے خاندان کے تمام اراکین کو جمع کر کے ان سے فردا فردا دریافت کیا کہ  
اس یتیم بچہ (محمد صلعم) کی تربیت کا بار میرے بعد کون اٹھائے گا۔

**دادا الی سیر دی** اس سوال کے جواب میں ابو اسب نے کہا کہ میں اس بچہ کی پرورش کا بیڑا اٹھاتا  
ہوں۔ اور جان و دل سے اکی تربیت میں کوشاں رہوں گا مگر حضرت عبد المطلب نے کہا کہ یہ سچ ہے لیکن  
میں کچھنا ہوں تمہارا دل اس قدر نرم اور گداز نہیں کہ تم کسی یتیم کی ولد ہی اور ولداری کر سکو۔

حضرت حمزہؓ نے درخواست کی۔ تو جواب ملا کہ تم ابھی محمود کسین ہو۔۔۔ بچنگ جواب مگر  
حضرت کے چچا عبد عباسؓ نے کہا کہ پھر اس یتیم کو مجھے عنایت کیجئے مگر بچہ پر کار عبد المطلب نے کہا  
تمہارے عمال و اطفال کیسے ہیں۔ اب ابو طالب باقی تھے۔ انہوں نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ گویں  
نہ دولت رکھنا ہوں نہ اثاثہ نہ نام اگر آپ یہ یتیم مجھے عنایت فرمائیں تو شاید مجھے سے کسی خدمت میں مقیم  
ابو طالب کی سعادت! اس پر عبد المطلب نے رضامندی اور سرت کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ میں  
بلاتہ نگوار اس کا اہل سمجھتا ہوں۔ پھر شفیع دادا نے خود حضورؐ کی رائے طلب فرمائی۔  
روایت ہے کہ حضورؐ فرمایا کہ زانو پر جبا بیٹھے گویا آپ نے بھی انہیں

کو ختب کیا اس وقت بوڑھے عبد المطلب نے ابوطالب سے خطاب کیا۔ عرض فرمایا کہ میں تم پر مہر داری سے  
 اکتانے سے۔ یہ سایہ ہمدردی کا مہر ہوں سنت۔ اس لئے تم اس کی دلداری اور غیوراری میں کوئی دقیقہ اٹھا کر رکھنا  
 رہا کی گئے دل نہایت نازک مثل شیش کے ہوتے ہیں۔ ذرا سی ٹھیکیں بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ (زاد بن  
 ابی اسیر کا سن ۱۷) اس واقعہ کے بہت قریب سے عرصہ کے بعد عبد المطلب نے پندرہ یا بیس سال وفات پائی  
 اس وقت حضرت کا سن مبارک آٹھ سال کے قریب تھا۔ جناب ابوطالب نے آنحضرت کی تربیت میں سعی  
 طبع فرمائی۔ ان کی دلداری میں کوئی دقیقہ اٹھا کر رکھا۔ آنحضرت کو بھی اپنے مہربان دسر پرست چچا سے غیر  
 معمولی انس ہو گیا (طبری ص ۱۱۰) آپ نہایت طبع و فراہ بردار تھے اور بزرگوں کے سامنے ہمیشہ بچی نکالیں  
 رکھتے تھے۔ اور بڑے بوڑھوں کے کام کو دیکھتے اور فضول وقت بھی نہ گزارتے تھے۔ (امش الکامل ص ۱۷۱)  
 سفر شام جب عمر مبارک ۱۲ سال ہوئی تو جناب ابوطالب نے سفر شام کے لئے مکہ روانہ کیا تو حضرت نے  
 الہیہ ساتھ اس قدر اطمینان رکھتے تھے کہ وہ بالآخر انہیں ساتھ لے جانے پر مجبور ہو گئے۔ آنحضرت اپنے چچا کی  
 صحبت میں شام جانے والے قافلہ کے چوہاء اس سمت روانہ ہوئے۔ ابوطالب کا اس سفر سے مفقود ہونے کی اطلاع  
 تھا جب یہ قافلہ بصری پہنچا تو ان کی ملاقات ایک عیسائی راہب سے ہوئی۔ اس کا نام بحیرہ تھا حضرت  
 بھی آپ کے ہمراہ تھے وہ آپ کی گفتگو سن کر تیراں رہ گیا۔ اور بالآخر اس نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس  
 بچے کی خاص طور پر نگہری کرنا۔ کیونکہ میں اس میں نبی ہونے کی علامت دیکھتا ہوں بہت برکتی کے  
 ظلال آواز بلند کر رہا ہوں بالخصوص ہو دے اس کی حفاظت کی اشد ضرورت ہے۔ (طبری ص ۱۲۲)

دوسری روایت میں آیا ہے کہ بحیرہ راہب نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ دہی نبی کامل ہے۔ جبکہ کہنے کی  
 خبر ان کے مرقم نے دی تھی اور بلاشبہ یہ خدا کا رسول اور خاتم النبیین ہے۔ حضرت صبح کی بنارس کے  
 اٹھانے کا تجویز کرنے لگا کہ یہ کہا ہے۔ نبیل ہیں وہ روح رانی جو نقصان سے خالی ہے وہ کامل عظیم الٰہی  
 اور لوگوں کو نبی بالوں کی خبر دے گا۔ اس پر نام فار قلیط (احمد) ہے وہ نارائن سے آئے گا۔  
 نبی کامل سر مہمان دیون پور تہنوں کے رسول کریم کی سوانح عمری پر گہری نظر ڈالنے سے بخیر  
 کہنے لگا کہ فار قلیط (احمد) جس کی شہرت سایہ اسلام نے اٹھیل پونہ میں دی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور

بشارت موسیٰ کے مشار الہ ہیں (مطبوعات احمدیہ مصر)

تقریباً اوطالب نے بصری سے حضور کو داپس کر دیا راستہ میں اونٹ بے راہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل کے ذریعہ کہہ کر راستہ پر گامزن کر دیا جس کا اشارہ بخورہ والی مٹی میں آیا ہے۔ اس سفر سے حضور کو بیرونی دنیا کا قدرے تجربہ کا موقع ملا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ملک شام شام کا مرکز تھا وہاں ہیرمن کی فراوانی تھی۔ ملک ملک کا آدمی وہاں پایا جاتا تھا۔ بصری گویا شام کا دورہ تھا یہاں دنیا بھر کے تاجروں کا جھگڑا رہتا تھا (المدینۃ فی الاسلام ص ۷۱)

**پاک جوانی** آنحضرت کے سفر مصر و شام سے واپس تشریف لانے کے کچھ عرصہ بعد عرب کے دو قبائل تیسرے کائنات کے درمیان لڑائی جنگ شعل ہوئی یہ وہی جنگ ہے جو تاریخ میں عرب الفجار کے نام سے مشہور ہے اس جنگ میں آنحضرت کے ہم سفر گوار ابو طالب بھی شریک ہوئے تھے۔ کیونکہ قریش بنی کنانہ کے صلیف تھے اور ان کی صحبت میں آنحضرت بھی میدان جدال و قتال میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت بنی مبارک چودہ سال کے قریب تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ حضور نے دیکھا کہ خونی منظر کیا ہوتا ہے۔ آپ امانت دار (امین) اور الصادق (مکملاتے تھے) دیکھو بائبل مکاشفات یوحنا جو یوحنا حواری کو مسیح کے بعد ہوئے حضور کی جوانی پر عیب بلکہ داعیہ سے بھی پاک تھی ایک بار آپ نے ارادہ فرمایا تھا کہ لڑکوں کی ٹیم میں شریک ہوں جہاں رات بھر گپ بازی ہو کر ترقی عقی تو اللہ پاک نے منہ کا غلبہ کر دیا اور آپ بچ گئے اکیلا اس دوران میں ایک بوڑھی عورت سامان لاوے جہاز ہی تھی راستہ میں اسے ٹھوک لگی اور گر پڑی کہے کہ جو ان بد بچہ گھرنے لگے آپ نے بڑھ کر فوراً اس کا سامان اٹھایا اس کے کپڑے صاف کئے اور خود سر پر سامان رکھ کر ان کے گھر تک پہنچا آئے اور فرمایا کہ تم آج سے اچھو کام کرنے کی ضرورت نہیں مجھ خود سارا کام اچھا کر رہا ہے گا۔ پھر واپس آکر آپ نے قریش کے نوجوانوں کو ڈانٹا اور فرمایا تم کو ایک گھر و عورت پر ہنسنا مناسب نہ تھا = (المدینۃ ص ۷۲) کائنات ہمارے جو ان اس مقدس جوان کے اس مقدس عمل سے بہت متاثر ہوئے آپ نے اپنے ہندو اور اطوار بخیرہ کی بدولت تمام قریش میں ہر دلعزیز بن گئے تھے۔ اور آپ کے اخلاق حسینہ۔ مروت ہمدردی۔ شرم ہیبت عصمت اور تواضع نے قریش کے دل پر چھیر کر دیے

تھے۔ بائیس سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کی حیثیت پر رغبت فرمائی (الشمس الکامل)  
 بی بی خدیجہؓ اس زمانہ میں کہ میں ایک شریف بیوہ بی بی خدیجہ تھیں ان کے مروجہ شوہر تجارت  
 کیا کرتے تھے۔ مال و دولت کی کمی نہ تھی۔ خدیجہ بی خولش تھی کہ کوئی دیانت دار آدمی جس کے ہاں اپنا  
 مال تجارت اس کے سپرد کر دے۔ رفتہ رفتہ آنحضرتؐ کے اوصاف حمیدہ ان کے ہاں ناسپہے آئے  
 خدیجہ نے آنحضرتؐ کو بلا بیچا۔ لعلکو بی بی۔ آنحضرتؐ نے اپنے بزرگ بچا سے اس بارہ میں مشورہ کیا۔  
 انوں نے اجازت دے دی۔ العزیز خدیجہ خدیجہ کا مال تجارت لیکر مکہ سے روانہ ہوئے۔ اور مال  
 حجاز کے رخ سفر اختیار کیا۔ غالباً رسول کریمؐ نے اس تجارتی سلسلہ کی سفر کی روایت ہے کہ اس تجارت  
 سے بی بی خدیجہ کو مسعود بنی۔ (جو اس سے منبر کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس سفر میں منظور اہل عرب ملا جس نے  
 آپ کی نبوت کی بشارت دی۔ بی بی خدیجہ کا ملازم جبریلؑ بھی آنحضرتؐ کا ہم سفر تھا وہی ہجر کے وقت  
 اس نے اپنی ماکہ سے رسول کریمؐ کے اوصاف حسنہ اور اوصاف حسنہ پر ہوشیاری سے اطلاع میں تحریر کی۔  
 علاوہ ازیں الصداق اور الامت کے قوی خطابات پہلے ہی سے مشہور ہو چکے تھے۔ ان ہالوں کا چوکی  
 اثر ہو کر بی بی خدیجہؓ نے آنحضرتؐ کو یہ مہم کھاج دیا کہ اس سے قبل انکو اکثر سرداران فروش نے ہلاک  
 کئے تھے مگر انوں نے انکو زندہ و بچا دے دیا تھا۔ ایک روایت کہ بی بی خدیجہؓ نے ایک شب آپ کی پانچ پانچ  
 ہلاک کھاج العزیز خدیجہ کا ملازم جبریلؑ نے فراموشی سے بھول گیا۔ خدیجہؓ نے انکو بی بی آنحضرتؐ کے قریب  
 اور ان دنوں اس وقت بی بی خدیجہؓ کی عمر پچیس سال کی اور آنحضرتؐ کی پندرہ سال کی تھی (خدیجہؓ)

فراش فروش دھڑو ابرہہ نکلا۔ جو تھے فلک سے منہ نہیں اٹا رہا  
 سدرہ سے جبریلؑ ایمن کو بچا دیا۔ جبریلؑ کا گوند ہے وہ دھڑو کو لے لے لے  
 سپہ یہ خوشی کو زیب دوا نہیں بنے  
 دوا نہیں بنے۔ جبریلؑ کو چھین سے بنے (انس)  
 اللہ علیہ السلام موجب شہادت ثابت ہوا۔ بی بی خدیجہؓ اب میں اطاعت شوہری اور افرض  
 کی ہیں۔ (یعنی حلال و حلال کی موت میں والہ بنے تھے۔ اپنے شوہر کی موت اور بعد ہی)



ملکی اصلاح کی طرف توجہ اس شخصیت کے زمانہ سے قبل جزیرہ نما کے عرب اور اہل عرب کی کسی  
تاکلفیہ بہ حالت ہو رہی تھی۔ اس کی کیفیت کی قدر کمال کے ساتھ ہم قبل ازیں لکھ چکے ہیں چنانچہ آپ  
قبائل کے اکثر سرداروں کو اصلاح کی طرف متوجہ کیا۔ ان لوگوں نے باہم مشورہ کیا۔ قرار پایا کہ ایک  
کی جہاں سے جس کا کام ملک کی حالت درست کرنا ہو۔ اس انجن میں ہونا چاہیے۔ ہذا مطلب۔ ہذا تہیہ۔ ہذا  
بنوہیم وغیرہ قبائل اور ان کے سربراہ اور وہ اشخاص شامل ہوئے۔

انجنیو اہل الفضول اس جماعت کا نام انجنیو اہل الفضول قرار پایا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ اس میں اہل فضل  
نام کے کئی عہد شامل تھے لیکن بالآخر یہ انجنیو اکرم باجمعی یعنی کار فضول ہی ثابت ہوئی۔ بعد میں بھی حضور فرمایا کرتے  
تھے کہ اگر اب بھی کوئی انجنیو اسی بنے تو میں اس کی مدد کیسے تیار ہوں اللہ پاک ایک شخص و احمد سے  
وہ کام کر سکتا ہے جس کے کرنے سے کوئی جماعت ملکہ قوم اور ملک عاجز ہوں انجنیو مذکور کے انفرادی مقاصد  
حسب ذیل تھے۔ (۱) ملک کی بلامنی کو دور کرنا راستوں اور مافوق کی حفاظت (۲) غریب اور مظلوم  
کی حمایت زیر دستوں اور مظالموں سے (۳) فتنہ فحور کا امتیض (۴) عورتوں کی حفاظت وغیرہ۔

الفضل کو یہ انجنیو کچھ بھولی جاتی تھیں۔ تاہم اس کا نام ہر حد تک باقی رہا۔ یاد رہے کہ انگلستان میں تاسٹ  
ڈاکٹر آرڈر جس کے اراکین اسی قسم کے افراد کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ سے کئی سو برس بعد جاری ہوا تھا  
استحرام حرم عسپر میں قدیم زمانہ سے رواج تھا کہ خانہ کعبہ کے اندر کشت و خون نہ کیا جائے حتیٰ  
کہ اگر حرم حرم کے سنگین جرم کرنے کے بعد اس کے اندر پہناہ گیر ہو جاتا تو اس سے کوئی شخص مواخذہ نہ کر سکتا  
تھا۔ مگر اب عرب ان مافوق کو بھول گئے تھے۔ آنحضرت نے اس عہد نامہ کی تجدید کرائی۔ اور چار  
ہجری قبائل کو اس میں شامل کر لیا (السیاسة الاسلامیہ ص ۱۱۹)

حفاظت ملک اس زمانہ میں ایک عرب عثمان بن حارث عباسی ہو گیا مگر اس نے نہ صرف اس  
بات پر قیامت کی بلکہ یونانیوں کے اغوا میں آکر اس نے ایک ایسی القبلہ لاگیر سازش کی جو اگر  
پوری ہو جاتی تو عرب دوسروں کے غلام ہو جاتے ان کی آزادی کا ہمیشہ کے لئے خون نہ جھانکا۔ لیکن  
میں وقت پرما عرب کو اس سازش کی اطلاع ہو گئی اور اس کی رخصت بندی کر دی گئی۔ اس معاملہ



میں بھی حضرت رسول کریمؐ نے خاص قصد کیا اور یہ آپ کے قبل بعثت کا ایک کارنامہ عظیم ہے۔ لیکن  
 پتھر کے فرش رسول کریمؐ کا نام نہیں لیا کرتے بلکہ الصّادق اور الامین سے مخاطب کیا کرتے تھے  
 تعمیر کعبہ مکہ میں ایک بار جب سرور کائناتؐ کا سن شریف پندرہ سو چار سال کا تھا تو اس وقت خانہ  
 کعبہ کے خلاف میں ایک لگ گئی جس سے کئی دیواریں بالکل مہا ہو گئیں اور کئی بھٹ گئیں اور کان  
 بجھیں چھوٹی پڑنا اور کمزور ہو گیا اور اندیشہ ہونے لگا کہ اب گرا اب گرا۔ ایک اور افتاد یہ برپا کہ پانی  
 نالہ پڑا آج جس سے خانہ کعبہ کے اندر پانی بھر گیا اب اس کی بنیادیں بالکل مل گئیں آپ اس میں مدد  
 کی طرح کام کر رہے تھے آپکے بچانے آپکے جسم سے تھکا کر آپکے سر پر باندھ دیا کہ بوجھ میں آسانی ہو  
 تو آپ شرمندگی سے قریب بیہوش کے ہو گئے۔ (البدایہ والنہایہ صفحہ ۷۷)

دوبارہ تعمیر پھر جب آپ کا سن مبارک تیس سال کا ہوا تو پھر خانہ کعبہ کی مرمت کی ضرورت ہوئی  
 اور جب پھر اسود کے نصب کرنے کا وقت آیا تو اس وقت سب کا ہر ایک قبیلہ کوشش کرتا تھا کہ اس کے نصب  
 کرنے کی عبادت صرف اسی کو حاصل ہو۔ اور قریب تھا کہ ایک نزاع اور صیوں تک قائم رہنے لگی  
 جنگ برپا ہو بہت کچھ گفت و شنید ہوئی اور بالآخر ابواسہد بن معمر کی تجویز کے مطابق یہ قرار پایا کہ جو شخص  
 اگلے روز علی الصبح سب سے پہلے خانہ کعبہ کے سامنے نظر آجائے اسی کی ہدایت پھل گیا جائے۔

اس عمارت کو درست کرنے کی غرض سے کھودنے کے لئے کوئی تیاری نہ ہونا تھا آخر نبیؐ حضرت محمدؐ  
 کے والد ابیہ نے جت کر کے پیش قدمی کی تھی۔ غرض کہ ابواسہد کی تجویز پر وہ سب سے پہلے اگلے روز  
 پہنچ منظر ہونا اگلے روز سب سے پہلے جو شخص حرم کے اساطیر میں داخل ہوا وہ حضرت رسولؐ کو ملے  
 یہ دیکھا تو ہم نے غور سے دیکھا۔

ھذا الامین رضینا کا لقب یہ تو امین ہے ہم اس کے فیصلے سے خوش ہوں گے۔  
 حضورؐ نے غور و خوض کے بعد ارشاد کیا کہ تنگ اسود ایک چادر میں رکھا جائے اور چادر کے کونے  
 قبائل کے سرور کچھڑیں۔ اور پھر دیکھو اور اہل قبائل بھی چادر کو چاروں طرف سے پکڑ رہیں۔ میں  
 اسے اٹھا کر اس مقام پر رکھ دوں گا یہاں وہ نصب ہوگا اس فیصلہ کو تمام قبائل نے تسلیم کیا کہ

ایک چار دین رکھا گیا سرداران قبائل نے جان کے کنارے کھڑے اور پھر آنحضرتؐ نے اسے اٹھا کر رکھ دیا  
آناب منعت ازمانہ جو جو گزند رہتا تھا مصلحت نبیؐ اور بواہلی کی طرف رعیت پر امنی جانی آپؐ باندہ روز  
 غور فکر میں مصروف رہتے۔ رسالت سے سائبرس پیشہ صحابہ کو ایک عجیب قسم کی روشنی نظر آکر تھی تھی  
 اور آپؐ اسے دیکھ کر سرد ہو ا کرتے تھے مگر اس میں کوئی آواز یا صورت انہیں ہوا کرتی تھی؟ (مفسر  
 السعدون ص ۵۷) اس زمانہ میں رسول کریمؐ نہایت تنہائی پسند ہو گئے تھے آپؐ کا بیت سا وقت شہر  
 سے باہر گزرنا تھا چنانچہ آپؐ بسا اوقات تنہا ہو کر اسے اور باقی اے جا کر غار حرا میں ٹھہر جاتے اور  
 عبادت الہی اور مراقبہ فرماتے اور جنگ آپؐ کا مختصر نوشتہ نمونہ ہو جاتا تھا ترشہ بیت میں لاتے تھے جوں  
 جوں زمانہ بعثت قریب آتا گیا آپؐ کی یہ عبادت مشاغل بڑھتے گئے (البدایۃ والنہایۃ ص ۹۱)  
 غار حرا کا رخسار جس کا طول چار گز عرض پونے دو گز تھا آپؐ عبادت الہی میں مصروف رہتے اس  
 اثنا میں اگر کوئی بھولاجھٹکا مسافر ادھر آ نکلتا تھا تو صفحہ نور اس کی خاطر نوراً منع فرماتے تھے اور ضرورت  
 ہوتی تو اسکو راستہ پر لگا دیتے تھے۔ گویا یہ تمام امور تہذیب و نبوت و رسالت تھے۔ یہ غار مکہ سے تین میل ہر  
 غلام کی آزادی اور رسول کریمؐ اگرچہ ہنوز مصلحت رسالت سے مشغول نہیں ہوئے تھے تاہم کئی  
 سال قبل سے وہ انسانوں کی یہودی میں متحدے رہتے تھے۔ عربوں بچیوں کے ساتھ سلوک کرتے  
 اور ہر قسم کی نیکی فرما کرتے تھے۔ نبیؐ فی حدیثہ الکبریٰ کے پاس ایک زرخیز غلام تھا جس کا نام زید  
 بن حارث تھا۔ دراصل اسکو خاتون مذکور کے بھتیجے نے خرید لیا کہ عوالد کیا تھا اس وقت عرب  
 میں کیا دنیا میں عام قاعدہ تھا کہ جو لوگ لڑائی میں گرفتار کئے جاتے تھے انہیں غلام بنایا جاتا تھا۔  
 یہ ایک جوہ زید بن حارث بھی جنگ حرب النجاشہ کے بعد اسکی اور جنگ میں لگنے کی فدیہ کی حیثیت سے گرفتار  
 ہوئے اور ذریعہ فروخت نبیؐ فی حدیثہ اور ان کے بھتیجے نے خرید لیا۔ زید بن حارث کا بچہ ہو چکا تھا مگر اسے رسول کریمؐ  
 نے انہیں اپنی بیوی سے لیکر آزاد کر دیا اور صاف صاف فرمایا کہ تم آزاد ہو وہاں دل چاہے چلے جاؤ  
 (طبری ص ۱۶۱) یہ واقعہ آغاز ساتویں صدی عیسوی کا ہے لیکن یہ آپؐ میں تحریر کے آزاد آدمی کہیں ہندوستانی  
 صدی میں ہمارے ہوئی اور اس وقت تک دنیا بھر میں غلامی اور وہ فروشی کی کم جہاد ہی انسانوں کی عزت و

میں بھی بیکر یوں کے کی بھاتی تھی (دیکھو تاریخ یورپ ص ۱۷۷) اس وقت اس آزادی کے چند ہی روز بعد زید کا  
 باب عمارتِ قدیم کے کہ آمو جو دہوا اور انہیں واپس وطن لے جانا چاہا لیکن زید نے واپسی سے انکار کر دیا اور  
 رسول کریم کی خدمت ہی میں رہنے کو اپنی سعادت سمجھا اس لیے کہ اخلاقِ محمدی کی پیروی نہایت ہی  
 قلب کو تسخیر کر سکتی تھی چھوٹے نے اسی دن سے زید کو اپنا بیٹا بنا لیا اور وہ زید بن محمد کے نام سے مشہور  
 ہو گئے۔ رسول کریم کو جب کے سانحہِ عینہ ملک گرفتار ہوئے ان پر انوارِ اقسام کی مہربانیاں کیں مثلاً ان کا  
 عقد اپنی بیوی بھی زاد ہمشیرہ زینب سے کر لیا جو جو عداوتِ ظاہری اور باطنی اور صاحبِ سب سب  
 خفیں اور اطرَحِ انسانی مساوات کا عملی ثبوت دینا کے سامنے پیش کیا قرآن حکیم نے موزانہ کے کسی صحابی  
 کا نام سے نہیں کر دیا کہ کیا جو اسلام میں غلام کی عظمت و فضیلت ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کی تاریخ میں  
 غلام بہنوختِ شاہی علمِ مذہب اور دنیا و آخرت کے اوج سے اونچے مراتب پر رونق افروز ملے ہیں  
 جہاں بہت سے آزاد بھی نہیں پہنچ سکے۔

ایک ہی صفت میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز (اقبال) نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز  
 چند اہم واقعات اس درمیان کہ میں ایک سخت غلط فہمی کہ لوگ مردانک کہانے پر  
 بیور ہو گئے آپ نے اس موقع پر بڑے ہی عزم کا ثبوت دیا اور جہدِ رکھ میں امیرِ لوگ تھے ان  
 کی دولتِ صحیح کر کے غلط زدہ لوگوں میں تقسیم کر دیا اور بتوں کی جان بچانی حضرت علی کی عمر باریک بینی  
 برس کی تھی ان کو اپنی آشوش کفالت میں سے لیا (امثل اکمال ص ۷۷) اس زمانہ میں یہود کے  
 علماء میں ہر چہ ہونے لگے کہ عنقریب ہی آخر الزماں تشریف لانے والے ہیں حتیٰ کہ بعض نے اپنا  
 نام نامی بھی بتا دیا تھا۔ (امثل اکمال مطبوعہ مصر ص ۷۷)

آغازِ نبوت آپ اب اکثر خدا تعالیٰ کی جناب میں دعا فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ وہ وقت قریب آ گیا  
 کہ حضرت رسول کریم مصعب رسالت پر مامور ہوں اس وقت حضرت نے غیر معمولی حالاتِ عجیب  
 غریب مناجات دیکھے نہ اے جہنمی نہیں آپ نے اکثر وہاں سے دعاؤں دیکھے آپ نے است کو  
 جو کچھ خواب میں دیکھا صبح کو وہی خوابوں میں آیا۔ (مشکوٰۃ جلد اول ص ۱۵۱)

# پانچواں باب بعثت نبوی تا ہجرت حبشہ

اس کے ایک مبارک دن مقرر کر دیا اور غار حرا میں تشریف لے گئے تھے۔ اہل بیت  
 کو مبارک پہاڑی سال کا خاکہ ناگہان حضرت جبریل علیہ السلام کے آگے بشارت نبوت سنائی گئی  
 اور فرمایا آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبریل اللہ نے آپ کو ہاتھوں کیلئے پیامبر بنا دیا اور (مفسر احادیث) یہ  
 واقعہ قریش کے محاط سے چالیس برس ایک دن یعنی ۱۱ ربیع الاول ۵۷۱ء یا ۱۲ دسمبر ۵۷۰ء کا ہے  
 یہ چالیسویں سال لطف خدا سے کیا جاننے کے لکھتے تھے غار حرا سے  
 اس واقعہ کا رسول کریم کے دل پر خاص اثر ہوا۔ آپ غور و اجس مکان تشریف لائے اور اپنی  
 عزیزیوں کی خدمت سے فرمایا کہ مجھے جہاد اور خدا کو دیر بعد قلب کو سکون و اطمینان ہوا۔ تو نبی کی  
 سے واقعہ کا تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ میں اپنی سنانے کو کچھ نکلتا سے دیکھتا ہوں تو کیا مجھے کچھ  
 خوف ہے (بخاری جلد اول باب بدالوئی) اس کے جواب میں حضرت زید بن خطاب نے فرمایا کہ  
 اہل بیت کی ہوسکتی ہے آپ اپنے عزیز و اقربائے شفقت و محبت کے ساتھ پیش آتے ہیں یوں  
 ایک سو تیرا زبوں اور بیویوں کی امداد کرتے ہیں۔ فرمایا: میں کا قرضہ ادا کرتے ہیں یہ نصیحت زبوں  
 کا بدو آپ کی عادت اور ہمت نوازی آپ کا شہرہ ہے۔ پھر یہ طرح ممکن ہے کہ خدا اسے تعالیٰ آپ  
 سے نافرمان ہو یا کوئی اس پر آپ کی توفیق کا موجب ہو (مکواۃ ص ۱۸)  
 ورنہ میں نوش کی قصد یعنی اگوتہ یہ الکبریٰ نے مذکورہ بالا الفاظ سے حضرت کو مطمئن کرنے  
 کا کوشش کی لیکن واقعہ معمولی نہ تھا بلکہ یہ جلیل گوشت نئی قسم کا تھا اس لئے وہ حضرت کی ہمت  
 میں ورنہ میں نوش کے باقی بیٹے۔ یہ وہی سرورِ یوہانی کی کتاب خلاصہ تاریخ العرب میں لکھتے ہیں  
 کہ ورنہ میں حضرت نے یہ کہہ دیا اور میں نے اپنی اوزن بلیان لوگوں کے میں جو ہو وہ انصار کی سے  
 اس بعد اس کا مصلحت نہ کہ نہ کہ یہ کہہ دے تھے کہ میں انظر یہ ایک رسول تھا ہرگز نہ  
 ان کا ظہور فی اللہ دین کے نشان یہ ہو گا ورنہ کے مارون عثمان بن زید۔ یہی ہیں قریشی اسی طریقہ

اور نہ پہلے لوگ تھے۔ درخت بہت پور تھا اور ضیعت البصر تھا آنحضرتؐ نے جس پر لکنا نام واقعہ اور اپنی حالت اسے بتائی وہ چلا اٹھا۔ واللہ یہ وہی ناموں اکبر ہے جو موسیٰ پر نازل ہوا تھا اس نے یہ بھی کہا۔ کہ کاش میں اس وقت کتاب زندہ رہتا جب قوم آپکو نکالے گی۔ آنحضرتؐ نے حیرت سے سوال کیا کیا قوم مجھے نکال دے گی؟ ورنہ نے کہا ہنک! اس دنیا میں جس کسی نے ایسی تعلیم پیش کی اس سے عداوت ہی ہوتی رہی کاش میں زمانہ ہجرت تک زندہ رہوں اور آنحضرتؐ کی نصرت کی سعادت حاصل کروں۔

قرآن میں نوح کا اس واقعہ سے چند ہی روز بعد انتقال ہو گیا۔ (تاریخ طبری ص ۱۱۰)  
ابتداء اے وحی! ان کو نہ مالا واقعہ کے چند روز بعد جب آپؐ فدا حرا میں تشریف رکھتے تھے وگوش مبارک میں خدا آئی کہ اے محمدؐ پڑھا سمجھو نے جواب دیا میں نخواندہ ہوں کس طرح پڑھوں پھر آواز آئی پڑھ خدا کے نام سے اس وقت سورۃ اقرأ آپؐ پر نازل ہوئی یعنی یہ پانچ آیتیں۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
اقرأ باسم ربک الذی  
خلقک علیٰ سبیل  
العلم والقدیم علیہ الانسان  
والکرم یُعَلِّمُکَ (سورۃ علق)  
بنام خدا اے رحمتان درحسیم  
پڑھا اپنے رب کے نام سے جو خالق ہے  
جس نے انسان کو پانی کے کیڑے سے  
بنایا (پڑھا) تیرا خدا تو بہت کرم والا  
ہے جس نے انسان کو بذریعہ قلم تعلیم دیا  
اور وہ سب کچھ سکھا یا جو وہ نہ جانتا تھا  
اسلام کی یہ سب سے پہلی وحی تھی اس وقت مبارک بار پھر کتاب مقدس کی پیشگوئی یاد کر لیجئے۔

ان پڑھ کو کتاب دی گئی کہ اسے پڑھ (کتاب پیراہ ۲۹)  
مژدہ کر آسے موسیٰ قوم آپا اور اک نسخہ کمپیسا ساتھ لایا  
یہ وہ پاکیزہ تعلیم ہے جو رسول کریمؐ کو بحیثیت رسول اللہ تعالیٰ کی جانب سے دی گئی۔

یہ آیات حیات معارف اور حکم سے مطلوب ہیں مثلاً لا اٰخذہ اللہ تعالیٰ مہلت کتابہ کہ ہر بات خدا کے نام سے شروع کرو اس طرح ہر نیک کام کا آغاز بھی اسی نام سے کرو (۱۲) انسان کا خالق خدا تعالیٰ ہے (۱۳) انسان کی اصل ابراہیم منی ہے (۱۴) ہر قسم کا علم انسان کو خدا تعالیٰ کی جانب سے قلم سے عطا ہوا (۱۵) ہمارا علوم امور انسان کو خدا تعالیٰ ہی سے ملتے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنی عظمت و وحدانیت اور علوم و معارف کی ضرورت ان آیات کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذہن نشین فرمائی باوجود اس کے کہ نبی کریم اُمی تھے لیکن آیات مذکورہ پر تعلیم پُر نور دی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے ہر کام اور زندگی میں تمام علوم و فنون پر قبضہ کر لیا۔ اور آج تک تمام دنیا انہیں کے لگائے ہوئے درختوں کے پھل کھا رہی ہے۔ یہ گراؤ زمین سما کی مصلحت سے لگایا کا شوق نہ ہو۔ یہ نیک نگار دینوں کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ حقیقت و حقی اس موقع پر وحی کی حقیقت سے بھی باخبر ہونا ضروری ہے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں میں سے کسی ایک کو اپنی پیام کے لئے چن لیا کرتا تھا کبھی (۱) نذیر القارۃ (۲) کبھی (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بصورت ثواب (۴) کبھی گھنٹی کی کسی ایک آواز آتی اور پھر کوئی بات نبی ممانی اور وہ کبھی براہ راست خدا خود کلام فرماتا جیسے شب مہراج میں وحی کہ یہ پانچ طریقہ تھے ان میں سب آسمان و زمین اور سب سے نیچے تھا عطا وئی اہل میں تیری سے کسی بات کو بلا غور کئے سنا دینے کو کہتے ہیں (تفصیل کے لئے میری کتاب قرآن اور انکی تعلیماتلاحظہ ہو)

مسلمان کو ان میں سے پھر اس کلام ہند چاہو ایمان لاتے ہیں اور نیک کرتے ہیں اور اپنے کو خدا اور رسول کے حکم پر مارتے ہیں وہ مسلمان کہلاتے ہیں اللہ ان سے خوش ہوتا ہے پھر اگر کتابہ اور جبرک دھبیٹے ہیں اللہ ان کو ہر طرح کا انجام دیتا ہے اور ان پر بزرگت اتارتا ہے اور جب وہ مرتد ہوتے ہیں تو ان کی روح کو آگ میں اور جہنم میں ڈالتا ہے اور بہت عذاب فرماتا ہے وہاں وہ جو چاہیں گے ہو جائے گا۔ اور جو انہیں کے لئے گا۔ یہ بات یہاں کسی جڑ سے بڑے بادشاہ کو بھی نصیب نہیں ہے۔ جتنے لوگ وہ نہایت ہوں گی جنکو یہ کاموں نے سنا ہے انہوں نے کچھ نہ کسی کے دل میں ان کا کلمہ ہوا ہے پھر اس میں ان کو فنا بھی نہ ہوگا نہ نوال ہوگا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

نافرمان کون ہیں؟ البتہ جو لوگ خدا کے پیام کو نہیں سنتے نہ خدا کے رسول کو ماننے میں  
 نہ اس کے حکموں پر چلتے ہیں یہ لوگ کافر اور نافرمان ہیں ایسے لوگ دنیا میں بھی ذلیل اور  
 رذال ہیں اور آخرت میں دوزخ کے سزاوار ہیں ایسے ایسے مذاہب بھی ہوں گے کہ کفر خیال  
 بھی کسی کے دل میں نہیں گذرے گا ہر کسی کی ایک چنگاری ساری دنیا کو تپلا دینے کے لئے  
 کافی ہے شیعہ معراج میں مھنڈوڑ نے ہم کو ایک نظر رکھ کیا تھا جس کے بعد سے یہ کچھ بھی آپ جنتے  
 ہوئے نہ دیکھے گئے مفراتے تھے کہ جو میں دیکھ آیا اگر اس کو لوگ جان لیں تو کپڑے پھاڑ کر ہنگام چاہیں گے

یہ نافرمانوں کا آخری انجام ہے الحمد للہ حفظنا

اللہ کا سب سے بڑا احسان اللہ تعالیٰ نے اس قدر احسانات ہیں کہ شمار نہیں ہو سکتے ان میں سب

سے بڑا احسان نبیوں کا سلسلہ ہے اور ان میں سب سے بڑا ہمارے مھنڈوڑ کی تشریف آوری ہے جو سب  
 نبیوں کے سردار اور سب سے آخری نبی ہیں نبیوں کی تعداد ایک روایت میں ایک لاکھ پچاس ہزار ہے  
 حضرت ابوبکرؓ کا ایمان انصافیکہ ایک روایت میں آیا کہ جب مھنڈوڑ پر سورہ افرو کی ابتداء

پانچ آیات نازل ہوئیں تو آپ کلام الہی کے جبروت سے مرزا ٹھٹھے اور اسی حالت میں سرنگی میں گھر  
 واپس ہونے لگے راستہ میں بچپن کے ساتھی حضرت ابوبکرؓ سے ملے آج کمی دنوں سے ان ہر دو  
 سچے غلصوں اور یک جہان دو قلوبوں میں ملاقات نہ ہو سکی تھی حضرت ابوبکرؓ کی نگاہ جیسے تھا

مھنڈوڑ انور پر شہی فطر محبت سے سینہ سے چپٹ لگے اور مھنڈوڑ بھی سخت پریشان تھے اپنے اس  
 یار با وفا کو دیکھا تو زور سے سینہ سے لگایا انوار نبوت کی تجلیاں ابوبکرؓ کے سینہ میں کونڈے لگیں اور  
 جیسے ہی مھنڈوڑ نے وحی نبوت کا واقعہ ارشاد فرمایا ابوبکرؓ فطر جوش سے بکھار اٹھے۔ انھیں ان

لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبداً ورسولاً بلاشبہ یہ گواہی دینا ہوں کہ خدا کے سوا  
 کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں گنبد دہریس یہ پہلی آواز تھی  
 جو ہمارے مھنڈوڑ علی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر گونجی۔ مھنڈوڑ نے ہی دنوں بعد حضرت ابوبکرؓ کی  
 کوشش اور تبلیغ سے حضرت عثمانؓ حضرت ابوذرؓ حضرت سعیدؓ حضرت زیدؓ حضرت طلحہؓ

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے بزرگ ترھی انہیں مسماں ہوئے  
 جو سابقین الیہیں کہلائے اور ان میں سے اکثر عشرہ مبشرہ (دس جہنمی) کے ہرگز نہیں مقب سے  
 ممتاز ہوئے رضوان اللہ علیہم (اعلیٰ اکمل رحمہ اللہ)

حضرت خضرؑ کا ایمان کا پھر جب آپؐ کو پہنچے اور کج کا واقعہ یعنی سورہ اقصا کے نزول  
 کی بعینہ بیان فرمائی تو انہوں نے آپؐ کو خلعت نبوت سے سرفراز ہونے کی مبارکباد دی آپؐ نے  
 نبوت کی تصدیق فرمائی اور توحید و رسالت پر ایمان لایا۔

تقریباً اسی روز جبکہ مشرف بہ اسلام ہونا اسی روز حضرت کے چچا زاد بھائی علی ابن ابی  
 طالبؓ کا سن اس وقت دس سال سے زیادہ نہ تھا آپؐ کی نبوت پر ایمان لائے اور زید بن حارثہؓ  
 حضرت کے آزاد کردہ غلام (زمرہ مومنین میں شامل ہوئے۔ ایسے حضرت کا ایمان لانا جو ہر وقت  
 آنحضرتؐ کے گرد و پیش رہا کرتے تھے اور جو آنحضرتؐ کی ہر ایک بات سے واقف تھے جن سے ان کا  
 کوئی راز مخفی نہ تھا۔ جیسے خود ایک معجزہ اور آنحضرتؐ کی اعلیٰ صداقت اور کامل استنباط کی دلیل  
 ہے جس کی نظیر تاریخ عالم میں کہیں نہیں ملے گی نیک سے نیک دنیا دار آدمی کے اندر وہی حالات  
 میں نمودار ہوئے کچھ کمزوریاں ہوتی ہیں اور گو وہ کل دنیا کی آنکھوں سے مخفی رہیں لیکن ہر وقت قریب  
 رہنے والا لازم اور محرم راز ہو ہی اور قریب ترین عزیزہ اقارب اس سے خبردار ہو جاتے ہیں  
 مگر وہی سب پیدا ایمان لاتے ہیں۔

ایک غیر مسلم شخص کی رائے اس طرحان دیوں پورٹ لکھتے ہیں۔

کہ یہ بات آپؐ کی (آنحضرتؐ کی) صاف باتنی پر دلالت کرتی ہے  
 کہ سب سے پہلے ہو لوگ ایمان لائے وہ آپؐ کے دوست اور  
 اہل خاندان تھے۔ ہو آپؐ کے عادات سے بخوبی واقف تھے  
 اگر دعاؤ اللہ آپؐ قریبی یا ریاکار ہوتے تو یہ لوگ ہرگز آپؐ  
 تعلیم قبول نہ کرتے بلکہ ان پر سب قریب تھا ہرگز



در حقیقت یہ بات کبھی ثابت نہیں ہوئی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویجِ شریعت یا اثباتِ دعویٰ نبوت کے لئے مکر و حیلے کئے یا بھوٹے معجزے دکھائے مجھے اس میں شک نہیں ہے کہ اس شخص سے جس کے آئے کی خبر (اپنے بھائیوں میں سے) حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو دی اور فارقلیط (احمد) جس کی خبر جناب مسیحؑ نے انہیں پوچھا میں دی - حضرت محمد (صلعم) ہی مراد ہیں چند روز کے بعد بلال عمر بن عبثہ - خالد بن سعد ایمان لائے -

ان ایام میں حضرت رسول کریمؐ کا معمول تھا کہ آپؐ روزِ حضرت علیؑ اور حضرت خدیجہؓ کے مکان کی پہاڑیوں پر تشریف لے جاتے اور وہاں طاعتِ خداوندی میں مصروف رہتے اور راتوں کو حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ مکہ کی گلیوں میں پھیر کر دعوتِ اسلام دیتے (الصطفیٰ ص ۱۷۱)

انسانی حیرات ایک روز جب آپؐ پہاڑی میں عبادت میں مصروف تھے تو ابوطالب وہاں آئے اور آنحضرتؐ سے دریافت فرمایا کہ: - اے میرے عزیز بھتیجے بتا دینا کیا مذہب ہے؟

حضرتؐ نے فوراً بڑھک کر جواب دیا۔ میرا ہی مذہب ہے جو خدا کے تعالیٰ اسکے فرشتوں انبیاء و رسل اور ہمارے دادا ابراہیمؑ کا ہے جسے خدا نے اسی واسطے بھیجا ہے کہ میں قوم اور بنی نوع انسان کو جو خدا کو قبول بھیجے ہیں اور نجاست کہہ میں آلودہ ہیں راہِ راست پر لاؤں میں آگاہی کسی دینِ حق کی دعوت دیتا ہوں۔ کیا آپؐ اسے قبول فرمائینگے ابوطالب نے اس کے جواب میں کہا۔ میں اپنے بزرگوں اور باپ دادا کا دین نہیں چھوڑنا چاہتا مگر خدا کی قسم اپنی زندگی بھر میں بتا رہی ہوں کہ وہ گمراہی کا دین ہے ابوبکرؓ کا مسلمان ہونا بیان کیا گیا چکا ہے آپؐ بفضلِ خدا ایک مظلوم اور حق پرست کی پارتی ہو گا ان ہوشیور کی بہت سے لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ آپؐ کے

آپ کے تعلقات وسیع تھے حضرت رسول کریم آپ کی دو کلاں پر شریعت سے جا کر لوگوں سے گفتگو کرتے اور انہیں دین میں کی دعوت دیا کرتے تھے چنانچہ اس سلسلے میں کئی اشخاص مسلمان ہوئے جیسا کہ اوپر بیان ہوا مثلاً۔ حضرت عثمانؓ، طلحہؓ، زبیرؓ وغیرہ وغیرہ ہر صحابہ کرامؓ مسلمان ہوئے تھے۔ پھر ان میں اہل نبی مومنہ خدیجہؓ ہیں ان کے بعد امام الفضل زوہر حضرت عباسؓ (رضی اللہ عنہ) اسما بنت عیش (زوہر جعفر)، اسامہ بنت ابی بکرؓ، فاطمہ (خواجہ فاروقؓ) یہ مسلمان ہوئے۔ (اسد الغابہ جلد اول ص ۱۹) ان ایام میں حضورؐ اور تمام مومن و مومنات پہاڑ کی گھاٹیوں میں جا کر نماز پڑھا کرتے اور سچے سچے تبلیغ دین کیا کرتے تھے آپ اپنے وعظ میں حسب ذیل باتیں بیان کیا کرتے تھے (۱) لوگو! پیچھے درخت۔ چاند۔ سورج اور بت مخلوق ہیں یہ طاقت میں اسلئے انکی پرستش نہ کرو۔ اس کی پوجا کر دجو ان سب کا اور تمہارا خالق اوداؤ مطلق ہے۔ (۲) لوگو! شرک و کفر سرکشی اور نافرمانی کا نتیجہ خطرناک ہے شرکین کے لئے عذاب الہی ہے۔ (۳) اے بنی آدم ظاہری ہانی ہانی کی اختیار کرو۔ جس طرح تمہارے جسم اور لباس صاف تھوڑے رہنے کی ضرورت ہے اسی طرح مخلوق بھی خواہش نفسانہ اور شرک منکرات سے پاک صاف ہونے کی ضرورت ہے حضرت رسول کریمؐ دینی خدمت خالصہ نمائندہ فرماتے تھے کسی سے کچھ معاوضہ نہیں لیتے تھے ایسی خاموشی سے کام کرتے تھے سال کا عرصہ گزر گیا اور کچھ لوگ اسلام لے آئے (خطبات کی تفصیل میری کتاب خطبات نبوی میں لکھی ہے) علامہ یہ حکم تبلیغ اس وقت آنحضرتؐ کا سن مبارک دینی الیش سال کے قریب تھا اس کے بعد آپؐ ملائکہ تکم تبلیغ خداوندی پہنچا پہنچا ارشاد ہوا۔

یَا أَیُّهَا الْمَدِیْنَةُ مُسَدِّدُ قَائِدٍ	اے چاند اور ستارے والے... اٹھو
وَرَبِّكَ نَكْبَتُ دُشْبَانِ	داؤ (ڈراؤ) اور اپنے ہر دور دغا رکھی
فَطَرْسُ وَأَكْبَرُ	بزرگی کو بھیلادو۔ اور بزرگی نیز خواہست
فَأَحْبَبُ	سے علیٰ غی اختیار کرو۔ احسان لگو کئی
فَكَلْبُ	شکوہیت سے لئے نہ کرو بلکہ خالصہ کلمہ در مسئلہ پر قائم

آنحضرت کا بتی کا قسم کو مدعو کرنا ایسی غیر توہینا سبر ہوتا ہے احکام خداوندی ہوتے ہی آنحضرت علیہ السلام نے تبلیغ کے لئے اللہ کو شہداء ہوئے آپ نے پہلا کام یہ کیا کہ اپنے قبیلہ بنی ہاشم کو اپنے گھر پر مدعو کیا ان لوگوں کے اگلے شرب اور نظر تواضع کا بھی انتظام کیا گیا تھا یہ لوگ بنی ہاشم کے قریب غطفہ آنحضرت کے غطفہ و تلمیذ کی نیا چاہتے تھے کہ ابولہب نے زبان درازی شریعت کی اور آنحضرت کو آج موقع نہ ملا مگر اگلی شب کو جب ہمارا اگل و شرب سے فارغ ہو گئے تو حضور نے وہ ظفر بایا کہ میں آپ کے لئے دنیا اور دھن کی بھلائی لیکر آیا ہوں میں نہیں جانتا کہ عتبہ بھرمیں کوئی آدمی حضور سے اس سے اعلیٰ و افضل کوئی چیز لایا ہو مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں آپ لوگوں کو (اسلام) کی دعوت دوں۔ اب آپ بتائیں کہ آپ لوگوں میں سے کون میرا ساتھ دیگا۔ یہ نگر حشرین کے بھی ہرانا چاہا گیا۔ ہر شخص بجائے خود انجھست ہوا تھا کہ اس اثنا میں حضرت علیؑ ابی بکرؓ سے لڑھے اور کہا رسول اللہؐ میں آپ کی رفاقت کے لئے حاضر ہوں حضرت رسول کریمؐ نے بھی کوئی مطلب کر کے فرمایا۔ کہ تم اس کا علیؑ کہنا مانا کرو اور جو نہ مانا کرے نہ کرو۔

در زاد المعاد (۱۳۱۶)۔

بنی ہاشم کا تشریح آنحضرت کی بات مگر بنی ہاشم کھلا کر نہیں بڑے اور ازراہ تشریح حضرت علیؑ کے والد ابولہب سے جو اس مجمع میں موجود تھے کہنے لگے۔ دیکھو محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمہیں حکم دیا ہے کہ آج جو تم اپنے بیٹے علیؑ کے حکم کی تعمیل کیا کرو۔ (تاریخ ابوالعزا ۱۳۱۶) حضرت آنحضرت کی اس تبلیغ سے کافی مفید نتیجہ ملیں نکلا بلکہ بنی ہاشم کے لوگ اس بات پر خوشی اور تازگی کے زمانہ میں دعوت حق کا گو یا انشا اللہ لوگوں کو حضرت رسول کریمؐ کی جانب سے اپنے دل میں ایک قسم کا رنج لیکر گئے پہنا چھ اسی روز سے شریعت کے دلوں میں آنحضرت کی دشمنی کا قسم ہو گیا اور اسی وقت سے مومنین کے مصائب کا آغاز سمجھا جاسکتا ہے لیکن حضورؐ برابر تبلیغ دین میں مصروف رہے اور دیکھئے کہ اسی تبلیغ فرمائی کہ کسی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

ابولہب سے آنحضرت کی شکایت (ایک روز چن برس بعد آردو آدمی ابولہب کے پاس گئے اور آنحضرت کی تعریف و تحسین طرز میں شکایت کی اور آخر میں کہا کہ ہمیں صرف آپ کا خیال ہے۔ ورنہ ہم اس رشد کو دوسری دیر میں نہ کر سکتے ہیں۔ یہ نگر ابولہب نہ موشن ہو گئے اور اس طرح مخالفین کو

مالانہا اہل ابوطالب کے خاندان کے بیٹا لطف اعلیٰ ان لوگوں کو ملا جب وہ چھ گئے تو انہوں نے اس شخص سے کہا میرے فرزند! مناسب اور مصلحت وقت یہی ہے کہ تم اس کام سے دستبردار ہو جاؤ اس کا جو یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیا ۔

استقامت استقامت! اچھا جان! میں جب تک زندہ ہوں اس کام سے باز نہ آؤنگا خواہ اداہر کی دنیا اور ہر کسی کیوں نہ ہو جائے۔ اگر سورج کو مہیکے دائیں ہاتھ پر اور چاند کو بائیں ہاتھ پر رکھ دیا جائے اور اس کے عوض میں مجھے ہر کام سے روکا جائے تو بھی یہ حال ہے حتیٰ کہ مجھے کامیابی ہو یا میں فنا ہو جاؤں یہ تغیر آپ نے نہایت دیر سے اور زمانہ سے فرمائی۔ لیکن یہ کہتے کہتے آپ پر قدرت طاری ہو گئی اور حضرت کے اس طرز عمل نے ابوطالب کے دل پر خاص اثر کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ زہرِ طاقت نے انہیں مغلوب کر لیا تھا آپ نے دستِ شفقت سر پر رکھ کر کہا: فرزندِ زہر! تم زہر ہو اور جو کچھ تمہارے دل میں آئے کرو میں تمہاری ہر طرح مدد کروں گا (البدایۃ والنہایۃ جلد دوم ص ۲۷۱)

کوہِ صفاء پر تبلیغ اس واقعہ کے چند روز بعد حضرت نے کوہِ صفاء پہنچ کر کچھ کے سامنے دعا فرمائی اس کی کیفیت مولانا حالی مرحوم نے مدرسِ مدو جز اسلام میں حسب ذیل نظم بندی کی ہے۔

وہ فرستے زبیر محراب و منبر	تمام اہل مکہ کو ہمارا لے کر
گیا ایک دن حسبِ زمانہ داور	سوئے دشت اور چڑھ کے کوہِ صفاء پر
یہ فرمایا سب کے اے اکِ غالب	سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب
کہا سب نے قول آج تک کوئی تیرا	کبھی ہم نے نہ ہوا سنا اور نہ دیکھا
کہا اگر سمجھتے ہو تم ہم کو ایسا	تو باد کر دو گے اگر میں کہوں گا
کہ تو جو گراں پشت کوہِ صفاء پر	پڑی ہے کہ لوٹے نہیں گھٹا پر
کہا تیری ہر بات کا یاں یقین ہے	کہ بچپن سے صادق ہے تو اور اس پر
کہا اگر میری بات یہ دل نشیں ہے	تو سن لو خلافت اس میں اصل نہیں ہے
کہ سب قافلہ بیاں سے ہے جانے والا	گرد اس سے ہو وقت ہے آنے والا

اس کے بعد حضرت رسول کریم نے فرمایا کہ یہ لوگ آپ کے سچانے کے لئے ایک مثال تھی۔ اب تم یہ یقین کرو کہ موت کا خزانہ کچھ ہوتا ہے اور مرنے کے بعد ایک روز نہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے پس تم شرک سے باز آؤ خدا کے صفتی کے آگے سر جھکاؤ اور موت سے پہلے استغفار کرو تاکہ خدا کے تعامت کو تمہیں شرمساری نہ ہو اور دوزخ میں نہ جھلنا پڑے۔ دیکھو یہاں طرح پہاڑ پر کھڑا ہوا اس کے دو نوں جانب دیکھ رہا ہوں در آٹھ ایک تم صرف ایک ہی سمت دیکھ سکتے ہو اس طرح میں عالم آخرت کو دیکھ رہا ہوں اور تم صرف اس دنیا کو دیکھ رہے ہو اپنے نکاشات ۱۹- آیت ۱۲ میں عینا اس کو نفی کیا تھا اور نبی آخر الزمان کی علامتوں میں سے ایک علامت یہاں کی تھی اس واقعہ کے بعد ابو اسب مجھے کشتہ لگا کر بتا دیا اللہ تعالیٰ اجعلنا من دعا اللہ تیری بلا کمت ہو کیا تو نے جھکوا یا میرے جمع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں پوری سورۃ ثبت سیدنا نازل فرمائی جس میں اسکی اور اس کی دشمن اسلام ہوئی جیل کی ہلاکت کی پیشگوئی کی گئی ہے غرض کہ تمہوں نے مخالفت کی سبھی حضور پر تبلیغ میں مصروف رہے۔

قریش کا طمع دینا جب وطن لوگ یوں عاجز آگئے تو انہوں نے طمع اور لالچ کا پہلو اختیار کیا اور ایک تجربہ کار شخص کو یہ پیام دیکر بھیجا۔ یہ پیام قریش کی طرف سے آگیا ہے۔ آپ بے شبہ نبی شرم جیسے معزز قبیلہ کے شخص خاندان ہیں مگر آپ کی موجودہ روش نے قوم میں ختم نفاق پودیا ہے۔ آپ ہمارے معبود بتوں کی علانیہ جھوکتے اور ان کی ہنسی اڑاتے اور ہمارے بزرگوں کو گمراہ بتاتے ہیں اگر بہت پرستی کے خلاف آواز اٹھانے اور ہمارے بتوں کی توبین کرنے سے آپ کا عہد عاید ہے کہ آپ کو مل و دولت مل جائے تو قوم اس کے لئے ہر شے قریش آپ کے لئے اس قدر مال و زر ہم پہنچا دیں گے کہ پھر آپ کے برابر سب میں کوئی دولت مند نہ ہوگا۔ اگر آپ سردار قوم بننا چاہتے ہیں۔ تو ہم قوم آپ کو اپنا امیر اور بھرانہ بننے کو تیار ہے۔ آپ کی اطاعت کو اپنے لئے باعث فخر و افتخار سمجھے گی اگر آپ کو نصرت و عورتوں کے شائق ہیں تو قریش اور عرب کا ہر معزز قبیلہ آپ سے عہد و امان کے تعلقات کے لئے آمادہ ہوگا اور آپ ہم قدری جہاں سے عورتوں سے عقد کر سکیں گے۔ اور اگر آپ

ان باتوں میں سے کوئی بھی قبول نہیں کرتے تو ہم آپ سے اجازت ہائیگی کہ ہمارے کاجی کر کے آپ کے سر پر طوطا لٹا دیں اس کا مطلب یہ تھا کہ یہی جنہوں کا ترک کرنے والا شخص اس سبب زندہ رہی ہو سکتا ہے کوئی صاحب پوش نرد کا ہے کو ان سے انکار کرنے لگا تھا۔ حضرت رسول کریم اس زبان دراز قاصد کی لمبا چوڑی نظریہ بغور سننے رہے جب وہ خاموش ہوا تو آپ مکرانے اور حسب ذیل آیات پڑھ کر نائیں۔

الَّذِينَ كَفَرُوا وَاصْطَلَوْا  
عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ فَزِلُوا  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَتَحْمِلُوا  
الْوِثْرَ لَكُمْ وَأَمَّا  
الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ  
أَعْمَىٰ مَن يَهْدِي اللَّهُ  
فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ  
لِّأُولَٰئِكَ إِنَّ اللَّهَ  
يَعْلَمُ سُبُوغَهُمْ  
أَتَّبِعُوا آلَ الْفِتْرِ  
فَإِنَّ اللَّهَ يَهْدِي  
مَن يَشَاءُ لِمَن يَشَاءُ  
كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ  
مَن يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ  
لَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ

توجہ  
جو لوگ کفر کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں  
سدا رہا ہوتے ہیں ان کے اعمال پیکار جائیگی  
اور ان کے مقابل جو خدا فیتن مان کر کربانک  
اعمال کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں ان پر  
ہو اتارا گیا محمد پر اور وہی حق اور صحیح اور  
خدا کی جانب سے ہے۔ ان کے حالات  
بھی اچھے ہو جائیں گے۔ اور ان کی راہ  
میں ان سے دور ہو جائیگی۔ اس کی وجہ  
یہ ہے کہ منکر امور باطلہ کے پیچھے جا  
رہے ہیں اور ماننے والوں نے اس  
صد اقت کو قبول کیا جو رب کی  
طرف سے آئی ہے۔ خدائے تعالیٰ اس  
طرح مثالیں دیکر لوگوں کو سمجھاتا ہے

قاصد واپس جا کر قوم کو سچیت نالی قریش نے نالو کہا کہ اس پر بھی معاذ اللہ محمد کا  
جادو چل گیا (امین خداوند جلد اول ص ۱۸) اب حضرت رسول کریم نے ہر خاص عام کو تبلیغ  
کی شروع کی۔ آپ ہر ایک قبیلہ میں ہر محاس میں ہر محلہ میں اور ہر محلہ میں تشریف لے جا کر

توحید کا وعظ فرمایا کرتے تھے اور اس کے سامنے ہی لوگوں کو نہ رخصتوں بھڑوں اور بیٹوں کی پوجا سے باز رہنے کی تلقین کرتے تھے آپ خرنش کو غار بازمی - زینا - اور وحتر کشی سے باز رہنے کی نصائح کرتے تھے مگر ان لوگوں کو یہ اچھی باتیں بھی بری ہی معلوم ہوتی تھیں۔

میلوں اور منڈیوں میں وعظ اخصرت رسول کریم بڑے بڑے میلوں اور منڈیوں میں تشریف لے جاکر لوگوں کے سامنے وعظ فرمایا کرتے تھے چنانچہ بازار عکاظ بہتہ اور ذی الجواز وغیرہ میلوں میں جہاں دور دور سے لوگ آتے تھے یہ حضور بار بار تشریف لے گئے اور حاضرین کو دعوت اسلام دی جن لوگوں میں کے لوں میں خزہ بنو بھی عدل انصاف تھا وہ اسلام کے بھندے کے پیچھے آگے گز رہے لوگ جبکہ قلب پر مہر لگی ہوئی اور دل پر پردے پڑے ہوئے تھے۔ اس مسئلہ نے خود مرنے والے اور وہ آپ کے جانی دشمن ہو گئے۔

قریش کی مخالفت اور اس کے اسباب اس دشمنی کے کئی اسباب تھے (۱) سب سے پہلے ابی بن ہریرہ کو نبی مبعوث نہیں ہوا تھا اس لئے ان کے نقطہ خیال سے یہ محال تھا کہ کوئی انسان خدا کی طرف سے دنیا میں مامور ہو کر اور نبی بن کر آئے بغیر جبکہ نبوت ان کے دماغ میں نہیں سمائی تھی وہ بہت پرستی میں ایسے منہمک تھے کہ ان کے نزدیک بھی سترین عبادت اور انہیں کا مذہب تمام دہروں سے اعلیٰ اور وہ اس حالت میں مطمئن و مستغرق تھے (۲) وہ عقیدہ ناسر آؤ جزا اور عبادت بعد المات اور شکر کے فاسد نہ تھے اس لئے ان باتوں کا مفہوم ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔

(۳) ان کے نزدیک یہ امر بھی ذلت کا باعث تھا کہ دیگر قبائل بنی المشرق قبیلہ کے ایک شخص کی اطاعت و فرمان برداری کریں وغیرہ اس زمانہ میں خانہ کعبہ کے پاس ایک گلی تھی جس میں ایک بچہ مسلمان اور قلم کا گھر تھا اگر اسلام کا پہلا مدرسہ تھا آپ اکثر یہیں رہتے اور لوگوں کو اسلام کی باتیں بتاتے مسلمان کو اسلام پر مضبوط فرمانے خود دین کا شوق رکھنے آپ سے یہیں آکر رہنے اور مسلمان ہونے۔ رفتح باری شرح صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵

قریش کے مظالم اسلام کے دشمن قریش حضور کے راستہ میں کانٹے ڈال دیتے تھے تاکہ وہ

آپ کے پاؤں میں پھیر جائیں۔ اور مکان کے اندر غلاظت پھیلنے لگے۔ یہاں سے پہلے کون سے مکان سے آئے تھے۔ ابوہریرہؓ نے کہا: میں نے رسول کے قتل پر کربا نہ دی۔ اسکی بیوی (آنحضرتؐ کی بیوی) بھی جاتی اور کاشانہ کو گھر تک کر کے لاتی اور حضرتؐ کے واسطے میں خال دیتی اور اندھیری رات میں سرد کاٹناٹ کے پاؤں زخمی ہو جاتے (طبری ص ۱۱۵) جب آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرستے تو اشرار قریش نہایت شور مچا دئے۔ آپؐ پر لگ کر پتھر پھینکے حتیٰ کہ جسم مبارک سے خون بہنے لگا۔ ایک دفعہ چند لوگوں نے حضرتؐ رسول کریمؐ کو تہاؤں کھینک کر آپؐ کے من کچر ڈال دیا اور اسے ہل دینے شروع کیے حتیٰ کہ آپؐ کی سانس رکنے لگی (زاد المعاد ص ۱۱۵)

**قریش کی اور شرارتیں** ایک دن حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن حبیط وہاں آیا۔ اور اس نے اپنی چادر کو ہل دے کر اور اس کی روتی بنا کر آنحضرتؐ کی گردن میں ڈال دی اور اسکو ہل دینے شروع کیے حتیٰ کہ گردن گھٹنے لگی۔ رسول کریمؐ قلب مطمئن سے سجدہ میں غلٹے کہ اتفاقاً وہاں حضرتؐ ابو جحشہؓ بھی تشریف لائے اور انہوں نے عقبہ کو گھٹل سے ہٹا دیا اور قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی۔

انْقُضْ لَکُمْ دَیْنُکُمْ اِنْ یَقُولُ ۖ  
 کما تم اس بزرگ انسان کو قتل کرتے ہو  
 اور صرف اس گناہ میں کہ وہ اللہ کو سب

یا البیتات  
 کہنا اور تمہارے پاس رسولی دلائل بھی آگئے  
 کا کر چکر تھا۔ صدیق اکبرؓ کو پھٹ گئے اور انکو زہر دلوں کیا حتیٰ کہ آپؐ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔

گھارا میں مردہ بچا کھانگے کی گھنٹے میں جبر ہوش آیا تو فرمایا اور فرمایا حضورؐ کیسے ہیں بہ الامین  
 فی حرات الرجال (ص ۱۱۵) ایک روز ابو جہل کے اشارہ سے عقبہؓ اٹھا اور غلاظت سے پڑا دھڑکی اٹھا لایا

اور بکھر دئے وقت مسجد اکملی پشت مبارک پر کھدی۔ رسول اکرمؐ خدا کے نقالی سے ساز و دنیا نہ  
 میں مصروف دھڑکتے ایسے گویا اس بات کا علم ہی تھا اسی اثنا میں حضرتؐ کی صاحبزادی فاطمہؓ

اور اہل بیتؓ نے آئیں اور انہوں نے پشت مبارک پر سے اونٹ کا دھجہ اتار کر پھینکا (روح المعانی ص ۱۱۵)  
 اب باقی ابی بن الحنفیہؓ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم سینے اور صبر و تحمل کو کھمبہ بناتے ہوئے اور خدا کے نقالی کا شکر

ادا کرتے ہوئے اپنا کام کیا کرتے تھے جب بیت گناہ ہوئے تو فرمائے کہ اکل عبد مناف حق عسائی



مسلمانوں پر نظامِ عمر کی انتہا قریش نے یہ طرزِ عمل کو اختیار کیا تھا۔ اس کے ساتھ روا رکھا۔ اب دیکھو کہ مومنین کو اسلام پر  
 کیا لکڑی ان کے مذکر و نہیان کے روئیں گے کھڑے ہونے اور کچھ بچہ مند کو آنا ہے قریش جس مسلمان کو تنہا دیکھ  
 پائے کچھ کرے کھلے جاتے اور ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر تپتی ہوئی ریت بہا سے رٹا مینے اور بھاتی پر پتھر  
 رکھ دیتے تھے اور ان سے کہتے کہ اسلام سے باز آؤ اور اپنے بھائی کو گالیوں دو قریش بعض مسلمانوں کو اپنے  
 کے کچے پتھر میں لپیٹ کر ٹھیک دیتے اور بعض کو بوسہ کی بھاری زہرہ پہنا کر تپتے ہوئے پتھروں پر گرا دیا  
 کرتے تھے۔ اللہ اللہ ان مومنین کا ایمان کیا سخت تھا۔ اور وہ خدا کے نجاتی پر مستعد بھر دے کرتے تھے  
 ان کا انتقال کیسا عظیم تھا۔ کہ انوارِ اقسام کے عذاب سے تھے۔ مگر کھلاؤ ان تک زبان پر نہیں لاتے تھے  
 بلال رضی اللہ عنہ اس زمانہ میں جو مومنین خصوصاً کے ساتھ تھے گئے ان میں سے ایک حضرت  
 بلال بھی تھے۔ یہ امیر بن خلف کے غلام تھے۔ آپ دولتِ اسلام سے مالا مال ہوئے تو ان کے آقا نے  
 انہیں انوارِ اقسام کے عذاب دینے شروع کئے۔ اُمّیہ ایک ریشی بلال کی گردن میں ڈال کر لوگوں کے  
 سوا لے کرتا اور وہ انہیں گلیوں گلیوں میں لے پھرتے تھے حتیٰ کہ ان کی گردن میں گھر انسان چڑھنا تھا۔  
 حضرت بلال کو اس کا سنگ دل آقا گرم ریت پر لٹاتا اور اوپر پتھر رکھ دیتا پھر سنگین مذکورہ دو کوب کرتا تھا  
 کھالے کو نہ دیتا اور وہ ہوب میں پوٹائے ہالے رکھتا تھا۔ بلال جو خدا و رسول کے شہید تھے ذرا تھوہر پر نہیں  
 لاتے تھے اور احد احد کے نصیب لگاتے تھے۔ اور یہ حالت اس وقت تک رہی جبکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے  
 انہیں ان کے بے رحم آقا سے خرید کر خدا کی راہ میں آزاد کر دیا (تذکرہ جلد اول ص ۷۷)  
 اک باسر کے مصائب انکار ان کے والد یا شرف والدہ سمیت کھلی کفار قریش شرخاک طرقت پر پڑتے تھے  
 ابو بکر نے ان غریبوں اور یتیموں کو عجیب و غریب طریق پر نکال دیا۔ ہمارے نظامِ قریش کے مقابلہ  
 میں جیسے قتال اور استقامت کا نمونہ دکھایا انہیں ہمارے لیے عبرت و نصیر تھا، آپ کو کفار قریش نے بڑا  
 کیا۔ تپتی ہوئی ریت پر لٹا یا پھر سہنہ پر پتھر رکھ دیا یہی تمام ان کے صہیفہ اُٹھو یا ستر کے ساتھ روا رکھا گیا  
 اور عمار کی والدہ بی بی سمیہ رضی اللہ عنہا، بروود نظامِ قریش لگے جس کے تکرار سے دل کا پیٹ اٹھتا تھا  
 شفیق ازلی ابو بکر نے ان کے اندام نہانی میں فیض مارا اور وہ اسی نصیب سے جان بحق تسلیم ہو گئی (اللہ وانا الیہ

اسلام میں یہ سب کچھ اہل شہادت کے وجود میں لازوال کی صورت میں آیا اور ان کے لئے خدا کی عطا کردہ نعمتیں  
 ہوں تمہیں پرانے ہوئے ہیں پر یہ ظالم توڑے جا رہے تھے کہ انھیں کاس جہاں گور ہو آئے تھے جدید ہو کر  
 فرما | صبر و ایالی یا صبر فان | آل یا صبر صبر کرو تمہارے لئے جنت ہے ۔۔۔  
 موعدکم الجنة (مدارج الجنات جلد دوم صفحہ)

جنگ اب انصار و منافقین کا بنی بن ارت کے سر کے ہاں کھینچنے آپ کی گردن مر رہی تھی ۔ اور حکم کر کے لوہے سے  
 داغ دیتے تھے۔ [الفتح] قریش انھیں (ابولکھ) کے پاؤں میں رسی باندھ کر انہیں پھرتی زمین پر پھینک دیتے تھے۔  
 اسد الغابہ جلد اول (صفحہ ۱۷۷) بقیۃ - زنجیر - ہمدیہ ۔ اور ام عیسیٰ لونڈیاں عیسیٰ اور ایمان لائیں عیسیٰ  
 اس لئے ان کے اقامی انہیں شدید سے شدید سزا میں دیکھ رہا تھا اور تادمہ کرنے تھے (اعجاز الشریعہ ص ۱۷۷)  
 حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ان لونڈیوں اور غلاموں کی جب ان کا کھیت کو دیکھا تو ان کے کھانے پانے اور اس سے خرید کر  
 آزاد کر دیا (ازالۃ الغلط ص ۱۷۷) اس بیان سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ قریش اس قسم کے مظالم کو  
 غلاموں اور بیویوں پر کیا روا رکھتے تھے ہمیں بلکہ وہ اپنے معزیزوں اور فرزندوں کے ساتھ بھی ایسی ہی سزا دے سکتے  
 کرتے تھے جو دولت اسلام سے مستفیض ہوئے تھے چنانچہ - مثال کے طور پر چند واقعات پسین کے لئے بیان ہیں  
 حضرت زین اسلامؓ پر مظالم اور جب عثمان بن عفانؓ ایمان لائے تو حضرت ابی بن کعبؓ نے یہ خبر غیبی رہی ۔ آخر زین زینہ  
 ان کے چچا کے کالوں میں پڑی اس نے ان کی سزا دہی کا یہ طریق ایجاد کیا کہ انہیں کجور کی چٹائی میں لیٹا

اور اوپر سے باندھ دیا تھا اور نیچے سے دھواں پھنکانا تھا ۔ (۲) مصعب بن عمیرؓ کی ماں نے جب  
 یہ سنا کہ اس کا بیٹا مسلمان ہو گیا ہے تو درین سے خار کھ کر کے گھر سے نکال دیا (۱) اصحابہ جلد اول (صفحہ ۱۷۷)  
 حضرت سعدؓ مشہور صحابی رسولؐ سعد بن ابی وقاصؓ فارغ ایران کے نام سے کون پڑھا لکھا مسلمان  
 ٹاؤنٹ ہو گا ؟ دعوت اسلام کی اہم ابتدائی کئی کہ آپؐ اس سال کی عمر میں ایمان لے آئے اور بعد کو کثیر  
 مہاجر (دینی تنبیہ) میں شمار ہوئے حدیث کی معتبر روایت میں آتا ہے کہ جب آپؐ ایمان لائے تو  
 آپؐ کی ماں ایک زبردست اور کٹر مشرکہ بنت بکرؓ اور اسی علم و عہد میں کھار سعدؓ سے کہنا کہ میں  
 ان سے ہرگز نہ بولوں گی یہ حلفت ام سعدؓ ان کے ابا کا کہنا تھا کہ تو اپنے اس لئے بڑے دین سے دست بردار

حق بخیر پرینہ جو ان جاننا کیا لاشرف و لائیں نہ بکوں کی واندہ پانی سب اپنے اوپر حرام کرتی ہوں  
 اور پھر بولی تیرے اس لئے دین میں تیرے ہی بیان کے بموجب تیرے خدائے کیا۔  
 قالت رحمت ان اللہ نہاک « والدین سے حسن سلوک کا اور ان کی اطاعت کا حکم نہیں دے  
 بود الیک و انانک و اگر بعد ازاں رکھائے ۹

پھر میں اسخبر پڑی ان ہوں یا نہیں؟ میں تجھے اس لئے دین کے ترک کا حکم دیتی ہوں! دھکی محسن بانی  
 نہ طعی نکل شروع ہوا تین لمبے لمبے دن اور تین بڑی بڑی راتیں بچتی تھی میں گور گریں۔ اور ضعیف کے ہاں  
 و دین خدا کے دہانے اور پانی کے قطرے سے آفنا نہ ہوئے یہاں تک کہ فائدہ کی شدت سے ششی شروع ہو گئی  
 اور اپنے آبائی دہرم کو جان چھوڑا (حقی غشی علیہا من اہمد الاور اولاد سے بڑھ کر عزت رکھنے والی ہوش  
 ہو گئی۔ سدا ب بھی متاثر نہ ہوئے۔ صحیح مسلم اور جامع ترمذی کے راویوں کا بیان ہے کہ سعد کے ایک  
 بھائی عمارہ نانی تھے۔ ان کا دل بڑھا دہ بڑھے اور انہوں نے کسی طرح۔

نظام ہما ابن الفحل ر عمارہ نہا لم قسم انوائی اور نہ بروسی کوئی عرق یا ضربت حلق سے از دایا چھوڑا  
 عیوش میں آئی۔ تو سعد کو کوئی شرم نہ کر دیا غنٹوں خوشامدوں نانہ مردار یوں فحش نہ عوا علی سعد  
 کی کچھ جگہ کہنے لگی میں زبان پر بدعہا میں نہیں (۴) حضرت زبیر بن عوام حبیب سلمان ہوئے تو ان کے چچا علی  
 انکو نہائی میں ایٹ کر ان کی ناک میں دھواں دیتے تھے کہ حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ اور ہونوی معیہ  
 سلمان ہوئے تو حضرت عمرؓ را کھو مارے تھے کہ وہ ابوہمان ہو جاتے اور یہ تھکا جلتے تھے لا عبد اللہ  
 بن مسعود جب سلمان ہوئے تو تعبیر میجا کر سورہ زمان میں شری شروع کر دی کافر حضرت سے ان پر ٹوٹ پڑے اور  
 بڑی طرح سے مارا (۵) ابوذر غفاریؓ چونکہ اسلام کا تفصیل حال آئے گا جب حضورؐ کی اخلاقی تعلیمات سے  
 متاثر ہو کر اسلام لائے تو نہانہ تعبیر میں صحیح کر لیا پڑھا اور اپنے اسلام کا اعلان کیا اس پر قریش ٹوٹ پڑے اور  
 قریب تھا کہ انکو مار ڈالیں مگر حضورؐ نے چچا عباسؓ نے یہ کہ ان کی جان بچانی کہ یہ غفار قبیلہ کے رہنے والے ہیں  
 اور یہ قبلہ ہمارے راستہ میں مراحم ہوگا اور چاری تجارت تم ہو جائیگی۔  
 حضورؐ کا یہی دینا مسلمان ان کا بیٹ کو سنبھالنے سے باہر ہو جاتا تو حضورؐ سے جا کر کہنا کہ

۱۶۹  
 حضرت امام کو خبر ہوئی دینے لکھے شیخ کو حال سنانے فرمائے تھی کا اوتار بہت دنوں تک نہیں چھڑا وہ سنانا ہے  
 اس کے زمانہ میں ایک جگہ خدائے مغلبدے کا نام سے پہلے کسی نبی کو آ کر ہے چہرہ گیا کسی گا گوشت کو پہنکی گلیبیوں سے  
 نوچا گیا بہت سے مومن کو زندہ کھولنے ہوئے نہیں کے کرہاویں ڈال کر ملاما گیا مگر انہوں نے جی کا ساتھ  
 نہیں چھوڑا (الہدایت و النہایت جلد دوم ص ۵۷)

قریش کی ایک کمیٹی قریش نے جب دیکھا کہ ہمارے مظالم بچائے اسلام سے باز رکھنے کے مسلمانوں کی تعداد برابر بنانے ہی پہنچے جاتے ہیں۔ تو دارالندوہ میں جو ان کا کونسل ہال تھا جو ہو کر ایک کمیٹی کی شکل اختیار کر رہا تھا منعاً اور بالاتر سمجھوں نے منہ سے الزام تراشی کی کوشش کی مگر مومن نے باہمی اسکی مخالفت کی بالاتر نے بیٹے مگر عبدلید بن جہر نے جو ان میں سے عمر اور عمرو کا تھا اس میں شک کو ایک مکہ ختم ہوئے رہے کہ وہ کیا کہہ سچ ہو جو وہ تھا میں ہم کوئی عیب اور اس پر کوئی الزام تراشی نہیں کر سکتے ہیں حقیقت میں ان کے کلام میں وہ شہیر غلبہ اور وہ نابینا ہے کہ جس سے دل پر غم اسڑ ہو سکتے حتی کہ شوہر اور بیوی اور باپ اور بیٹے اور بھائی بھائی میں تفرق پڑ جائے (شفا ص ۱۵۱) افسوس کہ اسلام اور مسلمانوں کو ختم کر دینا چاہتے تھے مگر مسلمان تو ان کے ہوتے رہا تھے

شہادت پڑھا جس میں اہل اللہ کی صورتیں،  
مسلمان کا حصول مال و زور پایا، و شہادتیں،

بہشتیاب ہجرت حبشہ تا ہجرت نبوی

اگرچہ کفار کے دل بے قصور مسلمانوں پر مہلکم کرنے فرماتے تھے مگر انکس تھا کہ بڑا بڑا علم اور ستم پرست  
کرنا اسی چلا جاتا تھا حضورؐ یہ دھڑا اٹھ نظر دیکھتے اور اسی لطفی دیتے اور فرماتے کہ خدا انکو استقامت کی توفیق عطا کرے  
خدا کی طرف سے امتحان ہوا کرتا ہے تاہم مجھ سے تمہاری یہ نصیبت کبھی نہیں جاتی اس لئے میں تم سے کہتا ہوں  
کہ تم سے جو اوشخاص اس مصائب نکالیں سے نجات حاصل کرنے اور ایمان و جان کی حفاظت کے لئے ملک  
میں اسی بانی بادشاہ کے ملک میں اوجانا چاہیں انکو میری طرف سے اہانت ہے۔ بلکہ میں انکو مشورہ دیتا ہوں  
کہ خدا اکام بلکہ یہاں سے چلے جاؤ۔ یہ انرا دہ پانے ہی کن موٹیں مومنات آوادم فرمے ہو گئے۔ یہی قتال کے

الخاص نے جو کفار قریش کے مسلسل غارتب سے تنگ آ گئے تھے اور اپنے امکانات اور جدوجہد اندر جمع کر کے کہہ  
 ماند ہی قافلہ بنایا جو انگریزوں کا جیس بارہ مرد اور چار عورتیں تھیں۔ ایک سیدہ - رقیہ بنتی سلمہ  
 دروہر بنو نضال بھی تھیں۔ حضرت عثمان بن عفان سالار قافلہ بنے محمدؐ نے فرمایا کہ حضرت اوطا علیہ السلام کے بدر عثمان  
 وہ اپنے شخص جنہوں نے خدا کیلئے بیوی بھرت اختیار کی (مسند احمد ج ۱ جلد اول ص ۱۱۵) پیدا ہوئے کہ انھیں قافلہ  
 سات کی تاریکی میں باہر نکلا۔ اور فرماتا ہوا بندر گاہ جہدہ پہنچا ہوا اس سے ہمارے میں ہوا ہو کر پیش کو روانہ ہوا۔ یہ اقصیٰ  
 نبوی (ص ۱۱۵) کہ ہے۔ (رد المحتار جلد اول ص ۱۱۵) کہہ چکے تھے اور پیش ہجرت کرنے سے یوں اسلام کا مقصد صرف  
 یہ تھا کہ قریش کے غلام سے دین کو بچا جائے اور یہاں سے نکل کر اپنے خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت آزادی ہو۔  
 دو سال قافلہ میں دین کی ہجرت کی کفار قریش کو اطلاع ہوئی تو وہ مساب کی طرح بیچ و باب میں آئے یہی اسی  
 تعال میں تھے کہ یوں اسلام کا ایک اور قافلہ پیش چلنے کیلئے تیار ہوا۔ اپنے پہلے سے بڑا تھا چنانچہ یہ تیسری بار  
 اور قافلہ چھوڑ توں پیش تھا۔ اسکے سوا قافلہ جہدہ تیار حضرت رسولؐ کے کہہ کر چھوڑا دیا جاتا تھا اس قافلہ کی روانگی  
 کی اطلاع قریش کو تو بڑی دیر بعد ہوئی چنانچہ عربین انھیں ان کے پیچھے دوڑے۔ جہدہ تک تعاقب کیا لیکن پہلا  
 ہمارے قبل کشتیوں میں بیٹھ کر بندر گاہ سے روانہ ہو چکے تھے۔ آخر ایک دفعہ عربین انھیں ان کی زیر قیادت  
 شاہ جہدہ کے پاس پہنچا اور مسلمانوں کو یا کہ طلب کیا کہ یہ ہمارے غلام غلام ہیں۔ ان کو ہمیں دے دیجئے۔  
 مسلمان پیش میں اسیران قریش کا خیال تھا کہ بادشاہ ان کی بات اندھا دھند مان لیتا لیکن انھیں پسند  
 اور اور انھیں بھگان کی شان سے یہ امر صبر تھا چنانچہ شاہ بخاشی نے مسلمانوں کو دربار میں طلب کیا اور جو کچھ فرمایا  
 قریش نے بیانات دیے تھے انہیں سنائے اس کے جواب میں جعفرؓ نے ایک معنی خیز تقریر کی جو یہ ہے۔  
 دربار پیش میں مبلغ اسلام کی تقریر اے بادشاہ ہمارا واقعہ سننے کے قابل ہے۔ ہم کسی کے غلام نہیں۔ ہم  
 بالکل آزاد ہیں۔ اب سے جہدہ پیشتر تمام عرب ہمالت و مکرانی کے تار یک غلام میں پڑا ہوا تھا کوئی قانون و  
 قاعدہ نہ تھا۔ ہم توں سے تھوڑے اور کچھ غلاموں کو بچتے۔ مردار کھاتے۔ نہماست میں آکودہ رہتے تھے۔  
 بکا کرتے تھے جس کی رعایت تمام نوازی اور کچھ صفات انسانی ہم میں سے مفقود ہو گئی تھیں۔ ایسے حال  
 میں ہم نے خود اپنے آپ کو ہم میں سے ایک ایسے شخص کو معیت کیا۔ جس کے حسب و نسب صد اوقات دانت اور

پا کر کی و ظہور سے ہم پہلے بچا سے واقف تھے اس پر خدا نے تعالیٰ نے ابھی بھی اس کا اظہار کیا اس نے ہمیں نصیحت  
 کی دعوت دی اور فرمایا کہ ہم بس صرف خدا کے واحد و قادر کی پرستش کریں کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں اس نے  
 ہمیں پتھروں، دھتوؤں اور سب جان بہیزوں کی پوجا سے روکا۔ اس نے ہمیں تعلیم دی کہ سچ بولو دیانت و امانت  
 اختیار کرو خیاالت و تلبسے کو انسانوں کی حمد و ہی اور ہمایہ کی خدمت کر دو بخور لوں کے گھر درست رکھو۔ انکی  
 عصمت و عصمت کی حفاظت کرو۔ وعدہ پورا کیا کرو انسانوں پر رحم کیا کرو ہر قسم کے گناہ سے دور رہو۔ ہر برائی  
 سے بھگو۔ یتیموں اور یرکھوں کی امداد کرو ان کے مال کو بے وقار نہ لگاؤ اور خدا کی عبادت کیا کرو۔ نماز پڑھو۔ روزہ  
 رکھو خیرات کرو۔ اسے بادشاہ یہ اس بزرگ رسول کی تعلیم کا خلاصہ ہے ہم لوگ ایمان لائے۔ اور اسے قبول  
 کیا لیکن اس پر ہماری قوم بھگتی جہانک ہو سکا اس نے ہمیں تاپا ہم پر طرطرح سے ظلم و تمیز کے مفصلہ اس کا یہ غنا  
 کہ ہم کو خیر اور نیکی کو کھینچ دیں اور ہر بد و بدکاری اور پتھروں کی پرستش کرنے لگیں جب ہم اپنے ملک انوں کے ظلم  
 سے بے دامن نہ کر سکے تو ہم نے اپنے ملک کو خیر باد کہہ کر اپنے ملک میں پناہ لی لیکن حق و راستی اور خدا کے  
 ہمتوں نے یہاں بھی ہمارا پیچھا کیا اور اس داپس ظلمی سے اکامقصد سوائے اسکے کچھ نہیں ہے کہ ہم ہر ہر ظلم  
 کوڑے بھائی لیکن حکم بدل اور انصاف برپا ہو جسے جس کے ہمارے ہم ہر ہر ملک آئے ہیں۔ اسلئے ہمیں اس پر  
 آپ ہماری حمد و ہی کر چکے اور ہم پر عزیہ ظالم نہ ہونے دیں گے۔ اس پر ہر روز بہتا شرف و کاشاہ جائی شے کے دل پر  
 میری تعریف ہو اس نے دل میں کہا۔ یہ لوگ فی الحقیقت ظالم اور فحش ظالم ہیں اسکے ساتھ ہی اسے اسلام کے  
 فطرت و دیگر معلومات حاصل کرنے کا اشتیاق ہوا چنانچہ اسے حضرت جبریل نے کہا کہ مجھے خدا کے کلام میں سے  
 پھرنا دیکھو تمہارے رسول اگر میرا ہے یہ سکر جبریل نے سونہ مری کی ابتداء کی آیات تلاوت فرمائیں یہ سکر جبریل  
 آیا ہے۔ اور کتاب میں صرف کو یاد کر جب وہ اپنے لوگوں سے ایک مشرقی مکان میں الگ ہو چکی جہان کی  
 طرف سے ایک پردہ ڈال دیا یہ صوم نے اسکے پاس اپنا فرشتہ بھیجا جو پورا انسان بن کر اسکے سامنے آیا۔ مری نے کہا کہ  
 میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ اگر تو میرے بھائی ہے تو میرے رب کا فرستادہ ہوں کہ تجھے ایک پاکیزہ ملک کا گواہ  
 دلاؤ میرے لوگوں کو کہ جو گناہ کیونکہ کسی دشمن نے مجھے نہیں کیا اور میں ہرگز نہ کلائیں۔ بولا یونہی بھگتا میرے رہنے  
 کہ ہے کہ ہم تم پر اس سے اور تم جانتے ہیں کہ اس کے کو آؤ یوں کے لئے بھیجے اور ان کے طرف سے رحمت

ہم انہیں اور اس پر اس کی کامیابی کے لئے اس سے ہرگز ہمت نہ ہونے کے لئے اس کے کوہنہ میں لیا۔ پھر اس کے  
میں لیکر کسی دور کے مکان میں کرا رہے ہوئے۔ پھر روز اسے ایک کچھ کی خبر کے پاس لے آیا۔ بولی کاش کہ میں  
اس سے پہلے مر گئی اور بولی ہوسکتی۔ پھر اس کے پیچھے اس کو آزادی کے نام دکھائی دے رہے تھے۔  
ایک باقی کا چشمہ جاری کیا ہے اور تو اپنی طرف سے کچھ کا نہ ہلا پھر بھی کچھ دیکھیں گی تو کھائی اور اس کے  
رکھ اگر کوئی آدمی کو دیکھے تو کھانہ میں نے خدا کے لئے روزہ کی سنت مانی ہے سو آج میں ہرگز کسی آدمی سے نہ  
یوں لگی کچھ نہ لے کر لوگوں کے پاس گود میں لائی۔ وہ بولے اسے مرہم تو نے بہت بد حرکت کی ہے  
اے بارون کی بہن تیرا باپ بد آدمی نہ تھا۔ تیری ماں بھی بدکار نہ تھی۔ اس پر ہم نے تیرے کے کی طرف اشارہ  
کیا۔ وہ بولے ہم اس سے جو گوارے میں ہے کچھ ہے کیونکہ کلام کریں پھر بولیں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کٹا  
دی اور بنی بنایا ہے اور مجھے مبارک کیا یہاں میں ہوں ۱۰۰۰ (سورہ مریم) ان آیات کو شاہ نجاشی  
نے نہایت غور کے ساتھ سنا اور اس کے دل میں وجدانی کیفیت طاری ہوئی گئی خصوصاً ملاحظہ فرمائیں اس مقام پر  
فکری و اخلاقی و فطری عنایت آئے (اے مرہم کھائی۔ اور کچھ نہ دیکھو)

تو بادشاہ کا دل بھر آیا۔ اکی انگوٹھے شہزادہ صداقت آج کلام نے اس کے قلب پر کامل قبضہ کر لیا۔ اور  
وہ اسلام کی صداقت سے مغلوب ہو گیا۔ چنانچہ اس کی زبان سے بے اختیار اذ بکلا۔

واللہ یہ اسی نور کی اشاعت ہیں۔ کچھ بطلوہ موسیٰ نے دیکھا  
تھا۔ اور حضرت محمدؐ وہی رسول ہیں جنکی خبر یسوع مسیح نے  
دی تھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے اس رسول کا

زمانہ ملا (ابن ہشام ص ۱۱۶)

سید قریش کا دربار سے نکالا جانا بادشاہ نے کفار قریش کے رفیقوں کو برا بھلا کہہ کر دربار سے نکالوا دیا۔ اور  
مسلمانوں کو اپنے ملک میں رہنے کی اجازت دی چنانچہ مسلمان یہاں اس وادان سے رہنے لگے شاہ نجاشی کو  
مذہب اسلام سے ایک گونہ عجیب ہوئی تھی وہ بار بار کچھ کواہنے دربار میں طلب کر کے قرآن کریم سناتا اور مطالب پر  
غور کرتا تھا اور جب بھی اس کو اسلام کا مقابلہ کرتا بھی مسیح کی بابت سوال کرتا کچھ جواب دیتے کہ وہ خدا کے

رسول تھے آخروہ مبارک دن آیا کر شاہ جہاں نے اسلام کے سامنے گردن ڈال دی اور ملک کا دار و دار اس کے حضور  
 ہوں درستان مبارک پر پناہ کی سعادت عنود حاصل کرنا یا اس وقت کو بھی گوارا نہ تھی نے اس کو اسلام لانے پر  
 راستی کی تیغ تھی جو تھی مسلمانوں کے پاس خنجر آہن نہ تھا وہ صخرہ حلاق تھا  
 جتنے چلنے والے مسلمان لوگ اس کو نہ ملے تھے لیکن کہ کے حالات اور زیادہ نازک ہو گئے تھے۔  
 طبع کا سہیل بلخ رسول اکرم کے متانے میں فرماں لے کوئی وفیقہ تھا نہ رکھا لیکن پیروں کے کام میں خدا کا ہاتھ

ہوا کرتا ہے ان کا استقلال تھوڑی آنکھوں سے بہت آگاہ ہوتا ہے اس لئے دکھا کر شہادت کچھ کر گمان کی بنا  
 رسانی اور نہ لایع چنانچہ حضرت رسول اکرمؐ برابر بلخ میں مصروف ہو گئے۔ اب قریش کو پھر بلخ کی طرف  
 چنا چکے کہ نہ دیکھ سکیں ہوتی رہیں آخر کہ کا مشہور مالدار حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت سی باتیں  
 بنایا کہ سب کو بلخ لکھا ہے مگر حضرت نے اس کے جواب میں سورہ (حم) کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائی۔

نحسہم کو توفیق الرحمن الرحیم  
 کہتے ہیں کہ اس کا ہمارے دل پر کوئی اثر نہیں۔ اور ہمارے کان اس کے شنوائی نہیں اور ہم میں اور  
 تم میں ایک طرح کا پردہ ہے جس سے تم اپنی تدبیر کو ہم اپنی تدبیر کہہ رہے ہیں سورہ حم رکوع (۱)  
 علیہم قرآن کریم کا اثر اس سے بڑھ کر ہے کہ ان آیات کے سننے سے عقبہ پر وجہ اپنی کیفیت طاری  
 ہوتی وہ یہ کلام گونج کر ہلکے تھاؤں میں غرق۔ اور آخر کار چپ چاپ اٹھ اٹھا گیا اور جب قریش کے پاس  
 واپس پہنچا تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا کر آئے عقبہ نے معاً کہا میں واللہ شہا کلام منکر آیا ہوں جو نہ  
 ادا ہے ہے شہر تہ حاد اب تم میرے کہنا تو اس سے آختر ہے کہ نہ کہو اسے اسکے حال پر چھوڑ دو۔ ہمارے

التبویح



ہمارے لئے جس کی ہمت ہے اور جس کی آخری تدبیر ہے یہ کہ قریش پہلا اسلحہ واہ مغربہ پہلی محمد (م) کی زبان کا جادو چل گیا۔  
 کفر کی استہزا پھر کفار نے باہم مشورہ کیا اور قرار پایا کہ محمد کو قوم کے سامنے فائز کرنا چاہیے۔ اس بنام طبلہ کی ساز  
 چنانچہ قوم نے کہا اگر آپ نبی ہیں تو مکہ کے پہاڑ ہٹا دیجئے یا غریب جاری کروا دیجئے یا سونے کا اپنا مکان ہی بنوا لیجئے  
 یا کوئی فرشتہ ساق لائے جو آپ کی تصدیق کیا کرے یا کم از کم پھر یہی کیجئے کہ ہم ہر عذاب کا ایک ٹکڑا ہی آسمان سے گرا دیجئے  
 اگر حضرت نے جواب دیا تو یا یہ جب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اگر وہ چاہے تو اس کا کر سکتا ہے۔ قریش کے مجمع میں سے ایک  
 شخص مخرج لا محمد یہ نو کہو کہ کیا خدا نے تمہیں بتایا تھا کہ تم قوم سے غلام نکالنا سوال کیا میں نے اور تم اس کا جواب اس طرح دیا  
 خدا نے تمہارا تمہیں یہ بات نہیں بتائی پھر تم رسول مطرح ہو؟ تمہاری عقلیت بھرت اس قدر معلوم ہوتی ہے جو ہم نے  
 سنی ہے کہ یا تم کا ایک شخص جو کا نام حوٹن ہے تمہیں یہ کام باتیں سکھانا اور شہادت کرنا رہتا ہے پس ہم تمہیں بھی نہیں  
 ایمان لائینگے۔ محمد دیکھو آج ہم نے اپنے تمام عذر پیش کر دیے ہیں۔ اب ہم تم کو کھا کر کتے ہیں کہ تجھے ہرگز اس تعلیم کی طاقت  
 نہیں کرنے دی گئی ہے سوقت تک کہ جب تک ہم نہ مرجائیں یا تو۔ اس مجمع میں ایک اور شخص بول اٹھا۔ ہم فرشتوں  
 کی عبادت کرتے ہیں۔ جو خدا کی بنیاد میں۔ علیٰ ہذا دوسرا بولا جس کا نام عبداللہ بن امیہ تھا  
 عبداللہ بن امیہ محمد یہ تم ہی بات نہ مانیں گے جب تک کہ خدا اور اس کے فرشتے ہمارے سامنے نہ آجائیں۔  
 اب گویا انگوٹھ بھونکی تھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کھڑے ہوئے مگر اس سے قبل عبداللہ بن امیہ نے  
 کھڑے ہو کر حضرت سے خطاب کیا۔ محمد! قوم نے اپنے لئے احمد چیزوں کا سوال کیا اور تیرا پورا ذکر کا پھر قوم نے کہا  
 کہ اگر تو اپنے واسطے ہی کچھ چیزیں طلب کرے تو ہم ایمان لاسکتے ہیں تو اس سے بھی عاجز رہا۔ پھر قریش نے اپنے  
 لئے اور غمخوار اس عذاب بطور نشان طلب کیا۔ جس سے تو ذرا یا ترسے لیکن تو نے اس سے بھی انکار کیا۔ پس اب یہی بھی  
 تیری تعلیم قبول کریں کہ تم کہاں میں اس وقت بھی تمہاری رسالت پہچان نہ لادے گا۔ اگر تم زمینہ کھاکر آسمان پر چڑھ  
 جاؤ اور چار فرشتے بنیں سے اپنے ساتھ لاؤ۔ کہ وہ تیری شہادت دیں یہی عبداللہ بن امیہ نے حضرت کے کھو بھی ذرا بھائی لڑا  
 عکرمعہ المطلب تھے اور فرشتوں کی تصدیق کرنے پر بھی ایمان لانے کو تیار نہ تھے لیکن وہ بلا تخریج مکہ سے قبل مطرح  
 صداقت اسلام سے خواب ہوئے۔ انکی تفصیل آئندہ آئے گی یہ تمام واقعات قرآن پاک میں اشارہ مذکور ہیں نیز  
 سیرت ابن ہشام جلد اول و ثانی میں تفصیلات مذکور ہیں۔



ان کی ہمت نے امان کی بھان اور اصرار کیجئے اور ہم نے وہ چیزیں سن لیں جو مسلمانوں کے لئے ہیں۔ اس کے  
 بعد اگر اعتبار اول یہاں ہے تو ہمیں مار ڈالنا چاہئے کہ تامل نے بعد ازاں اچھا وہ چیز بھی سناؤ اب حضرت جو  
 گوشہ سے نکال کر لائے گئے اور انہوں نے سورۃ کافہ کی ابتدائی آیات کی تلاوت فرمائی اس کے بعد حضرت نے یہ  
 طے فرمایا کہ ہم نے جو سراپا بیٹھا ڈال لیا کہ تو محنت میں پڑے بلکہ نصیحت ڈرنے والوں کے واسطے ہے، اس کا  
 انکار ہوا ہے جس نے زمین پر پیدا کی اور بلند آسمان و زمین کا علم ہے عرش پر اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمان میں اور  
 جو کچھ زمین میں ہے نیز جو کچھ ان کے درمیان اور رحمت الہی میں ہے اور اگر تو کہے کہ یہ بیان کرنا تو اس کو خبر ہے نیز  
 محض وہی وہ پوچھنا ہی کہ اللہ وہ ہے جس کے سوا کسی کی زندگی درست نہیں۔ اس کا نام پاک ہے کیا تم کو کوئی کی تا  
 یقین نہ تھی جب اس نے بھی ایک آگ تو کہا اپنے گھر والوں کو کھلم کھلا دے آگ دیکھی ہے اب شاید ایک گھر  
 نے آگ سے بھاگے پاس آئیں گے آگ سے لگا کر یا پاؤں اس آگ کے ذریعہ راستہ کا پتہ۔ یہ عمر بن عبد کلام  
 پاک سنتے رہے۔ غماز یہوں جوں آگ کے بڑھتے تھے عمر میں تبدیلی دیکھی جاتی تھی۔ بشرے سے نرم دلی اور کھانسی  
 غلیظ ہو رہی تھی حتیٰ کہ بھوت بھوت کر دے لگے۔ وہ کوشش کرتے تھے مفلوج ہو جوں لیکن خدا کی حفاظت  
 سے انسان کی مقابلہ کر سکتا ہے۔ اب وہ پہلے بہادر نہیں تھے بلکہ ایک قزاقی القلب اور کمزور انسان تھے بے  
 اختیارانگی زبان سے نکلا خدا کی قسم یہ انسان کا کلام نہیں۔ اب عمر نے جواب سے کہا کہ مجھے حضرت کی خدمت  
 میں بے پہلو چنانچہ دلوں اور تم کے مکان کی جانب روانہ ہوئے۔ ان دنوں حضرت رسول کریمؐ اور ان کے  
 مومنانہ قہر کے مکان پر جو ایک مخلص خادم مومن تھے۔ تشریف لے گئے تھے۔ یہ مکان کہ سید قدر و وسیع تھا اس کے  
 مکہ کے تمام مسلمان یہیں قرآن کریم پڑھا کرتے اور عبادت الہی میں مصروف رہ کر کہتے تھے۔ اب وہیں وغیرہ  
 اشارے سے نواہت کا جو انعام مقرر کیا تھا دیگر شہرہ مندوں کی انہیں اطلاع ملتی اور یہ لوگ آئندہ پیش آتے  
 و اسے واقعات سے سید قدر کا لطف تھے لیکن مایوس نہ تھے بلکہ اس مایوس خیر حالت میں بھی خدا کی مہارت کے امتیاز  
 اور نظر تھے کہ جو کہ قرآن کریم میں انہوں نے اتفاقاً امن و رحمت اللہ پڑھا تھا۔ اور وہ حالت تھے کہ یہی مسلمان  
 کے وقت بھی نا امید نہیں ہو جانا بلکہ عالم قہر کی جزاکا اسرار رہتا اور دنیا سے ہشاش بشاش نہشت ہوتا  
 ہے البتہ کفار و کفر امیدی سے صرف اسی زندگی تک محدود ہو جاتی ہیں۔ مرنے وقت باطل مایوس ہو جاتے ہیں۔  
 عمر ان کے مکان پر پہنچے وہ دن وہ کھلے گا یا حضرت رسولؐ ان تھے اور آپ نے تمہارا رشتہ کیا ہے اگر تم اب

لکھا ہے دور دورہ ہوئے اور کب تک ہماری مخالفت کیا کرے۔ اب حضرت نے اہل حاکم کو دیکھا تو کوئی  
نقطہ ہی بدلا ہوا تھا گلے میں تلوار پڑی ہوئی تھی ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ وہ بہاؤ بجا بھی نہیں  
بدن پر ہتھیار سجا کر نکلا تھا گویا خود کسی غیر معلوم قوت سے غلبہ ہو گیا تھا۔ عمر نے باؤ اڑنے لگے شہادت پڑھا۔  
حضرت رسول خدا نے خدا کے تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ آج میری ولی تمنا ہو کر ہوئی اور خدا کے تعالیٰ نے میری دعا قبول  
کی تمام مسلمانوں نے اندر آکر کافر بلکہ کافر فضائل کے گھر گئی سھنوار نے شفقت سے انہیں سب سے لایا۔  
جیسے گویا تے کے پھیرے مان جاے لکھا انہیں میں مل رہے تھے (سفر السعادت ص ۵۲۲) جو لوگ یہ کہنے کے غلی  
ہیں کہ اسلام بڑا شریف ہے لایا دھاس و افہ پر غور کریں۔ کہ یہاں کوئی سی تلوار کا رفرما تھی۔  
مسلمانوں پر اثر ہے آخر وہ ان کے اسلام لانے کی خبر پہنچی کی رفتار سے مکہ کی تمام آبادی میں پھیل گئی اور یہ سب کفار  
قریش کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے کیا کوئی نہ تھا بدین میں لیکن یونین اسلام کو ان دونوں بہادریوں کے  
داخل اسلام ہونے سے بڑی نفوٹ اور مسرت ہوئی ان کی جہان رفتہ غالب میں آئی ان کی حالت میں ایک  
سایاں فرق ہو گیا چنانچہ اس سے مشیر وہ چند مکان کے اندر پھاڑوں کی گھانٹوں میں اپنا نام ہی شمارا دیا  
کرتے تھے لیکن اب لوگوں نے آزادانہ ہر جگہ اور تمام کعبہ میں ناز و نفی شروع کر دی چنانچہ اس دن کے بعد یونین  
اسلام کی حاجت ناز صحن بیت اللہ میں دیکھی گئی۔ اور اذان کی آواز سن گئی۔ (تاریخ ابن اثیر کامل ص ۵۷)  
حضرت اور مسلمانوں کا یا ایک کثرت مسلمانوں کی یہ قوت دیکھ کر قریش میں بھی کرفاک ہی تو ہو گئے۔ چنانچہ لوگوں  
نے باہم ایک معاہدہ کر لیا کہ ابایاں کعبہ قبیلہ بنی ہاشم اور تمام مسلمانوں سے رشتہ ناظرہ اور ادوت بند  
کر دیں ان کے ہاتھ کوئی پتھر فروخت نہ کریں جب یہ معاہدہ مکمل ہو گیا اور اکثر قبائل عرب نے اس پر خط کر دیے تو وہ  
معرض اعلان غارت کعبہ کے دروازہ پر لٹکا دیا گیا۔ اس زمانہ میں اعلان عام کا یہ طریقہ تھا۔ یہ خاصہ زمانہ ہم  
نبوت میں شروع ہوا وہ یازار سے کوئی پتھر نہیں خرید سکتے تھے (ذوالحجہ و جلد اول ص ۱۹۹) مسلمان تو پتھر تمام  
قبیلہ بنی ہاشم بھی جو بنو زمسلمان نہیں ہوا تھا۔ اسی مصیبت میں مبتلا تھا اس کا کفار قریش کے نقطہ خیال سے  
نقطہ نظر تھا کہ وہ قریش داری اور جوش نبوت کے لحاظ سے آنحضرت کی طرف داری کیوں کرتا ہے قریش کا خیال  
تھا کہ اگر بنی ہاشم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حاجت نہ کریں تو اسے جگہ ٹھکانے کا سیکر میں آئی لے لیں ہاشم مصائب میں مبتلا

لئے گئے تھے۔ ان کے مقصود بچے حضرت طلحہؓ پر اس سے اس قدر بھلائے تھے کہ ان کا شور و غل کھانے کے باہر لٹائی  
 دینا تھا۔ (زاد المعاد ۲۹۹) اور ان کا اس سے خوش ہوتے تھے اسی زمانہ کا واقعہ حضرت سعدؓ فتح ایران یہاں  
 کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت کے پتے اور یہاں کھانے کے لئے بھجورے تھے جب وہ بھی ختم ہو گئے تو بھکھو جوئے کا چڑھ ملا  
 ہم نے دیکھ کر اور آگ پر بھون کر کھالیا ان غیر فطری غذاؤں سے ہمارے منہ ہلک گئے تھے زندیق الاسامیہ جلد اول ص ۵۵  
 کامل تین سال تک نبی معظمؐ اور نبی ہاشمؑ کھائی میں محصور رہے۔ باقی مسلمان بھی اپنے اپنے مکانات میں گویا نظر بند تھے  
 آنحضرتؐ اہم معرکہ میں جب قریش بھی جنگ میں بال حرام سمجھتے تھے۔ کھائی سے سب پر تشبیہ لگاتے اور غصہ فرما کر کہتے  
 تھے مگر بولتے تھے کہ شام تک ان کھیت کے ساتھ رہنا اور جب وہ کہیں کھڑے ہو کر غصہ فرماتے تو کہنا تو گویا اسکی  
 بات نہ سننا یہ وہاں ہے جو اسکی بات سننے کا وہ تباہ ہو جائے گا۔ (کامل ابن اثیر ص ۵۸)

حیصرہ اٹھایا جاتا ہے جب تین سال پورے ہو گئے اور قریش نے پیغمبر اسلامؐ اور مسلمانوں میں کوئی تبدیلی نہیں  
 دیکھی اور وہ عہد پورے کر دیا اور اسے مہاجرین کو کھانے کے لئے اور دروازہ کھول کر آدمیوں کو باہر بھی دیکر جہاں  
 گئی تو چند لوگوں کے ذریعہ میں خدا نے رحم والا اور وہ جذبہ مہمدی سے مغلوب ہو گئے۔ ان لوگوں نے معاہدہ کرنے  
 والے فیصلوں کو غیرت دلائی کہ ایسے مہاجرینوں کی اور یگانوں پر ایسا ظلم تو انسانیت کے بھی خلاف ہے اور قریش  
 کا بھی دل نرم ہو گیا اعمیٰ غیرت آئی چنانچہ مذکورہ بالا بندش کھول دی گئی اور نبی ہاشمؑ اور مسلمانوں کو مکہ کی آبادی  
 میں آنے اور خرید و فروخت کی اجازت مل گئی بڑے بہرہ کہ قریش نے اس بات کا سخت انتظام کیا کہ کوئی شخص  
 حضرت رسول کریمؐ کا وعظ نہ سنے ہائے ایک روز حضرت بینہؓ انہیں تشبیہ لائے جہاں کسی سردار ان لوگوں  
 بیٹھے ہوئے تھے۔ ابولہب نے حضورؐ کو دیکھ کر اذراٹھس کر کہا اسے نبی عبد منافؐ دیکھو تمہارا پیغمبر کھڑا ہے۔ پیکر  
 عقوبت بن ریحہؓ نے کہا اما شا اللہ اہم انکار غلوڑا ہی کر سکتے ہیں اگر ہم میں سے کوئی نبی یا ورثہ بن سیچے حضرت  
 رسول کریمؐ ان لوگوں کے قریب تشریف لائے اور آپنے اول حضرت سے خطاب کیا فرمایا۔ اے عقبہ بن سیچہ حضرت  
 رسولؐ کی بھی حاجت میں کی تم خدا اور خدا پر ہائے ہوئے جو اسکا بعد حضرت رسول کریمؐ ابولہب سے خطاب  
 ہوئے۔ اور فرمایا تیرے لئے وہ وقت قریب آ رہا ہے کہ غلوڑا سنے اور زیادہ رہے اور قریش سے فدا کر کے  
 سکے لئے وہ وقت آ رہا ہے کہ تم اسوقت میں دین سے انکار کر رہے ہو۔ بالآخر ان میں داخل ہو جاؤ گے۔

ان واقعات سے اندازہ ہو کہ حضرت کو کون کون سے نبیوں کی صحبتیں ہر حالت گراہی تھیں!!  
ابوطالب کی وفات انہیں الام میں مرنے لگا۔ حضرت نے وفات میں بزرگ ابوطالب نے وفات پائی۔  
نبی بنی عبدمنظور کا انتقال ابوطالب کی وفات سے تین روز بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدہ وحی  
خدیجہ الکبریٰ صلی اللہ علیہا وسلم نے بھی سفر آخرت پر کمباز ہوئے ان واقعات نے حضرت کے قلب پر خاص اثر کیا اور یہی ان  
واقعات کی بنا پر اس سال کا نام عام الحزن یعنی رنج کا سال پڑ گیا (کاں الہامیہ ص ۷۷)  
مہراج نبوی اور شعیب صدر اسلئے نبوی میں حضرت رسول اکرم کو مہراج ہوئی جو حضور اکرم کی  
زندگی کا ایک خاص اور اہم واقعہ ہے قرآن کریم میں مہراج کا ذکر حسب ذیل آیات میں آیا ہے:-  
سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِرَبِّهِ ۖ  
لَيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَلْهُمًا إِلَى الْبَحْرِ  
لَا تَقْطَعُ الذُّرَىٰ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ  
الرَّحِيمُ ﴿۹۰﴾  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَعَلٰى اٰلِہٖ وَسَلَّم  
پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندہ کو رات میں سجد  
احرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا برکت دہی  
اس کے دور کو ہم نے تاکہ دکھا دیں کچھ اپنی  
قدرت کی نشان دہیاں اور شیک وہ سننے والا اور دیکھنے  
واقتہ مصر ارج اکثر اور ایک گھبراہٹ میں  
ایک اور سال کا تقابلی حق تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ جنت اور دوزخ کے مناظر آپ کو مجسم خود محاسبہ  
فرمائیں اور آسمانی بادشاہی کی نعمت و اذوال کی شہادت و عینی شاہد کی حیثیت میں دنیا کے سامنے پیش  
فرمائیں اور بارگاہ حکم اعلیٰ میں وہ تقرب اور درجہ پائیں جو کسی نبی کو حاصل نہ ہو سکا تھا اور یہ کہ  
رب العالمین خالق مکان و مبین خود ہر ماہ راستہ چند احکام ارشاد فرمائیں اور وہ سب کچھ  
ارشاد فرمائیں اور سمجھ لیں اور بتا دیں جیسا منظور کسی سمجھ اور کسی دماغ اور کسی عقل اور کسی دل میں  
نہ سما سکے قادیانی اسی عقیدہ مانا کرتی آپ حضرت ام بانی کے یہاں تشریف فرما تھے کہ حضرت سیدنا  
تشریف لائے آپ کو حق تعالیٰ کا حکم پہنچا پھر خانہ کعبہ کے پاس لا کر کرب زمر سے معیت مبارک  
دہویا اور اس میں نور و حکمت میرا خدا کے تعالیٰ تک پہنچے اور آسمانی سید کو بڑی قوت حاصل ہوئی  
پھر عراق پر سوار کیا کہ بیت المقدس لائے یہاں آپ نے نبیوں کی امامت فرمائی پھر کیے اور گئے

اسماؤں کی سیرگرائی کی تہمت اور دوزخ کا مشاہدہ کرایا گیا یہی تعالیٰ شانہ کی خدمت میں پہنچی ہوئی اور تیرہ مکان کی نزدیکی سے بھی نزدیک ہو گئے یہاں آپ نے اَلْحَيَاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَاۃُ وَالطَّيْبَاتُ کے ذریعے حق تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی اللہ پاک نے اسلام علیک اَیُّہَا اَبْنِی وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ فرمایا یہاں سے ہی تم پیر اللہ کی سلامتی اور اس کی رحمت و برکت نازل ہو آجپے فرمایا اللہ اسلام علیک اَوْ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ اَجْمَعِیْنِ آؤ تم تک فرمایا ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی اللہ پاک نے آج کی برکت لے لی تھی مجھے عطا فرمائے (۱) نماز پنجگانہ سورہ بقرہ کی آخری آیات اَمَّا الْکُرْشُورُ سے علی الطَّوَمِ الْکَلْبُ فَرَنَیْکَ (۲) اور یہ کہ جس کا خاتمہ شترک پر نہ ہو گا اسکی مغفرت کا وعدہ پھر حضور اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے دروازہ کی کنڈی ملی رہی تھی اور سیزہ کا گم تھا جب اس واقعہ کی خبر آجپے لوگوں کو سنائی تو لوگوں نے سخت مذاق اڑایا اور ہانکا کہ کیا حضرت ابو بکرؓ نے تصدیق فرمائی اور صدیق اکبرؓ کے لقب سے مشہور ہوئے رضی اللہ عنہ

نماز پڑھنے کے معراج کا سبب بڑا مختصر ہے جو ہر مومن غفلت کے لئے معراج ہے الصلاۃ موعج المؤمنین حضور کا ارشاد ہے نماز خدا کی یاد و تخیل عظیم قوت صحت، باہمی اتفاق و سلوک و جبرگرمی یا بندی و قوت خوف خدا اور حنائے خدا کا سبب بڑا ذریعہ ہے قرآن میں ستر پچاس بار اس کا ذکر کیا ہے مبارک ہیں وہ جو واقعی نمازی ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے معراج کے واقعات کی توضیح بیان فرماتے ہوئے نماز کے بارے میں لکھا ہے اور نماز پنجگانہ کا حکم جو انگریزوں نے کھنڈ کر دیا ہے وہ بچاؤ نہیں آہستہ آہستہ خداوند کریم نے اس پچائش کی تہذیب کو کم فرمایا تاکہ ملامت ہو جائے کہ نعمت ملی کامل ہو گئی اور زندگی ملی رہے ہو گئی اور اس معنی کو حضرت موسیٰؑ کی جانب سے واسطے منسوب کیا کہ تمام انبیاء میں وہ امت کی اصلاح اور سیاست سے زیادہ واقف تھے۔ وجہ اللہ البیانہ ہے (۳) قرین کی شراذم کا سلسلہ یہاں بجا رہی تھا ایک ایک بحث نے ایک روز بنی کریم کے سر مبارک پر کچھ ڈال دی۔ آنحضرتؐ اسی حالت میں مکان تشریف لائے دختر رسولؐ پر ہوئی

دعویٰ جائیداد اور دینی بھائی انھیں حضرت زبیرؓ فرمایا اور فرمایا کہ تم کو اس کے بارے میں کیا ہے؟  
 باری ہے (طریقہ جلد ۲۲ ص ۲۲) اب آپ کے کہنے سے باہر نکلنے کے کاغذ میں فرمایا کہ اس کے بارے میں کیا ہے؟  
 پرچہ حضرت زبیرؓ کی ایک طرف سے کہہ دیا کہ وہاں کے دریاں بہہ رہی ہیں اس کے آئینے میں کئی کئی طرف سے چلا پھرتے  
 سفر طائف انہیں طائف کے چار مقامات پر پہنچا کہ وہاں کے دریاں بہہ رہی ہیں اس کے آئینے میں کئی کئی طرف سے چلا پھرتے  
 آباد ہے آپ ہوا اور دو روز گزارے وہاں کے باشندے نے یہی کیفیت بیان کی کہ وہاں کے دریاں بہہ رہی ہیں اس کے آئینے میں کئی کئی طرف سے چلا پھرتے  
 بھائی یہاں کے دریاں بہہ رہی ہیں اس کے آئینے میں کئی کئی طرف سے چلا پھرتے  
 بیت اللہ کے سامنے بیٹھا کہ وہاں کے دریاں بہہ رہی ہیں اس کے آئینے میں کئی کئی طرف سے چلا پھرتے  
 اور کوئی آدمی نہیں دیکھا کہ وہاں کے دریاں بہہ رہی ہیں اس کے آئینے میں کئی کئی طرف سے چلا پھرتے  
 کہا یہ بھڑے بات ہیں کہ یہاں کے دریاں بہہ رہی ہیں اس کے آئینے میں کئی کئی طرف سے چلا پھرتے  
 میں میرے کام کی توجہ کروں اور اگر وہاں کے دریاں بہہ رہی ہیں اس کے آئینے میں کئی کئی طرف سے چلا پھرتے  
 رسول کو کہنے سے صرف اس قدر فرمایا کہ آپ یہ ہے صرف اس قدر فرمایا کہ آپ یہ ہے صرف اس قدر فرمایا کہ آپ یہ ہے  
 سے شریف نے آئے اور ایک مقام پر پہنچے کہ وہاں کے دریاں بہہ رہی ہیں اس کے آئینے میں کئی کئی طرف سے چلا پھرتے  
 کرنا فوجیات بننا تباہیوں کا نشانہ بن گیا اور اس بات سے انہیں کین ہوئی تو ان کو کچھ برسوں کے شروع کے ہی کہ ان کو کچھ  
 ایک مکان کے احاطہ میں نہا تو یہی چھری پیکان بن کر وہاں کے لوگوں نے حضرت کی حالت کو دیکھ کر ارزاں خدا  
 ترسی اسے غلام عدا کے بل بوتہ ہو کر سے آگے بڑھ کر میں رکھا جیسے غلام نے آگے بڑھ کر میں رکھا جیسے غلام نے  
 نے ہم ان کو ان گورنوں کی حجاب لائن پر لایا اور کھانے شروع کئے۔ ہم ان کو غلام تو کچھ معلوم ہوئی اور اس نے کہا کہ یہ بات  
 تو وہاں کے لوگ نہیں کہا کرتے۔ حضرت نے دریافت کیا کہ تم کہاں کے رہتے ہو؟ وہ نے کہا کہ وہاں کے لوگ نہیں کہا کرتے  
 تو ان کا رتبہ والا ہوں اور نہ بیابانی ہوں اور حضرت نے ان کو ہم دریاں کو پس پڑتی کہ شہر کے لوگوں میں ہوتا ہے  
 کو ان کو کیا معلوم کہ وہاں کے لوگ کہاں کے تھے؟ وہاں کے لوگ کہاں کے تھے؟ وہاں کے لوگ کہاں کے تھے؟ وہاں کے لوگ کہاں کے تھے؟  
 غلط تھا اور حضرت رسول کریم سے مصافحہ کیا عدا کے آگے نہ بڑھے کہ اس کے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے  
 یہ عدا اپنے آقاؤں کے پاس پہنچا تو ان لوگوں نے کہا کہ ان کو عدا سے مل کر اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے





بلند کی پہنچو کو روشنی دے ان کے سینوں کو  
 اسی فضل کر سار طائفہ کے کمینوں پر  
 اب حضرت رسول اکرم طائف سے مکہ کی جانب آپس ہوئے مگر اسی روز وادہ فہر میں داخل نہیں ہوئے تھے کہ آپ کا علم ہوا کہ اگر اظہار  
 قریش کیجئے تب طائف کے اوقات کی کو اطلاع ہو چکا ہے انکو گونے شور مچا تھا کہ اب تجد صاعہ کو مکہ میں آئے ہیں  
 وہ اور اگر آج آئے تو زندہ رہے ہوتا (نوحہ بامتداد) لیکن چارے سے مکران لگ کر فیروزانہ علم اور اسے قبلہ کی میت میں شہر میں داخل ہوا  
 اور انہ کو کعبہ کا وطن فرمایا حضرت رسول کریم پر شور مچا رہا تھا ایک روز آپ سر راہ متغیر فرما رہے تھے قطعہ بھی تو رہ گیا  
 تھا قریش نے حسب عادت یہود کے ہاں شرم کیا اور ساتھ ہی مطلع کو بھی آگے بٹھانے والے اور یہود کے ہاں شروع کر دیا حضرت  
 آنحضرت کی خدمت کو اور انھوں نے اطلاع دی آپ کے ساتھ قریش کی طاعت کا نشانہ نہیں چاہا آپ نے فرمایا کہ میں اسکی پناہ میں نہیں  
 ہوں میری دیہ سے کوئی اسے پرانے میرا اہل و عیال جاری ہے (اصل کمال ص ۱۱۱)

لیکن میرے پاس قرآن کریم ہے جو اہل قرآن اور اہل ایمان کا ہر ایک یہ ایک حضرت رسول کریم نے اسے قرآن  
پر حکم فرمایا جس نے اس کے طلب پر خاص اثر کیا اور وہ فوراً مسلمان ہو گیا یہ شخص شرب کا ستپنے والا تھا تارک میں اٹھا  
ہے کہ جب وہ اپنے وطن مدینہ کو واپس گیا تو اسے قوم خدیجہ نے شہید کر دیا (طبری ۲۳۳)

ایک انہوں نے اسے سحر ہونا کہا میں ایک شخص تھا اور وہی عبادہ بن صامت تھا اور وہی اہل کمال کے مادیہ سے تھے ان کا نام ان کا خاندان  
ازدی ان دونوں کو دار ہوا اور جب اسے رسول کریم کی کیفیت بتی تو کفار قریش سے کہنے لگا کہ دیکھو میں اس کا من اتار دیتا  
ہوں اسلئے وہ آنحضرت کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں اپنا منسر پڑتا ہوں آپ سحر رسول کریم نے سحر کر فرمایا کہ ایک ہلکے کچھ  
سے من ویسا کر حضرت نے ارشاد فرمایا ۔ الحمد للہ محمد و متبعینہ و لا شکر الا تعریف کا حق خدا نے تعالیٰ ہے ۔

وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ فَإِنَّ إِلَهَهُ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ﴿۱﴾ گر وہ نہیں کہہ سکتا اور جبکہ خدا ہیست نہ کہوے کسی نہ ہری کہو  
کہ وہ شکر کہ ان فحش ان غیبی کو و رسول انما بعد ان فحش ان غیبی میں یہ شہادت دینا ہوں کہ نہ کہے سو کوئی  
موجود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں یہی شہادت ہے کہ محمد انہ کا نبی اور رسول ہے اس کے بعد ۔

اس کلام نے صاف کہ طلب برائی سے گرا کر یہ اس سے شریک آنحضرت کے فرمایا میں ہوں ان کا خدا ہی کلام  
مجھے پھر بتائیے حضرت پھر آیات مذکورہ پر ایں اور ان کی تسکین میں ہوں تو اسے منکر نہ کر دو است کہ کہے پھر وہی کلمات سنے  
اور بالآخر سنیں یہ وہی رسول ہیں ان کے شرک کا من دیکھئے ۔ سائروں کے کچھ کئے اتفاق ہو انشاء کا کام ہوا لیکن میں شہاد  
دیتا ہوں کہ میں نے اب سے پیشتر اس کلام میں نہ تو ایک علی اور بے انتہا سمجھتا ہے ۔ پھر اس نے بے تابانہ کہ ان کا خدا  
کہے اپنے اپنا نظر اٹھائیے کہ میں ان کلام کے لئے بیعت کروں صاف جو حضرت کا علاج کرے اور ان کو اپنا منسر نہ لے آیا تھا جو  
اسلام میں صرف سے خود بخود ہو گیا (صحیح مسلم ۱۹)

اباس بن معاذ کا واقعہ ایک گناہ تھا جو اس نے خورج کے دربان ہونی سے پیشتر ہی اپنے شریک کا قاتل قاتل کیا پھر  
قریش ان کے تبلیغ تھے اسلئے خورج کی بطرف سے ابو العیثان کے پاس آیا کہ وہ انکی مدد کے لئے شریک بن گیا ہوں اسکے ساتھ  
چند اور جو ان بھی تھے جن سے ایک اباس بن معاذ بھی تھا حضرت رسول کریم ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور  
خبر ان کے میرے پاس ایسی تھی کہ میں ان لوگوں کی بھلائی سے کیا میں اس کی غیبت نہیں میں اللہ کا رسول دنیا کی بہت  
کے لئے مبعوث ہوا ہوں لوگوں کو دعوت دینا اس کے بعد وہ انکی عبادت کر رہے تھے کہ اس کا شریک نہ بناؤ پھر خدا کی شریعت



اس اجتماع حضرت علی رضی اللہ عنہ و ان کے رفقاء نے اس کے قریب کھڑے ہو کر کہا کیا آپ سازش میں؟ اور دوسرے کہا ان کی گفتگو  
 میں سوال حضرت علی نے فرمایا اہل بیت کے ساتھ چلے گئے اور شب کو ان کے مکان پر قیام کیا لیکن اتفاقاً رات میں ان کے  
 نے دریافت کیا کہ تم کون ہو انہوں نے کہے ہو اور کیوں آئے ہو۔ اور انہوں نے بتایا ابو ذر علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دل کو  
 کو بہتر بنا رہا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا شاید ان کے گھر میں ملا ہو اور ان کے پاس آگیا ہوا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو  
 بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی سوال کیا کہ آپ کس شخص سے اس شہر میں وارد ہوئے ہیں ابو ذر نے کہا میں نے اپنے شہر میں  
 میں سنا تھا کہ کہیں ایک عجیب شخص ہے جو اپنا کپڑا کبھی کبھار اس کی تن کی جھٹکا کیلئے تنہا شہر میں آجیوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے  
 فرمایا خوب ہو اگرچہ ملاقات ہوئی میں ان کی خدمت میں پہنچا ہوں تم بھی ساتھ میں چلو اس اندھا کو کچھ کھانا ملاقات کا موقع ہے انہیں  
 موقع نہ ہوگا کہ وہیں دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گا اور کھانا کھائے گا جو کچھ کو خدمت کرو اور انہوں نے ابو ذر حضرت رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے  
 اور کہنے پر فرمایا ارشاد ہو اسلام کیسے رسول خدا نے تعلیم اسلام کا خلاصہ عبادات و فقہ پر انہیں سمجھایا اور آپ نور کو ہر مہنا دے کر  
 مسلمان بنائے کا حیران کیا (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۷۱) ابو ذر نے تنہا کھد میں دروے کھڑا ذات ٹپھنا کوٹ مسطوریل پرے عربیہ  
 نے انہیں ان کے ہاتھ سے نجات دلائی اس کے بعد وہ اپنے وطن چلے آئے (بخاری ص ۱۷۱)

مفسر کو جو البگو یا پسام موت! اب کیا کسی کے عشق کا دعویٰ کرے کوئی

جنوں کا قبول اسلام اسی درمیان میں کیا گیا ہے مبارک ایسا دن سال کا نوازا ہے جس کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے  
 قرآن شریف میں اسکا ذکر ہے اور پوری ایک سورہ سورہ جن کو جو ہے جسی جلتے ہوئے جس کے دو میل کے قریب تھے جن ابلیس کے  
 آنحضرت کا عقد ثانی ام ابیہین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے تعلق میں کچھ ہے جس حضرت رسول کو تم کے خفا  
 اور ملاوٹ کو آپ کی تمناں کا یہ ستر خیاں رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو جہل کو بھی لکھا ہوا ہے اپنی وقیع  
 دشمنی کے آنحضرت کے عقد میں دینے کی تحریک کی اور اس پر صبر کر گیا اور آخر جناب ابو جہل کی جلید دیا سید و خضر دعائے  
 آنحضرت جبارہ عقد تیسرا میں **امریہ میں اسلام** امریہ کا نام شہر طحا بودہ میں ہے یہ ابلیس ہو گیا پھر اس سے مدینہ منورہ پہنچا  
 مکہ سے وہاں پر واقع ہے کو قوم عاتقہ کہتے ہیں یہ شہر تیسری تہ آباد کیا تھا اور کوفہ میں آج کل کے اولاد کا یہ نام بھی پڑا ہے  
 اور بنو نضیر کا یہ علیہ تھا ایک شخص نے خبر لیا پھر بنو نضیر سے کیا گیا اور بنو نضیر نے وہاں سے ان کو مدینہ میں لے کر آیا اور بنو نضیر کی  
 درمیان کے کلچر میں ان کو انصار کہا گیا حضرت رسول کریم پر ان کے کو عشقوں میں رہا اور بنو نضیر نے ان کو خاندان میں مقیم کیا



یعنی ان کے دلوں میں تم اسلام ہو گیا حضرت صحت بہ میں اس حد بنزارہ کے کان پہنکا کرتے اہل مدینہ انکو اطمینان دلاتے  
کہا کرتے تھے اکی ہزار روز کو خوش سے پہنچتی دلوں میں استقامت اور اسید جو فیکہ بنی اشہل اور بنو نطھر کے سردار تھے سلمان ہو گئے  
پھر انکی خوشنوں سے سارا قہر سلمان ہو گیا (المصطفیٰ ص ۱۷۵)

بہشت حق تعالیٰ نے قبلہ بنی اشہل کے ایمان لانے کا خاص اثر ہوا اگلے سال ۳۳ھ مسلمان بنے وہی پچھتر آدمیوں کو کا فاطمہ میں دو  
عورتیں بھی شامل ہیں کہ کرمیہ پچا گویا وہ تھا اور اسکا مطلب یہ تھا کہ حضرت رسول کو تم دینہ منورہ تشریف لائیں یہ لوگ معتبر ہیں  
ہو اس شرب کے کہ لوگ تقریباً دو سال سے حضرت رسول کریم کی خدمت تشریف میں حاضر نہ کر تے تھے۔ اس حضرت کی وجہ حضرت  
عباس کے دو تھال دس اسلام نہیں ہوئے تھے اس مقدس مقام پر پہنچنے شرب وادوں سے آنحضرت کی خدمت مبارک پر  
بیعت کی اور صدق دل سے اسلام قبول کیا (ذاتی طبری جلد ۵ ص ۲۷۷) بعد ازاں ان لوگوں نے اہل مدینہ کی حاجت نبی کریم  
کی خدمت مبارک میں درخواست کی کہ آپ ہمارے شہر میں تشریف لے جائیں ہم جان و دل سے حضور کی خدمت کریں گے پھر  
جناب عباس نے کہا کہ جو کچھ کہو سوچ کر دینا بات مٹوئی نہیں ہے بلکہ خاص اہمیت رکھتی ہے شاید تمہیں معلوم ہو کہ قریش مکہ  
ان کے حضرت کے اجائی دشمن بن رہے ہیں اسلئے یہ ایک نازک معاملہ ہے قریش کی دشمنی کا خود نشانہ بنا اور فزونی و  
خونناک جنگوں کو دعوت دیتا ہے اسلئے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ کہو سوچ کر کہو حضرت رسول کریم نے ارشاد کیا کہ  
موجودہ واقعات ایسے ہی نازک ہیں کہ اگر تمہارے شہر میں گیا تو بہت ممکن ہے کہ تم لوگوں کو میری وجہ سے اکثر تکالیف و مصائب  
کا سامنا کرنا پڑے تم تمام انہیں سوچ لو۔ اب یہ لوگوں نے روکھڑی خدمت میں صاف طور پر عرض کیا کہ حضور ہمارے شہر میں  
چلیں تاکہ ہمیں کامل خدمات اور پورا فیضان حاصل ہو سکے حضرت رسول کریم نے ان سے دریافت فرمایا کیا تم لوگوں میں

حق اسلام کی اشاعت میں میری پوری مدد کرو گے؟ ان لوگوں نے اثبات میں جواب دیا پھر آنحضرت نے فرمایا اگر  
میں تمہارے شہر میں چلا کر رہوں تو کیا تم لوگ میری اور میرے رفیق مسلمانوں کی حمایت و اعانت میں اپنے عزیزوں کے  
کرو گے؟ ان لوگوں نے کہا ہاں وہ جان دھکا اسکے ساتھ یہی کہہ کر ہمیں اسکا وعدہ کیا گیا۔ رسول کریم نے فرمایا بہشت  
حضرت میں سے کسی شاہد کے بتاؤ یا عقد میں ہے پھر نے اس (نکاح) سے کہا کہ دیکھو تم تو سب کچھ چھوڑ کر تیرے پیچھے ہوتے  
ہیں پس تمہارے گھر و عسکر اس پر ان کا عاقبتان رسول لے کر آئے خدا کے سپرد کر دیا تمہیں آپ میں چھوڑ تو نہیں دیں گے؟  
حضور نے فرمایا میں انکو برا نہیں سمجھتا۔ تم سب کچھ تمہارے ساتھ ہو گا حضرت رسول کریم کا یہ جواب سن کر عاقبتان رسول کا

پہلے سے پھاٹک گیا اور یہ خوشی سے چھوٹنے لگے سب پہلے پڑا، تب خورد نے جوت کی سعادت حاصل کی (از فتح خضری ص ۱۷۷)  
 نقیاء اسلام حضرت رسول کیم نے اپنی شریعت میں سے بارہ اشخاص کو منتخب کر کے انہیں انقیاب اسلام کا لقب دیا۔ اور انہیں  
 ابلیثیہ میں تبلیغ اسلام کی خدمت پر مامور فرمایا اور ارشاد کیا کہ جہل جرح حساب غیبی میں نے بارہ اشخاص کو چھڑا تھا اس طرح  
 میں تلوگوں کو انتخاب کرتا ہوں تاکہ ہماری حق جو گاؤں بیکر نہ رہیں۔ بارہ انقیاب میں سے تو تین تین کے تھے۔ اور تین اس  
 کے اولاد کے قبیلہ کے اشخاص کے نام حسب ذیل ہیں۔ رافع بن مالک، سعد بن زرارہ، عبادہ بن صامت، سعد بن ربیعہ، طلحہ بن  
 کعب، عبد اللہ بن زرارہ۔ برائے حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم انھیں انھیں سے اولاد کو ان اشخاص میں سے منتخب کر لیا لیکن  
 خالص تھے انھیں نے اوس کے تین اشخاص اسید بن خثیمہ، سعد بن خثیمہ، زفاع بن المنذر منتخب کر کے اس غلوں و غلوں سے  
 نکلنے والا تمام کافرانی رات کی تاریکی میں پہنچی، اور اگرچہ یہ کارروائی قریش نے دور سے دیکھی اور اسنے کواٹھکا اور حضور کو پہنچ کر  
 پہاڑ کی بلندی پر منتقل کر دیا کہ صبح سے شہر میں ملے کو ان باتوں کی اطلاع نہیں ہوئی اہل مکہ کا انھیں شہر سے باہر شریعتی لوگوں کی  
 تلاش میں لگے لیکن معلوم ہوا کہ ان کا قافلہ پہلے ہی روانہ ہو چکا ہے تاہم ان کے لیے سے دو آدمی اس وقت موجود تھے ایک ابن مسعود  
 دوسرے عبد بن عبادہ منذر بن قیس کے لگے انکو حضرت سعد نے قریش کے ہاتھوں مار کھائی، آخر یہ حیرت و حارت مکہ کے ریشموں نے انکو  
 تعلیمات مکیہ | مکہ مکرمہ میں نزول ہوا کہ ان کا دیکھنا بارہ برس پہلے کا وہ ۱۲۷۰ء ہے اس دور میں قرآن پاک کی  
 کل ۱۱۴ سورتیں تھیں سے ۹۳ سورتیں نازل ہو چکی تھیں اور سنہ ۱۲۷۰ء میں مکہ کی کتاب قرآن اور ان کی تعلیمات میں کچھ جھجکی  
 جس ان تعلیمات میں زیادہ تر کلی احکام و قوانین تھے اور توحید قیامت، عزائم، نبوت، انبیاء، ایمان کے حالات، ان پر ایمان لانے  
 والوں کی بے انتہائی ضرورت تھی کہ ان کی تباہی و معلقیت سے نکل کر کائنات میں سادہ و عینہ کے عقلی فیض پہنچا ہے حضرت کی توحید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور آیات میں انکو ضرور پہنچنے سے پہلے ہو گا کہ انکو دیکھنا بالاحکام بارہ برس پہلے کیوں کہ یہاں جو تعلیمات تھیں وہ ان کی ضرورت تھیں  
 اور انہی احکام کی ضرورت تھی۔ اور حق یہ ہے کہ جب تک دلوں میں یہ تعلیمات اور احکام خوب سرائت نہیں کر جاتے  
 وہ کسے احکامات کا طلق اثر نہیں ہوتا۔ اللہ اللہ کیا اہمیت ہے بھان اللہ کیا دانائی ہے حکیم کی۔  
 ہزار سالہ کی زندگی پر تفسیر ہے اگرچہ ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زیادہ تر زمانہ یہاں تک کہ یہاں تک کہ  
 مسلمانوں کی تعداد چند سو سے زیادہ نہ ہو سکی اللہ تعالیٰ عجب مہربان ہے کہ جو بھی اس دور میں مسلمان ہوئے وہ جلد میں ہونا لگے  
 اور ان لوگوں کے امام ہوئے جنھوں کی شان و روبرو جنھوں کو ان کی جہد و کمالات سے ان کے بزرگوں کا ان کی بزرگوں کا



کو بچھا کر مٹل کر دیا تھا جنوں نے مجلس عالم میں نبوت کیا اور سے ایسی ملک کا ہٹا کر یہی اگر جس سے آج بھی انکس خیر ہوئی  
جاتی ہیں۔ اس دور میں حضرت ابو بکر حضرت عثمان حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ پیدا ہوئے جن کی مثال دنیا میں  
دیش نہیں کی حضرت ابو عبیدہؓ جو صحابہ کرام میں ایک ہیں یہاں سے آئے جن سے اسلام کا دیا اسلام کا سورج بن گیا اور  
اسلام کہ بلکہ عرب سے نکل کر خزانہ اور شہنشاہ بن گیا عرب کا رہا بن گیا اور عبدالرحمن بن عوفؓ ابو ذرؓ عمارؓ جابرؓ  
جنوں نے کار کا عالم کو حق و بخت اور ملک و دولت کے کامل خواہش سے امان کر دیا حضرت زیدؓ جابرؓ جابرؓ پیدا ہوئے  
کی شجاعت اور جہاں تیار ہی پر کچھ دیا اور حیرت ہے۔ یہ حضرت کمالؓ حضرت سیدؓ حضرت یا شہر حضرت خبابؓ اور  
حضرت عبید بن جریؓ کی امان اور استقلال و انتقام نے دنیا سے تمام حق پرست و شکار یکا کر دیا ہے اور حضرت زیدؓ  
اور سیدؓ پہلے گشت نظریوں نے اور حق سے بھری ہوئی باتوں نے پورے پورے عجوب کو اسلام کے قدروں پر گرا دیا ہے  
ابن سیرہؓ سالوں میں اسلام دور از ملک تک پہنچا گیا تھا حضرت ابو ذرؓ عمارؓ کی بھائی آہیں کے ذریعہ آدھا قریب سلا  
ہو اطمین دہی کے ذریعہ میں اسلام پہنچا حضرت عقیمؓ عقیمؓ کے ذریعہ ملک شام میں اسلام پہنچا حضرت جابرؓ اور ادریسؓ  
نے حبش کو اسلام سے منور کیا اس طرح قبیلہ بنی اسلم قریباً صد کو خیران کے عیالی اور دوسرے علاقوں میں اسلام کا اذہر  
پہنچا اور بہت سے خاندان جلد ہی بدیر سے اسلام میں داخل ہو گئے۔  
عمرؓ بن الخطابؓ کی زندگی سر پہ غلو بیت کی زندگی ہے علماؤں کو سنتی دیتی ہے جب نہ کہ کوئی عبادت کا وقت سلا سہیلے نہ ملو  
اس طرح کی زندگی کہ اسنی چاہیے۔ تعلیمات زمان سے عشق و محبت و استقلال پسائی اور اسانی خدا سے اجر ثواب کی اسنی  
محبت الہی خوف خدا قیامت پر غلو و غفلت و افعال الہی پر غلو اور ناز پر ثبات و دوام اس دور کے خاص  
مشکات ہیں ہر دور اور ہر زمانہ میں علماؤں کے لئے ہر چیز میں فرض ہیں ایک جب وہ غلو بیت ہیں تو وہ حق و حقیقت میں  
پس ان سے حق عمل اور چاہیے اور ان میں تو لوں سے غلو بیت کا علاج کرنا چاہیے خدا کو کہ اسنی میں غلو علی اللہ  
نہو کہ نہ جو خدا پر غلو ہو کہ نہ میں خدا انکو کافی ہے۔  
علماؤں کی ہجرت مدینہ منورہؓ حجت محمدؐ تائید کے بعد حضرت رسولؐ نے مکہ کے علماؤں کو اجازت دے دی کہ وہ  
مدینہ ہجرت کر جائیں چنانچہ اس اماندار جماعت نے مال دارانہ اور گھروں اور عزیز و اقارب کو خیر باد کہہ کر اکی ماہ میں ہجرت  
کے لئے نکلے اور مدینہ منورہؓ کے ساتھ خدا نے ہر حق کی عبادت کر سکیں اور ان میں سے اکثر سردار اور سربراہان

میں ہوا پہنچے لیکن جب قریش کو اس نقل و حرکت کی اطلاع ہوئی تو وہ بہت چراغ اچھڑے اور سلاواؤں کو باز رکھنے کے لئے طرہ کی کاؤ میں ڈالنے لگے (۱) سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ نے جانا یا یا انکار کر کے ایک رئیس ابن ابی العزیزؓ کے ہمراہیں روک لیا اور آپؐ حضورؐ کی رفاقت کے خیال سے رک گئے (۲) ابولہک نے جب ہجرت کی تو کوفہ والوں نے ان کی بیوی و خور و مال پر کھڑک لیا آخر اس کو سلطان سب کو چھوڑنے پر بھی راضی ہو گئے اور اپنا دین لیکر مدینہ روانہ ہو گئے۔

۲۳) حضرت مصیب کی قربانی حضرت مصیب رومیؒ جب ہجرت کے واسطے تیار ہونے کو کفار قریش نے انکار اسے گھیر لیا اور سیر راہ ہو کر کما مصیب کیا تو وہ دن بھول گیا جب تو کو میں آ یا تھا۔ تو غلطی تلاش تھا۔ اور آج تو میاں کا کما یا ہوا سیر راہوں روپے کا مال ہے جابرؓ نے ہم تھے کیسے جاتے دے سکتے ہیں۔ حضرت مصیبؓ کے کما اگر میں نہیں یہ سب مال و دولت دیدہ و تو قریش نے کہا پھر ہم نہیں نہ رو گئے کہ حضرت مصیبؓ نے اپنا تمام سراپا لے کھا اور ایک اور سب کچھ چھوڑ دیا اگر نہ کہتے ہوئے خدا کی راہ میں ہجرت کی کہ اسے خدا اور اسے اسلام یہ واقعات میں نے بطور مثال لکھے۔۔۔ ورنہ کون تھا جس کو کالیف نہ تھا پڑی ہوں اور کس کو بلا جان مال کے خطرہ کے کچھ پھوڑا نصیب ہوا ہو۔؟

قتل کی سازش جب اہل مکہ نے دیکھا کہ سلطان روکے سے نہیں رکتے تو انہوں نے حضورؐ کے قتل کا منصوبہ فیض کیا اور طے شدہ بار و گرام کے مطابق دشمنان دین نے ان کو ہتھیار لگا کر قتل کا کام سر کیا۔ چھپ کر گھات میں لگ گئے دو چیلوں نے کما ب رات ختم ہوا اور وہ اپنے ہتھ کو ٹوٹانے لگائیں لیکن غرضی اسی کچھ اور ملی۔ دشمن اگر قوی است کما ب قوی تر است

وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِالْاَعْيَانِ | اور اللہ بہترین تدابیر والا ہے۔ خدا نے تعالیٰ جس نے ہر نازک کو افاقہ پر لپٹنے مخلص بندوں کی حفاظت کا سامان کیا ہے محمدؐ نے حضرت موسیٰؑ کو فرعون پر غالب کیا جس نے حضرت داؤدؑ کو دشمنوں کے زعم سے نجات دی۔ ہاں اسی قادر مطلق نے حضورؐ کو کفار کی سازش اور مروجہ مظاہر سے آگاہ کیا۔ اسلئے حضرتؐ نے بول کر فرمایا اپنے عزیز بھائی علیؓ ابن ابی طالبؓ سے فرمایا کہ: **حضرت علیؓ کو بلا لیتا** تمہارا داد و ذکر میرے ستر پر سوجا دے مخلوق بکارت کرنا خدا خدا فخر و اعزاز ہے اور میرے چلتا جانے کے بعد لوگوں کی آفتیں ادا کیے مدینہ پہنچ جائے۔

## ساتواں باب ہجرت نبویؐ تا غزوہ خندق !

اب ہجرت رسول کریمؐ سے خلافت خداوندی میں ۲۰ ہجرت سنہ ۲۰۱۲ ہجری ۱۲۲۲ھ باذن اللہ و روزہ سے باہر چکے اور ہر دین کی تائید فرماتے دے۔ دشمنوں کے زعم سے نکل گئے۔ اور وہاں کہہ رہے ہیں کہ کسی کو نظر نہ آیا کہ ہم کسی کی سازش میں



کے منہ پر مارا کہ اس کا کچھ نہ ہو گیا اور مانی بچہ جیسا ہی صحبت ابھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے نکلے تو ان کی سہاس  
 ہو چکا کہ انہوں نے تم نفی قیادہ سب اپنے ہمراہ لے لیا تاکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نفی کی نفی اور اپنے چہ چہ ہزار  
 روپیہ کے تھپا لگتی۔ پھر یہ کہ حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ دو کہ جو ہر مسلمان میں ہوتا ہے (یعنی کہہ کرے کہ میرے لیے سارے کے اطلاع  
 ہوئی تو انہوں نے اپنی اپنی اسما سے کہا میں میں چھٹا ہوں کہ ابوبکر نہ کہہ دو کہ وہ میری تکلیف میں بنا کر گیا ہے تاہم نفی میں  
 لے گیا ہے اور اس کے جواب میں دافنہ نہ اسما نے کہا میں دادا جان! وہ ہمارے لئے رو بہ کافی چھوڑ گئے ہیں تاکہ یہ اس  
 لڑکی نے لڑکوں کو کہہ نہیں سکتے کہ نہ ان کی بیکارے کہ نہ ابوبکر کی بیانی دال ہو گئی تھی اس لئے ابوبکر کو اطلاع نہ کیا گیا  
 (دار فطریہ جلد ۲ ص ۲۵۵) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق ابوبکر کے غار کو میں قیام فرمایا ارات کی تاریکی میں اس کا دکھانا  
 پہنچانی تھیں۔ ابوبکر نے کہا سب سے اس کے اصرار کہ نہ اس کے لئے حضرت عائشہ کا ہماری حاضر ہا قیہ (جو ابوبکر کا گھر یا کرا نام نظام  
 یہاں بکریاں لے آتا اور پھر بصرہ دست دوم سے جایا کرتا تھا اسی راہ کے لئے چلنے سے یہاں کے آئے جانے والے اساتوف  
 کے نقش قدم کو جو جایا کرتے تھے قریش رسول کو دیوانہ وار تلاش کرتے پھرتے تھے جب اس طرح کا یہاں نہیں ہوتی تو پھر تو  
 اونٹ کا انعام سے کر کیا یہ انعام اس کے لئے تھا جو بی کا سر لائے اس سے قریش کا جوش اور بھی بڑھ گیا اور انعام کے لاپرواہی  
 تو ان کی آنکھوں کو اور بھی بیکار کر دیا تھا تاکہ کہ گرد و نواح میں لوگ حضرت کو جو تھے پھرتے تھے تو ابوبکر نے اس جبار سے کہ چہ نہ  
 قریش کو جو نہ تھے وہ نہ تھے غار کو سے دہانہ تک پہنچ گئے تھے یہاں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق ابوبکر کے ہم سفر تھے جب یہاں  
 قریش کے باؤں کی آواز حضرت ابوبکر کے کان میں پڑی تو انہیں بڑی تشویش ہوئی اور گھر کر گئے تاکہ کہ یہ یہاں حضرت  
 دو آدمی ہیں ہماری بیوی ہی کیا ہے اب ہم ان لوگوں کے ہاتھ سے نہیں بچ سکتے یہ ہیں تو ان کے گھات انکار دیکھنے کے حضور نے  
 ابلیس کے کہ ہم وہ نہیں بلکہ تیرا چارے سا قافلہ اللہ ہے تم لوگوں کو ایک روایت میں آیا ہے کہ جب یہ ہزار عمار میں تشریف  
 رکھتے تھے تو اس وقت ایک کمری نے غار کے منہ پر حلاق دیا اور کہو تو وہ نہ مانڈے وہ یہ ہے ابھی تیرے خوشی یہاں پہنچے تو  
 انوں نے خیال کیا کہ یہ تو پرانا غار ہے یہاں کون انسان ہو سکتا ہے یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس غار میں مقیم رہے  
 جو قطعی شب عزم سفر فرمایا تھا پھر اس وقت حضرت ابوبکر کی دوا و نیال انکسین تکو خاص اس سفر کے لئے طیارہ کیا گیا تھا  
 حضرت رانائیک اپنے رفیق جہاں تیار ابوبکر کے اور دوسریاں حاضر تھیں اور عبد اللہ بن ابی بکر نے جیسے رہائی کے  
 واسطے طائر بھلیا تھا) سو رہے کہ یہ تاریخ الاول سلسلہ نزول و سلبہ جانب بہ تشریف روانہ ہوئے یہ واقعہ  
 ۱۷۳ سنہ ۱۷۳ کا ہے اسناد الارساۃ علامہ شمس الدین علی بن ابی اسحاق نے اس واقعہ کو یوں نقل فرمایا ہے :-

بجرت کے بعض پیشوا اور ان کے

لاجرم سرور عالم نے کیا عزم سفر  
کھرے نکلے بھی تو اس شان سے نکلے سرور  
ان کی اخلاص شفا دینی جو بھی منظور نظر  
کہ کہیں دیکھ نہ پائے کوئی آمادہ شر  
آپ کے قتل کو نکلے تھے بہت طالب زور  
جسکو فاروق نے کمرے کے پہنائے تھے کھنجر  
تھا ہماں عفریہ داعی کی حکومت کا اثر  
ان مصائب میں ہوتی اب شب بھر کی سحر

جسکے آمادہ خون ہو گئے کفار قریش  
کوئی نوکر تھا نہ خادم نہ عداوت نہ عزیز  
اک فقط حضرت بوکر تھے ہمراہ رکاب  
رات بھر چلے تھے دن کو کہیں چھپ رہے تھے  
ہو چکے تھوڑے دن کا انعام تھا قاتل کے لئے  
انہیں لوگوں میں سرفراز بن بھٹسم تھے  
تین دن رات رہتے تھے گاروں میں ماس  
چمچاں خون عذوبہ ترک غذا سمی راہ

ہجرت کو انبیاء کے ساتھ خاص نفل ہوتا ہے سابقین میں سے نبی اکثر کو ہجرت کرنا چاہی حضرت ابراہیمؑ پوچھنے لگے  
داؤدؑ اور داؤدؑ میں جواب تم یسین کو ہجرت کرنی چاہی اور یحییٰؑ قاتل غار نور سے ملا تو خیر ام مہدیؑ پر چاروں ہاں اور قیام فرمایا  
ام مہدیؑ قبیلہ نضہ سے تھی اور جب سارا اس راہ سے گذر کر گئے تھے اب طعام سے انکی توقع کرتی تھی اسلئے یہاں انکو کھانا  
ارام دیا کرتے تھے اس فیاض رہنما سے دنیا کیا گیا اگر کیا گئے تھے اپنے کے واسطے کچھ مانگ رہے تھے اب ملا کر اس وقت برکت ہے اگر کچھ  
ہو تاہم پہلے ہی حکم کر دیا چلا خیر کے گوشہ میں ایک بکری کھڑی تھی حضرت رسولؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ بکری کیلئے کیا ہوتی  
گئی ہے پھر یہاں نے جواب دیا یہ کمزور ہے روڑ کے ساتھ نہیں چلی سکتی جواب مانتا ہے نام تعبد سے دریافت کیا کہ یہاں عزت  
ہے کہ ہم اسکا دودھ نکال لیں اس نے کہا کہ نہیں تو آپ اس ایک قلعہ دودھ میں کھجی حضرت رسولؐ کہنے لگے برتن بیکری کو دھو  
سجی اگر برتن بیکری کھال گیا ہے حضرت کے صحابہ وہاں تیار نہ ہوئے فوس کیا دوسری بار بھی اسبقدر دودھ نکلا تیسری مرتبہ کھال  
ہوا دودھ تعبد کو دیا گیا اور اب یہاں سے یہ قافلہ گزرتا تھا جب ام مہدیؑ کا شوہر باہر سے واپس آیا تو دودھ دیکھ کر  
ہوا جو بی نے تمام دودھ نکال لیا اس نے کہا ان باقوں سے تو یہودی صاحب قریش معلوم ہوئے ہیں جن کی کھجی تلاش فشی اور میں ہمارے  
ان سے ضرور ملو مگر ان کے باہر سے مسلمہ بدوی سے حضرت رسولؐ کو صاحب قریش کہا کرتے تھے۔ (ناروا لہاد حکایت)  
سر آدمیوں کا ایک مسلمان لانا بربودہ اہل ایمان کا روادار تھا جب قریش نے رسولؐ کے سراقہ کے لئے نواذات کا  
انعام مقرر کیا تھا تب سے یہی کھجری تلاش میں تھا اب مدینہ کی راہ میں اس سے ٹھٹھ ہو گئی جھوٹے اس سے غلط  
فرمایا جس کا نتیجہ یہ ہو کر وہ قورا ایمان لے آیا اور سب ازبند شہادت پر ملے اسکے ساتھ اسکے قبیلہ کے اشخاص بھی ملے ان کو



ہر جاگہ لکھ لکھ کر دیا انہیں کہ تاؤ اسکا ذکر اس بات میں ہے کہ اس پر پکارا اس کا حال اس سے دور ہی رکھے جائیں خدا  
 نیکو کی طرف سے ڈرنا ہے اور خدا کا پتہ بندوں پر تھا جو ان سے جدا رہیں گے خدا کے حکم کو سمجھنا اور اس کے وعدہ کو پورا کرنا ان کی  
 بات پر بندہ لڑی ہو جو ہے کہ ہمارے ان بات نہیں ہوتی ہم ہمارے بندہ نہیں ہیں کہنے کے مطابق اپنے حال کو قبول اور غلامیہ  
 و خجی کا معنی میں بھی اللہ سے ڈرنا ہے کہ جو کوئی اللہ کی تعویذ میں نہ ہو وہ اللہ کی باتوں کی نظر انداز کر دے اور وہ اس پر عبادت کا جاتا ہے  
 اہل تعویذ وہ ہیں جو بہت بڑی مراد کو اپنے جائیں گے تعویذ ہی ہے جو اللہ کی ہر امر کی نڈاب اور عقیدہ کو ان کے دہلیز سے لے کر ان کی  
 ہر انسان کے ہر کردار کو نشان و درختان اور خدا کے تعالیٰ کو خوش اور انسانی درجہ کو بلکہ کہ تہہ سمانہ بہت جائز ہیں کہ وہ کہہ سکتے ہیں  
 میں نے نہ کر خدا کے تعالیٰ نے ان کی واسطہ کی کتاب لکھا لی اور دنیا راستہ دکھا ہے راستہ انہوں کو دکھا دیں کہ ان کو عبادت علیہ کر دیا ہے  
 کو خدا نے نماز سے سادہ احکامات کے ہیں نظم انہوں سے ملکہ کر دیا اور خدا کے دشمن ہیں انہیں دشمن کہو اور ان خدا کا اس بات  
 قویہ اور خوش کر دیا ان کے گلوں کو دینے پایا اور ہمارا نام سلمان رکھا تاکہ ہر ایک ہونے والا بھی روشن دلائل پر ملک مواد ...

اور زندگی پانے والا بھی روشن دلائل سے زندگی پانے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے  
 لوگو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور بندہ زندگی کے لئے عمل کرو اس لئے کہ جو شخص اپنے اور خدا کے درمیان معاملہ درست کر لیتا ہے خدا  
 اس کا اور کچھ لوگوں کے درمیان معاملات کو درست کر دیتا ہے تنیک اللہ بندوں پر حکمران ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ تم لوگو! میں نے بندہ کو  
 ملک سے گزرنے والا اس پر کچھ نہیں اور خدا سے بڑا ہے اور کو طاقت کی اور عظمت سے ملتی ہے اور یہ عقاب پر کیا اس خدا کی ہر بات  
 اس ایک شخص نے بندہ زور سے آواز دی سب جمع ہو گئے ہر جا اٹھ اٹھ اور فریاد مانتے شادمانی سے میدان کو گشت افشا  
 علیہ میں داخل حضرت صدیق اکبر نے دیکھا کہ مدینہ شریف کے اکثر مسلمانوں کو جو قبل ازین دجا رہے تھے ان سے ہر وہ نہیں ہو سکے

اس کا بیان  
 اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے

رسول کی شناخت میں قوت ہوئی اس لئے کہ یہ کوئی نہ تھا کہ اس کے سر پر سایہ کیا آنحضرت شرب میں ۱۲ ریت الاول سلاطین  
 ہوا کہ تو بہت بڑا مرد ہو اور اہل ہونے آج سے شرب مدینہ الہی کے نام سے دیا میں شہر ہوا حضرت رسول کریم کو نبی سے شرب میں  
 اہل ہوئے کہ ان میں سے آیا اللہ تعالیٰ سے وہ قدم ہے وہ ان سے آیا ان کی موت سے آسمان چھپ گیا اور میں ان کی حد سے عبور ہوئی

ماں مدینہ میں ہوا اہل کہ رسول آئے ہیں  
 تو کیا گائے لکھیں ذوق میں اگر اشعار  
 ماں کی آغوش میں بیٹے بھی چل جانے لگے  
 آن کا رچلے شہر سے ہو کر طہار  
 دفعہ کو کہ شاہ رسول آپنہا  
 راہ میں اکٹھے بچھانے لگے ارباب بنظر  
 نغمہ ملے طلع اللہ سے گوشت آٹھے گھر  
 نازنیاں حرم بھی محل آئیں باہر  
 زردہ و جوش دھار آئیں تہ تیغ و سپر  
 غل جو اصل سے انہر اناس و بشیر









لوگ باوجود تباہی کے اپنے اپنے اور اس کے لئے تیار کیا گیا تھا قریش نے اس کو کھانکھانہ کے قریب پہنچا اور اس کو قتل کر دیا۔  
اپنے تہذیب کو بے پناہ دی یا تو ان کو ہاں سے نکال دیا جس کو ہم نے اس کے چوکھڑے میں کے زیادہ تر لوگ مسلمان ہو چکے  
تھے اس لئے اس کو یہ جرات نہ ہو سکی کہ وہ قریش کے حکم کی تعمیل کرتا مگر وہ اس کو برابر اکر لے آیا اور وہ بھگتا رہے تھے  
اور اگر وہ کہہ دیتا تو مسلمانوں کے خلاف برا بھلا کہنے میں کیا نہیں کرتے تھے۔

حضرت خود میرہ دیتے ہیں قریش کی ان مخالفتوں اور ریشہ و انتہوں سے مدینہ کے مسلمان خطرہ میں رہتے تھے  
آنحضرت خود راہوں کو اکثر چھانگتے تھے اور بعض جہنم قوی مسلمانوں کو پہرہ دینے کے لئے مقرر کرتے تھے۔ کیونکہ یہ  
خوف رہتا تھا کہ رات کو مدینہ پر کسی طرف سے حملہ ہو جائے (مغازی ابن اسحاق ص ۵۷۷)

بہنگی تھی اس لئے قریش کا قافلہ تھا جس کے لئے ہر سال ملک تمام کو جایا کرتا تھا۔ اور ان کی انکار و بی محاش تھا۔ مدینہ پر  
راسخون تھا اس لئے مسلمانوں نے یہ سوچا کہ ان کی اس تجارت کو روک دیں تاکہ وہ عاجز ہو کر فرار ہو جائیں۔ انہی کا یہ جواب  
قریش کے قافلہ کے آنے جانے کا یہ تھا کہ ان کو بھی خود آنحضرت سے صحابہ کے انکو روکنے کے لئے جاتے تھے اور کبھی کوئی  
کسی امیر کے ہمراہ لگتے دیتے تھے نیز قریش کے حاکم اس کو روکنے کیلئے بھی دلت دلت میں مسلمانوں کی کھڑیاں جاکر قیدی  
میں سے بے اطلاع مقرر کیے کہ میں پورے میں آنحضرت خود نہر کبہ ہوئے اس کو غزوہ اور باقی کو سہرہ کہتے ہیں۔

پہلا غزوہ باہل بارقریش کے خلاف میں ۱۲ صفر ۳ ہجری کو کھلے اور تمام وہاں تک تشریف لے گئے جو مدینہ  
سے ایک میل پر ہے تھا اس لئے وہاں قبیلہ بنی قریظہ سے اس بات کا معاہدہ کر لیا کہ وہ مسلمانوں کی مدد کریں گے اور اس صلہ کے  
دوسرے غزوہ انھوں نے قریش کے ایک قافلہ کا حال نہر تمام ہوا تک جو مسند کے برابر تھا پھر اور تمام کے راستہ میں واقع ہے  
گئے۔ ان کی کوئی شکایت نہیں آئی۔

تیسری گھمراہی اس درمیان میں گزر رہی تھی کہ ایک قبیلہ کا سردار تھا... مدینہ کے قریب ہوا گاؤں پر چلا گیا اور مسلمانوں  
کے دونوں طرف سے کیا مقام تھا ان کے ہاتھ آگیا لیکن ان کو نہ کیا حضرت رسول امیر لشکر تھے۔

چوتھی گھمراہی انہی اہل اللہ میں مقام عثیرہ تک جو مدینہ کے قریب تھا آنحضرت سے صحابہ کے تشریف لے گئے یہاں ایک  
ماہ سے زائد قیام کیا اور پھر مدینہ سے عذنا کہ کہہ رہے تھے ابھی آئے۔

پانچویں گھمراہی اس وقت ہوئی کہ رسول اللہ کی ایک جماعت حضرت حمزہؓ کے ساتھ تمام انہیں ہوا مدینہ فرما لیکن جب یہی خبر  
آئی تو یہ سب بڑے معاملہ بنے دیکھ کر وہاں نہر ضوئی طور پر آئے اور چلنے لگے کارنگ بھیڑ تھا (ابن سنان ص ۵۵۵)

چھٹی گھمراہی اس وقت ہوئی کہ رسول اللہ کی ایک جماعت حضرت حمزہؓ کے ساتھ تمام انہیں ہوا مدینہ فرما لیکن جب یہی خبر  
آئی تو یہ سب بڑے معاملہ بنے دیکھ کر وہاں نہر ضوئی طور پر آئے اور چلنے لگے کارنگ بھیڑ تھا (ابن سنان ص ۵۵۵)

ساقون ہنم رجب کے مہینے میں عبداللہ بن جوش کو آٹھ مہاجرین کے ہمراہ کوئی طرف روانہ کیا اور ایک ہندو خط لکھ کر  
 فرمایا کہ اگلو دور روز کی مسافت لے کر کھولنا حکم کے مطابق جب وہ خط کھولا گیا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ مکہ اور مدینہ کے مکہ  
 اہل غلامہ سے کفر و فتنہ کے حالات معلوم کرو اور اگر اطلاع دو۔ ان لوگوں نے وطن غلامہ میں جا کر قیام کیا۔ محمد بن ہشیر جو  
 قریش کا صلیب تھا اسے اپنے بیٹے ساقیوں کے تجارتی مال کے جذباتوں نے بہوئے ادھر سے گذرا مہاجرین سے نہ رہا گیا  
 ایک نے محمد کو نہارا وہ مر گیا اس کا ایک ساتھی بھاگ گیا لیکن وہ پھٹو لے گئے اور صبح اونٹوں کے دینے لگے۔  
 حکم قرآنی ارسل اللہ علیہ سلم نے اس غمیت کو قبول کیا اور فرمایا میں نے نکلوانے کا حکم دیا تھا جو بھی یہ تھا جب  
 میں ہوا تھا جس میں لڑائی حرام ہے اسلئے اور بھی آپ پر عام ہوئے آخر اس کے بارے میں وہی غافل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے  
 لوگ تم سے مہاجرین میں لڑائی کی نسبت پوچھتے ہیں کہ وہ کہیں لڑنا بڑا گناہ ہے لیکن اللہ کے راستہ سے روکنا اس پر کیا  
 نہ لانا اور مسجد حرام میں نہ ہانے دینا دماں کے پانڈوں کو نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے ملی بڑھ کر ہے اور فتنہ فتنہ فتنہ  
 سخت تر ہے یہ کافر ہر قوم سے ہونے لگے ہیں یہاں تک کہ ان کا بس چلے تو ان کو تمہارے دین سے پریشان کر دیں (فقہ ۲/۲۸۸)  
 یعنی اللہ تعالیٰ نے تسلی دلائی کہ تم سے اگر ایک غلطی ہوئی ہے تو کفار نے تو اس سے بڑھ کر اپنا کیا کی ہیں اور کرنے کے لئے  
 آگاہ ہیں۔ اس آیت کے اتنے سے تردد و رنج ہو گیا۔ محمد بن ہشیر کے فتنے کی کشمکش عداوت اور طعن اٹھا اور  
 وہ انتقام کے کوشش میں آگیا۔

**سفر و بدر (۸) غزوہ بدر**

((۷۱۱ھ رمضان ۲۱ھ ۱۲ مارچ ۶۲۴ء))

قریش کا قافلہ جب مکہ میں ہوا تو اس کے شام کے کھانک میں گیا جو انصاف۔ میر قافلہ جو سفیان تھے اور ۳۰-۴۰ آدمی  
 قریش کے ان کے ہمراہ تھے وہاں سے خرید و فروخت کر کے جب مکہ کو واپس آئے گئے تو مدینہ کے قریب ان کے پاس سواروں نے اطلاع  
 دی کہ محمد رسول اللہ علیہ سلم (۷) اپنے اصحاب کے ساتھ قافلہ ہجرت کی تیاری کر رہے ہیں یہ سکر ابو سفیان نے فوراً ایک تیز رو  
 قاصد کو روانہ کیا کہ قریش کو خبر دے کہ وہ جلد مدینہ پہنچیں قریش نے ان کا نام مالٹا جانیگا۔ اطلاع پاتے ہی قریش کے یہ نہایت  
 جوش و خروش کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ جو سفیان یہاں سے اپنے قافلہ کو نکال لے گئے اور قریش کے لوگوں کو ان کا پتہ لگا کر  
 کو انہیں بلو لیکر ابو بکر نے ازراہ نجات انکار کیا اور کہا کہ میں یہاں سے کاسلا دراج تہا ہے۔ ہم ہمارے ٹھہر گئے  
 جتنے لوگ وہاں دعوے میں کریں گے اور جنت میں جائیں گے تاکہ تمام عرب میں ہمارے آنے کی شہرت اور ہمارے حالات  
 کا رعب غالب ہو جائے۔ مدینہ منورہ ابی سلمی اللہ علیہ سلم ۹ رمضان ۲۱ھ ۱۲ مارچ ۶۲۴ء کو ہجرت  
 کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ پہنچے وادی زقرآن میں پہنچے معلوم ہوا کہ قافلہ بھی گیا اور اہل مکہ کا بھی ان کی خبر

کی طرف آ رہا ہے۔ آپ صحابہ کرام کو جمع کر کے مشورہ کیا جو کہ کنگ کرنا مارا دے نہیں سمجھتے تھے اسوجہ سے بعض لوگوں نے اس بے  
 سرواں کی سادہ قریش کے مقابلہ میں جانا پسند نہ کیا آپ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دونوں گروہوں میں سے کسی ایک پر ہم  
 کو فتح دے گا اب قافلہ توکل کیا اس لئے قریش کے لشکر پر پناہ کی کامیابی یقینی ہے حضرت ابوجہر عمر اور عذراہ بنی النضر نے  
 کہا کہ ہم کو جو حکم ہو قبول کئے مگر ہم نہیں لیکن آنحضرت کا رد نے سخن در اہل انصار کی طرف تھا کیونکہ انہیں کی طاقت اور قوت زیادہ  
 تھی اور ان سے عیت جس بات پر بھی گئی تھی وہ یہ تھی کہ مدینہ پر کوئی پڑھائی کرے گا تو وہ اس سے لڑیں گے۔ یہ خبر منسختہ آگیا پھر  
 دشمنوں پر حملہ آور ہوں گے۔ **انصار کا جو شجاعت** حضرت سعد بن حاذر بن انصار نے کہا کہ رسول اللہ انشا پر  
 خطاب جاری کی طرف ہے۔ اللہ شام ہے کہ اگر آپ ہم کو حکم دیں تو ہم ہمتیں کر دوں گے یہ کہ پھر دشمن ہو گئے یہ جو کہ کامیابی کا یقین  
 تھا اسوجہ سے اسی مختصر جماعت کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور اہل مدینہ کو بلانے کی ضرورت نہ تھی وہاں پہنچ کر پہلے  
 پر اتر پڑے۔ حجاب بن مندثر نے اگر پوچھا کہ کیا اس نے کا حکم الہامی ہے کہ جس میں چون چڑاگی گمانش نہیں با آپ نے  
 خود مدینہ پہنچنے کے لحاظ سے اسکو فتح فرمایا ہے۔ آنحضرت نے جواب دیا کہ یہ خود میری رائے ہے۔ حجاب نے کہا تو یہ دونوں نہیں  
 بلکہ مناسب ہے کہ اور اگر یہ ٹھیکہ ہم قریش کی قیادگاہ کے قریب ترین شہر پر فتح کر لیں اور اپنے لئے جو امن بھر کر اور گورہ کے  
 کئیہ اور چاروں کو باٹ دیں تاکہ دشمنوں کو باقی نہ مل سکے آپ نے اس مشورہ کو پسند فرمایا اور اسی کے مطابق عمل کیا حضرت عذراہ  
 کی رائے سے آنحضرت کے لئے ایک ساتھیان بنا لیا کہ اس میں تمام فرامین سے اور ضمانت سے مطابقت اور مارچ سے  
 کو مشینہ کے جان بچنے کے وقت دونوں فریق میدان میں آ گئے۔ مسلمانوں کی تعداد ۱۲۰۰ تھی جن میں سے ۸۰۰ ہمارے تھے اور  
 باقی انصار تھے انصار میں سے اپنا آدمی اؤٹ کے لئے اور عذراہ کے۔ کفار کی تعداد قریب ایک ہزار کے تھی جس میں ہوا کے  
 کے قریش کے تمام سردار شامل تھے ابولسب کوئی وجہ سے نہیں آ سکا تھا اس نے اپنے بے میں ایک شخص کو بھیجا تھا۔

حضرت ابوجہر نے اپنی حالت میں ان دونوں طرف سے صف اٹھائی شروع ہوئی۔ آنحضرت کے دست مبارک میں ایک تیر تھا۔ اشارہ  
 سے صحابہ کو باز رہا پھر کہا کہ یہ دیکھو فرمایا اسکے بعد وہ گاہ کا تھی کا جہت میں دھاک لے لیا انھارے شروع ہونے کی حالت میں  
 کہہ دیا کہ اگر وہ کہہ کہ اسے اللہ اگر تیرے یہ چند عبادت گزار  
 برائے ختم **ALIGARH** کبھی دنیا میں تیری عبادت نہ کی جائیگی  
 اسی سال میں فتح کرنے کے آخر کی بشارت دی کہ آپ نے سر اٹھایا اور مسلمانوں کو اپنی خوشخبری دی (یاداری علیہ السلام)  
 جنگ شروع ہوئی کہ ان کی فوج کے مطابق پہلے سے جنگ شروع ہوئی مسلمانوں کی صفوں میں سے عذراہ بنی النضر  
 قافلہ سردار کا ہوا ہے جو باقی شیر اور اپنے بیٹے کے باہر نکلا اور اسے تینا لہنا کر ان کے مقابلہ کے لئے آئے تھے

نے ان سے کہا کہ ہم لوگوں پر تلوار میں اٹھائیں گے ہمارے مقابلہ کے لئے ہمارے ہم قوم یعنی اہل قریش کو آگاہ ہے۔ اس  
 کے حکم سے انصار مدینہ کے معتبر کے مقابل کے لئے حضرت حمزہؓ و سید کے لئے حضرت علیؓ اور زبیرؓ کے لئے حضرت ابو بکرؓ کے  
 عزیز اور دیگر دو حضرت حمزہؓ اور علیؓ کے ہاتھوں مارے گئے لیکن شہید نے عزیز کو ایک کاری زخم لگا یا یہ دیکھ کر حضرت علیؓ کا  
 ہوش بکھڑک گیا کہ وہاں اور عبیدہ کو اٹھا کر حضرت کے پاس لائے پھر دونوں طرف سے حملوں ٹوٹ پڑیں اور لڑائی ہونے لگی  
 کیوں کہ جو شہادۂ انا زعمکم کے پلے ہوئے تھے ہوش بھرا اور شوق شہادت سے بھین ہو گئے تھے عین اہی وقص ایک کس  
 صحابی ہیں اس جنگ میں شرکت کے لئے بیقرار تھے لیکن ہونے والی احوال و دوی تو بیچارہ چھوٹ کر دینے لگے تھے ہونے  
 اجازت دیدی۔ عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ کافروں سے لڑوں یہاں تک کہ نہیں ہوں ہونے ان کے گلے میں ایک تلوار  
 لٹکا دی جو ان کے قدر سے بڑی تھی بالآخر شریک ہوئے اور دینی فرائض میں شوق شہادت پھیل پورا ہوا (اصحابہ) تہذیب علیہ السلام  
 کیا ہی مبارک تھے یہ بچہ جو اسلام کے ایسے عاشق تھے اور کیا ہی مبارک تھا وہ دور جبکہ اسلام کے لئے مرنے سے لڑنا  
 خوشی تھی اس قسم کے واقعات سے ہماری تاریخ بہرہ مند ہے۔ اسی جنگ کا واقعہ ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ  
 تیر ہزار تھے بیان کرتے ہیں میرے اہل بائیں محاذ اور مودو دو بچے کھڑے لڑ رہے تھے ایک کتابیں ابو جہل کو  
 مار دیا گاؤں کا ہمارے مار دیا گاؤں کا حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں نے کہا ابو جہل تو دش کا سردار ہے۔ چارے ہوتے  
 ہوئے لڑتا اس سخت کی ضرورت نہیں لیکن بچے نہ مانے آخر جب وہ گھوڑے پر چھٹی دست لڑتا ہوا اٹھا تو عبدالرحمن نے  
 افسار دیکھا وہ ابو جہل ہے ان کا بیان ہے کہ طرح پہلے گوشت پر چھلکا اور پانی ہے یہ وہ فیل ہے اس پر چھلکا اور پوسے ایک  
 نے ران پر تلوار ماری اور دوسرے نے گردن بدن سے جدا کر دی۔ ابو جہل حد مر سے کہنا چلا گیا واحد نہ تھکے انصار  
 حوں افسوس چمکو کاشنگاروں نے قتل کیا دینا ریشہ شریف اب مؤثرہ مدد اس ایک نے اقد سے بلانوں کے ہوش و خوش  
 اور حیات حق، محبت رسول اور اعلام کلمۃ اللہ کا اندازہ ہوا یہ گا خدا صرف اس کی مدد کرتا ہے جو خدا کے دین  
 کی مدد کرتے ہیں۔ چنانچہ اسے فرشتوں کی ایک جماعت مدد کے لئے بھیجی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بخاری میں  
 روایت ہے یہاں نے حضرت جبریلؓ کو ایک گھوڑے پر چڑھا اور کہنے لگا تمھارا حق اس قسم کی مقدور وایاں کتب  
 اجداد میں ملتی ہیں **مسلمان بن حنیف** اسے میں قریش کے بہتے سردار قتل اور تفرقہ فتنے کوئی آدمی گرفتار ہوئے  
 باقی بھاگے اور بہت غصہ ہوا میرا بیٹا ختم ہو گیا۔ قید یوں اس شخص کے کیا حضرت عباسؓ اور امام  
 ابو العاص اور حضرت علیؓ کے یہاں بھی قید بن گیا طالب بھی تھے۔ لڑائی ختم ہوئے پر محمدؐ ان کے روبرو اور  
 زبیر بن عاصؓ مؤثرہ فرشتے کے لئے مدد کی طرف ڈوڑا لے گئے۔ آنحضرتؐ کا ہر لڑائی میں ہر دشمن کو دوا

فریختی کی جھڑپ لاشیں اٹھائیں ان کو دفن کر دیتے تھے۔ یہاں بھی سلطان شہید کو دفن کر لیا۔ شہر کے گوشوں کی تعداد چھ سو زیادہ تھی اسلئے ایک بڑا گڑھا کھدوا کر سب کو اسی میں ڈال دیا۔ پھر مع مال غنیمت اور بارہا جنگ کے عوبہ کو لوٹیں آئے۔ راسخہ میں قیام پزیر ہوئے۔ انھیں یہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی ہے۔ انھوں نے اس پر سوگند کیا کہ میں نے اپنے اسٹار میں ان کی بھوکا کرتے تھے۔ **قید لوں سے سلوک نہ**۔ **فتح حیران رو جاتی ہے**۔ اسیران جنگ کے پاس کپڑے دے تھے۔ مدینہ میں پہنچ کر ان کے لئے کپڑے فراہم کئے گئے۔ حضرت عباس کو عبد اللہ بن ابی نے کشیدہ کا مٹا ہونے کی وجہ سے اپنا کرتہ پہنا یا انھیں نے اس کا پہنا۔ اسان یا دیکھا اور باوجود اسکے کہ وہ منافقوں کا مٹرا در مسلمانوں کا پتھر تین و شکر تھا پھر بھی جن وقت اس نے انتقال کیا تو اسکے گھن کے لئے اس کے محامد میں اس کا پتھر مبارک عطا فرمایا۔ فدیہ کو مختلف طور پر بھی کٹ کر کپڑا دیا۔ جنگ ان کے بارے میں تصدیق ہو ان کو اپنے پاس آرام کے ساتھ رکھیں۔ بعض بعض مجلس صحابہ انھیں ان کے افسانہ کی وجہ سے ان قیدیوں کو اپنا کھانا کھلا دیتے تھے اور خود بخود کھاتے تھے۔ شہرین کے طلبہ اور اوجیز بزرگاباں سے کئی طرح کی امداد کی کہ حوالہ کیا گیا تھا وہ دعویٰ تو کئے کھلا دیتے اور خود گھوڑوں کھا کر سب کر لیتے۔ میں شہرگردانی ان کے سامنے رکھنا تو وہ چھوٹے بھی نہیں تھے۔ (طبقات ابن سعد ص ۷۱) **سورہ مائت اسیران جنگ**۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اسیران جنگ کے متعلق صحابہ سے سورہ مائت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے پڑھائی کہ ہر چہ یہ لوگ بھائی بھائی لیکن ان کو قتل نہ کرو یا چاہے کچھ حضرت ابو بکر اور ان کے صحابہ نے قتل کو پسند نہ کیا اور یہ رائے دی کہ فدیہ لیکر چھوڑ دینا مناسب ہے۔ رحمت عالم نے اسی کو ترجیح دی مگر چونکہ ایک ایک کی نیکی کے لائق قیدیوں کا زلفیہ اور مال غنیمت حلال دیکھا تھا اور حضرت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکے بارے میں کوئی خاص حکم بھی نہیں ملا تھا اسلئے اس سے غائب نازل ہوا۔ **ترجیہ یہ ہے**۔ کسی بھائی کو یہ رو انہیں رکھ کر ان میں ابھی طرح خونریزی کرنے لیں۔ لوگوں کو قیدی ہی بنائے تھے نہ کیا کا سرا بہ چاہتے ہو اور اللہ آخرت کا اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے اگر اللہ نے تمہاری معافی پہلے سے نہ کھدی ہو تو فوج کچھ تم نے کیا انکا وجہ سے بڑا عذاب تم پر نازل ہوتا ہے جو کچھ تم کو مال غنیمت میں ملا ہے اسکو حلال طلب کیجئے کھاؤ اور ان سے ڈرتے رہو وہ تجھے والا اللہ مان ہے (دیکھو انفال ۶۷) حضرت سعد بن عذاری پہلے سے یہ رائے تھی کہ میدان جنگ میں قیدی نہ کیجئے بے جا نہیں اور نہ ہی کئے گئے تھے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے کہ انکو قتل کر دینا چاہیے اس آیت میں بتایا گیا کہ دشمنوں کی گرفتاری سے ان کا قتل کرونا زیادہ مناسب تھا۔ پھر حال یہ خطا معاف کی گئی اور مال غنیمت بھی حلال کر دیا۔ **بچوں کی عظیم قربان قرار پاتی ہے**۔ ہر ایک اسیر کا چار ہزار درہم فدیہ مقرر کیا گیا۔ اہل محکمہ مطلع ہوئے تو انہوں نے اپنے اپنے عزیزوں کا زلفیہ بھیجا۔ وہ بھیج دئے گئے جو نادار تھے ان میں سے تو کھنکھاتے تھے ان سے کہا گیا کہ مدینہ کے دشمنوں کو بچوں کو کتابت کھادیں اور آزاد ہو جائیں باقی بلا قید رہ کر ان کے نہیں ہیں

سے بڑھ کر کہ کاشا نہ بھی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینبؓ اپنے تہنہ اور انصاف کے ذریعہ میں اپنے لیے کاشا  
 مارا تھا اور بھیجی یا تھا یہ ہمارے حضرت خدیجہؓ کا دیا ہوا تھا آنحضرتؐ نے جب اسکو دیکھا اور شہنشاہی ہوئی صحابیہ نے فرمایا کہ نہ سب  
 بچھو تو نہ سب کو اس کا یہ بار ہا ہیں دس دو کیونکہ یہ ایک ماں کی یادگار ہے سب لوگوں نے خوشی کے ساتھ قبول کیا اور ابوالاعلیٰ  
 کو بلاذیر کے راجہ کردیا مکہ میں کھرام مکہ میں بدر کی شکست اور ان کے معذلوں کا گھر گھر میں ہوگ تھا لیکن انہوں کے  
 خیال سے کوئی بلند آواز سے نہیں روتا تھا۔ [آنحضرتؐ نے میر کرتے ہیں عازم قسطنطنیہ لے کر گئے ہیں] صفوان بن یزید  
 نے عید میں وہ سب کو جو اسلام کا سخت دشمن تھا اپنے حجرہ میں بلا کر سختی طور پر تہائی میں اس بات پر کاوند کیا تم مدینہ میں جا کر حضرت  
 کو قتل کر دو۔ لہذا وہ بچوں کی پرورش میں کروں گا وہ زہر میں بھی ہوئی تھوڑا لیکر مدینہ پہنچا اتنا تھا آپ حضرت علیؓ کی نگاہ  
 پر گئی انکو شبہ ہو اگر دن پہنچ کر آنحضرتؐ کے سامنے لائے آپ نے حضرت علیؓ کے کھانکے چھوڑ دیا اور اپنے قریب بلایا اور پوچھا  
 کہ کس لئے آئے ہو اس نے کہا کہ میرا بیٹا جو قیدیوں میں ہے اسکو چڑانے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے کہا کہ میں تم کو صفوان نے  
 میرے قتل کے لئے بھیجا ہے یہ سب کچھ میرے اسی وقت سے کھڑا تھا اور سلمان ہو گئے کہو کیا اس بات کو سوائے ان کے اور صفوان کے  
 اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ [قرآن زہر مہ ساز ہے] غزوہ بدر کا ذکر مفصل قرآن میں ہے اس کے بارے میں پوری سورہ  
 انفال نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں مالِ شہادت کے احکام بیان کئے کہ کیا جس اللہ اور رسول ان کے قریب تھے وہ  
 نیز یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اور باقی چار خمس فوج کا حصہ ہے۔ نیز اس لڑائی میں مسلمانوں کی بے سروسامانی  
 پریشانی اور اعداؤ کی ممانعت کا ذکر فرمایا کہ ہم نے فرشتوں کی فوج اناری تاکہ مسلمانوں کو اطمینان قلب حاصل ہو اور وہ  
 میدان جنگ میں نہ ثابت قدم رہیں اسکے بعد قریش کی ایذا رسائی مخالفت اور دشمنی و بغیرہ بیان کی پھر مسلمانوں کو  
 دیا کہ تم اپنی طاقت اور شوکت کو بہانہ نہ کرو۔ اسکے بعد صلح کی ترغیب دی اور آخر میں اس میں جنگ کے  
 معاملہ کا فیصلہ فرمایا۔ [قیامت ہی بقی] یہ لڑائی درحقیقت شوکت اسلام کا سنگ بنیاد تھی جہاں کہ جو لوگ اس میں شریک  
 ہوئے وہ قطعاً جنتی قرار دیئے گئے کہو کہ اسلام کے سب سے بڑے دشمن قریش تھے ان کی قوت کا اس میں خاتمہ ہو گیا اب ان  
 اور عتبہ وغیرہ تقریباً شہر سادات قریش مارے گئے اور فوج کے قریب گرفتار ہو کر آئے اسکے مقابلہ میں مسلمان شہداء کی کل  
 تعداد اسی تھی۔ جو لوگ صرف ظاہری مسلمان کو فتح اور کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں انکو اس جنگ کے نتیجے میں غریب سبیل  
 سمجھنا ہے اس میں مسلمانوں کی کل تعداد ۳۱۳ تھی جن کے پاس صرف تین گھوڑے اور تیرا اونٹ تھے بقایا اس کے  
 کفار کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی ان میں ایک سو سوار تھے اور سارے مسلمان پیادے تھے اور دونوں فریق ایک  
 ہی قوم کے لوگ تھے یعنی یہ بھی عرب اور وہ بھی عرب بلکہ وہ اے مدینہ والوں کو اپنا سہم بھی نہیں سمجھتے تھے باوجود





ملازمین کو یہ انعام بعد بیخ و غیرہ دے کر حضرت کی بشارت سے جوئی بھی میرا ہوا  
یہ کیا تھا کہ نتیجہ تھا پھر کی اطلاع کا  
کفار کے اور اسے | حال کنان ناپاک کا فرد کے یہ ناپاک ارادے تھے جس کے لئے آئے تھے  
یہ آئے تھے خدا و انوں کا امتیضال کرنے کو جو سرحدوں میں چھٹکے ہیں انہیں پامال کرنے کو  
وہ جس نے انتم الاعلون کا شہرہ منایا تھا اسے خاصوں کرنے کو انہیں سنبھالنا لایا تھا  
متفرق واقعات و احکام | اسی سال رمضان سنیہ میں روزہ فرض ہوئے پہلی بار عید گاہ میں نماز مسجد ہوئی  
اسی سال میں حضرت فاطمہ کا حضرت علیؑ سے نکاح ہوا اور عید چیمہ مار گئے۔ چنانچہ چکی کا گھروا گیا۔ اسی سال وہ  
کا طہ قرار پانے لگا اسی سال قبلہ بیت المقدس کے کوہ قرار پایا حضور نے ۱۶ یا ۱۷ بیت المقدس کے کوہ قرار پانے لگا  
اسی سال حضرت سلمان فارسی ایمان لائے (اصحاب چلہ ص ۵۸) اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سنت قرار پائی اور مالدار مسلمانوں پر نکوۃ فرض ہوئی جو حضرت داورا و سادات قائم گئی آثار اودوں پر قرآنی واجب  
قرار پائی۔ (تاریخ ابن شدکان ص ۵۸)

(۹) **سورۃ سورت** | بدر کی لڑائی میں حبیب بڑے بڑے روسا ایک مارے گئے تو قریش کے رئیس عظیم  
ابوسفیان بن حرب قرار پائے انہوں نے مکہ پہونچ کر یہ خبر کی کہ حبیب ناک بدر کے کشتوں کا بدلہ نہ لے لوں گا اس وقت  
تک غل نہ کر دنگا نہ سر نہیں ڈالوں گا چنانچہ وہ مدینہ کے قریب وچار کے یہود کے پاس دو گنواروں کے ساتھ آئے  
رات کو بنی نضیر کے سردار سلام بن حکم کے پاس پہونچے باوجود اس کے کہ وہ آنحضرتؐ کے ساتھ عہد کرچکا تھا لیکن اس  
نے ان کو جہان رکھا اور مسلمانوں پر شب خون کرنے کے طریقے بتائے ابوسفیان نے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ قلعہ صحرانہ  
پر جو مدینہ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے حملہ کیا۔ غلٹان میں آگ لگا دی دو انصار یوں کو قتل کر ڈالا اور بے خبری  
میں اپنی نذر پوری کر کے مکہ کو واپس چلے گئے آنحضرتؐ کو جب اطلاع ہوئی تو مقام کدر تک تعاقب کیا لیکن وہ  
نوگاہا پھرتے آئے۔ ابوسفیان نے زاورا کے لئے اونٹوں پر سونوں کے پھیلے لاد لئے تھے۔ وہاں میں غلٹ کی  
وہ سے اونٹوں کا بوجہ ہارکا کرنے کے لئے صحابہ ان تیاروں کو پھیلنے لگے وہ مسلمانوں کو ملے۔ اسی وجہ سے اسے **سورۃ**  
**سورۃ سورت** (سورۃ) کہتے ہیں۔ (ابن قتیبہ ص ۱۸) **سورۃ سورت** | اسی سال میں حضرت علیؑ نے بنی نضیر سے  
قرآن حکم آنحضرتؐ نے مدینہ آنے کے ساتھ ہی اطلاع دیا کہ وہاں کے یہود کے عہد اسلام کے وقت کو  
کجران کے لوگوں میں شک پیدا ہوا اور سے قریش نے بھی ان سے بھی طور پر ساز باز نہ کیا اسلئے وہ اسلام

کے سخت دشمن ہو گئے اس کی ترقی میں رکاوٹیں ڈالنے لگے اور مسلمانوں کو ایذا دینا اور آنحضرت کے ساتھ بد رفتاری سے پیش  
آنا شروع کیا۔ ان کے بارے میں قرآن میں اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ تم کو دشمنی کر رہے ہیں وہ تم سے پہلے ہی تم کو دشمنی کر رہے تھے۔ بد آملی خداوند  
اسلام اور مسلمانوں کے سر پرست کی خاص طور پر یہ درجہ درجی کی گئی ہے جسے پہلے ہی قہقہہ سے نہ جو یہود کے تینوں نسبوں میں سے ایک  
نہ شیعت میں نامور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کو توڑ ڈالا اور علانیہ مسلمانوں کی دشمنی کرنے لگے مدینہ کے منافق بھی ان کے ہم  
تھے۔ ابتداء اس واقعہ سے ہوئی کہ بنی قہقہہ کے بازار میں ایک یہودی نے ایک مسلمان عورت پر بجا سختی کی وہ عورت  
امداد کے لیے پہلائی کسی مسلمان نے پہنچ کر اس ظالم یہودی کو قتل کر دیا یہودیوں نے مل کر اس مسلمان کو مار ڈالا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ پائی تشریف لے گئے اور یہودیوں کو بھانے لگے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو اہل بدر کی طرح تم پر بھی اللہ کا غضب  
نازل ہوگا انہوں نے جواب دیا کہ قریش کے اور یہو آپ نے فتح پائی تو اس گمراہ میں رہیں وہ جنگ پر کار سے ناواقف تھے  
ہم سے سابقہ ہے کہ وہ ہم پر ہلا دیں گے کہ وہ اپنی کس کو کہتے ہیں۔ اس معاملہ نے طویل کھینچا یہاں تک کہ آنحضرت نے اپنے  
فرج کشی کی وہ قلعہ گیر ہو کر بیچ رہے۔ ہذا ۶ دن تک محاصرہ رہا آخر مدینہ کے ران المناکھین عبد اللہ بن اوفہ  
کی کاپڑ کے مطابق یہودی سرورہ ان کا ہراڑھنا یہ طے ہوا کہ بنی قہقہہ یہاں سے چلا دیں کہ یہودیہ عابس چنانچہ وہ تمام  
از غارت میں جو ملک شام میں ہے چلے گئے ان کی تعداد سات سو تھی (السیرة المصطفیٰ ص ۳۲)

کعب بن اشرف کا قتل کعب بن اشرف یہودی بنی قہقہہ کا تھا اور اس کی ماں بنی نضیر کی تھی یہاں بنی نضیر  
بنی نضیر اور شاعر بنی دہب سے یہود کا سب سے بڑا سردار سمجھا جاتا تھا۔ کامل بن اشرف ص ۵۲

چونکہ اسلام کی ترقی سے یہود کا دنیاوی اثر اور اقتدار نیز ان کی دینی عظمت کا سہا ہٹ جانا تھا  
اس لئے کعب مسلمانوں کا سخت دشمن تھا جنگ بدر کے بعد اس نے مکہ میں جا کر کئی کئی بار کے دریاں گشت  
ہجرت کرتے اور قریش کو مسلمانوں سے انتقام لینے پر آمادہ کیا۔ دہان سے آکر اپنے استوار میں مسلمانوں کی ہجو  
اور بے حرمتی کرتے لگا اور یہود پر یہ اس نکر میں پڑا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرادے۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی اطلاع ہوئی رہی تھی اسی وجہ سے رات کو باہر کم نکلتے تھے اس کی فتنہ انگیز دیوں سے عبور ہو کر ریح الاول  
سیر میں جس میں تین ملکہ کو جس دو صحابیوں کے پیچھا انہوں نے جا کر اس کو قتل کر دیا (بخاری ص ۳۲)

متفرق واقعات ۳۳۱  
اسی سال ۳۳۱ میں حضرت امام حسن علیہ السلام نے ۲۱ اسی سال رجب الاول  
۳۳۱ میں ہجرت کی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا اور شب عروسی ماہِ جاہلی تھا  
میں چوٹی ۱۱ اسی سال شرب حرام ہوئی ۱۲ اسی سال حضرت عمر فاروقؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ

کے عقید میں آئیں، اسی سال اسلام کا قانون دراشت نازل ہوا جو سورہ نسا کا دوسرا کوٹ ہے

(۱۱) جناب احمد ۱۴ رتوال سید ۲۹ مارچ ۲۰۲۵ء

دھندھ جوش تھا چھاپڑا محمد اللہ عن ربہ عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان امیر ان لوگوں کو جس کی قربانیا سے گئے تھے مقرر  
کئے گئے کہ اگر ابو سعیدان کی پاس جمع ہوئے اور کہا کہ ہمارے بڑے سردار اور بہت سے رشتہ دار بدی کو طاعنی میں نہیں لے گئے  
تھے ہمیں جو سترکہ رقم جمع کی جاتی ہے اس سے تم ہمارے مدد کو کہ تیار کی کر کے اپنے مقتولوں کو دیارِ اہلِ انصاف  
میں بھجوا دینا چاہتے ہو۔ آنحضرتؐ ایک طرف بہت خوشی کی رانی کرتے تھے اور دوسری طرف بلا خلیفوں اور ان خلیفہ اور غیر حضور  
سے نفرت کا اظہار فرماتے تھے اور میٹھے کرتے اس سے قوسوں کی نشانیں فرق آتا تھا اور ان کی حکمت و اقتدار کی شہادت ہی  
تسلسلزل ہوتی تھی اس وجہ سے وہ لوگ سر ہا بھست تھے اور فتح و تیراج کو چشمِ بزمِ بھانجا نہ سمجھتے تھے۔۔۔۔۔ گنگو ۹

مجھ کو دیدہ و دل کی نگاہی بہر مجراں  
 مجھ کی بکری کے در کو پہچاننے والا  
 مجھ کی تاج میں سننے والا ماننے والا  
 مجھ زور معبودان باطل توڑنے والا  
 مجھ جس کا صلب العین دنیا کی بھلائی تھی  
 زمانہ بونہی اسے جنوں کو ننگ کرنا  
 مجھ آخری حرف تسلی بہر مزد و نال  
 سر نیک گرم و آہ سرد کو پہچاننے والا  
 جنوختی کی عدا میں سننے والا ماننے والا  
 مجھ حق سے رشہ آدمی کا جوڑنے والا  
 اسی پر تاج دنیا تن و تنجرے کے آتی تھی  
 وہ دس صلح دینے میں ملن سے ننگ کرنا

نوفیہ کے قریب تھا ہوا ہے اور ایسے حدیث اور مدعا کو قبول کرنے کو لوگوں کو پسند نہ آیا اور کبھی شاعر نے جو یہ کہ  
میں نہیں دیکھا تھا اور آنحضرتؐ نے اسکو رحم فرما کر ملا دیا یہ جو مدعا تھا۔ نیز دوسرے شاعر نے بھی اپنے اختلاف مانا  
کہ لوگوں کو انتظام کا جو حق دلا یا سرداروں کی لڑکیاں اور بیویاں بھی ساتھ لیں کہ وہ اپنے عزیزوں کے قاتلوں  
کی سزا دینے دیکھیں اور نیز اس غرض سے کہا کہ ان کی حفاظت کے خیال سے قریش اڑانی سے نہیں بھاگیں گے۔  
یہ اشارہ کیا کہ اگر ان پر قریش کو اٹھایا اور ساتھی عورتیں جو ملا دلا کر بھیجیں۔

تسبب آيات الطامع في  
والدوني المخابر  
مكتسب على التام في  
إن تفتلوا تفتل  
وتمشوا التام في  
فراق غير وامي

سہوہ ہم ہمارا دواں ہیں نرم گردن پر جھٹکی ہیں جس طرح سفید غنچہ گل کے پتوں ہمارا شوق مانگیں رنگ ہر صومری  
ہیں لگی ہیں موتیوں کے بار میں اگر لڑو گے تو ہم شے نکالیں گے اور ہمارے لئے نرم ہونے پر بھی نہیں گے۔ اور اگر

منہ ہونے تو غیر محبوب کی طرح جدا ہو جائیگے۔ اسی کو غفلت کے اس طرح ادا کیا ہے۔

ہم ہیں ستارہ زادیاں	افلاک کی شہنشاہیاں
دکھلاؤ گے جرات اگر	لاؤ گے ان اٹاؤں کے سر
دینگی مبارکبادیاں	افلاک کی شہنشاہیاں
رکھے جو بستر کی طلب	وہ جنگ کی سختی سے
تمثال شیر پر عجب	خونریز و درمدہ رہے
سینہ پہ جو کھاؤ گے	ہم سے گلے مل جاؤ گے
گر بزدلی دکھلاؤ گے	آغوش بستر پاؤ گے
اجڑی ہوئی آبادیاں	ہم ہیں ستارہ زادیاں
افلاک کی شہنشاہیاں ..... ہم ہیں ستارہ	

وحتی نامی حسین علیہ السلام تھا جو حبیب (چوٹا بیڑہ) چلانے میں مشغول تھا اور بہت کم خطا کرتا تھا جیسے  
 نے اس سے کہا کہ تم بھی ایسی ہی جیو اگر جزیرہ یعنی اللہ عزہ کو تم نے قتل کر لیا تو میں تم کو آواز دوں گا۔ یہ لنگر کہ سے روانہ  
 ہو کر مدینہ کے مقابل کوہ احد کی وادی میں ایک چٹہ پر اترا آحضرت نے صحابہ کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ عبد اللہ بن  
 ابی بنی نے جو منافقوں کا سردار تھا یہ رائے دی کہ ہم مدینہ ہی میں رہیں جب وہ ایسا حملہ آور ہوں گے تو ان سے  
 لڑیں گے آپ نے بھی اس رائے کو پسند فرمایا۔ لیکن دیگر صحابہ نے کہا کہ ہم کو شہر سے باہر نکل کر دشمنوں کو روکنا چاہیے  
 اس کے بعد آپ گھر میں تشریف لے گئے اور مسلح ہو کر مکے سے اپنے اس خیال سے کہ شاید ہم نے آنحضرت کو ان  
 کی فضا کے خلاف باہر نکلنے پر مجبور کیا تا دم ہو کر عرض کیا کہ ہماری بات کا آپ کچھ خیال نہ فرمائیں۔ اگر شہر میں پناہ  
 کیجئے تو زیادہ مناسب ہو تو میں تشریف نہ لے سکتا ہوں ہمارا یہ مقصد نہیں کہ کوہیم اپنی رائے کا پسند کریں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو زیب نہیں دینا کہ جب وہ چھتیار لگائے تو بے وقار بنے ان کو اتار دے  
 مدینہ سے روانہ ہو گئے ۱۴ اشوال ۵۵ھ مطابق ۹ مارچ ۵۵ھ کو بعد نماز جمعہ ایک ہزار صحابہ کو مبارک  
 مدینہ سے نکلے عبد اللہ بن ابی نے اپنے گروہ سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے مشورہ کے خلاف جو نہایت غلطی ہو جائے  
 کے کہنے سے باہر نکل پڑے میں نہیں سمجھتا کہ ہم کیوں صفت میں اپنی جانیں دیں یہاں کہ وہ مدینہ کو لوٹ آیا اسکے  
 ساتھ منافقین کی جماعت تھی مگر خود انہیں کو حق داپس ملان آئی آپ سلمان کل سات مشورہ کیا ان میں سے بھی  
 جن کی عمریں سو گز برس سے کم تھیں واپس لے گئے (یعنی شرح بخاری ص ۷۵)

بچوں کا ذوق شہادت ان بچوں کی شوق شہادت کا یہ عالم تھا کہ اس زمانہ کو اور دوسرے بچے شہادت  
 بن کر بیٹھ کر اہل اٹھ کر پاؤں کے پھول کے بل کھڑے ہو گئے اور ان کے پتے نہ کہ اوٹھا گیا ان کی پتہ نہ کہ کھڑے  
 اور بے لگے انہیں کے ہم کر کے لے ان سے جب کہا کہ تم واپس جاؤ تو انہوں نے کہا کہ تم کس کو روکتے ہو  
 قاضی ہوں اور ان کو گرا رہا ہوں میں کیوں یہ بھانوں آخر کتنی کڑی تھی انہوں نے دیکھ کر چار سالہ ساتھی  
 کی امانت میں اس کی دو گھوڑا صاحبہ جلد مچھنے آجیسا قریب پہنچے تو وہ صاحبہ کی موت اور اس کی موت  
 شروع کی حضرت صاحبہ کو علم دیا گیا پیچھے سے پیادے کے درجہ کے طرف سے شہر میں وارد ہوئے تھے ان کو فوج  
 میں عبداللہ بن پیغمبر کی ماتحتی میں جا پیر انداز فقیر کر دیے گئے آنحضرت نے ان کو مکر دیا کہ شہر سے  
 کو دور کر کے دے رہا اور پہلے سے فتح پائیں یا شکست کھائیں غم نہ کر کہ یہ جگہ ان کے لیے تھی ان کو دوسرے  
 بھی صحت کر رہے تھے ان کا عبد اللہ تھا ایک دس سواروں کا تھا اس کے پیچھے پانچ تین صاحبان بیٹھے  
 مکر میں آئی ایک تھے دو کو کھڑے کھڑے بھی ساتھ تھے کہ بروقت شہادت کام سے نہیں مڑنا ان کی ہمت  
 کا سردار عبداللہ بن پیغمبر تھا۔ قسطلانی ص ۹۹

اس کے جنگ اورانی شروع ہوئی قریش کی خانہ میں ہر کے فتنوں کے مرشد ان خانہ کی خیر سرور  
 نہایت بے جگر سے لڑے خانہ حضرت حفصہ علیہ السلام ابو دھیانہ نے بے مثل تمام کا کافی دیکھا ان کے  
 دست مبارک میں ایک شمشیر تھی وہ ابو دھیانہ کو عطا فرمائی وہ اس کو لے کر اڑے اور اس نے جسے دیکھا  
 جیسے آہستہ آہستہ دیکھ کر فرمایا کہ یہ چال اللہ تعالیٰ کو کہیں بند نہیں پڑے نہ جنگ کے بعد دھیانہ نے بت سے  
 کا وہ کوئل کیا ابو سہیلان کی ہو کی ہند کی مانتے پڑ گئی اس کے ترکان کو اس نے مبارک دیا جیسے کہ ان کو  
 صلح کی تا وہ عورت کے خون سے لگیں نہ ہو حضرت عمرؓ کو وہ دیکھا کہ وہ اپنے لیے ایک کوئل کو اس کے  
 کرتے جاتے تھے وحشی غلام ان کی تاک میں لگا ہوا تھا جب اس کے قریب پہنچے تو اس نے اس کو مار دیا  
 مات سے لڑ کر پیت کے بارگاہ میں آئے پڑے کہ اس کوئل کو یہ لگیں کہ یہ آپ کی موت کا نشان ہے اور اس سے  
 کے حکم کی تاب نہ لاکر بھیجے پڑے ان کے علم و ارادے کے بعد ایک قتل ہوئے تھے ان میں سے ایک تھا اب اس  
 ان کا جیڑا اگر تو سرین منتشر ہو گئے یہ دیکھ کر خود نامی ایک قریشی قوت نے خود کو اٹھا کر  
 کے گرد جمع ہو گئے لیکن مسلمانوں کے سامنے وہ زیادہ بڑھ سکے وہ اپنے جہات کو بے جا  
 کفر و ایمان کا ایک نظارہ اس اناس میں ایک جلیب و اندھ بن آیا تھی اور ہر تہ قیاس میں نہ تھا  
 تھا نہایت شادی فاسق اور شریر تھا اس نے کفار قریش سے مل کر یہ دعویٰ کیا کہ میں نے

مہتمماری پوری مدد ملے گا اور اسلام کو ختم کر ڈالوں گا۔ ان بھائیوں میں یہ آدمی بھی تھا اور مسلمانوں کی باکل زمینیں انہی کی بی بی خانم کہ اس کے بڑے صاحبزادے عظیم الشان تھے مسلمان تھے ان سے تاب نہ ہوئی چنانچہ بڑھ کر باقی ختم کر دیں مگر حضور رحمت عالم نے اجازت نہ دی۔

اجازت کی طلب میں وہ رنج و کد تک تھا پھر لیکن پدر پر ہاتھ اٹھانے سے باز رہا تھا یہ فصد ایک تاجا تھا اس فساد کی مگر پابند مقام و عبادت حکم دیا سی... کا مسلمانوں کی ایک ہی غلطی اور غلطی اس شکست کے بعد مجاہدین مال غنیمت کے کرنے میں مشغول ہو گئے یہ

و جھک کر تیر انداز تھا اپنی جگہ چھوڑ کر اسی طرف چھک پڑے عبداللہ بن جحش نے ہر چند ان کو روکا لیکن نہ رکے اب مشرکین کو اوروں کے لیے ہندوستان تھا خالد نے اس دورے کے نکلے چاکر دیا مسلمان جو اطمینان سے غنیمت سنبھالتے ہیں مصروف تھے کیا دیکھیں کبھی سے ان کے سروں پر تلواریں پڑنے لگیں نہایت اہتری چل گئی ہانک کہ باہو اس میں خود ایک دورے پر آکر گئے لگے حضرت ہانک کے بیٹے حضرت حذیفہ تھا نے ہی روکے کہ یہ سر سے ہاتھ ہیں لیکن سر سمیٹ گیا ان کو لوگوں نے قتل ہی کر ڈالا حضرت حذیفہ نے کہا مسلمانوں! اللہ تمہاری مغفرت کے لیے مصدق بن کعبہ شہادت پاتے ہیں آپ نہایت خوبصورت حسین و جمیل نوجوان تھے اسلام سے پہلے ریشم

اور چمک کے قیمتی لباس پہنتے تھے فذیم اسلام تھے اسلام لانے کے بعد ادا میں والدین نے گھر سے نکال دیا تھا اور غریب اور تنگ دستی کا یہ عالم تھا کہ ٹانگیں بھی ٹھیک سے میسر نہ تھا۔ مدینہ میں اشاعت اسلام آپ ہی کی رہنمائی سے ہے آپ حضور پر مدد ملی علی علیہ السلام تھے اور اصد میں بھی آپ حضور سے صورت و سیرت میں نہایت مشابہ تھے اس لیے حجت ابن قبیہ نے آپ کو شہید کر دیا اور غرض چچ کیا کہ آنحضرت نے شہادت پائی اس آواز سے

عام بدعویٰ چھا گئی شہادت کے بعد کفن بھی میسر نہ ہو سکا صرف چھوہر ایک رومال اور بقیہ ہزاروں گھاس ڈالکر سپرد خاک کیا گیا اللہ اللہ کیا دلور منتظر تھا حضرت حفصہ نے اس کا یوں نقشہ کھینچا

قلہ ہو کر فرس پر گر چکے تھے ہاتھ مصدقے مگر مصدق تھے قائم اور علم ہی ساتھ احمد کے علم کی بھر دیا ہے دل پہ لا سا بنائے تھے جہیں سوئے ملک آگئیں خدا کے آستانے پر علم کی بھر پور دن اور سرخ ایک شانے پر اسی عالم میں پھر ایک ہاتھ مارا ابن قبیہ نے سر سجدہ گزار اس طرح انرا فرس کے اوپر

اس نے سچا اپنی نظر لگاتے ہوئے ہمارے سچے دیکھا کہ حضرت عمرؓ نے تمہارا بیٹا ایک اور عزم اور اہوس میں بیٹھے ہوئے ہیں  
کہ یہاں کیا کرتے ہو کہ اس کتاب لے کر سے کیا ہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید ہو گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ جب رسول اللہ  
نے شہادت پائی تو ہم زندہ رہ کر کیا کر سکتے تھے۔ یہ کہہ کر شہر میں گئے اور رات کو شہید ہو گئے۔ (درج الہادی ترجمہ بخاری ص ۱۸۷)  
آنحضرتؐ کے ارد گرد صرف چند جہاں شمار رہ گئے تھے کھارسی طرف بڑھے حضرت ابو دھیانہؓ نے آپ کی طرف اپنا  
سج کر کہا اپنی پشت کو سپر بنالیا دشمنوں کے ہراس پر آگے گئے تھے حضرت سعد بن وقاصؓ اور ابو طلحہؓ میرا حال کر رہے تھے  
کو روکنے لگے۔

حضرت ام عمارہؓ کی جہاں تشارسی آچے جنگ اُسر میں زخموں کو پانی پانی تھیں اچانک جب کھار کے نڈر  
تھا وہ مسلمانوں کی جماعت کی حکم رسولؐ سے ملو کر دانی سے ..... شیرازہ کچھ کر اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
زخمی ہو کر گئے تو ام عمارہؓ کا دل بڑھ گیا اس نے دو پہ کا پہلا باندہ اور سرور کائنات کی فدا تہ اس کے لئے سپر قلمی ہل  
کتاب کیا کیا ایک ایسے سخت تھا ہو گیا حضرت حفصہؓ نے اس کو ٹھک کر لیا ہے۔

جہاں ابھی کھڑی آگ بول کی جہاد زمانے پر	جہاں ابھی کھڑی آگ بول کی جہاد زمانے پر
یہ کس سے آگے کر دینے پر تیغ خونخواروں کی	یہ کس سے آگے کر دینے پر تیغ خونخواروں کی
وہی ہوا ہوا شہادت باقی ہر صبح و شام بی بی	وہی ہوا ہوا شہادت باقی ہر صبح و شام بی بی
بہی ہر وار ہوتا اس نے بکھا ڈور کر آئی	بہی ہر وار ہوتا اس نے بکھا ڈور کر آئی
میرا کا سحرہ تھا، دشمن ایساں کی کراست تھی	میرا کا سحرہ تھا، دشمن ایساں کی کراست تھی
بڑھی ام عمارہؓ نے کے تیغ آید ار اس پر	بڑھی ام عمارہؓ نے کے تیغ آید ار اس پر

حضرت زینبؓ کی جو گئی ہے اسی درمیان میں کی کا فتنے ایک بھڑک کر مارا جس سے آنحضرتؐ کا لب زخمی ہوا اور تیغ  
کے دو دانوں میں سے واپس دانت شہید ہو گیا پھر ابن عمرؓ نے بڑھ کر تلوار لگا دی کیا جس سے خود کے دو حلقے زخار مبارک  
میں دھنس گئے حضرت ابوعبیدہؓ نے انہی تلواروں کو دانتوں سے کھینچ کر نکالا زخار سے خون کے قطرے ٹپکنے لگے ام عمارہؓ  
نے بڑھ کر دیکھا تو بڑھی جیتانی کے ساتھ پہلے کہ ابن عمرؓ پہ پے در پے تلوار کے کئی تار کئے۔ لیکن وہ دو زخموں پہنچے تھے  
تھا اس لئے کہیے اثر نہ رہا اس نے بڑھ کر ام عمارہؓ کو اناب توار ماری ان کے توتھے پہ سخت زخم کھایا پوسے ایک سال  
میں اچھا ہوا۔ زینبؓ کی انسا رتی اپنے بچے پھر امیوں کے ساتھ آنحضرتؐ کی محافظت کے لئے آئے اور سب نے  
ان کو حرا پر دیا کہ وہیں حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور حضرت زبیر بن العوامؓ بھی جا تھاری کے ساتھ مدافعت کرتے





طیارہ پر چڑھ کر زور سے بھارا۔ اُعلیٰ نصیب! اگرچہ جہل کی جے ہو۔ آنحضرتؐ کے حکم سے صحابہؓ نے اس کو جواب  
 دیا۔ اَللّٰهُ اَعْلٰی وَاَحَدٌ اِلٰہُ اللہ ہی بزرگوار بزرگ ہے۔ ابوسفیانؓ نے حضرت عمرؓ کی آواز میں  
 کہا کہ ابوسفیانؓ نے فرمایا کہ باوجود کچھ کچھ کیا بات ہے جب وہ پہنچے تو ابوسفیانؓ نے کہا کہ بتاؤ مجھے مفسدوں کو  
 یا میں اسوں سے لڑا کرتا ہوں وہ پہاڑی پر موجود ہیں اور لڑتا رہا اور اس سے یہ ہیں ابوسفیانؓ نے کہا کہ تم میرے  
 نزدیک اس قبیہ سے زیادہ نیچے ہو پھر ابوسفیانؓ نے کہا کہ تمہاری لڑائی کا بدلہ ہے اور ہمارا لڑنا اعلیٰ کا بدلہ  
 پھر مدینہ میں ہو گا آنحضرتؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ وہ کہہ دو کہ ہم کو مظلوم ہے۔ نبی اکرمؐ کو سب سے زیادہ خیال اس امر کا تھا کہ کشتیوں  
 کا ارادہ معلوم کریں حضرت علیؓ کو بھیجا کہ نہ لکھاؤ نہ کہہ سیکر نہ بچا جائے نہیں اگر آدمیوں پر زیادہ کین اور گھوڑوں کو تو قتل ہو رہا ہے تو سمجھ  
 لیا کہ کشتی کو بچانا چاہیے ہم ارادہ اگر اس کے برعکس ہو تو ہمیں کے حکم کا قصد رکھتے ہیں پھر سب کو بھی مقابلہ کرنے کے تیار ہونا چاہیے۔  
 تیسرے وقت نصیبؓ نے حضرت علیؓ کے اور اگر اطلاع دی کہ وہ آدمیوں پر سوار ہوئے اور گھوڑوں کو قتل کرنے لگے کعب  
 اسطرح سے اطمینان ہو گیا تو شہداء کی لاشوں کو دفن کرانے میں مشغول ہوئے شہر سلمان شہید ہوئے تھے جن میں سے چار  
 ہمارے باقی انصار تھے مشرکین کے کشتیوں کی تعداد کل ۲۵ مقلی کا فوٹو نے بدر کے کینہ کے پوٹو میں شہیدوں کے کھٹے ٹھکانے  
 کر ڈالے تھے ابوسفیانؓ کی بیوی ہند نے سید الشہداء حضرت جعفرؓ کی لاش کا منہ کیا تھی ان کا منہ وچھوڑ کاٹ ڈالے انھیں  
 نکال لیں اور حسینؓ پہاڑ کر کے چکر کا پتھر مارنے میں ڈال کر چھینا لیکن نگل نہ کی اس لئے اگل دیا اسی وجہ سے اس کا لقب  
 چکر خواہ رکھا گیا پھر جگر کو پتھر مارا اور یہ آیت اتاری اگر تم بدلہ لو تو اپنی اذیت کے برابر بدلہ لو اور اگر بدلہ نہ لو تو ہمارا  
 بدلہ لے مہر ہتر ہے جو سورہ بکرا کو آیت ۶۷ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت صفیہؓ جو سید الشہداء کی بیوی تھیں  
 انھیں بھائی کی لاش دیکھنے کو انہیں آپؐ نے ان کے پیچھے حضرت زبیرؓ کو ملکہ دیا کہ اپنی ماں کو روک اسطرح سے بھلنے پائیں جب  
 حضرت زبیرؓ نے انکو منع کیا تو انہوں نے کہا مجھے اپنے بھائی کا حال معلوم ہو چکا ہے میں رونے اور نہ ہونے نہیں اتنی ہول  
 دیجوں گی صبر کروں گی اور دلع سے معفرت مانگوں گی حضرت زبیرؓ نے اگر آنحضرتؐ سے کہا آپؐ نے اجازت وبری بھائی  
 کی حالت اور ان کے بگڑنے کے بگڑے ہوئے لکھ کر دل بیکار ہو گئی انا اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں حضرت زبیرؓ نے کہا کہ ان کے کفن کے  
 لئے پیچھے کو دو چادریں چوالیس اور دس چالیس۔ حضرت زبیرؓ نے کہہ دیا وہ چادریں نے کہ وہ چادریں نے کہہ دیا کہ سید الشہداء  
 کا کفن بتائیں لیکن انہیں کے قریب ایک انصاری شہید پڑے تھے ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا گیا تھا جو ان کے ساتھ ہوا  
 غلام اس نے ہم سے موت سے قتل نہ کیا کہ انہیں کو دو چادریں مل گئیں اور ایک کو بے لپے چھوڑ دیا اس لئے کہ وہ دونوں  
 کو ایک ایک چادریں سے لپیٹ کر دفن کیا۔ ان وقت مسلمانوں کی خواہش کا یہ عالم تھا کہ شہداء کے لئے کفن نہ ہو سکتا تھا۔

شہداء و خواتین میں لفظ ہے ہوئے یا کمال ایک ایک قبر میں دو دو دفن کئے گئے جس کو قرآن زیادہ یاد ہوتا تھا انکو الگ رکھتے تھے  
 فرشتوں کا غرض تھا اسی انسان میں کچھ ایسا کہ عام شہداء کی لاشوں سے دور ایک ٹیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لاشہ بڑا ہوا ہے اور  
 بدن اور سر سے باقی ٹپک رہا ہے جیسے کسی نے اٹھ کر اٹھ کر ہوا ہو صحت و صبر کے پاس اسے اٹھالائے سب تعجب میں آئے کہ یہ پانی  
 کیلئے ہے ہر صورت پر کھاروی طاری ہوئے اور کپے نے فرمایا ان کو فرشتوں نے غسل دیا ہے وہاں ہر صحت و شہداء ان کے گھر پر  
 سالانہ معلوم کئے تو بتایا گیا کہ جو وقت ملاوٹ کی فکر نہ ہو چکی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبی تو ملی دولہن سے شہداء ہی  
 میں مصروف تھے کہ فوراً اسی حالت میں جنگ میں حاضر ہو گئے اور شہید ہو گئے۔ اس واقعہ کو ہمارے شاعر اسلام آباد  
 رسول جناب بولوی حکیم یوسف صاحب اعظمی نے یوں نظم فرمایا ہے سادگی بلاغت اور اثر انگیزگی کا مظہر ہو۔

شب عشرت کی وہ پہلی نرالی شان کی دنیا  
 وہ دنیا جسوں کی ولولوں کی شادمانی کی  
 قناتیں جہاں کیوں کی صورت میں چمکتی ہیں  
 جہاں پر راحتوں کے رنگ پر تنویر لگتے ہیں  
 مگر مذہب کے متوالے کا عالم ہی نرالا ہے

رو مولائیں اس کی زندگی کو یا قبال ہے

ہے شاہد اس حقیقت پر و فرجوش ایمانی  
 کہ جب صبح عروسی کو منادی نے ندا یہ دی  
 یہ سننے ہی دولہاں جگ اٹھی پہلی رات کو سو کر  
 اٹھو اور جا کے صف آرا ہو باطل کے مقابل میں  
 کرو گے دیر تو پھر خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے  
 ستم کر لو ایسے میں نہانے کی ضرورت کیا  
 جہاں حضرت ادراس کی بیوی کی ہوس کی وہ قربانی  
 رو مولائیں لڑنے کو چلیں غازی صہ ایہی  
 بجایا اپنے شوہر حظلہ کو اس نے خوش ہو کر  
 بھلا کیسے حبیب کبریا کو منہ دکھاؤ گے  
 رضائے حق کے کاموں میں ہمارے کی شکر کیا

یہ سنا چلے میراں میں وہ جنگ آزمائی کو  
 گوارا کر لیا ایک شب کی بیوی کی بھائی کو

یہاں تھے لڑے لے لوٹ ہستہ شجاعت سے  
 تعجب تھا کہ میت ان کی نماز بعد رحلت تھی  
 اسکی روح کی پوری ہوئی ہمارے شہداء  
 مگر یہ ایسے تھے جو دور یک جہلہ کی تربیت تھی

تلاش و جستجو کے بعد ان کی لاش جب آئی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ اپنی سے ہے نہ لائی  
 بناب مصلحت نے دیکھ کر یہ حال منسّر مایا خدا کی ان پر رحمت ہو وہ عالی مرتبہ پایا  
 فرشتوں نے دیباغے غل ان کو آب کوثر سے یہ درجہ اور یہ رتبہ ملا ان کو مقدر سے  
 سلیقہ اور صلیب پر غرور ہمارے لئے نہایت سبب کی گزیر ہے ہم کو ہر صورت اطاعت خدا و رسول کی تعلیم دینا ہے اور ہر  
 ثبات اور غلطی و غلطی کی ہدایت کرتا ہے اللہ سے فارغ ہو کر مدینہ چلے راستہ میں جہنمیت چن آتی ہوئی میں ان کو ان کے  
 اہل و عیال سے تفریق کی شہادت کی خبر دی گئی انہوں نے لاکھوں شہداء اور دعا سے معصیت مانگی پھر ان کے بھائی عبداللہ بن مسعود  
 کی خبر دی گئی اس پر بھی انہوں نے دیکھ کر معصیت کی دعا کی لیکن جب ان کے شوہر معصیت کی شہادت کی خبر دی گئی تو پھر ان کو رو  
 کر میں حصہ معلوم نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ عورت کے دل میں شوہر کی محبت زیادہ ہوتی ہے۔ اس معصیت کی شہادت کی خبر  
 سنا انصار کے غلیبے کی انبار کی ایک خانوں مدینہ سے چلے پڑیں انہیں راستہ میں انکو ان کے شوہر باپ اور بھائی تفریق  
 کی شہادت کی خبر ملی ہر نیک کی خبر سن کر وہ بھی کہتی تھیں کہ علی اللہ علیہ السلام انہوں نے لوگوں کے کہا کہ وہ زندہ ہیں کھانے کھانے  
 دکھاؤ اس کا جواب انہوں نے بتایا انہوں نے جب اپنی آنکھوں سے... آپ کا چہرہ دیکھ لیا تو ملی یا کر انہوں نے کہ آپ چہرہ  
 سلامت ہیں تو ہماری مصیبتیں بڑھ چکی ہیں۔ اسی کو حضرت اساذ الاساذہ علامہ عثمانی نے یوں فرمایا ہے :-  
 تیس بھائی نے زانی میں شہادت پائی  
 سب بھائیوں نے شوہر بھی ہوا تیرا شنید  
 اس خوف دہنے سب سے کہنا تو یہ کہا  
 سنے دی اس کو بتا دت کہ سلامت میں حضور  
 برہنہ کے اس نے پنج اقدس کو بوجھ دیکھا تو تھا  
 میں غمی اور باپ بھی تو ہرگز را در بھی خدا را  
 تیس والد بھی ہوئے کشتہ و شیر ستم  
 گھر کا گھر صاف ہوا فوٹ پڑا کوہ اتم  
 یہ تو بتلاؤ کہ کیسے ہیں شہنشاہ اتم  
 اگرچہ زخمی ہیں سر و سینہ و ہلو و شکم  
 تو سلامت ہے تو سب بیچ ہے سب کا دالم  
 اسے شہد دیں تیس ہوتے ہوئے کیا جہیز ہیں تم  
 ہر گز پر ہر گز ۱۱ اس جنگ میں طمانوں کو جو شکست ہوئی وہ محض تیرا فزوں کی جلد بازی اور ہمتی کی عدم  
 تعمیل ارشاد سے — در نہ معلوم ہو چکا ہے کہ کتنے کفار میں ہلکے رہے پھر ان کے خداداد سلطان غالب اٹھکے تھے اس جنگ میں  
 شہرستان شہید اور مس کفار ہلاک ہوئے۔ . . . . یورپ اور ترکی اسلامی غزوات کو دیکھ کر اس کا کوئی کار  
 نامہ سب قرار دیتے ہیں اور مساذ اللہ حضور کی جانب سے بھی کا انتخاب کرتے ہیں مگر آپ یہ معلوم کر کے حیرت میں ہیں  
 کے کہ اسلامی غزوات کی تعداد صرف ۱۱ ہے ان میں جہانگیر میں شہید اور پاک یونے والوں کی تعداد صرف ۱۱ ہے

تو ہے جو جس لاکھ عرب میں پہنچا ہوا تھا اور دس سال کی مدت میں لای جانے والی تمام جنگوں کی ہے اور یقیناً  
یہ کل تعداد ان تمام ہلاک ہونے والوں سے کم ہے جو یورپ اور امریکہ کے ملک میں روزانہ موتوں اور دوسری صورتوں  
سے لگتے ہیں۔ ان تمام غزوات میں سوائے ایک شخص الیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو حضور اقدس کے دست مبارک سے  
خراش تک نہیں آئی کیادہ جبکہ الزام ہمیں ہی اور خود بخود ہی دیں گے جنہوں نے صرف ایک ملک میں ہر دیندار کا ساتھ  
ایک تم کر کے دو دو لاکھ محصور ہو کر خود تہل مریضوں اور شہریوں کو ہلاک کر ڈالا ہے۔ ۹

خود کا نام چڑ گیا جنوں جنوں کا خود جو چاہے آجکا حق کو شہید ساز کرے

(۱۳۲) غزوہ حمر الاسد: یہ تیس بیچر بھی آپ کے دل میں بیخیاں رہے کہ کہیں کفار کچھ نہ ہمارے دین پر ٹپیں اسلئے ہر  
دن پھر اہل لوگوں میں سے جو جنگ ادا میں۔ شریک تھے ایک جماعت نے کہنے اور اہل میں سے ہر مقام حمر الاسد میں قیام  
کیا تو اس نے یہی کہ قوت کا ظہار ہوا کہ ظاہر نہ تھیں کہ شکست کی وجہ سے مسلمانوں میں مقابلہ کی طاقت نہیں رہی آپ کا یلہ  
بالکل صبح ہو گیا کہ جو یومینان نے مقام حمر الاسد میں ہو کر سرداروں کے شور سے بھر دین کی طرف پلٹے کہ ارادہ کیا تھا  
تاکہ مسلمانوں کا باطل امتیض کر کے کر کو واپس جہاں تک جہاں ان کو یہ خبر ملی کہ حضرت مسیح اپنے اصحاب کے  
ان کے مقابلہ میں تھے ہیں تو اپنے ارادہ سے باز ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حمر الاسد سے واپس ہوئے تو راستے  
میں کوئی شاعر جس نے کفار کو اپنے اشار سے مسلمانوں سے لڑنے کے لئے برا بھلا کیا تھا ہلکا لگ گیا ہر چند اس نے  
معاذی اللہ لیکن فرمایا کہ اب میں نہیں چھوڑوں گا کہ تو جا کر مکہ میں یہ کہے گا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ فریب  
دیکھ رہی ہوں کی چنانچہ وہ قتل کیا گیا۔

قرآن اور غزوہ احمد: غزوہ احد کے متعلق سورہ آل عمران کی ۱۶۰ آیتیں نازل ہوئیں اللہ تعالیٰ نے ان آیات  
میں نہایت پر مسلمانوں کی تعزیت کی اور ان کو ہر فی تقیہ فرامی اور جس کو درمی کا ان سے الظہار جو اٹھا یعنی کھنڈ  
کے حکم کے خلاف مدد کو چھوڑ کر وہ غنیمت پر ٹوٹ پڑے تھے اس پر لطیف پیرایہ میں طاعت کی اور امام کے حکم کی مخالفت  
کو نظام فوجی کی روح کے منافی قرار دے کر فرمایا کہ شکست کا حقیقی سبب یہ تھا۔ منافقوں سے جو مسلمانوں کا رشتہ  
چھوڑ کر واپس چلے آئے تھے نہ زاری کا اظہار کیا اور نہ ہوا میں جو لوگ بھاگے تھے ان کی معافی کا اعلان کیا۔  
ان لوگوں کے اخروی انعام کا ذکر فرمایا جو اس جنگ میں شہید ہوئے انکو تھا کہ ان کو مرنے نہ ہوگا وہ ہمارے پاس  
رہدہ ہیں اور جس میں اس میں ان لوگوں کی مدد فرامی ہو جنہوں سے ہو رہے ہونے کے باوجود دوسرے دن کفار  
کے تعاقب میں نکلے۔ (۱۳۳) **غزوہ بدر**

قبیلہ خزیمہ کی دو ستائشوں میں اور ہمارے کچھ تہذیبی و تمدنی امور کی خدمت میں آئے اور

کہا کہ ہمارے یہاں کچھ لوگ مسلمان ہو گئے ہیں اگر آپ صبر فرمائیے کہ وہ ان کو اسلام اور قرآن کی تعلیم دیں  
تو بہت مناسب ہوگا پھر میں نے حضرت عیسیٰ کو مع پانچ آدمیوں کے ان کے ساتھ کر دیا ان لوگوں نے مقام ربیع میں  
پہنچ کر عذاری کی اور انیل بڑیل کے دو سو آدمیوں کو ان ہی کے قتل کے لئے بلالائے یہ لوگ ان کو دیکھ کر ہلے  
اور مجبوراً انکار دیں کہ وہ اہل حق کے لئے اکٹھے ہو گئے کافروں نے فریب دیے کہ ان سے کہا کہ ہم تم کو ان  
دیسے ہیں قتل کرنا نہیں چاہتے صرف مطلب یہ ہے کہ ہمارے فریب سے کروالوں سے ہم کو کچھ وصول ہو جائے سلاطین  
نے ان میں قتل کی ترغیب آدی اور کہہ دیا کہ ہمارے باقی میں کو انہوں نے پکڑ لیا ایک کو راستہ میں مار ڈالا اور دو کو چھ  
کے نام حبشیہ اور زید بن عتبہ کے میں سے جبار قریش کے ہاتھ بیچ دیا۔

شہادت حضرت زینب کو مصداق ابن امیہ نے خرید لیا جب مکہ سے باہر سے جا کر ان کو قتل کرنے لگے تو ابوہریرہ  
نے پوچھا کہ زید اگر تمہاری بیگم کچھ قتل کئے جانے اور تم اپنے گھر میں آرام سے رہتے تو کیا ہوتے نہ ہوتے  
انہوں نے کہا کہ خدا کو اس سے کچھ بھی ملے گا اور انہیں کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا رہوں اور حضور کے پاؤں میں ایک کھانا بھی

<p>میر اور محمدؐ کی محبت کو تو کیا جہان سے خلش برداشت کر سکتا نہیں اے محمدؐ کی ترسی کیوں کو سنا گوارا کر نہیں سکتا قریشی فوج کے چہروں پہ چھایا رنگے لٹ کا زمین و آسمان کے شاہ کو واحد سمجھتے تھے قوائین صداقت ان کے جان دل پہنچا تو اصول ان کو پہنچائے تھے انشاء اللہ عدو نے بہر سر نہایت مژدوروں کے جامی تھے زمانے بھر کی بھینسی سے دلیا یہی تھا ان کا</p>	<p>ایک ابوہریرہ اور لذت الایاں سے بگلائے کھان برداشت دیکھی تو نے شیدائے جہنمی حرامی باتوں پر اب میں کان ہرگز نہ نہایت بچلا اب خود ہی سوئے دار پر دان ملت کا خطا یہ تھی کہ یہ اللہ کو واحد سمجھتے تھے خطا یہ تھی کہ یہ قرآن پر ایمان لائے تھے خطا یہ تھی کہ پروانے تھے یہ نسخ رسالت کے خطا یہ تھی پہلواؤں کے مجوروں کے جامی تھے خطا یہ تھی کہ انہوں نے صلح عقبہ میں ان کا</p>
---	--

ابوہریرہؓ نے بولے کہ کسی شخص کو یہاں سے ابراہیمؑ دیکھا کہ اس کے ساتھی اسکو اشد عذرت دے رکھتے ہیں جس قدر بڑی  
عذرت ہے کہ ان کو عذرت کہتے ہیں۔  
حضرت عیسیٰ کا بانی انشا اللہ حضرت عیسیٰؑ جب مکہ میں گھر بنا کر کے لائے گئے ہیں تو تجارت کے لوگ آپ  
نے آج بھی قرآن کریم کے چٹوٹے خرید کر لیا اور ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں آپ کو بند کر دیا کہ ہر گھنٹے

ہے تو وہی کوئلہ کر رہا ہے جہذ دونوں بعد اس غرض سے کوئلہ کی کرب لاسق باہر پھینک دیں مگر ان کے  
 قہقہہ کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ آپ کے سامنے لاکھوں کے تازہ تازہ ہتھیار ہیں رکھے ہیں اور آپ  
 پہلے سے بھی ہمیں زیادہ تر تازہ اور شاداب ہیں (المصطفیٰ ص ۷۷) ہیں درمیان ایک دن آپ نے اسی  
 بوی سے ہنسنے کا اہتمام کیا اتفاق سے اس کا بھوٹا لڑکا کھینچا کھینچا آپ کے پاس پہنچ گیا آپ نے اسے ہاتھ  
 گھیر کر کوئی نرم دھکی بڑھانے کا کام کیا آپ کا بھوٹا بھوٹا منظر دیکھ کر ماں بے اختیار رو کر رونے لگی — فرمایا  
 گھبراؤ میں میرے دین میں کسی بھاندار ہر بھی ناحق مانعہ اٹھانا  
 بہتر نہیں اور یہ تو مصیبت بچ ہے ۱۰۰۰ اور یہ لکھ بچے کو گود میں لے لیا  
 شہادت کے لئے لائے جاتے ہیں احمد دونوں بعد آپ کو کھانسی ایک میدان میں یہاں پہلے سے ایک سیلا  
 لگا ہوا تھا شہاد کے لئے لائے ابوسفیان نے آپ سے کہا ہے غیب تم اب اپنی آخری خواہش کے طور پر بتاؤ کہ  
 کیا چاہتے ہو اب تم کو قتل کر دیا جائے گا آپ نے فرمایا خوش منظور ہے میری اگر کوئی آخری خواہش ہے تو یہ ہے  
 ہے جن کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پل نظم فرمایا ہے

<p>لفظ حبیبی کا ذوق ہے شوق عباد کے                  مرد و تھوڑی سی تو بھی کر ہو ہوشوق مددگار کا                  حق سے ترا صدق و محبت دیکھ لیتے ہیں                  پھر ان کے بعد دیکھنے کہ کیا ہے گفتگو میری                  فقط وہ لعل عباد کرنے کی مہلت چاہتا ہوں                  ناز سے نازنا آخری پیرہن کی دست آخر کی                  شہادت کی تھی چھائی مسرور ہر سے ہر</p>	<p>کہا چلو کسی سے کی نہ رغبت ہے دعا و دعا                  مگر تسلیم چاہا کہ واسطے لازم ہے تیار رہا                  ابوسفیان بولا تیری جبرمت کچھ لیتے ہیں                  یہاں کر ہو بھی ہو مرنے سے پہلے آرزو تیری                  کہا داہن نہ بائی اور نہ دولت چاہتا ہوں                  یہ مہلت ملے قیدی سے دُرکھت ادا کر لی                  شہاد کی طور کی آئی بھلا کہ ہر تو جبر ہے ہر</p>
--	--

اس نے بعد آپ کے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور فرمایا اگر کوئی اندیشہ نہ ہو کہ تم لوگ عاشقان محمد ہر بزدلی کا  
 انتہام نہ لگاؤ گے تو میں ناز اور طویل کر دیتا ہر کھڑک آپ نے اپنی بھانسی کو بوسہ دیا اور مکر کر خودی تلک گئے بنیادی  
 کی روایت سے کہ ابی زبیر پر یہ ہتھیار تھے۔ لست بالی جنت اکیلا بہ علی الخیرین علیہ السلام  
 و ذالک فی ذالک و انتم فی انفسنا و انتم فی انفسنا و انتم فی انفسنا  
 ترجمہ (۱) جبکہ میں مسلمان شہید ہوں تو تم کو کچھ کہہ دینا کہ میں کسی کو دے دوں جو ہوں گا (۲) یہ بہت امانت  
 ہے خدا پر کہ وہ نہ دے انھیں میری کت دے — حضرت عیسیٰ نے اس کو یوں نظم کیا ہے۔

کھا اور وادیت بھیلتا تو کار آساں ہے  
 یہ سب آساں مگر اسلام سے انکارنا ممکن  
 نہ چھوڑوں گا کبھی میں امد بخمار کا دامن  
 یہ کما عرش کی جانب نظر کی اور دعا مانگی

یہ بھی سچے مسلمانوں کی شان اور یہ تھا ان کا بجا اسلام اور ایمان میں کی ہدایت اسلامی تاریخ پر حکمان مردوں  
 پر جو ان کو کرتی ہے۔ اسی وقت سے یہ دستور ہو گیا کہ کوئی مسلمان جب قتل ہونے لگا ہے تو وہ گرفتار نہ پڑھ لیتا ہے  
 (۱۴) برہمنوں نے اسے پھر سے پھر کیا اور اعلیٰ آکسفورڈ سے ملے آئے۔ اسنے ان کے ملنے سے اسلام کو پھینک  
 کہا وہ اسلام لائے۔ اُن کی مخالفت کی لیکن یہ کہا کہ اگر آپ میں صحابہ کو فائدہ کی طرف مچیں تو مجھے امید ہے کہ وہیں  
 کے لوگ اس دین کو قبول کریں گے آکسفورڈ نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ خود والے ان کو نہ مار ڈالیں ابولہ نے کہا کہ میں  
 ان کی مخالفت کا دہرا رہتا ہوں آپ نے مندر بن عمار کے ساتھ جہاں آدمی روانہ کیے کہ قاتل کو خود میں فتح اسلام میں  
 دن لوگوں نے مقام ہمدون میں پہنچا کر وہاں کے رئیس عمار بن قیس کے پاس حرام بن عثمان کے ساتھ آکسفورڈ کا خط بھیجا  
 عمار نے خط میں لکھ کر حرام کو مار ڈالا بوقت شہادت انہوں نے فرمایا تو یہ فرمایا وقت بوقت اکتھیر حد کی قسم میں  
 تو کامیاب ہو گیا (بخاری ص ۹۵)

ہر مال سے ایک ہی خورہ عزت واللہ کا لکھا  
 یہ نکر اور جبریت ہو گئی ان بدست اور کو  
 تصور میں نہ آئی تھی یہ صورت ایمان

پھر عمار نے قبیلہ بنی عاصی سے کہا کہ ہمارے مسلمانوں کو قتل کر ڈالو ان لوگوں نے کہا کہ جب ابولہ نے ان کو اپنی  
 حمایت میں لیا ہے تو ہم کیسے قتل کر سکتے ہیں عمار نے بنی سلیم کے قاتل کو بھار دیا اور جمع ہوئے ان کو ساتھ لے کر  
 خود مسلمانوں پر حملہ کیا اور ان کی تمام گاہ میں اچانک سے پہنچ کر سب کو قتل کر دیا صرف دو آدمی بچ سکے ایک تو  
 بنی امیہ بن قحطام سے تھا اور ایک بنی امیہ بن کعبہ بن زید بن امیہ بن قحطام سے تھا ان کو آواز کرنے کی گنت اتنی تھی کہ  
 نصب بن زید کو نہ سمجھ سکے اور انہوں نے غصے سے اپنے غصے اور دھن ان کو مردہ بھجوا دیا جب ہوش آیا تو وہاں  
 سے اٹھ کر چلے آئے پھر وہ بنی امیہ بن زید بن امیہ سے ملے راستہ میں ان کو قبیلہ بنی عاصی کے دو آدمی ملے ان دونوں  
 کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نام نہ رکھ دیا تھا لیکن عمار کو کیا خبر تھی بنی عاصی سے چلے ہوئے قتلہ دونوں  
 کو بنی خبری میں قتل کر ڈالا اور عاصیہ میں ان کے تمام باجرا منایا۔



حضرت کو سخت درد تھا کہ اس حضرت کو مسلمانوں کے اس طرح قتل ہو جانے کا نہایت عجز ہوا فرمایا کہ سب ابوہریرہ کی وجہ سے ہوا ہے تو پہلے ہی سے اس کا غور تھا جو نے جن کھڑوں آدمیوں کو قتل کر دیا تھا ان کے بارے میں مارا مارا دیا

کہ ان کا خون بہا بھی دیا ہو گا۔ (۱۵) ابھی تفسیر پہنچا ہے کہ حضرت نے بنی عامر کے وہ یوں قتلوں کا خون بہا دیا کہ ان کے لئے ابوہریرہ کے قبیلہ بنی نضیر سے امداد طلب کی کیونکہ معاہدہ باہن کی رو سے ان میں ان کی شرکت لازمی تھی چنانچہ ان کے یہاں تشریف لے گئے وہ لوگ بظاہر تو مدد دینے کی تیاری کرنے لگے لیکن درپردہ اس فکر میں پڑے کہ آپ کو جہاں سے مار ڈالیں سرور عالم ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھیں مگر پھر ان لوگوں نے آپ کو بوجی کو گھٹے پر چڑھا دیا کہ اوپر سے سر پر ایک پتھر گرا دے کہ ہلاک ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس ارادہ کی آپ کو اطلاع دیدی اسی وقت مدینہ کو واپس چلے آئے اور صحابہ کرام کی غدار سے مطلع کیا یہی تفسیر پھر آگیا کہ آپ نے فرمایا کہ ہم کو ہتھکڑیاں اور پتھر و سنگیں ملے لوگ اگر سرور عالم کی ہتھکڑیاں سے چھو کر اس پر ہتھکڑیاں لگائی گئیں تو تفسیر کے اس جو کہ مضبوط طلوع تھے اور مدینہ کے منافقین بھی اندر پردہ ان کے ساتھ لے ہوئے تھے اس لئے وہ سرکشی پر آمادہ ہو گئے۔ ان حضرت ربیع الاول پہنچے تھے میں صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ان سے ملنے کے لئے نکلے وہ اپنے قتلوں میں بیچہ رہے۔ دو ہفتے کے بعد انہوں نے دروغ راست کی کہ ہم اپنا مال و اسباب یکساں سے چلے جائیں گے بشرطیکہ ہماری جان محفوظ رہے ان حضرت نے اس کو منظور فرمایا اور لوگ اپنا مال متاع اونٹوں پر لاد کر کچھ خیرین کچھ شام میں چلے گئے۔

قرآن میں ذکر اس واقعہ کے متعلق پوری سورہ شتر نازل ہوئی ان میں منافقین کی بارہ درجہ کی گئی کہ ان میں لوگوں نے دم دے کر یہی تفسیر کو سرکش بنا رکھا تھا پھر جو مال وہ چھوڑ گئے تھے اس کے بارے میں فرمایا کہ اس کا ذکر جب تک ہے جو جس قیمت تک ہے۔ یہودیوں کے مکان لے کر چھوڑ دینا جس میں جسے ہر مصلحت پرستی۔

حضرت جوہد کا منہ، حضرت اطف کا سعد بن	حضرت جوہد کا دریا جوہد حرم کا حضرت
میرہ کو نہ تھا مطلوب ذاتی منتقام ان سے	فقط مصلحتوں کی آزادی واکہ اسلام ان سے
نہ ان کے مال و دولت سے توجہ نہ فرمایا	نہ ان کی حرکتوں کو قائل یا ان سے شرا یا

(۱۶) اخوات الزرقاع | یہاں دسی الاول پہنچا ہے میں جلیلہ غطفان نے سلمانوں پر کہہ کرے کہ ان را دسی میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کا احتجاج ایک نیک انسان میں تھا جسے مسلمان اس کے لئے فرستے تھے

لوگوں کو خوف سے متفرق ہو گئے اور روانہ نہیں ہوئی واپسی پر صحابہ سے الگ حضور ایک درخت کے نیچے آرام کرنے لگے۔  
 موقوفہ ہا کر ایک بدو بھی آیا اور کھیتی باڑی کی عورتی کو مار کر آپ پر پھینکا کھنے لگا۔ اب آپ کو مجھے کون بچائے کہ یہ حضور  
 اللہ! اس پر اس قدر غرور طاری ہوا کہ اس سے تلواریں پھوٹ کر گئی اب آپ نے اٹھا لی اور فرمایا ابابک کو  
 گا؟ اس نے کہا افسوس کوئی نہیں آئے اسے معاف فرمایا اس پر وہ سلمان ہو گیا آپ نے صرف یہ کہ معاف فرمایا بلکہ بہت  
 سے اونٹ اور بکریاں بھی دیدیں وہ ایسے قہیلا گیا اور کہنے لگا لوگو! جسکو (خضر) تم سب سے برا کہتے ہو وہ خدا کی  
 قسم سب سے بہتر ہے پھر کل واقعہ فرمایا اہل قبیلہ پر اسکا یہ اثر ہوا کہ اکثر و بیشتر سلمان ہو گئے اسی غرور کا واقعہ ہے کہ  
 آپ نے صحابہ پر کام تقسیم فرمائے اور اپنے ذمہ کو بیان جمع کر لیا اور اس موقع پر بھی مساوات کا عملی سبق ارشاد کیا  
 اے ابوبکر! دو مہینے انھیں پہنچا دیں جب وعدہ آنحضرت سے صحابہ کے مقام ہدی میں پہنچے ابوسفیان بھی قریش کو  
 لے کر مکہ سے نکلا لیکن عقیقہ کے قریب ہو کر کہہ کر اس سال جو کچھ خطا ہے اس لئے پھلانا مناسب نہیں معلوم ہوتا  
 ہر کو باقی نیکانہ گھوڑوں کو چارہ دیکھ کر پھر کچھ کو پلٹ گئے۔

اہم واقعات میں سے دسی اچھے سبب کے آخر میں حضور کو معلوم ہوا کہ قتل لے اہل نجد۔ مسلمانوں پر حملہ کی  
 تیاریاں کر رہے ہیں حضور نے ہم قوم مسلمہ کو حضرت ابوبکر کے ماتحت ۵۵ ہجری میں کورواہ کیا اہل نجد کو  
 حملہ کے لئے آ کر پہنچے مسلمانوں نے عہدہ کی بتائی ہوئی جنگی تدابیر سے فوکر کیا اور غیر معروف راستے سے ہمارے کھنڈوں کی فوج  
 کو دبوچ لیا بخدی ڈر گیا لگے ہمارے لگے اور کل سامان اور اذن مسلمانوں کے ہاتھ آیا (انارزہ نہیں ملے گا)  
 سر یہ ابن ابی اسلمی اسی سال معلوم ہوا کہ کوہستان غزوہ کا سردار سفیان بن خالد مسلمانوں پر حملہ کر رہے ہوئے کو چھٹے  
 نے عبداللہ بن ابی اسلمی کی قیادت میں ایک جماعت روانہ فرمائی جس نے سفیان بن خالد کو قتل کر کے خطرہ کا خاتمہ کر دیا  
 بعض متفرق واقعات میں سے پہلا اسی سال سفیان بن امام حسین پیدا ہوئے (۲) اسی سال حضور نے زینب

بنت حذافہ سے نکاح فرمایا (۳) اسی سال حضرت زینب کبریٰ کا انتقال ہوا (۴) حضرت زید بن ثابت  
 رضی اللہ عنہ کو عیرۃ زبان سیکھنے کی تاکید فرمائی اور اپنے صریح پتہ ۷۰ دن میں جاتی نیکہ کی۔ (۵) ماہ شوال میں  
 حضور نے ام سلمہ سے عقد فرمایا (۶) اسی سال یہود نے حضور کے سامنے زنا کا ایک مقدمہ پیش کیا اور حضور نے  
 زانی کو جسم کی سزا دی جو ثوریت میں لگی ہے اور قرآن میں لگی۔ (۷) اسی سال حضرت علیؑ کی والدہ حضرت فاطمہؑ  
 بنت اسحاق کا انتقال ہوا (۸) اسی سال حضور کی صاحبزادی حضرت زینب بنت جحش کا انتقال ہوا (۹) اسی  
 سال جہم کا حکم دیا۔ اسی سال حضور کے فواسر عبداللہ بن جحش سال چھتر میں لگے ان کے قتل کے بعد انتقال کیا۔

# ہسٹوان باب عیسویٰ ہم غزوہ خندق تافیح مکہ

(ذیقعدہ ۵۷ھ اپریل ۶۳۷ء)

بنی نضیر کے جو لوگ خیبر پہنچ کر رہے تھے ان میں سے بعض سردار قبیلہ بنی دال کی ایک جماعت کو اپنے ہمراہ لے کر مکہ پہنچے اور قریش کو اپنے ساتھ اس کی تحقیر کی کہ مسلمانوں کو نصرت دنا ہو کر وہیں غطفان کے قبیلہ سے بھی ایسا کہا جاتا ہے قریش اور غطفان دونوں یہی چوری طاقت کے ساتھ اسلام کو مٹانے کے لئے نکلے۔ قریش کے سپہ سالار ابو سفیان اور غطفان کے عہدینہ بن جہش فراری تھے۔ دونوں کی مجموعی تعداد ۲۴ ہزار تھی بنی نضیر اور بنی دال کے لوگ بھی ساتھ ہو گئے، چونکہ اس میں بن کے متعدد قبائل متحد ہو گئے تھے اس لئے اسکو جنگ احزاب کہتے ہیں۔

صحابہؓ سے مشورہ | بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مشورہ کیا مسلمان فارسی نے رائے دی کہ مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ کریں اور کھلے میدان کے بجائے اپنی حفاظت کے لئے ارد گرد خندق کھود دیں۔ اہل عرب کبھی خندق کھود کر مورچہ بن کر لڑنے سے واقف نہ تھے۔ لیکن آنحضرتؐ نے اس رائے کو پسند فرمایا اور ہر ذیقعدہ ۵۷ھ کو تین ہزار مسلمانوں کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے پانچ گھنٹہ گری خندق اسلامی لشکر کے ارد گرد چار دھڑوں کھودی گئی قریش اور غطفان وغیرہ کو ہمد کے منہس ہو چکے خیرین ہوئے۔ بنی نضیر کا سردار حمزہ بن الخطاب بنی قریظہ کے رئیس کعب بن اسد کے پاس پہنچا اور کہا کہ میں اب اس کی قدر رکھا آوروں کو فراہم کر کے لایا ہوں کہ مسلمان ہر گران کے مقابلہ کی طاقت نہیں لاسکتے تم بھی ہمارا ساتھ دے دو اس نے کہا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کر چکا ہوں اور انہوں نے اس سے دھڑ و فاداری کے کوئی دوسری بات نہیں دیکھی اس لئے ہمد کو نہیں توڑ سکتا۔ لیکن ابن الخطاب نے اس قدر اصرار کیا اور اس کو ایسا سب باغ دکھایا کہ اس غزوہ معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے دشمنوں کے ساتھ مل گیا۔

یہودیوں کی تعداد | آنحضرتؐ کو جب اس کی خبر ملی تو قریش اور غطفان کے معاملہ سے نفی زیادہ اسکا اندیشہ ہوا اس لئے کہ بنی قریظہ بڑی تھی ان کی خیانت اور یہ مدد سے نقصان کا زیادہ احتمال تھا آپ نے دو لشکاری سرداروں حضرت سعد بن معاذؓ اور عمر بن عبادہؓ کو چھ ماہ جہاد میں بنی قریظہ کے حلیف تھے یہاں کہ جاکر اس واقعہ کی حلیت دریافت کریں یہ دونوں حضرات جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ وہاں انہوں نے چان توڑ ڈالے اور لڑائی کی تیاری میں ہیں حضرت سعد بن معاذؓ نے ان کو سخت سب کٹنا شروع کیا لیکن سعد بن معاذؓ نے کہا کہ جانے دو ہمارے اور ان کے درمیان جو معاملہ ہے وہ اس زبان سے بھگتا ہے نہ بہت بڑھ کر مسلمانوں پر مصیبت کی انتہا | جب ان لوگوں نے اگر اس خبر کی تصدیق کی تو آنحضرتؐ کو سخت قلق اور غم آرا

ہوا اس زمانہ میں مسلمانوں کی صحبت انتہا کو پہنچ گئی تھی تین دن کا فلاخندق کی کھدائی نہ ہوئی تھی اور ہر طرف سے دشمنوں کا رخ تھا۔ ایک عجیب و غریب شہادت اس کا درمیان خندق کھودتے کھودتے ایک پتھر بیج میں آگیا جس کو پتھر نے اس پتھر میں ضرب مار دی تھی میں ایک روشنی تو دار ہوئی تو آپ نے فرمایا مسلمانو! عقیقہ ہر دم اور ایران کی بادشاہوں کے حکمران ہوں گے دوسری بار پھر روشنی ہوئی تو آپ نے فرمایا مسلمانو! خوش ہو کہ دنیا کے خزانوں کی انجلیاں خدا نے تم کو عین اور سب سے زیادہ آپ نے فرمایا لوگو! مجھ کو حق شفاعت دیا گیا ایک حدیث ذرا غور کیجئے کہ سامعین سب کا سبے بڑا انکار کفار انکو ختم کرنے کے ارادے سے آ رہے ہیں اور یہود اور منافقوں کی سازشیں ہو رہی ہیں اور عرب کا ذرہ ذرہ اسلام اور مسلمانوں کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے ان کا سوا خدا کے کوئی آسرا ہے دوسرا راغب کا یہ عالم کہ بیٹ میں پتھر بندھے ہوئے ہیں اور حضور ہیں کہ مسلمانوں کو یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ ہیں جو بالآخر جہنمی ہوں گے سب یہودی ہو جاتی ہیں کیا اسلام کی بچائی اور نبوت کی تصدیق کے لئے اس سے زیادہ کھلی ہوئی کھدائی کی ضرورت ہے؟ پیسٹک پتھر خندق کی کھدائی میں عام صحابہ کے پیٹوں پر ایک ایک پتھر چھو کر سے بند ہوا ہوا تھا اور حضور کے پیٹ پر دو گئے ملاحظہ ہو۔

<p>رخ شامی پہ خندق کھود دی ارباب ہمت نے اسے کوئی پتھر توڑے کسی میں کھلی نہ تھا اسی پتھر کی طرف نکلے لگے اللہ کے پہاڑے کہ پتھر باندھ رکھا تھا شکم پر ہر چاند نے ہوا آگینے سب پر حوصلہ صبر پتھر پتھر کا کہ وہ پتھر بندھے تھے پیٹ پر چھو بیٹری کے کسی نے بھی نہ پایا تھا مگر کتاب حضرت کو</p>	<p>ناراضہ اسلام ہوا</p>	<p>گزارے بیٹیں دن اور میں راہیں اس وقت ہیں مگر اک حیلے پر ہو گئی حال چٹان اسی لگا کہ ضرب پتھر پہ حوالہ دے سب بارے کیا نظارہ حسن صابری کا چشم شاہد نے بسم لب پہ آیا اور شکم سے یہ حاسر کا عجب عالم نظر آئے یہاں فاقہ گذارہ نکلے کئی دہا سے میسر تھا نہ کچھ جزا آئے حضرت کو</p>
--	-------------------------	---

ایک پتھر ۵ حضرت جابر نے جو حضور کو اس حال میں دیکھا تو تڑپ اٹھے گھر میں آئے بیوی سے سلام کیا کیا بیوی نے جو بھی تھا حساب کیا کہ اکد یا تین اس ضرب گھرانے کی کل کائنات آدھا سیر آکا اور ایک بھری کا پتھر۔ پھر حضرت جابر حضور کے پاس حاضر ہوئے اور کہا میں عرض کی کہ حضور تمنا تشریف لے چلیں اور رکھا ناؤش بحان فرمایا میں حضور رحمت اللعالمین تھے یہ ان کے لئے کیے تھے آج آپ نے عام دعوت دے دی تین ہزار صحابہ مایہم حضرت جابر کے مکان پر تھے پھر حضور نے سال میں چھوٹک ڈال دیا اور وہ بیٹوں کو کھیلنے کے لئے لڈر سے

تھیں کہ ان شرک و کفر دینا کہ سارا انکار اسلام شکم سے ہو گیا اور پھر بھی لکھا لایا گیا (طبری ص ۹۰)۔  
 مدینہ کا کسی مصرح ان فوجوں نے مدینہ کو ہر طرف سے گھیر لیا اور ہر طرف سے ان کا دھڑ بانی اور رسوا و ملاح اور دھک  
 دھک بکھڑ بکھڑانے پونظم کیا ہے۔

<p>اسی صورت میں آدم کی پیرس کو سنوہر نا تھا          کہ اہل ناک کے نرغے میں تھا جب خطبہ نو دیا          مگر طور آتشناک ظلمت کا سمندر تھا          ہلاکت آفندیہ پر خطر ماحول کے اندر          یہ قومیں بحر ظلمات اور مدینہ اک جزیرہ تھا</p>	<p>مسلمانوں کو ان سارے مراگل سے گزرنا تھا          القہور میں لالہ لاف تو وہ ایام محصور سی          مدینہ سر ہر گھار کے گھیرے کے اندر تھا          یہ جتنی سائنس لیتی تھی مسلسل بول کے اندر          بلند و پست ہر دین مدینہ تار و تیرہ تھا</p>
--	---

عوض کیا اسلام اور مسلمانوں پر یہ وقت اس قدر نازک اور سخت تھا کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان حالات  
 کا ذکر فرمایا ہے۔ (اَوْ جَاءَ الْكُفْرُ فِي قُلُوبِهِمْ وَ هُمْ فِي  
 اَمْسَلِ عِلْقَةٍ وَ اَوْ هُمْ اَعْتَبَا مِنْ بَيْنِ  
 وَ بَيْنِكَ اَلْقُلُوبُ اَلْحَنَاجِرُ وَ  
 قَطُّنُونَ بِاللَّهِ لَطْفٌ نَا هُنَا لَكَ اَشْيَئِي  
 الْحَقُّ مَبْنُوعٌ وَ ذَلِ زُلْطَانٌ لَنَا لَا  
 فَتَنَ يَدِ اَط

ابہر حال ان کا اتفاق ظاہر ہونے لگا وہاں پہ گھروں کی محافظت کے بہانے سے بھاگنے لگے۔  
 صحابہ کا فوج مستانہ اور ہر سب پورا تھا اور ابراہیم کہ یہ ماضی ہندے صحابہ جو شہما اور  
 شوق شہادت میں مست اور سب تھے اور عہد عہد کہ یہ اشعار سننے جاتے تھے۔

<p>عَلَى الْبَهَادِ مَا بَقِيْنَا ۚ          وَلَا تَصْدَقْنَا وَلَا ضَلَبْنَا          وَ تَبَتِ الْأَقْدَامُ اِنْ لَا قِيَامَا          اِنْ اَرَادُوا قُلُوبَنَا</p>	<p>سَحَى الدِّينِ بَالِقِيْنَا          وَ اَللّٰهُ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اَحْيَيْنَا          فَاَنْزِلْ لَنَا سَكِينَةً .....          اِنْ اَلَا وَاَلِيْنَا عَقِبُوا عَلَيْنَا</p>
---	--

بخاری شریف کتاب الجہاد اور ولایت سے کہ انہی شہر کو حضور بھی صحابہ کے ساتھ لگا رہتے تھے (بخاری)

ان اشعار کا باخا دورہ ترجمہ حسب ذیل ہے

(۱) ہم نے تو جہاد ہلالی کے لئے اپنے اور اپنی بقعہ زندگی کو حضور کے ہاتھ فروخت کر دی ہے (۲) اے اللہ اگر تو مجھ کو ہدایت دیکر تیار نہ ہو جس قدر دیتے اور نہ نماز پڑھتے (۳) تو تو ہم پر سکون اور سکینہ کا نزول فرما اور جب ہم جہاد کریں تو ہم کو تیار بنا بہت قدم کر دے (۴) بلاشبہ اے اللہ ان لوگوں نے (کفار نے) ہم پر چڑھائی کی ہے اگر یہ فیضان کا ارادہ کریں تو اے اللہ ہم انکار کر دیں یہ انہی مصیبت کی حالت میں مسلمانوں کو ہیں دن سے زیادہ گذر گئے آنحضرت نے دشمنوں میں نفوذ دلنے کے لئے غطفان کے رئیس عبیدہ کے ساتھ گفتگو شروع کی کہ اگر تم اپنے قبیلہ کو لیکر واپس چلے جاؤ تو ہم مدینہ کی پیدوار کا ایک ہفتائی سچہ سالارہ ٹھکرو دیتے رہیں گے اس نے قبول کر لیا لیکن قبل اس کے کہ کوئی ہمتیار ہو آپ نے انصار کے دونوں سردار حضرت سعد بن معاذ اور سعد بن حباب کو بلا کر اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ اللہ کے حکم سے ایسا کرتے ہیں یا خود اپنی رائے سے یہ آپ نے فرمایا کہ میں بلکہ اپنی رائے سے انہوں نے کہا کہ جب ہم مشرک اور بت پرست تھے اللہ کی معرفت اور اس کی عبادت سے ناواقف تھے اس وقت بھی ان کا یہ حوصلہ کبھی نہ ہوا کہ مدینہ کا ایک خرم بھی بلا فیض لے سکیں اب جبکہ تم لوگو اللہ تعالیٰ نے آپ کے درجے سے ہدایت اور حُرمت دی تو ہم ان کو مدینہ کی تہائی پیداوار مفت میں دے دیں یہ ہم سے کبھی ہو گا سوائے تلوار کے ہمارے پاس اور کچھ نہیں ہے یہ سکر آپ مطمئن ہو گئے اور حمد نامہ میں لکھا

شیر خدا حضرت علیؑ اور عمرؓ و بنی واد عمر بن عبدود ایک تیز اسوار کے برابر بھی جانا تھا یہ جنگ بدر میں زخمی ہو کر واپس گیا تھا قہم کھاتی تھی جنگ مسلمانوں سے بدلہ لوں گا سر میں نہیں نہ ڈالوں گا فتح الباری میں تصریح ہے کہ غزوہ احزاب میں کفار کی تعداد ۲۴ ہزار سے بھی زیادہ تھی تاریخ الامم ان میں ہے کہ سب میں اس سے پہلے اتنا لشکر کبھی بھی مرتب نہیں ہوا تھا انحضرت عمر بن عبدود سے آگے بڑھا اور بکا کہ کون ہے جو میرے مقابل آئے آپ حضرت علیؑ سے خدا نے آواز دی میں ہوں پھر اس نے لکلا اب کی علیؑ کی کو آؤ فی تیسری مرتبہ حضرت علیؑ اس سے آگے سر پہلے حضرت علیؑ نے فرمایا میں نے سنا کہ تیرا قول ہے کہ مجھ سے تیرا قول کی درخواست کرے گا تو ایک حضور قبول کروں گا اس نے کہا ہاں یہ واقعی میرا قول ہے تب حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں درخواست کرتا ہوں کہ تو اپنا بلا عمر و جولا یہ نہیں ہو سکتا آنحضرت علیؑ نے فرمایا تو طرائف سے واپس چلا جا اس نے کہا میں خاقانی قریش کا طعن نہیں سن سکتا تیسری بات آپ نے فرمائی کہ چھ آنحضرت سے مکر آرا ہو عمر و خوب ہنسنا اور کہنے لگا نکھکو یہ امید نہ تھی کہ آسمان کے نیچے یہ درخواست بھی میرے سامنے پیش ہوگی پھر اس نے حضرت علیؑ سے پوچھا تم کون ہو آپ نے نام بتایا اس نے کہا میں تم سے لڑنا نہیں چاہتا

آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں انا الذی عقیقتی امی حیدرؑ میں ہی تو ہوں جس کا میں نے میرا نام شیر رکھا ہے  
حضرت علیؑ اپنی دل سے عرب کی غیرت نے یہ گوارہ کیا گھوڑے سے اڑا پاہلی تو اگھوڑے کے پاؤں پر ماری کہ کوئیں کنگریں  
کو تو غصہ سے نہ پایا تھا اس نے تلوار نکالی اور لگے پسگردا رکھا حضرت علیؑ نے ڈال ہر دو کا تلوار ڈال میں ڈوب کر لنگر  
نگل گئی اور پہنچائی پر لکھی رزم کاری نہ تھا تاہم یہ طعنا کیجی رہتا ہی پر یاد کار رہ گیا۔ دشمن کا دل ہو چکا تھا اب حضرت علیؑ  
نے وار کیا تلوار شانہ کا گر فیہ اڑا کی عمرو بن ود کو پاد رترب کر سمیٹنے کے لئے خاموش ہو گیا حضرت علیؑ نے لغز بیکر لڑنے کا  
ور فتح کا اعلان ہو گیا حضرت جعفرؑ نے اس واقعہ کو یوں نظم فرمایا ہے :-

ادھر ہر لگی سی آواز برش شمشیر کی آئی عبد اللہ اکبر کی لکھی کوہ و بیاباں سے گرے میں میں ابن عبد ود کی لاش کے کویسے انہیں خندق کے دونوں بازوؤں پر شور مچا رسول اللہؐ کی آنکھیں نقیب بام عرش کی کھڑاں	ادھر دونوں جہاں سے اک صاع شکر کی آئی نظر ڈالی زمیں پر آسمان نے چشمہ سواں سے دور لگی کے مظاہر ہر یک پر خاشاک کے پھولے ادھر نقیب ادھر سے گالیاں بچنے لگیں فوجیں نگاہ عرش علیؑ مالی مقام فرشت کی کھڑاں
--	---

مسلمان مورخوں کی حفاظت | مسلمانوں نے عورتوں اور بچوں کو ایک محفوظ مقام میں رکھ دیا تھا یہی قرآن کا  
ایک یہودی اس نے قریباً اکر چھ کے راستے کا سراغ لگا رکھا تھا آنحضرتؐ کی بھوپتی حضرت صفیہؓ نے اس کو دیکھا یہاں  
ہم ثابت ہے جو بارہا نبویؐ کے متاع تھے اور ستورات کے لئے بھڑو دیے گئے تھے تمہارے باہر نکل کر اسکو قتل کروستان میں  
جرات رکھتی انہوں نے جواب دیا کہ میں اس کام کا نہیں ہوں آنحضرتؐ صفیہؓ نے نکل کر ایک ایسا لٹھ مارا کہ آواز  
سرجھٹ گیا اور وہ مر گیا پھر انہوں نے حسان سے کہا کہ تم اس کے پھیا رانا لاؤ لیکن وہ اسپر بھی رہنا مزہ نہ ہے  
حضرت صفیہؓ مجبوراً خود گئیں اس کے پھیا رنے اور اس کا سر کاٹ کر دوسری طرف جہاں اور یہودی اٹھتے تھے  
نیچے پھینک دیا یہ دیکھ کر وہ ڈر گئے اور سمجھے کہ یہاں کچھ عجیب تھا ہیں۔ ہمام میں ملان توں کے ہاتھ پہلا قتل تھا  
اللہ کیا رحمت | مسلمان اس غلامہ اور مصیبت سے تنگ آکر دعا کرتے تھے۔ آنحضرتؐ ایک دن رات کو انہیں محمود  
جو غطفان کے ایک ہر دو عمر زاد رمناز میں تھے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ میں  
سچے دل سے مسلمان ہو گیا ہوں لیکن میری قوم کو ابھی تک اس کا طلق علم نہیں اس لئے آپ مجھے جو کچھ حکم دیں  
اس کی تعمیل کے لئے حاضر ہوں۔ (دعوتوں میں بھڑوٹ) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی سے بچ اس کے  
ایسا ہو سکتا ہے کہ یہاں تک ہو سکے دشمنوں میں تفرقہ ڈالے جنگ میں اس قسم کی دراندازی جائز نہیں یہ منکر

وہ واپس چلے گئے اور بنی قریظہ کے سرداروں کو جو ان کے پرلنے دوست تھے بلا کر کہا کہ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے  
 کچھ سوچا بھی ہے کہ کیا کرے ہو میں تمہارا پیغمبر خواہ اور قدیمی دوست ہوں صاف صاف کہنا ہوں کہ قریش کی حالت تمہاری  
 حالت سے بالکل مختلف ہے وہ یہاں کے باشندے ہیں یہاں کے لوگ سوال اولاد ہیں اگر وہ کسی صبر و تحمل کے ساتھ تم کو یہ قول کہ تمہاری حالت  
 مقابلہ کی طاقت کہاں سے لانا لگے اس میں تمہاری خبر خواہی کے لیے فائدہ سے مشورہ دیتا ہوں قریش کے سرداروں کو اپنے پاس  
 بطور ضمانت لے کر کہیں کہہ دو تاکہ یہاں سے تمہارا ساتھ ہو کر کھانے پینے کی سہولت ہو کہ جس سے تمہارے دل میں یقین پیدا ہوگا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 رؤسا قریش کے پاس گئے اور ابوسفیان وغیرہ سے کہا کہ اس وقت رات کو مجھے ایک راز کی بات معلوم ہوئی جو کہ تمہارا دوست اور دشمن  
 پیغمبر خواہ ہوں اسے یہ سننے پر اپنا فرض سمجھا کہ ان کو اس سے مطلع کر دوں لیکن یہ کہہ کر قریظہ کا  
 حصہ جو عام کے ساتھ غور زامر ہوا وہ اس کے خلاف چار سے ساٹھ اس جنگ میں شریک نہ ہو کہ اب انہوں نے غور زامر ہو کر ان  
 کے پاس گئے مگر ابھی پہنچے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک دیا اور یہ خبر سنا کہ ان کا چاہا ہے میں نے۔ مردہ اطمینان کے لئے قریش اور غطفان کے سرداروں  
 کو ہم آگے نکل کر کہیں کے جنرہ رستہ کہ تم لوگ یہ خبر سنا ہو گی اس لئے کہ وہاں وہیں درپردہ مدینہ اور اطراف مدینہ میں سب پر  
 قبضہ کر لیں گے پھر انہوں نے غطفانی مشرعوں کو بھیج کر کہہ دیا کہ تم ان سے کہا کہ تمہاری رات کو قریش اور غطفان کے علمبرداروں نے  
 جہاں کو چاہا آدمیوں کے ہمارے بنی قریظہ کے پاس بھیجا کہ یہاں چلے آئے یہاں سے اذیت اور گھوڑے مر رہے ہیں اور آدمی  
 مصیبت اٹھا رہے ہیں بہتر یہ ہے کہ تم لوگ اس کو کچھ کرنا ہے کہ وہاں سے۔ بنی قریظہ کے سرداروں نے جواب دیا کہ اگر تم تو  
 سنبھالو کہ ان سے جس میں ہم کوئی کام نہیں کرتے علاوہ یہ کہ ہم ان کی بات کو ماننے کو تیار نہیں ہیں کہ جب تک ہم اپنے سرداروں  
 کو بطور ضمانت نہ لے لیں گے اور یہ کہ وہ لوگ جو تمہارے دشمنوں کے مقابلہ میں تمہارا پیغمبر کرنا چاہتے ہیں کہ تم  
 کو وہاں چلے جاؤ قریش اور غطفان کی بات سن کر تمہاری بات کا تقاضا ہو گیا انہوں نے بنی قریظہ کو کہا کہ تمہارا کہہ رہے ہیں کہ تمہاری  
 حوالہ نہیں کر سکتے اگر تمہیں اطمینان ہے تو تمہارا ساتھ دو بنی قریظہ نے کہا کہ جب تک چار اطمینان نہ کر دیا جائے ہم اپنی بات نہیں مانیں  
 گے کہ تمہیں اس کی وجہ سے باہر مدینہ بھیج دیا گئی علاوہ یہ کہ چاروں کی رائے میں نہ آئے یہیوں کہ تمہارے لئے اتنی بڑی  
 وجہ ہے کہ تمہارا رستہ کی فریبی کی دشواریات سب باتوں سے قریش جنگ لگے تھے۔

ایک دیکھو! آج کل کے یہاں یہ خبریں ہیں تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھیجا دیا کہ جب کہ وہ قریش  
 میں لے گئے۔ ابوسفیان نے یہ کہو غائب کر کے پہلے یہاں کہ ہر شخص اپنے اپنے پاس لے کر دیکھ لے کہ میں کوئی اپنی بات نہ  
 ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو لے کر آیا جو ان کے قریب تھا نکلا اور پوچھا کہ تمہارا ہوا اس نے کہا کہ میں فلاں  
 میں فلاں ہوں۔ اس کے بعد ابوسفیان نے کہا کہ ہم یہاں اپنے گھر سے باہر آئے ہیں اور یہاں سب تیار  
 اور خوش حال ہیں۔ اس کے بعد ابوسفیان نے کہا کہ تمہارا ساتھ دو بنی قریظہ نے کہا کہ جب تک چار اطمینان نہ کر دیا جائے ہم اپنی بات نہیں مانیں گے۔



دکن میں بھکاری یہ کہہ کر وہ اپنے آؤٹ ہوسٹ ہوئے اور سب لوگ ان کے ساتھ روانہ ہو گئے اس طرح ہر اقلہ قاضی نے مصیبت

..... اور مسلمانوں کو لوٹنے سے بچا لیا۔ (سورہ احزاب رکوع ۱ آیت ۱۵)

حصہ نور کی دعا : اے اے آسمان اس تکلیف میں مجھے کہ اے تکلیف زدگی نے دلچسپی نہ دے وہیں کسی کے کھلنے لگی نہ وہم نہ غمی  
تھی بھولے پہلے سے بیوں پر تیرا سے عورتوں اور بچوں کو ایک قلعہ بنا بند کر کے، دن بھر لڑتے اور لڑوں کو بھر دیتے ہر وقت  
شب بخون کا خطرہ تھا، یہ تو میری غفلت تھا، اندرونی طور پر یہ یاد اور رہا تھیں کہ ہر وقت خطرہ رہتا تھا، بالآخر خطرہ میرے دعا  
فرمان اور صبیحتوں کے تارکاب باہوں سے صحت سکون و صبر و شجاعت عیون کی بنا ملا نظر ہو :-

سوئے عرس دیکھا رحمت موانع نے آخر  
حالی اے خدا، امداد کر خلاص مندوں کی  
اسکی اپنے بندوں کو رہائی دے صوبت سے  
اسکی افریق طاقت میں ایسا زلزلہ آئے  
اکتی دعویٰ باطل کیوں باطل اور رد فرما  
یلا کا رحمت افزا انفصال چرخ گرداں تھا  
سحر کے وقت چپ کوئی صدا اندھا بصر کی  
سیر صبح کے آزاد چھوٹے سر سراتے تھے  
نظارہ کا سہارا پایا تھا قہر خاور نے

دعا کو ما قہر اٹھائے صاحب معراج نے آخر  
نہ کر اس سے زیادہ آکا مشن اپنے بندوں کی  
انفیل آذر اور کابل کے اس دام عقوبت سے  
دوبارہ صبح ہونے کا نہ ہرگز حوصلہ پاسے  
خدا اور اصحاب رحمہ اللہ کی مسد فرما  
انہی اک شور بہا تھا ابھی اک ہو کا میں تھا  
تو باطل ہو عین نقیل طلسم باطل کے لشکر کی  
طلسم ہر کا عالم تھا ذرے سکر اتے تھے  
تھکا کا مدیہ بھایا تھا فضل داور نے

[illegible]



میں تیرے چیلوں کی آواز سنی ہو حضرت ملائی نے عرض کیا کہ میں نے سنا اس کے کہ جب ہمیں میں میری دکان ہوتا ہوں تو کوئی نہ  
 تیرا تھکا لیس اور اگر تیرا ہوتا تو اسی اور فراموشی اور جہالت اور منتوں اور نوائے کے علاوہ اس شخص کی پابندی نہ تھی سے کرتا ہوں  
 صبر کرنے فرمایا خدا اک ہیں اسی دیر سے۔ سیدنا بلال بھی یہ نشان بھی کہ حضرت عمرؓ اپنے زمانہ میں ان کی سیدنا بھی ہمارے ہمارے  
 ہمارے کیا کرتے تھے۔ علامہ قتال نے ان کی شان میں یوں مدح سرائی کی ہے

جس سے ہم کو اٹھا کر جہاں میں لایا	جس کا اٹھا جو ستارہ تھے مقتدر کا
ترسی غلامی کے صدقہ ہزار آزدی	ہوئی ان کے ترے غم کے کی آبادی
کسی کے شوق میں تو نے فرے تم کے لئے	وہ آستانہ نہ چھٹا ایک دم کے لئے
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزہ ہی نہیں	جہاں جو عشق میں ہوئی ہے وہ جہاں ہی نہیں
خدا اٹھا کرے آزار دینے والوں کا	ستم ہے شوق کی آتش کو شمشیر ہو
شراب دیدے بڑھتی تھی اور بیاس تری	نظر تھی مثل سلیمان ادا شناس تری
کسی کو دیکھتے رہنا سنا تھی تیری	اوائے دیدہ سپاں نیاز تھی تیری
سنا تھی اس کے نظارہ کا اک بابا نہ	اوائے آزل سے تری عشق کا ترانہ تیری

(۱۲) بنی کھان (آنحضرتؐ) جاؤ کی لاؤ لیکن میں بنی کھان سے اسباب خرچ کا بدلہ لینے کے لئے تشریف لے گئے  
 لیکن وہ لوگ دیکھ کر اسے ہمارے میں جاکر کھپ رہے اس لئے واپس چلے آئے۔

(۱۳) ذی قعدہ مدینہ میں اگر چند روز ٹھہرے تھے کہ غطفان کا سردار عبید بن جراح کے ساتھ مدینہ کے اطراف میں گیا  
 اور آنحضرتؐ کے قوت کے لئے ایک ہفت روزہ ان کو غطفان پر دھماکا کر دیا۔ .....  
 اور ان کی ہوش کو بچھڑایا حضرت عمرؓ ایک صحابی جو زید ازہری میں ماہر تھے ان کی گھڑی کو دیکھ کر وہ کہنے لگے ہلا اس اور  
 خود ان کے پیچھے لپکے تیرے چلنے تھے دشمن ان کو اکیلے دیکھ کر ان کی طرف بڑھتے تھے۔ وہ پیچھے ہٹ گئے تھے غطفان سے تھا کہ اس  
 مذہب سے ان کو چھوٹانے کہیں کہ کسی طرف سے مدد آجائے مدینہ میں نہ کی اور آنحضرتؐ نے ان کی آؤں کو مدینہ میں نہ  
 کے ساتھ دوڑایا اور پیچھے سے خود بھی پیچ گئے بنی غطفان کے لوگ بھاگے چڑاؤں ان سے چھٹیں لے گئے اور ان کا ایک  
 آدمی قتل کیا گیا۔ آنحضرتؐ ایک رات دن مقام ذی قعدہ میں رہے پھر مدینہ کو واپس آئے۔

(۱۴) غزوہ بدر میں آنحضرتؐ نے دو سو سپاہیوں کو روانہ کیا اور طلحہ قاریس کے دریاں حدود شام میں واقع  
 ہے تھا اس کے بعد ان کو ایک ہزار چار ہون کے تھے ان کو اسوجہ سے تشریف لے گئے کہ ان کو جو شہر میں جہاں ان کو  
 ایک ہزار گروں آتا ہوا ہے جو مدینہ پر چلا آئے ہوئے تھے۔ ان کو ان کو جب خبر ملی تو بھاگ گئے حضرت ہارون بن ابی اسحاق

کو واپس تشریف لائے اگرچہ مورخین نے اس پر تردد کو بہت اہم قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس شامی حکمران پر بھی ایک خاص قسم کا رعب پڑا جس سے وہ باہم مدد و یگانہ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ (المنش والکمال ص ۵۵)

عقرب قی و افحات ایسی سال ہے جس میں اہل اسلام کا ہم نوا ہونا مستطاعت علماء و پرفرض ہو کہ سلطان ممالی بڑی فانیوں و عہدائیں بچھا دے اگر سکیں اور اس زندگی میں اس زندگی کا فائدہ نہیں کر سکیں اور اپنے عجیب و غریب دیکار کو اور اسلام کی تاریخ کے اہم واقعات کے مواضع کا بیک وقت دھماکہ کر سکیں (۲۱) ای سال آیت عجات یعنی پردہ کا مکمل نازل ہوا۔

(۲۲) یعنی مصطفیٰ ص ۵۵ اشبان ۱۱۰ میں یہ اطلاع ملی کہ نبی مصطفیٰ کا سردار عمارت بن ضرار اپنے قبیلہ کے لوگوں کو لے کر مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتا ہے یہ سنا کر آنحضرت ص ۵۵ سے محکم مقام قدیم کے قریب پہونچ کر ان سے مقابلہ ہوا وہ شکست کھا گئے ان کا مال ان کی اولاد اور جو عیس مسلمانوں کو غنیمت میں لیں اور قہر کر دی گئیں۔ میں تو پہونچی عمارت بن ضرار پر یہ عقیدہ کہ نبی خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانچ کر لیا اصرار میں دیکھا کہ نبی مصطفیٰ ص ۵۵ کے رشتہ دار ہو گئے ان کا نام ابوہریرہ اور غلام کو آزاد کر دیا جو ان کو تسلیم میں لیں۔ حضرت عائشہؓ بھی یہی کہہ چکی تھیں کہ ان کی بدولت ان کا سارا قبیلہ آزاد ہو گیا کوئی لڑکی اپنے عقائد ان کے لئے اس سے زیادہ مبارک کیا ہوگی یا کسی کو مرتد کا نذر ہو گئی تھیں تو مدینہ سے ہر منزل کے قاصد پر روانہ ہونے والے تمام واقعات بھی ہوئے اور اس صبح کے پہونچے ایک ہمارا بھائی بنی حواریہ کے انصار کا سنات بہنوئی کی بات پہونچ کر ابوہریرہ ایک نے انصار کو پکارا ایک نے ہمارے کو پکارا عبداللہ بن ابی سردار مسلمانین نے خوشی کی کہ آج بھی مسلمانوں پر محوٹ ڈلوا دے لیکن حضور کی تشریف آوری سے معاملہ رخصت ہو گیا۔ عبداللہ بن ابی سنان قی کے لئے ان کا نام بھی عبداللہ تھا جو مخلص میں تھے انھوں نے حضور کی خدمت میں آکر عرض کی کہ اگر حکم ہو تو میں اپنے باپ کو قتل کر دوں حضور نے فرمایا میں میں اس پر اور ہر باقی کو دھککا دینا چاہتا ہوں کہ وہ مرا تو آپ نے اپنا کرتہ کفن کے لئے عطا فرمایا اور ناز و ناز نہ بڑی ملی جس پر آپ پر بار خدا سے عتاب بھی بعد میں نازل ہوا (۲۱) دوسرا واقعہ حضرت جوہرہؓ سے عقد ہے جن کا ذکر پہونچا ہے۔ [۲۲] واقعہ ایک اور ایسی پرناختوں نے حضور کی عزت پر حملہ کیا بھی ایک لڑکی ہے صحابی صفوان بن مہطلی اور حضرت عائشہؓ نے یہی بتایا تھا کہ حضور کو جب علم ہوا تو سخت صدمہ ہوا ایک ماہ تک آپ الگ رہے اس کے بعد سورہ بقرہ ۸۸ کی آیات نازل ہوئیں جن میں حضور عائشہؓ کی پاکدامنی اور بے شکایتی لفظوں میں بیان کیا گیا اور اتمام لگانے والا کوٹائی اپنی ڈھکی کی سزا دی گئی۔

(۲۳) واقعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پر بھی [۲۴] صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت کو بھی کبھی زیارت کی خواہش تھی اور آپ نے جواب میں دیکھا کہ مسلمان کد حرام میں داخل ہو رہے ہیں اس لئے یہ عقیدہ سیدہ کو کبھی طرف روانہ

ہونے اور اس خیال سے کہ اگر جنگ کا امکان نہ کریں عہد کا احرام باندھا اور قربانی کے باوجود ساتھ لے کر تھیں کہ جب اس  
 کی خبر ملی تو انہوں نے فراغت کی تیاری شروع کی آنحضرت نے مکہ کے قریب پہونچ کر مقام حدیبیہ میں قیام فرمایا۔  
 قریش کی مخالفت اور پیش کی طرف سے قبیلہ خزاعہ کے سردار عبد اللہ بن ابی وقاص اور قحطانہ کے سردار حضرت سہیل بن عمرو  
 اور آنے کی عرض دریافت کی حضرت نے فرمایا کہ ہم صرف مکہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں کسی سے لڑائی مقصود نہیں انہوں نے قریش  
 کے کما سرداران قریش نے جواب میں کہا ابھی یہ کہ کوئی لوگ روانے کے لئے نہیں لے ہو سکتے ہیں کہ میں نہیں داخل ہونے دیں گے  
 ہم یہ جنگ گوارا نہیں کر سکتے کہ تمام عرب میں بیچ بچا ہو کہ ہمارے دشمن زید بن حارثہ کی بیوی کو رو کر لے کر مکہ کے گھر کے لئے  
 بن مطلقہ کنائی خواتین احباب میں لے کر انہوں کو قاصد بنا کر بھیجا اس نے جب قریش کے کاؤٹ دیکھے تو اس کا بھتیجہ ابی اسحاق بن مسعود  
 کے لئے آئے ہیں چنانچہ وہ دستہ اس سے واپس گیا اور اگر قریش کو اطلاع دی۔ انہوں نے کہا کہ تم بہت جلد ہجرت میں کیا نہ ہو سکتے  
 حضرت ابی اسحاق نے کہا کہ اسے جاعت قریش ہم نے ہمارے ساتھ جو معاہدہ کیا تھا تم تک خلاف مذکی کہ ہے ہو جو شخص اپنے  
 کی قیادت میں خیال سے انکی زیارت کو آئے تم کو اس کو روکے ہو مگر ان کو روکنا دینے دو دور میں اپنے کام قیاد کو لے کر  
 تم سے لڑوں گا قریش نے اس کے بھتیجہ کو لڑا اور کہا کہ یہ معاملہ بہت سخت ہے کہ اس کی طرف سے شک کے طوائف کام کرنے دو قریش  
 کے خود سر جو ان کی ایک جاعت کو لے کر وہی میں آئی کہ مروج پاکر آنحضرت پر حملہ کرے لیکن اس وقت ان کو دیکھ کر  
 گرفتار کر لیا گیا جس نے لڑنے کو رحمت عالم نے ان کو چھوڑ دیا۔ **عہدہ** اور ابو سحر نے اس کے بعد عہدہ بن مسعود اور ابی شعیبہ  
 قریش کی طرف سے آنحضرت کے پاس آئے اور کہا کہ آپ بھی اپنے ساتھ یہ خود اپنی قوم کو مٹانے کے لئے آئے ہیں اگر میں  
 ہو کہ کہ ہے یہ بیان کو گویا کتاب میں کہ ان کے مقابلہ میں غم نہ کریں یہ چھوڑ کر اگر وہی طرح آؤ جانتے گے۔ عہدہ کا یہ کام سنانو کو  
 گراں گذرا حضرت ابو بکر جو مٹانے نمایت جو اس پر دیا اس پر عہدہ نے کہا کہ اب جو بھڑا ہوتا رہا ایک احسان میری گردن ہے جس کو  
 میں اپنے آپ اتار نہیں سکا ہوں در ذیل میں سخت تلاشی سے پیش آنا آنحضرت نے عہدہ سے بھیج دیا کہ اگر تم صرف عہدہ کے لئے آئے  
 جس جنگ کا خیال نہیں ہے **صحابہ** کے قریبی جو علی کا ایک **اظہار** عہدہ نے یہ دیکھا کہ صحابہ آنحضرت کے ساتھ تھے  
 حضرت علیؓ نے کہا میں اور اس عہدہ کو بھیج کر نہیں کہ نظر اٹھا کر دے میں اس کی طرف نہیں دیکھتے اور ان کے وطن کا جو بانی کرتا  
 ہے اس کو لے آئے اور منہ پر لے لیتے ہیں وہ اس جاکر قریش سے کہہ کہ میں عہدہ کو سرسری کے درباروں میں لے گیا ہوں لیکن  
 میں نے کہا خداوند کو اپنے ساتھ لیں میں اتنا تم کو دیا اور با حزن نہیں دیکھا جس قدر خدا اپنے اصحاب میں نبی وہ لوگ کسی  
 طرح پر بھی ان کا ساتھ میں چھوڑ سکتے تھے دل میں ہوا کہ وہ خود جو خود معاہدہ اٹھائے نہیں ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے حضرت عہدہ کو منتخب فرمایا کہ قریش کے پاس بھیجیں انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! قریش کے ساتھ جتنی سختی اور دشمنی

کا اظہار میں نے کہا ہے اس سے وہ واقف ہیں اس لئے ان کے گھروں سے مجھے اپنے اہل خانہ کا حضور ہے علاوہ برہنہ میرے قریبی اہل خانہ  
کا بھی کوئی شخص کہ میں موجود نہیں ہے جو مجھے بنا دے میری رائے یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جیسا کہ میں نے ذکر کیا وہ قتادہ بن ابی  
امیہ کے ایک باعزت کن ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تعلق ترویجی اکابر حضرت عثمان نے ان کی رائے یہ تھی۔ اور حضرت عثمان کو  
قریش کے ہاں مغیرہ بن ابی بھجہ جس وقت وہ کہ میں داخل ہوئے تو ان کے قبیلہ کے ایک رئیس ابان بن سعید ان کو ہتھ دیا کہ اپنے  
ساتھ لے گئے انہوں نے سرداران قریش کو اکھڑت کا بیانیہ ہو چکا یا لوگوں نے کہا کہ تم خود اگر کس کا ہوا ان کو کرنا ہے تو کو  
چھڑا اور ان کے اصحاب کو ہم کو میں میں لے آئے دیں گے حضرت عثمان نے کہا کہ بلا اکھڑت کے میں کو چھڑاؤں کر سکتا ہوں  
مختصر دور کی محبت حضرت عثمان سے قریش نے حضرت عثمان کو روک لیا اور ہر مسلمانوں میں یہ خبر پھیل گئی کہ وہ قتل  
ہو گئے اکھڑت نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو جب تک ہم ان کے خون کا بدلہ نہیں لے لیں گے یہاں سے میں نہیں لے گا کہ اگر اکھڑت  
کے نیچے بیٹھ گئے اور تمام صحابہ سے جنگی اقدار اور ہتھیار لے لیں تو اس کی جہت میں بیعت رضوان اسی کا نام  
بیعت رضوان ہے اس کا ذکر قرآن میں بھی ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَمَا لِيُبَايِعُوا بِكَ لَوْ كُنْتَ مُدْبِرًا  
لیکن حضرت عثمان کے قتل کی افواہ غلط تھی قریش نے عربوں میں کو اکھڑت کے پاس یہ کہ اگر مجھ کا صلح صرف  
اس طریق سے ہو سکتی ہے کہ سال آپ مع اپنے ساتھیوں کے وہاں چلے جائیں آئندہ سال عہد کریں۔  
صلح ہو جاتی ہے آج وہ آئے تو اکھڑت نے انکو دیکھ کر فرمایا کہ قریش نے جب اس شخص کو بھیجا ہے تو معلوم ہوا  
ہے کہ ان کا ارادہ مصالحت کا ہے لگنگو کے بعد مندرجہ ذیل شرائط پر صلح طے ہوئی (۱) مسلمان اس سال انہیں چلے  
جائیں آئندہ سال آئیں اور رسول نے تلوار کے کہ وہ بھی میان میں ہو گی اور کوئی ہتھیار لگا کر کہہ نہیں دہل ہوں۔  
ان کو تین دن تک حرم میں ٹھہرنے کی اجازت ہو گی ان دنوں میں قریش باہر نکل جائیں گے (۲) قبائل عرب  
میں سے مسلمان جس قبیلہ سے چاہیں معاہدہ کریں اور قریش جس کو چاہیں اپنا حلیف بنائیں اس معاہدہ میں قریش  
فرق آزاد ہیں (۳) اگر قریش میں سے کوئی شخص بلا اجازت اپنے ولی کے مسلمانوں کے پاس چلا جائے گا تو انکو  
کھینچا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان قریش کے پاس آجائے گا تو وہ اس میں نہیں کہا جائے گا۔ (۴) قریشین میں سے سال  
تک اس طریقہ نہ ہو گا اور باہر مسلمانوں کے ساتھ دانا کے ساتھ رہیں گے۔

پاس عہد کی ایک مثال یہ اس معاہدہ کا تیسری شرط پڑھنا ہر مسلمانوں کے لئے بہت سخت تھی اور اتفاق یہ کہ

جس وقت یہ لکھا گیا اسی وقت خود میں نے بیٹے ابو جندل جو مسلمان ہو گئے تھے مکہ سے کسی صورت میں جہاں کہہ سکتے تھے  
 خدمت میں آگئے۔ کافروں نے ان کو سخت سزا دی وہیں ادران کے جسم پر جہاں جرح تھے انہوں نے وہ زخم دکھائے  
 اور فرمایا ان کے باپ کو آنحضرت نے بہت بچھا یا کہ انکے ہمارے ساتھ مدینہ جانے کی اجازت دیدہ و سکن وہ وہاں ہی  
 نہیں ہوئے آخر عمر نامہ کی شرط کے مطابق انکو واپس لیا بعض مسلمان یہ دیکھ کر تڑپ اٹھے حضرت عمرؓ کو اب جہنم پڑ رہی  
 آنحضرت کی خدمت میں پہنچ کر کہا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ بخیر رہتی ہیں یا آپ نے فرمایا کہ بیشک میں بخیر رہتی ہوں۔  
 انہوں نے کہا کیا آپ مسلمان نہیں یا ارشاد ہوا کہ کوئی نہیں پھر کہا کہ کیا وہ لوگ مشرکین نہیں یا فرمایا کہ میں تب وہ  
 ہوئے کہ اگر حالت میں پھر ہم دین کے معاملہ میں یہ ذلت کیوں گوارا کریں یا پھر فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں  
 اس کے مکہ کی مخالفت نہیں کر سکتا وہ مجھے ہرگز خوار نہ کرے گا۔ حضرت عمرؓ اس میں تابا نہ پیش کیے فرمادے ہوئے ہر ایمان  
 جو نبی پر ہوتا ہے وہی خدا کا رسول ہے۔ خدا کی قسم اگر اس کے کفارہ کے لئے توبہ اور استغفار کے علاوہ صبر و تحیض  
 نیز غلام آزاد کرتے رہے۔ **حضرت علیؓ کی غیرت اسلامی** اس بعد نامہ کے کاتب حضرت علیؓ تھے انہوں نے  
 اسلامی قاعدے کے مطابق شروع میں بیٹم اللہ الرحمن الرحیم لکھی میں نے کہا کہ عربی و سنو کے مواقع با کمال  
 اللعنه لکھو۔ آنحضرت نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اسی طرح لکھ دو محمد رسول اللہ کے لکھنے پر لکھی گئی اور عرض ہوا انہوں  
 نے کہا کہ اگر بیٹم کو رسول تسلیم کرتے۔ تو پھر لکھا جائے اسی کیا تھا صرف اپنا نام ہی نہ لکھ سکے تھے آپ نے فرمایا کہ حضرت یہ  
 ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں خواہ تم لوگ مانو یا نہ مانو۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے کہا کہ اس لفظ کو مٹا دو یا جو دوران ہو گیا  
 کہ ان کی غیرت نے گوارا دیا کہ رسول اللہ کے لفظ کو مٹائیں اور کہا کہ مجھ سے یہ نہ ہو سکے گا پھر خود آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے  
 اسکو مٹا دیا۔ **سورہ فتح کا نزول** بعد نامہ کے مکمل ہونے کے بعد جب اسے آنحضرتؐ نے طبعیت ہو گئے اور نبی کریم  
 قریش کے مسلمانوں نے اسی مقام پر سر کے بال ترلے چار احرام اتارے۔ یہ قربانیاں کیں اور پھر مدینہ کو واپس ہوئے  
 اس واقعہ کے متعلق سورہ فتح نازل ہوئی۔ اور قرآن نے اس سورہ کی پہلی آیت میں اسی طرح کو جس کو مسلمانان شریک تھے ان  
 کرتے تھے فتح نمایاں کا لقب دیا جو کچھ ایک اہل عرب اور حق حکم قریش اسلام سے برسرہ پیش تھے ان کے لیے  
 اس میں ہو گیا اور لوگوں کو مسلمانوں سے لیے اور اسلام پر توجہ کرنے کا موقع لایا نیز دعوت اسلام کے لیے راستہ صاف ہو گیا  
 اور اہل اسلام بلا خوف و خطر قبائل میں آنے جانے لگے۔ آنحضرتؐ نے بادشاہوں اور ادر اور دوسرا قبائل کے ساتھ  
 مراسلت شروع کی کہ تم کو یہ خبر ہو کہ لوگ کثرت کے ساتھ اسلام لائے گئے اور مسلمانوں کی تعداد برابر بڑھنے لگی۔ ان کے  
 اس صلح میں کفار کے ساتھ جو حقیقتیں برکات تھیں ان کے مقابلہ میں عظیم الشان فتح کا حاصل ہو جانا حقیقت  
 (۱) اس کتاب میں مذکور ہے کہ اسلام اور خود کتابوں کا تعلیم و ذکر موجود ہے تو ایمان نہ لایا اور دیکھ رہے ہیں

میں حج تھی نیز لکھتا تھا کہ ان دو گھوڑوں سے رمضان کی ظہر کی پہلوں نے درخت کے نیچے بہت سی گئی تھیں وہ اسباب بیان فرمائے ہیں کی وجہ سے حصوں کو ہنگام سے اسرار کرنا پڑا اس کے بعد انھیں شک کے رویہ کے متعلق ارشاد کیا کہ وہ برحق ہیں اور یقیناً تم سید پر ام میں دہاں ہونگے لیکن اس سے پہلے لکھو پہنچ چکا کہ وہ وعدہ آئندہ پورا ہو کر ہے گا۔ آخر میں صحابی کی طرح فرمایا اور قوریت و انجیل سے ان کی بہترین مثال و ترویج نقل کی۔ **سورۃ محمدیہ کا فضول اسرار** کی تشریحی شرط کو انہر نہالی نے سورۃ محمدیہ میں صرف مردوں کے لئے محدود کر دیا اور فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان عورت چرت کے چلی آئے تو اسکو وہ ایسے نہ کر دے کہ وہ اسے **ایک عجزہ** کو اپنی پیراستہ میں ایک عجیب عجوزہ ظاہر ہو یا پانی ختم ہو چکا تھا اگر کون اعطش العطش کا غرض تھا آپ نے ایک بوڑھی مسافر عورت سے کچھ پانی خرید کر ایک کشت میں رکھوا دیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے انگوٹھوں سے ٹوڑا دے کر انہر نہالی طرح پانی الٹا شروع ہو گیا یہاں تک کہ ساری فوج سیراب ہو گئی یہ سن کر بولنے لگے بوڑھا کیا اس سے کئی گنا پانی واپس کر دیا گیا اور پانی بھارا لایا اگر بھلا (تاریخ الہدیہ و النہایہ جلد ۲ ص ۱۵۷) مظلوم مسلمانوں کی پاکستی کیلئے آپ کے دونوں کے بعد ایک مسلمان ابو بکر عظیمہ کھار کی تختیوں کی تاب نہ لاکر مکہ سے بھاگے اور مدینہ میں اگر بنا دلی قریش نے دواؤں کی بیچ کر انکو طلب کیا آجھڑت نے معاہدہ کی شرط کے مطابق ان دونوں کے علاوہ انکو واپس کر دیا۔ ابو بکر عظیمہ نے پیراستہ میں ایک نقل کر ڈالا۔ دوسرا خون کی وجہ سے بھاگ کر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور شکایت کی ابو بکر عظیمہ نے لکھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ مجھے واپس کر کے میری الذمہ ہو گئے اب جو کچھ میں نے کیا ہے اس کا ذمہ وار میں خود ہوں اس کے بعد وہ مدینہ سے چلے گئے اور مدینہ میں رہنے لگے کہہ کے تم کس مسلمان کو جبر معلوم ہو گا کہ ابو بکر عظیمہ نے اپنے قوت بازو سے اگر جاسے نہ تو وہ نہائی تو وہ بھاگ بھاگ کر انھیں کے ساتھ شامل ہوتے گئے اور جب ان کی جمیعت زیادہ ہو گئی تو قریش کے کاروان تجارت پر حملہ کرنے لگے عجب اہل قریش نے انھیں نہ لکھا کہ ہم معاہدہ کی شرط تو تم سے باز آئے اب جو مسلمان مدینہ میں چلا جائے ہم اس کی دہائی کے خواہاں نہیں ہیں اس بنا پر آپ نے تمہیں کے مسلمانوں کو جس میں ابو بکر عظیمہ اور ابو جہل وغیرہ تھے مدینہ میں

اور

میں (ابو بکر عظیمہ) نے کہا کہ میں نے تمہیں کے مسلمانوں کو جس میں ابو بکر عظیمہ اور ابو جہل وغیرہ تھے مدینہ میں

معاہدہ کے بعد قریش کی طرف سے مسلمانوں کو اطمینان حاصل ہو گیا تھا لیکن قریش کے یو دھن میں بنی نضیر اور بنی قریظہ کے لوگ تھلاؤں ہو کر شامل ہو گئے تھے اسلام کے سخت دشمن تھے انھوں نے عداوت اور سرکشی پر کمر باندھی دوسرے قریش کی بھی مسلمانوں کے خلاف ایثارانہ رویہ کیا اور دین پر حملہ کرنے کی تیاری کر لے گئی تھی مطلقاً کو یہ انکار اپنے ساتھ شریک کیا تھا کہ مدینہ کی اہمیت پر اور دار التک و دی جاسے گی۔ اگرچہ عجم کا فاصلہ مدینہ سے دوسرا میل ہے لیکن یہاں کے



میں فتنوں کو بھیج دیا۔ یہ وہ اہل بدعت کے ملائے تھے ان میں سے ایک ایک بات کی خبر لیتی رہتی تھی  
 مگر یہ خبریں اسے ایک باب کو بڑھتا ہوا دیکھ کر غلطی کی تیاری کی اور جو کچھ وہ میں نے لکھا ہے اس پر اسے جواب دیا  
 جن میں سے دو سو سو اترتے تھے۔ دین سے روانہ ہوئے۔ دلوں میں کچھ مقام رنج میں جو قبیلہ عطفان اور خیر کے بیچ میں ہے قیام فرمایا  
 یہ وہ کہ اس کے بعد غلہ غلے مسلمانوں نے کیے بعد دیگرے سے نکل کر شروع کر دیا یعنی عطفان ان کی آمد کو نہ آنے ان میں سے کچھ  
 جڑا تو کھوس تھا جس میں یہ وہ کہ شروع ہو کر سوار حرب رہتا تھا اس فتنہ کو فتح کرنے کی بڑے بڑے عصاب پڑنے کو شیش کی لیکن  
 ناکام رہے۔ حضرت علی کو بلا کر حکم عطا فرمایا کہ حرب کے قلعہ سے نکل کر جنگ کی انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور  
 قلعہ فتح کر لیا۔ اہل خیر نے درخواست کی کہ ہم یہاں کی نصرت میں امداد ملا دیتے رہیں گے۔ ہم سے صلح کر لی جائے۔ اگلی  
 درخواست غلوں کی گئی اور اسی شرط پر نصرت ہوئی یا غفر لایم باقی رکھا گیا کہ مسلمان جب چاہیں گے یہ وہ کو یہاں  
 سے نکل دیں گے۔ اس شرط میں ۶۲ یہودی مارے گئے اور ۶۰ مسلمان شہید ہوئے۔

**اہمیت تبلیغ** فتح خیر تمام تر حضرت علی کی ہرادی قابلیت اور خدا اور ولی کی محبوبیت کی ثبوت پر بہترین دلیل  
 ہے۔ اس واقعہ سے آپ جس قدر خوش ہوتے تھے۔ جب آپ کو یہی خوش دیکھا تو فرمایا اے علی! کیا میں تم کو اس  
 بھی زیادہ خوش کر دینے والی بات کی خبر دے دوں وہ یہ ہے کہ اگر یہ سب ذریعہ سے ایک دہلی راہ راست پاوے تو یہ  
 پھر اس سے بھی زیادہ خوش کر دے والی ہے۔ انہوں نے مسلمان جو سرا یا تبلیغ و ہدایت دار شاہ تھے اور جو صرف اسلئے  
 عالم وجود میں آئے تھے کہ مسند کراچ اس اتنی بڑی نعمت حکومت نے محرم ہیں آپ کی تبلیغ دین کے ثواب کا اندازہ  
 کیجئے اور سرا یا تبلیغ میں جابے کاش ہم سمجھتے کاش ہم سمجھتے کاش ہم اپنی زندگی کو بھونک دین کے بھی لانے کی  
 کے قیام اور برائیوں کو روکنے میں ختم کر دیتے اے کاش

دور دنیا کا کام دے دے یہ اندھیل ہو جائے یہ بڑے ہر جگہ سے بھگتے ہو جلا ہو جائے

گھٹی اسے لہو اس کلم تیر بھی گھیا تو نے ۶۶: وہ کیا کروں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا  
 تجھے اس قوم نے بالافقا خوش محبت ہیں ۶۷: بھل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تلخ سر دارا  
 تھرا آتش غلوں کی آگیا ہر سدا رہا ۶۸: وہ صحرے عرب میں شربانوں کا گھوڑا را  
 سواں الفخر فری کار با متان امارت میں ۶۹: باب رنگ خال و خط حاجت دوزیارا  
 گدائی میں لٹی اللہ والے تھے غیور... اتنے ۷۰: کہ نعم کو گدائے شہرے کشش کا نہ تھا پایا  
 لڑائی میں کیا کہوں تجھ سے کہ صحرائیں کیا تھے ۷۱: جہان بھی وہاں نہ رہا تاجاں جہاں آرا

اگر چاہوں تو تفرقہ کھنکھ کر الفاظ میں رکھ دیتا  
 تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی  
 گواہی دے رہے ہیں جو اہل ان سے بیعت پائی تھی  
 حکومت کا کوئی بار نہ دے وہ اک عاملی شے تھی  
 مگر وہ علم کے کھانائیں اپنے آباء کی  
 غنی روز سادہ سے کھان را تاشا... کن

مگر جس کے تھیلے سے خزانے تھے وہ انظار  
 کہ تو گفتار دہ کردار تو ثابت دے سکیا  
 شریک سے زمین پر کسان نے ہمسکو دے مارا  
 نہیں دنیا کے آئینہ ستم سے کوئی بھارا  
 جو دیکھیں انکو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیارا  
 کہ نور حیرہ اس روشن کندہ چشم زلفا را

(۲۷۱) فتح وادی القریٰ مقام تیار اور خیر کے درمیان وادی القریٰ کی آبادیاں تھیں وادی حضرت ابوبکر کے تھے تو

نے بڑا بڑا شریک شروع کوئی ابوبکر سے تیار تھے اس کے حضور کے ایک غلام مدغم شہید ہو گئے آخر مسلمانوں نے بھی اس کو بے  
 کو شکست ہوئی اور ابی بکر کی شرط پر صلح ہو گئی۔ **شہید کے اہم واقعات** اسی سال غزوہ اے درندے  
 پرندے شجر، گدھے، حوام ہوئے (۱۶) فتح حوام ہوا (۱۷) سولہ چاند کی کابا ہم تیار درخت سے ہمارا شجر ہوا، اسی  
 سال اسلام بن حکم یودی کی بیوی زینبہ حضرت اور صحابہ کی دعوت کی جس میں زہرا دیا حضور کو زہرا بیوی مطلق ہو گئی  
 لیکن شہر برآں صحابی نے فکر کہا اور وفات پائے حضور نے زینب کو شجر کے قصاص میں قتل کر دیا وہ حضرت  
 کا ولیہ حضرت نے کیا جس میں صرف بنیر مالیدہ اور کجور بنی تھیں (۱۸) اسی سال عاملیہ کو حضرت کی ایک بیوی کی  
 بوجہ ایک بیوی کے ترے شہید ہوئے دوسرے جتنی معافی اسلام کا کوئی کویت گوارہ نہ کیا جس کا خون کسی طرح بند  
 بہ نہیں ہوتا تھا حضور نے صاحب دین لکھا اور کچھ پڑھ کر دم کیا وہ فوراً چھ ہو گئے (دینی شہید الامان صلوات)

(۱۹) اسی سال ہاجر بن حبشہ واپس آئے یعنی حضرت عبید بن جراح حضرت علیؓ نے بھی تھے حضور نے فرمایا کہ ان کی بیوی  
 کا بوسہ لیا اور فرمایا کہ لیکن ہجرت ہے تم کی کوئی جرح نہیں ہے، اسی سال آپ نے کربلا اور کربلا کے حوام جو آپ کے  
 حضرت عبید بن جراح تھے کربلا فرمایا اور مقام حرم میں وادی فرمایا حضرت عبید بن جراح آپ کی ازواج میں وفات  
 پائی سترہ برس اور عجیب بات کہ سرور ہی میں وفات پائی اور یہ میں مدفون ہوئے آپ حضرت خالد کی بیوی کا  
 غصہ۔ (فردک) جب واپس ہو رہے تھے تو وادی القریٰ میں حدک کے بیوی نے مسلمانوں پر تیرا از شریک  
 کیا ان کا بھی عاصیہ کیا لیکن انہوں نے بھی شریک والوں کی شرط پر صلح کی۔

عمرہ حدیبیہ ذیقعدہ ۱۱ھ اپریل ۶۳۰ء صلح حدیبیہ کی شرط کے مطابق ذیقعدہ ۱۱ھ

ذاتِ محکم کو ساتھ لے کر عہد کے لئے کر کو تشریف لے گئے قریشی باہر نکل گئے تین دن تک حرم میں رہ کر عہد و طہوان کر کے مدینہ واپس آئے۔

(۷۸) صحیح بخاری میں ہے کہ اس عہد عالم نے بادشاہوں کے نام جب خط لکھ کر روانہ کئے تو ایک خط قریشی بن عمر و عثمانی بادشاہ کے نام حارث بن ابی لہب کے ہاتھ بھیجا جس نے ان کو قتل کر ڈالا جس کی اطلاع سن کر وہ میں ان کے قتل

کے لئے یمن کی طرف کوچ کر دینے سے باز نہ آئے۔ قریشی حارث بن ابی لہب کا امیر لڑا کہ اور فرمایا کہ اگر وہ شہید ہو جائیں تو جو عہد کن اونی کا تھا اس عہد میں ہوں یا ورنہ وہ بھی شہادت پائیں اور عہد عثمانی نے اس کی خبر پا کر مقابلہ کے لئے تقریباً ایک لاکھ فوج بھیجی اس زمانہ میں ہر قبیلہ روم مقام ہاب میں جو شام کی سرزمین بلقان میں واقع ہے ایک لاکھ فوج کے ساتھ خیر زئی تھا اس لئے عسائی کی امداد کے لئے اپنے بھتیجی امیر اور کومہ فوج کے بھیجا مسلمان جب ان حدود میں پہنچے تو ایک

گھوڑے کے پاس جس کا نام عود تھا قوسوں سے پھینکے وہیں مقابلہ ہوا حضرت زید بن حارثہ نے اس میں شہید ہو گئے اس کے بعد کوفہ میں ابی طالب نے قتل اپنے ہاتھ میں لیا یہ بھی دشمنوں سے جو ہو کر گر پڑے ان کے سپہر تقریباً ستر سو تھے اور سب اپنے کے گھر پر پہنچے پشت کی طرف ایک ہی نہ تھا۔ ان کی شہادت کے بعد عبد اللہ بن رواحہ آئیں ہوئے اور انہوں نے بھی شہادت

پائی آخر میں خالد بن ولید نے قتل جمالہ اس کے ساتھ لڑے کے ساتھ لڑے کے ساتھ لڑے ان کے ہاتھوں میں تو اس روز انہوں نے اپنے ہاتھ میں ہمارے کا کمال شہوت دیا۔ دشمنوں کی اس قدر کثرت اور زبردست طاقت کے مقابلے میں بڑی شہنشاہ کے ساتھ لڑتے نہ تھے اور پیچھے ہٹتے اپنے پوری فوج کو نہایت غولی کے ساتھ دھڑلہ بھاگتے سے باہر نکل لائے کہ کیا یہ مسلمان شہید ہوئے تھے یہ مقابلہ کی کوئی صورت تھی اس لئے مدینہ واپس چلے آئے آنحضرت کو یہ

خبر کی صداقت کا بہت قلق ہوا۔ **سیدنا زید بن حارثہ**۔ آپ کے آقا و کردہ غلام تھے جنہوں نے آزادی کے

بعد بھی آپ باپ بھائی بن کر رہ گئے کے ساتھ جانا حضرت کی محبت و خدمت کے وجہ سے ہرگز گوارا نہ کیا تھا اور جنہوں کو اسلام پہنچا اور ان پر لیک گئی کہ کچھ عہد کو سخت بکریہ نہ تھے اور حضرت کو اس سانچے کی اطلاع دیو جو جی پہلے ہی ہو گئی تھی

حضرت نے بڑی شان میں عہد معاہدہ کیا اور سب کو سزا دی۔

ان کا دستاویز تین ہزار دو سو تھے  
یہ ملاحمت نہ ہو گا ان کی زبانوں میں  
ہمارے ساتھی کہیں جو ہو گئی چشم سے ان کی  
مگر ہر کو کو کیا تھا خدا ان سے ہے  
کھینچتی تھیں کشت ہزار آ دو ہوں گے  
بہت سے ان کے شہداء پریشان چار سو ہو گئے  
یہ مسلمان الفت فارغ تمام و بھو ہو گئے  
کے سب کو چھوڑ کر دیکھا تھے چشم خیر نے

سیدنا امام احمدؒ یہ حضرت زین العابدینؑ کے ہونے سے پہلے ہی پیدا ہوئے تھے۔ حضرت زینؑ کی بیوی نے اپنے بچے کو ایک سال تک دیکھا۔ حضرت زینؑ کی بیوی نے اپنے بچے کو ایک سال تک دیکھا۔ حضرت زینؑ کی بیوی نے اپنے بچے کو ایک سال تک دیکھا۔ حضرت زینؑ کی بیوی نے اپنے بچے کو ایک سال تک دیکھا۔

وہ امام احمدؒ کہ منظور رسول اللہ صفا	وہ کہ حال تھا جسے ہر کار مصطفیٰ
کس قدر خوش بخت تھا کس درج معبود ازل	مصطفیٰ اس پر نازل اور نشا مصطفیٰ
کون تھا اہم پایہ سبط رسول مختار	کون تھا سرمایہ ناز دیار مصطفیٰ
اسے زمیں وہ بھول کیا بھولے تھے کون ہیں	جن کی محبت حق نشانی تو بہار مصطفیٰ
اسے فلک بانی نہ گردش تھے تھے کیا دکان	تھا موجود جس سے عہد نور بار مصطفیٰ

دہائے آکاؤں اور غلاموں کی داستانیں تو بہت سی ہیں کیا اس کا احوال غلام کی اس داستان بھی نہیں سنی ہے؟

## «نوائے باب» ہفتیم فتح مکہ تا وصال کی آمد

۱۰ رمضان ۱۰ شیعہ ہجری ۱۰

صلح حدیبیہ کے بعد خواہ مخواہ انھیں مکہ کی طرف بھیج دیا گیا۔ انھیں مکہ کی طرف بھیج دیا گیا۔ انھیں مکہ کی طرف بھیج دیا گیا۔ انھیں مکہ کی طرف بھیج دیا گیا۔ انھیں مکہ کی طرف بھیج دیا گیا۔

قریش نے انھیں اپنی غلطی سے دل میں خوفزدہ ہوئے ان کو یقین ہو گیا کہ مسلمان معاہدہ کے مطابق انھیں مکہ کی آمد ضرور کریں گے جنگ کی دہلیز یہ صورت تھی کہ صلح کے دن قریش کے لئے فراغت حاصل کی جاتی تھی۔ انھیں مکہ کی آمد ضرور کریں گے جنگ کی دہلیز یہ صورت تھی کہ صلح کے دن قریش کے لئے فراغت حاصل کی جاتی تھی۔

میں بھی اس کے ساتھ ہو کر تہذیب کر رہی لیکن سرور عالم اس پر راضی نہیں ہوئے اور وہ ناکام ہو کر واپس گئے  
 سلطان کو تیار کیا کہ حکم آئے میں نے مسلمانوں کو مل کر کی تیار کیا کہ حکم باور اختیار کر لی کہ قریش کو اس کی  
 خبر پہنچے پہلے ایک ایسا مطالب بن اعلیٰ بلتہ نے قریش کو اس کی اطلاع دینے کے لئے ایک خط کی صورت  
 کے لکھ کر روانہ کیا آنحضرت کو اس کا حکم پہنچا وہ عورت راستہ سے واپس لائی گئی اور اس کے پاس سے وہ  
 خط برآ کر دیکھا۔ مخاطب ایک بزرگ کا بی ادراہل بد مذہب سے تھے ان کی اس حرکت سے سب کو حیرت مانی  
 حضرت نے غصے سے جوش میں آکر کہا کہ ایسا خط لکھ کر دیکھ کر اس منافق کی گردن اڑا دوں مھنڈ مرنے  
 والا ہے کہ اسے نظر آہل بدر کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر چکا ہے اس کے بعد مخاطب سے اس کی وجہ دریافت  
 کی انہوں نے کہا کہ میں چھ مہینے سے قریب اس خط میں نے چاہا کہ اہل مکہ پر ایک احسان کر دوں تاکہ

وہ انکو نصرت پہنچائیں رحمت عالم نے اس مرد کو قبول فرمایا  
 اسلامی فوج کی روانگی اور رمضان میں مصلحتی یہ جو یہی مصلحت کو حضور دس ہزار صحابہ کے ساتھ  
 روانہ ہوئے اور مکہ کے قریب پیچھڑکے مقام مر اظہر ان میں قیام فرمایا۔ قریش کو کوئی اطلاع نہ پہنچی کہ اس عہد  
 شکنی کے بدلہ میں سلطان ان کے ساتھ کیا کریں گے۔ جب یہ حقیقت ان کے سر پہ آئی اور اس کی خبر ان کے کانوں میں  
 پہنچی تو ان کے دقت ابو سفیان مع دیگر سرداروں کے اس کی تحقیق کے لئے مکہ سے نکلے دیکھ کر سارے بیابان میں ہڑت  
 اگ روئے ہوا کہ وہی ہی آدمی نظر آئے ہیں۔ حضور کے چچا حضرت عباس کا دل اپنی قوم کے لئے نہیں تھا وہ چپا  
 تھے کسی صورت سے وہ مسلمان ہو جائے ورنہ کل جہنم قتل پہ فوج کو بڑھ چکے کہ تو اس کا نشان مٹ جائے گا۔  
 اسی خیال سے رات کو وہ آنحضرت کے خیمہ دلدل پہ چڑھ کر مکہ کی طرف گئے راستہ میں ابو سفیان سے ملاقات ہو کر انکو

اپنے چچے بھائی اور بیوی کے ساتھ حضور کے پاس لائے کہ ان کے لئے امان مانگ لیں  
 یہ خبر سن کر دشمن نے حضور کے کمر کی باریش ابو سفیان سے بڑا دشمن اسلام تھا کہ وہ مسلمانوں کو ستاتے رہے  
 پھر حضرت کے بعد بار بار وہیں لے کر مدینہ پہنچاؤں کی سارے مسلمان ان کے خون کے پیرا سے تھے حضرت عباس شہید  
 ان کو آنحضرت کے پاس لایے تھے تو حضرت نے فرماتے راستہ ہی میں دیکھ کر پہچان لیا پھر ان کے ساتھ ہی مدینہ آئے  
 میں پہنچے اور کہنے لگے کہ اب حکم دیجئے کہ اس دشمن کا سر اٹھا دوں آنحضرت نے ان کو روکا اور ابو سفیان کو امانی کر  
 حضرت عباس کے ساتھ ان کو امان دے دیا انہیں کے خیمہ میں رہے اور ان کو آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام  
 لائے آنحضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ ابو سفیان فرزند آدمی ہیں انکو کوئی امتیاز عطا فرمایا جائے تو ہرگز ہے

ہو چڑھا کر کیا جو شخص خدا کو یہ ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اس کو ایمان ہے یہ جو ایسے کلمہ کا وارث  
ہند کرے گا اس کو بھی ایمان ہے رات میں بھی جو شخص ایسی تلواریں میں رکھے گا ہم اسے ایمان لوں گے۔

ابو سفیان اس بات سے بہت خوش ہوئے کہ ان کے گھرانے سے ان کا گھر کعبہ کے رابر کر دیا گیا۔ انوں نے مکہ میں  
جا کر اعلان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لشکر لے کر آئے ہیں کہ ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے اگر جان کی امان چاہتے  
ہو تو کعبہ یا مسجد کے گھر میں پناہ لو یا اپنے اپنے دروازہ بند کر لو اور تلواریں میان میں رکھ لو۔

خلاق بیہوش ہونے لگا کہ اس کی آواز اور گستاخی اور رسول اللہ کا علم و حقوق۔ ان کا لانا و علامتیں نے یوں غم فرمایا ہے

لقب ہند جب کہ حواری سے جو ہے مشہور  
اس ارادہ سے کہ ہو داخل ارباب مہجور  
دین اسلام ہے بہکے بدل و جال مقصور  
کون سے کام ہیں جن کا کہ برتا ہے ضرور  
پہلی یہ بات کہ جو شائبہ شرک سے دور  
ہوئی ان باتوں سے انکار نہیں جس کو حضور  
اس تقاضا سے ہر اک شخص کو پہنچا ہے ضرور  
یہ وہ موقع ہے کہ عاجز ہے یہاں غم و غور  
میں انہیں کچھ میں رکھی تھی کہ تھکے آنکھ کا نور  
ہم سے کیا عذاب احوال کا لیتے ہیں حضور  
گرچہ یہ بات تھی خود شیوہ الصافات دور  
لو کہے مارا کوئی بھائے تو یہ ہے کس کا حضور  
آج سے نے فرط کرم سے اسے رکھا حضور

چند تھی یہ وہ نہیں حسرم ابو سفیان  
بارگاہ نبوی میں وہ ہوئی جب حاصر  
عوض کی خدمت اقدس میں کہ لے ختم و سل  
آپ ہم پر وہ فتنوں سے جو نہایت لیں گے  
آپ نے لطف و عنایات سے ارشاد کیا  
و کوسری یہ کہ غوث کا ہے لازم اقرار  
پھر یہ ارشاد ہوا منع ہے اولاد کا قتل  
عوض کی اس نے کہ اسے شیعہ شیعہ ان رسول  
میں نے اولاد کو پالا تھا ہری محنت سے  
برسر قتل انہیں حضرت والا نے کہا  
گرچہ یہ یو و ادب تھا غلطی یہ مہربانی  
اس کی اولاد نے خود جنگ میں کی تھی بھگت  
لیکن آزاد دیا انکار تھی از سبکہ پسند

لشکر اسلام کی تباہ و توحشت اسلام کی لشکر توحشت و نشان کے ساتھ شہداء و اہل الکملہ کی کشت  
یاد آئندہ نہ کی تاکہ لکھی کہ ہم میں تو خیر سی ملحق رہو چنانچہ میرو و دو ایک حقیقت منافعوں کے جو ذکر کے بھی  
قابل نہیں ہیں بلکہ رحمت کہ میں داخل ہو گیا۔

بتوں کا استخراج واجب و اہل نزول فرما باور و مطمئن ہو گئے تو کعبہ کی طرف چلے سواریا برسات بارش



کفار پر اثر کفار نے اس ترجمہ اور ہوائی کو دیکھ کر اسلام کی طرف قدم بڑھایا اور ایک قلیل قنداد کے سوا جو یہ  
 میں اسلام لائی تمام اہل قریش اسی دن مسلمان ہو گئے چند کافر جنہوں نے خاص مجرم کے لئے قتل کر دیے گئے  
 اس کے بعد آپ نے کعبہ کی بجلی عثمان کے حوالہ کر دی جو اس تک انہیں کی منل میں چلی آئی ہے۔ فتح مکہ زار سابق  
 اور ابجد کے درمیان ایک حد فاصل ہے لیونکہ قریش اہل عرب کی نگاہ میں مذہبی بیٹھا تھے بہت سے قبائل کا راجان ہام  
 کی طرف پوچھا تھا مکہ وہ ہی وجہ سے رکے ہوئے تھے کہ وہیں قریش کیا کرتے ہیں اس لئے قریش کا اسلام لانا کو باہام عرب  
 میں شرک اور بت پرستی کا خاتمہ تھا کعبہ کے نبیوں کے ٹوٹنے کے ساتھ ہی عرب کے سارے بت خاک میں مل گئے۔

میں سے لے جا بدو: جہان کا شاکستہ [ ] شہد کی جو موت و دو قوم کی حیا  
 شہر کی فتنوں و فافروغ شش چاہتے [ ] تہارسی صوبے پر ضیا جبین کا گنا  
 کو اکب بقا ہو تم، جہاں اندھیری را [ ]  
 یہ حکیمہ یہ نظیرے صراف و حکامات میں [ ] کہ فرقہ ہے تہارسی اور عوام کی حالت میں  
 تمہارا اعتبار ہے دوام میں ثبات میں [ ] جدا ہو گائناات سے تو جو اس کی ذات میں  
 بھٹانے جس کی ذات کو وہ اک خدا کی ذات [ ]  
 بجا ہوں کے بازوئے فلک گئی عجیب ہیں [ ] بہادروں کے بھلنے تیغ زن عجیب ہیں  
 یہ جسم ہائے نو پچکال وہے کفن عجیب ہیں [ ] بجا بدو شہید کے پاکیجن عجیب ہیں  
 حیات اگر حیات ہے، تو موت بھی حیات ہے [ ]  
 تر کو اے دے اگر کوئی زیادہ ہو تو مگر ہی [ ] کھیر دے اناج اگر تو فصل ہو ہری بھی  
 چھٹیں جو چند دایاں تو ہو غنودخت کی [ ] گئیں جو چند گردنیں تو قوم کی ہو زندگی  
 لہو جو ہے شہید کا وہ قوم کی زکوٰۃ ہے [ ]  
 بلا میں جن کی قوم نے نہیں وہ شہوار ہو [ ] نہیں وہ سر فرسش ہو نہیں وہ جاننا ہو  
 نہیں دفاع و احترام دین کے ذمہ دار ہو [ ] جو تم نہ ہو تو امن کی بنا نہ استوار ہو  
 تہارسی تیغ فتن میں نظام کا گنا [ ]

جنگ (۱۳۱) تمہین  
 شوال ۱۳۱۱ ہجری



<p>ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں          جہاں سینکڑوں کارواں اور بھی ہیں          چھین اور بھی اشتیاس اور بھی ہیں          مقامات آگ و فغاں اور بھی ہیں          ترے سامنے آسمان اور بھی ہیں          کہ تیسے زمان و مکاں اور بھی ہیں</p>	<p>سزا دل سے لگے جہاں اور بھی ہیں          عشق زندگی سے نہیں چھٹا نہیں          قناعت ذکر عالم رنگ و بو پر          اگر کھو گیا ان شمعین کو کیا غم          تو تاب ہے ہے پرواز ہے کام تیسرا          اسی روز و شب میں اچھ کو مدد جا</p>
---	---

لے مکہ کے لیے بھی تھیں اور پہلان کے قابل ہو چکا اور طائف کے دریاں آگ اور فغاں تھے اور سرشت سے مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو کر آئے ملک بن حوث ان سب کا سر سالار تھا۔ آنحضرت کو جب خبر ملی تو بھی پڑا کوئی کرکھے سے مقابلے کے لیے نکلے اسلامی فوج کی تعداد اس وقت بارہ ہزار تھی اور بارہ سالان بھی داخل تھا بھائی جو ہمیشہ غوری تعداد سے بڑی بڑی فوجوں پر غالب آجاتا کرتے تھے ابھی اس کثرت اور شوکت کو دیکھا کہ کہنے لگے کہ اس چارے اور کون غالب آسکتا ہے ان کی یہ بات درگاہ الہی میں تابندہ ہوئی پہلے ہی تو میں سب تمہیں نے تیرا ہی شہر و ملک کی تمام مسلمان درجہ برہم ہو گئے اور سب کے پاؤں اکٹھے گئے حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ چند افراد میدان میں رہ گئے۔ اس موقع پر آپ اپنے خیر سے انکار کرتے اور ہمایہ فرمودے کہ: انا انجی کا گنبد

اننا بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرے۔ یہی ہی ہوں اس میں کوئی شک نہیں میں سب مدد مطلب کی اولاد ہوں۔ آئیے یہ دیکھ کر حضرت عباسؓ سے جو بلند آواز تھے فرمایا کہ لوگوں کو بجا روانہ کیا اور مدد کے لیے پلٹے جب ان کی تعداد آٹھ سو گئی تو انہوں نے گھار پر تل کر کیا پھر پیر مسلمان بھی آگئے اور وہ بھی جملہ آدمیوں کے چند گھنٹوں میں دشمنوں نے شک فاش کھائی مسلمانوں کو فحیت میں چھ ہزار غریب اور بچے جو تین ہزار اونٹ چار سو گھوڑے اور چار سو گھوڑے اور چار سو گھوڑے قرآن مجید میں اس واقعہ کا ذکر سورہ توہیم سورہ صافات میں ہے۔ اللہ نے جسے چاہا وہی ہے۔

کی اور جن کے دل میں حبیب کو ابھی کثرت پر لا تھا۔ حالانکہ وہ کچھ کام نہ آئی اور زمین اور آسمان کی دوست کے ہمارے اور ہمارے ہوئی اور نہ پھر پھر کھائے پھر اللہ نے اپنے رسول اور مسلمانوں پر بھی نازل کی اور وہ لوگوں میں انار پر جبکہ ہم نے نہیں کھایا اور کافروں کو سزا دی اور کافروں کو ہلاک کیا ہے۔ (سورہ قوہ)

جو اذن مسلمان پہنچتے ہیں انکسبت کھانے کے بعد جہان کے کچھ لوگ آنحضرت کی خدمت میں ہر مسلمان

ہوئے اور کچھ کما کر یا رسول اللہ ﷺ آپ کے رشتہ دار اور رشتہ مند ہیں آپ کی وادی والدہ علیہ السلام ہی کی تھیں  
 تھیں اگر کوئی سب سے پہلے ان میں سے کسی نے ہمارے خاندان میں دوہرایا ہو تو ہم کو  
 ان سے بہت کچھ امید ہے جو ان اور آپ کی دولت سے ہم ان سے بھی زیادہ کوئی رکھتے ہیں جو خود میں اس جنگ میں  
 گرفتار ہوئی ہیں ان میں سے بہت سی آپ کی مخالف ہیں اور یہ بھی ہیں

**شہادت کرم** | آپ نے فرمایا کہ گویا اپنی مال زیادہ و عزیز ہے یا خیال۔ ان لوگوں نے کہا ان دونوں میں سے ہم  
 اپنے خیال کو ترجیح دیتے ہیں فرمایا کہ میرے اور محمدی عبد المطلب کے حصے میں جس قدر ہے اسے خیال ہے اس میں  
 تم کو واپس کروں گا لیکن میرے کہہ کر حق میں تم کی نجات و رخصت ہوں اس وقت تم لوگ ہجرت کے سامنے  
 میرا واسطہ دلا کر مسلمانوں سے پہلے عیال کو مال کو انہوں نے اسیا ہی کیا۔ آنحضرت نے سب سے پہلے عیال کیا کہ  
 عبد المطلب کی اولاد میں جس قدر رہتا ہے ہائی ہے یہ انکو میں نے ملو بخیر ان کو سارے عیال ہوں گے کہ جس قدر  
 ان کے اہل و عیال ہمارے حصہ میں آئے ہیں وہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیا اس طرح بہ ہوازن کو ان کے لئے  
 عیال و واپس مل گئے۔ مال غنیمت میں سے زیادہ تو بھلا کھوڑنے و رسا و قریش کو جو نے مسلمان ہوئے تھے یا بعد  
 یثرب کے لئے عطا فرمایا اس پر مدینہ کے بعض انصار کو مل ہوا انہوں نے آپ میں کہا کہ آنحضرت نے اپنی قوم کو تمام  
 مال تقسیم کر دیا اور ہم کو خیر و رحم رکھا حالانکہ خود قریش ہماری نواہل میں سے مطلوب ہوئے۔

**آپ خطبہ نبوی** | یہ مقال و قادیسی | آنحضرت نے جب اس کا چرخا سنا تو انصار کو جھک کر کہے پتھا اگر تم  
 لوگوں نے یہ کیا جا انصار نے جواب دیا کہ ہمارے بعض بھائیوں نے جنگ اس قسم کی باتیں کہیں لیکن سربراہ ہر وہ  
 لوگوں میں سے کسی نے نہیں کہا اور نہ کھلا خیال ہے آپ نے ان کو مخاطب کر کے کہا کہ۔

کیا یہ جمع نہیں ہے کہ تم لوگ گمراہ تھے اللہ تعالیٰ نے میری ہدایت  
 تم کو ہدایت عطا فرمائی۔ تم لوگ باہم لڑتے تھے میرے ذریعہ سے تم  
 نے اتفاق پیدا ہوا تم نادار تھے میرے دم سے اللہ نے تم کو  
 غنی کیا۔ اللہ ہر برائی پر گھٹے جانتے تھے کہ جنگ اللہ کا اور اس کے رسول کا احسان بہت

بڑا ہے ہر کہنے فرمایا۔ میں تم کو جواب دے سکتے ہو کہ ساری دنیا نے تم کو قبول کیا اور تم نے میری تلقین  
 کی جس سے تم چھوڑ دیا اور میں نے تمہارے دل کو تمہارے غلام نے تسخیر کر دیا۔ اور میں تمہاری ان سب باتوں کی

کروں گا اسے جماعت انصار کی قائم کر دینا نہیں کر لوگ ادب اور کوی ایک جہاں اور تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے چلو۔ یہ تقریر مکر انصار روڑے اور آسٹونوں سے ان کی ڈاڑھیاں توڑ گئیں پھر آپ نے انکو بھگایا کہ یہ لوگ ابھی تازہ کھان ہیں ناہین قلوب کے خیال سے ان کو زیادہ مال دیا گیا ہے اس سے یہ نہ بھوک ان کا حق زیادہ ہے ایک طرف دشمنوں پر یہ کہہ کر ان کو شکست ہو رہی تھی دوسری طرف خود اپنے گھر کا یہ حال تھا

<p>گھر میں کوئی گنیز نہ کوئی سلام تھا جہاں کے سینے کا جو دن رات کام تھا گو نوز سے بھر اٹھا مگر نیل خام تھا بھاڑ کا شغلہ بھی جو ہر صبح و شام تھا یہ بھی کچھ اتفاق کہ واں اذین عام تھا حیدر نے ان کے منہ سے کہا جو پیام تھا جن کا کہ صفحہ نبوی پر قسٹام تھا ہر حیدر اس میں خاص مجھے اتنا م تھا نہیں ان کا ذمہ دار ہوں میرا یہ کام تھا جن کو کہ بھوک پیاس سے سونا حرام تھا جرات نہ کر سکیں کہ ادب کا مقام تھا لوگوں کی ہر اہمیت مٹھانے زند گی</p>	<p>افلاس سے تناسف دے پاک کا یہ حال گھس گھس کی تھیں ہاتھ کی دو ٹوں پھلیاں سینہ پر شک بھگے جولاں تھیں بار بار ایٹ جاتا تھا لباس مبارک غبار سے آستینیں جناب رسول خدا کے پاس عنیت یہ تھی کہ آپ نہ کچھ منہ سے کہہ سکیں ارشاد یہ ہوا کہ عربیان بے وطن میں ان کے بند و بست فارغ نہیں ہونے جو بچھینتیں کہ اب ان پر گزرتی ہیں کچھ سے بھی زیادہ مقدم ہے اکا حق خاموش ہو کے سیدہ پاک رہ گئیں</p>
--	---

وہی اور سب اس کے بعد مقام حوران سے آپ کے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ میں وہیں جو کڑیاں کھینچ لیا اور مکہ کے ضروری انتظامات فرما کر اور عتاب بن اسید کو ساکمہ بنا کر عجاہ بن کو کیرید منورہ واپس شریف لائے دتار حج نہیں ملیدہ **اس پر کے حقوق و اھانت** حکام کہ عتاب بن اسید سے امیر حج بنکر ہوا اور سیانوں کو باقاعدہ حج کرایا ۱۱۴۱ھ کی سال میں حیدر بنی صفو کی صاحبزادی حضرت زینب کا انتقال ہوا ۱۱۴۲ھ کی سال مارچ طیسے اس کے صاحبزادے ابراہیم پیدا ہوئے چھ سے آٹھویں صحت تھی مگر وہ سال بھر سے زائد زندہ نہ ہو سکے (۱۱۴۲ھ) حجاز حرام ہوا ۱۱۴۲ھ بخون کی سزا لیا گیا تھا ناٹال ہوا وغیرہ



بڑے صحابہ اور اہل کرم و دینداروں کا ہر حضرت کلمہ کی کوشش ہے اس وقت کہ اس زمانہ میں نہ ہوا۔  
 انحضرت کے بعد میں اس ملک کو دیکھ کر کسی کی خداوندی توحید میں ہر لمحہ اور ہر لمحہ اس کی جوہریت سے ہر منزل کے  
 پاس ہر روشنی کی طرف سے پہنچ کر اس کی عبادت کی مقابلہ کے لئے جیسا آیا۔ ایسا کہ اس کی عبادت کی اور ہر جہ  
 دنیا منظر رکھ کر ہر بار اٹھا دوں گے کہ شہر کی آئے انہوں نے کسی جہیز پر صلیبی کی دوسرے لجنہ کی کامیں اکید تفسیر کا باجگزار  
 اور اسلام کا دشمن تھا حضرت خالد کو چار ٹکڑوں کے ساتھ اس کے مقابلہ کے لئے بھیجا وہ گرفتار ہو کر آیا انحضرت نے  
 اس کی جان بخشی کی اس نے جو یہ دینا منظور کیا۔ دین دن تک وہاں قیام نہ کیا اس کے بعد دیر نہ ہو کہ وہاں قسطنطین لائے  
 بھی سب آفریں ہو وہ تھا۔ وہ کسی پروردگار کے چنے کی زبان پر ہی نزلہ تھا

طَلَعَ الْبُكْرُ عَلَيْنَا فَمَا نَكُنْ إِلَّا رَاغِبِينَ ۝ وَجِبَ الْفُكْرُ عَلَيْنَا فَمَا نَكُنْ إِلَّا رَاغِبِينَ

یہ حضور اور انجمنات کے یہاں تار ساقیوں کی زبانہ دوزخ نشینوں کا ایک مختصر ذکر تھا جو ہم دین کے لئے  
 سنا۔ وہاں ہر وہم اور عبادت کی وہ دینی کی وجہ سے کہیں۔ آہ آہ آج مسلمان اس سے کتنا دور ہے؟

ہر دور زمانہ کی منزل سے ہر دور کی بھی دیکھ  
 سے ہی ساغر ہمارے آج ناداری بھی دیکھ  
 ایسا آزاد بھی دیکھ ان کی گرفتاری بھی دیکھ  
 جگہ سے میں ہر مہین کی ہفت روزہ بھی دیکھ  
 اور بسے مسلمانوں کی مسلم آزادی بھی دیکھ  
 لایٹ مرحوم کی آئینہ روزہ بھی دیکھ  
 اہل عربیت ہر زبان کی زبان گفتاری بھی دیکھ  
 اور جو ہے آئینہ تفسیر ان کی خدا داری بھی دیکھ  
 سادگی مسلم کی دیکھ اور اس کی عبادت بھی دیکھ  
 شورش امر و نہی جو سرود و دوشور

خدا نے دیکھ اور ان کی برق و فہار بھی دیکھ  
 دیکھ کہ کون کون کی پرہیز کرتے تھے گھر  
 فرقہ آرائی کی زنجیروں میں ہیں مسلم  
 دیکھ جو میں شکستہ رشہ سبب سبب  
 کاغذوں کی کلم آہنی کا بھی نظارہ کر  
 لائش کتاب عادت کا تاشائی بھی ہو  
 جس کو کہنے آتے تھے صوفی کلم سے کسب  
 ان فانی بھی دیکھ آئینہ دلوں کی... تو  
 تاک کہ دیکھ ترکہ اس کے خلاف کی قبا  
 صوفی آئینہ سب دیکھ اور غما میں شہرہ

بہشت کے سفر و افہامات اسی حال آئینہ تعلیم نازل ہوئی یعنی حضور نے جہنم ازواج کی طرف  
 کی ہر ہر شہرہ کو... ہر ہر شہرہ کے نہ کھانے کی قسم کھالی جس پر یہ تہنہ لال ہوئی اسے بنی ہر ہر

و انھیں اعلیٰ حضرت کے شاگرد ہیں ان کی دل سے کچھ نہیں ہلکا تھا انہیں ہلکا تھا لاکھوں روپیہ کا سالانہ اور نقد مال غنیمت میں ان کا حصہ سب غریبوں کا اور اہل فقر و فاقہ کے لئے تھا اہلیت نبوت میں عزت اور زندگی ہی تھی حضرت کا وارث رئیس زادیاں تھیں اس لئے ان کے لئے حضرت سے مال و دولت کا مطالبہ کیا حضرت کو یہ پتہ نہ آیا اور آپ نے حضرت کے بلاخانہ پر کوثر یعنی اختیار کر لی جس کو ۲۸ دن ہو گئے صحابہ حضرت کی کلیف سے غم کی تصویر تھے آخر حضرت عسکری نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا یہاں پہنچے مٹی فقیر حضرت نے ہاتھ پیچ کر دھوا کیا حضرت کا حکم ہو تو ان حضرات کا سرے آؤں میں ان کی شفا رشتہ دیگر دکنات آپ کو اجازت ملی دیکھا حضرت ایک چارباہی پر اس کام فرمایا یہی ایک کونہ میں ایک ٹھیکہ جو بے چہرت میں خشک شکر و نمک رہا ہے اور بدن مبارک پر چائی کے نشان بر گئے تھے انہار کے منہ میں فرمایا گیا تم اس کو پتہ نہ پکارتے ہو کہ قیصر و کسری دیا گو حاصل کریں اور ہم آخرت کو

کافر ہے سلطان تو دشمنی نہ فقیر می	مومن ہے تو کر تے فقیر می میں بھی شامی
کافر ہے و شمشیر ہر کر تے بھروسہ	مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑ تے بہاوی
کافر ہے تو بے تابع نقد بر مسلمان	مومن ہے تو وہ آپ سے نقدہ آئیں

اس کے لئے حضرت عسکری نے دریافت کیا کیا آپ نے اپنی ازواج و مطہرات کو طلاق دے رکھا ہے۔ حضرت نے فرمایا نہیں اس پر حضرت عسکری نے باؤا بلند فرمایا کہ اس کے بعد آئینہ فقیر نازل ہوئی جس میں حکم تھا کہ آپ کی بیویوں میں سے جو خدا اور رسول کو جائیں وہ آپ کے ساتھ رہیں ورنہ جہاں چاہیں مٹی چائے حضرت نے یہ آیت اور حکم سب کو پوچھا یہاں بت گئے حضرت عافانہ نے یہ پھر دیکھا ازواج حضور کی میت میں سے حضرت کو کر طلاق معافی ہوئی اور ان کا جملہ خود اور اس کا رسول ہر حال میں پسند ہے۔

چشمہ شمس حضرت عسکری نے فرمایا سلام غنا جس میں مسلمانوں کے انتہام سے حج ہوا حضرت اگرچہ خود نہیں تشریف لے گئے لیکن حضرت نے ان کو یہ دعا دی اور حضرت علی کو نقیب بنا کر جو مسلمانوں کے ہر ایک کو بھیجا فرمائی کہ اونٹ بھی ان کے ساتھ کر دینے ان لوگوں نے جاکر دعا کیا حضرت نے ان کو اپنے ساتھ لے کر لوگوں کو سکھائے اور منادی کر دی کہ آئندہ سے کوئی برہمنہ کوئی مشرک بہت اندیشہ میں داخل نہ ہو نہ سورہ ہرات کی برتانی آہستہ مناسی اور اعلان کریں کہ جو حاضرین سے حاضر ہو چکا ہے اس کی حالت تک الحمد کی پابندی کی جائے گی ورنہ جس سے کوئی گنہگار نہ نہیں ہو اسے ان کو پکار گزینے کی حالت ہے اس کے بعد ان کے رسول ان سے بری تاثیر ہو

یقیناً محکم علی سیم محبت فایح عالمی  
 سید خضر اور امنا خیلوں نے علیحدہ نماز پڑھنے کے بدلے اور باجماع کہ  
 اسلام کے خلاف سازش کرنے کے لئے ایک سجدہ تیار کر لیا اور اگر حضور کی خدمت میں عرض کی کہ ہم  
 لوگ محدور ہیں آپ ہمیں ایک بار نماز پڑھ دیں تو مقبول ہو جائے اس سے ان کا غصہ مسلمانوں  
 میں تقریباً ڈالنا تھا خدا نے ان کا پردہ جھاک کر دیا تب حضور نے مالک اور معذ بن جعدی کو بھیج کر انہیں  
 آگے گواہی۔ (ابن خلکان ص ۱۸۵) یہ منافق ابھی تک اصل حقیقت احوال کمال زندگی سے ناواقف تھے

اپنے من میں ڈوب کر باہر سے اس رخ زندگی من کی دنیا میں کی دنیا سوزنی بدعتی عشق من کی دولت بالآخر آتی ہے تو پھر جانی نہیں پانی پانی کی گرجی جھک جھک تندر کی یہ بات	تو اگر میرے انہیں بتا دیں اپنا تو بن تن کی دنیا؟ تن کی دنیا سود و سود اور خوف تن کی دولت بھاؤں ہے آتا ہے پھر جانچو ابھی کہ جب غیر کے آگے نہ من پیر از تن
---	---

ان کی یہ ساری باتیں

اسی سال سو درجہ ہوا اسی سال غیر ملکوں کے لئے جزیرہ عائد کیا گیا۔  
 بخاشی کی وفات اسی سال ۱۸ سال کی عمر میں اچھی بختی نے وفات پائی حضور کو نہ بریور و جی الطراح  
 ہوئی اور آپ نے نماز جہاد و غائب اور آ کی حضرت کی دعا فرمائی۔ اسی سال شہر دشمن اسلام عبداللہ بن

تعلیمات بیہوشی  
 خلیل انسانیت اور خیر و فلاح کا مسکن  
 وہ دانی ہے جس نے رسول مولا کے کو جھٹلے  
 جگہ شوق و سستی میں ہی اول و ہی آخر  
 حسن نیت اعمال کا مارت نیت ہے جس کی جبریت خدا و رسول کی طرقت ہے اس کی جبریت اللہ و رسول کی طر  
 ہے اور جس نے جبریت کی کج عاج کی عرض سے باذیالکمانے کے لئے تو اسی جبریت اس کے لئے ہے جس کی اکی نیت کی اختیار

میں کی امتاعت خدا اس بندے کو یاد کرے جس نے میری باتوں کو سنا اور دوسروں کو پوچھا دیا رسول (ص ۱۳)  
 اسلام کی مبادی بارخ باتوں پر ہے کوئی سمجھ نہیں سوا خدا کے خدا کے رسول ہیں نماز روزہ حج زکوٰۃ  
 (بخاری مسلم) کائنات اطاعت میں چیر کھائیں نے حکم دیا اس پر عمل کرو جس چیز سے روکار ک جاؤ کیونکہ  
 اس سے پہلے لوگ اپنے نبیوں سے اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہو گئے (بخاری مسلم ص ۱۸۵) دین کیسے ہے؟ دین نام  
 ہے اللہ کی کتاب دین کے رسول خدا کے اسلام اور عام مسلمانوں سے خیر خواہی کرنے کا دوسم (۶) جس نے جہاد  
 دین میں کوئی بات ایسی بھائی کی جو اس میں نہیں ہے وہ مرد و ستہ (بخاری ص ۱۸۵) مشکوٰۃ و مشکوٰۃ

مسلک کی اختیار کرو (دستار کی زندگی) (۱۸) اختیار کیا اسلام (۱۹) کی نے اسلام کی ہوئی ہے کہ حصولِ ایمان کو لوگوں کو  
 نزدیک (۱۹) تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد (۲۰) کے اور تمام لوگوں سے  
 (۲۱) اور محبوب دین جہاں (بخاری) (۲۲) تم میں کوئی مومن نہ ہو گا جب تک اپنے بھائی کے لئے نہ پسند کرے  
 جو اپنے لئے پسند کرے (بخاری) (۲۳) جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ نیک بات کہے  
 اور نہ خاموش رہے (بخاری و مسلم) (۲۴) جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ ہر مومن کی عزت  
 کرے (بخاری و مسلم) جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ اپنے ایمان کی عزت کرے (بخاری  
 و مسلم) (۲۵) ایک مسلمان نے حضور سے نصیحت طلب کی فرمایا حضرت دیکھ کر (بخاری) (۲۶) خدا نے ہر چیز پر شفقت  
 واجب کی ایمانک کہ ذرا گود تو اس پر بھی شفقت کرو (بخاری) (۲۷) خدا نے ذرا دہ بھائی کو بھی سے مثلاً لوگوں  
 کا خائن حسنی اخلاق والا ہے۔ (بخاری) (۲۸) ابھو گیا دھو تو جو چاہے کہ (بخاری) (۲۹) خیر ایمان کی شرف ہے  
 (بخاری) (۳۰) کہ اللہ پر ایمان لایا اور ہر چیز پر (مسلم) (۳۱) اگر گور و زے رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور  
 صلوات کو حلال اور حرام کو حرام کرنا ہے تو تو نبی سے (مسلم) (۳۲) انکی وہ ہے جس سے دل مطمئن ہو جائے  
 (۳۳) بدی وہ ہے جو دل میں کھٹکے پیدا کرے اگرچہ لوگ قیدی دیتے ہیں (مسند احمد) (۳۴) دنیا میں تو  
 زہد اختیار کر خدا کا محبوب بن جائے گا اور لوگوں کے پاس جو ہے اس سے بے نیاز ہو جائے لوگوں میں  
 محبوب ہو گا (ابن ماجہ) (۳۵) کسی کو نقصان نہ دینا ہے نہ اٹھانا ہے۔ (موط، امام مالک) (۳۶) دنیا  
 پر نبوت ہے معاہدہ پر شفقت ہے (بخاری) (۳۷) ہر مسلمان پر مسلمان کا دل خون اور آبرو حرام ہے (بخاری و مسلم)  
 (۳۸) جس نے اپنے بھائی کی تکلیف کو رفع کیا۔ خدا اسکی تکلیف آخرت کو رفع کرے گا (بخاری) (۳۹) جس نے اپنے  
 بھائی کی کوئی ضرورت پوری کی خدا قیامت کی ضرورتوں سے اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ بخاری (۴۰)  
 جس نے اپنے بھائی کا کوئی عیب چھپایا۔ خدا اس کے عیب دینا و آخرت میں چھپا دے گا۔ (بخاری) (۴۱)  
 جس نے علم کا راستہ اختیار کیا اس نے جنت کا راستہ اختیار کیا (بخاری) جب تک کوئی اپنے بھائی کی  
 مدد میں رہتا ہے خدا اسکی مدد میں رہتا ہے (بخاری) تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا جس کے پاس خواہشات  
 شریعت کے نتائج نہ بن جائیں (بخاری و مسلم) (۴۲) ترغیب علیہ جس نے طلب علم میں وہ بانی وہ مسید مرا  
 (بخاری) (۴۳) احادیث کو انکی ترتیب میں لکھا ہوا ہے حیرات سے بہتر ہے (مسند احمد) (۴۴) علم کا مطلب  
 کرنا ہر مسلمان پر ضرورت ہے (بخاری) (۴۵) علم کیا اور نیک کرو تو نیک ہو و نفرت نہ لانا



خشنہ کے لئے تو سکونت اختیار کرو۔ (مرد احمد) (۱۳۸) گود سے گونگ علم سمجھو۔ (مرد احمد) (۱۳۹) علم نہیں  
 اگرچہ چین میں ہو (علیہ السلام) (۱۴۰) ہیں سے بڑھ کر فقیر کی نہیں عقل سے بڑھ کر مالدار کی نہیں اور  
 وحشت سے بڑھ کر حکیم نہیں (۱۴۱) بیک بھتی بیان جاو دو تے ہیں اور عقل علم نہیں ہوتے ہیں  
 (مرد احمد) (۱۴۲) دنیا کے لئے ایسا عمل کرو گویا ہمیشہ رہو گے اور آخرت کے لئے ایسا کرو گویا کل مرد  
 گے (دارائی) (۱۴۳) علور ہمت اچان ہے (ترندی) (۱۴۴) رزق زمین کے کناروں میں تلاش کرو  
 خدا بلند امداد کو پسند دین کاموں کو ناپسند کرتا ہے (موطا امام مالک) (۱۴۵) اور کمال فطرت سے  
 لطف سے بہتر ہے (بخاری) (۱۴۶) جس نے استغفار کیا نقصان اٹھا یا جس نے مشورہ کیا مادم نہ ہوا  
 جس نے میانہ روی اختیار کی شکست نہ ہوا (ترندی) (۱۴۷) جس کا عمل آگے نہ بڑھا اس کا اس کو سب آگے  
 نہ کر سکے (ترندی) (۱۴۸) جس کے امانت نہیں اس کے ایمان نہیں جس کسے عہد نہیں اس کے دین  
 نہیں (بخاری) (۱۴۹) جس نے دیکھ کر کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے (بخاری) (۱۵۰) مجلسوں میں بائبل نہ لانا  
 ہونی چاہیے (بخاری) (۱۵۱) مشورہ طلب کرنے والا اور مشورہ چاہا ہوا امانت دار ہے (مسلم) (۱۵۲)  
 اچھا سامان ہوا ایمان سے ہے (ترندی) (۱۵۳) منافق کی علامتیں منافق کی نہیں علامتیں ہیں جب بات  
 کرنے بھوٹ بولے جب اسے گالی دے جب امانت سپرد کی جائے خیانت کرے (بخاری) (۱۵۴) مالدار  
 کا حیلہ ہمارے کرنا ظلم ہے (ابن ماجہ) (۱۵۵) مزدوروں کی مزدوری مارنا بڑے گناہوں سے ہے (ترندی)  
 (۱۵۶) جو امانت سپرد کرے اس کی امانت دید و اگرچہ اس نے خیانت کی ہو (مسلم) (۱۵۷) اخلاقی  
 پلنے ہر نیکی صبر ہے (۱۵۸) جو حق سے الگ ہو تو اس سے بچا جو حق سے برائی کرے تو اس سے  
 بچنا (۱۵۹) (ترندی) (۱۶۰) نیک راستہ بنانے والا حق اس کے کرنے والے کے چند کاری  
 (۱۶۱) تم میں سے بہتر وہ ہے جو سب سے بہتر ہے اپنے اہل خانہ کے لئے (بخاری) (۱۶۲) تم اپنے اہل  
 کے ساتھ حسن سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ سلوک کرے گی (مرد احمد) (۱۶۳) کوئی چھوٹی  
 بات تم کو نیکی سے نہ دے (مرد احمد) (۱۶۴) جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور  
 بڑوں کی عزت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے (بخاری) (۱۶۵) خدا کی لعنت ہے ایسے جس نے کسی بھائی  
 کا ہر گناہ بخاری غلام کو آزار دہن پکارنے والے کی مانند بھوکے کو کھلا دیا۔ مرنے کی خدمت کرو  
 (ترندی) (۱۶۶) ہر آدمی گھروں سے جس میں خیر ہے بڑا سلوک کیا جائے اور بیرون گھر وہ چھوٹا ہے



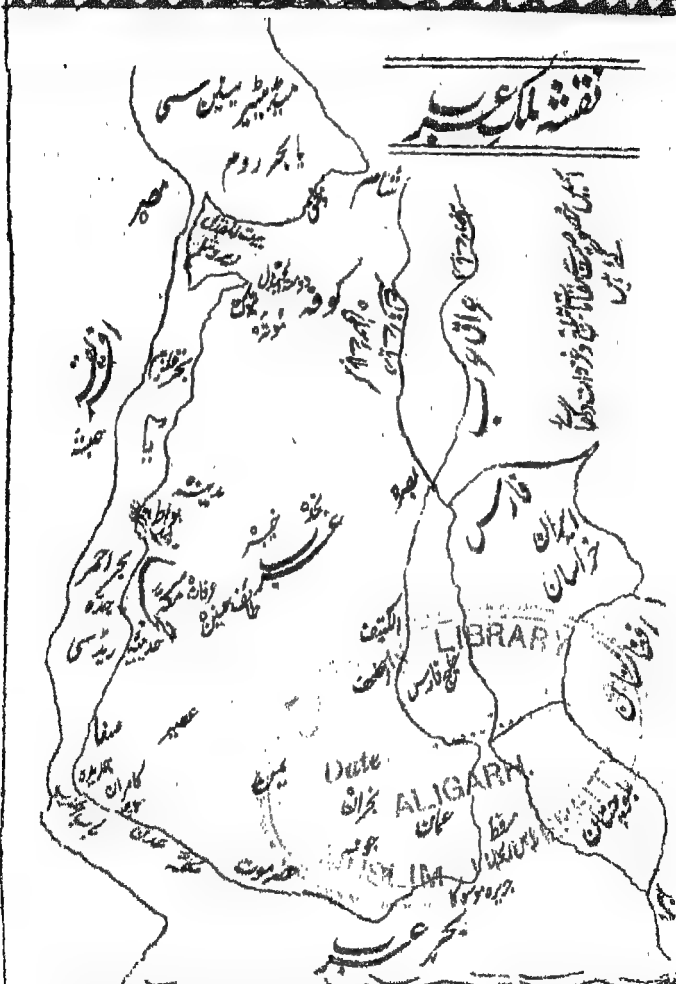
جس قدر کہ عبادت (۹۱) و مصلحتیں خدا کو جسے محبوب میں اپنا اور قطع مصلحتیں۔ بہتات (۹۲) علیٰ اہمیتوں  
 کے وارث ہیں (نزدیکی، ۹۳) بہترین شخص وہ ہے جو سب کے لئے زیادہ قطع بخش دے (جانب صغیر) (۹۵) اور  
 وہ ہے جس نے ہر اس چیز کو ترک دیا جسکو خدا نے منع کیا (بخاری، ۹۶) تو عالم بن یا سننے والا بن یا علم سے  
 محبت کرنے والا بن اور پاک بن زمین پس پاک پہچانے کا (جانب صغیر) (۹۷) دنیا مٹوں ہے اور جو اس میں ہے  
 سو احمدا کے ذکر کے اور جو اس سے فریب کرے اور عالم و متعلم (جانب صغیر) (۹۸) تو دنیا میں اس بارہ گو یا تو سادہ  
 ہے یا زار قطع کرنے والا ہے (سلم) (۱۰۰) بہترین یاد اللہ اللہ ہے (سلم) (۱۰۱) یا کسی مسئلہ و ایک ہون  
 دوسرے کے لئے ایسا ہے جیسے بنیادی اینٹوں کو ایک دوسرے سے مدد ملتی ہے (بخاری، ۱۰۲) ایمان کو  
 مٹھاس جس نے دنیا بائوں کو اختیار کیا ایمان کی مٹھاس کو پالیا (۱) سب بڑے بڑے خدا و رسول کی محبت اہل بیت  
 (۱۱) صرف خدا کے لئے محبت کرنے سے کفر میں جانا ایسا ناپسند ہو جیسے اگل میں پڑنا (بخاری کنکتاب الایمان)  
 (۱۲) محبوب الایمان مسلم بھی پالانا کھانا کھانا اور رات جب سوتے ہوں نماز میں مصروف رہنا (بخاری)  
 (۱۳) محبوب اعمال نماز اول وقت پر ہمدانی سبیل اللہ اور چھ مہر بخاری (۱۴) بہترین عمل  
 بہترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ رہے اگرچہ کم ہو (بخاری، ۱۰۶) عبادت جنت جس نے دونوں چیزوں کے  
 کے درمیان اور دونوں دونوں کے درمیان جو ہے حفاظت کی میں اس کے بنتی ہوئے گا دوسرے دیر ہوں (بخاری  
 کتاب لرقائق) (۱۰۷) تخلیم شکر کے اپنے نیچے دانے کی طرف دیکھ اپنے اوپر دانے کی طرف نہ دیکھو (بخاری  
 کتاب اتفاق) (۱۰۸) پہلو ان کوں سے پہلو ان وہ نہیں ہے جو بھار دے۔ پہلو ان وہ ہے جس نے غصے کے  
 وقت اپنے کو قابو کیا رکھا (بخاری کتاب البر) (۱۰۹) محبت کا چھل جو جس سے محبت کرے گا حشر میں اسکی رقا  
 عیب ہوگا۔ (بخاری کتاب البر) (۱۱۰) درخت لکھنے کا تو اس کے اگر کسی مسلمان نے درخت لکھا یا اس کے  
 پتے لکھے کسی انسان یا حیوان نے کھانا تو اسکو صدقہ ہے (بخاری کتاب اللع) (۱۱۱) اح اسے قرص نام  
 میرے چھوڑ دے جو قرص کی ادائیگی میں سے اچھا ہو (بخاری کتاب الاستغفار) (۱۱۲) الدار کی آبر  
 کی سالانہ کی نیا دنی سے الدار میں ہوتا مگر نفس کے غنا سے الدار ہوتا ہے (بخاری کتاب اتفاق)  
 (۱۱۳) اگر قرآن قریب سنوں کے ساتھ ہوگا (بخاری شریف) (۱۱۴) جانوروں پر غصہ نہ کر (بخاری کتاب البر) (۱۱۵)  
 کے ساتھ سلوک میں اگرچہ بخاری (۱۱۶) تقابل رشک انسان (۱۱۷) آئی قابل رشک ہیں ایک وہ  
 جسکو خدا نے مال دیا جو اوروں کے خدا کی راہ میں مسکین کو دے۔ دوسرا وہ جو کہ خدا نے مال دیا

اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا ہو۔ (بخاری ۱۱۷۱) مسلمان کا سخت ایک عہد نامہ ہے دوسرے عہد نامہ کے یہ چار جتنی ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ پکار کی عبادت کرنا۔ جہانم کے ساتھ عہد نامہ اور دعوت قبول کرنا۔  
 و مشکوٰۃ شریف (۱۱۷۱) صحبت کا ذکر (عہد کیا میں لکھوا) یہ تین تہا دوں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں  
 محبت زیادہ ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کا طریقہ بیان کرو (ترمذی شریف) اگر تم کی باتیں  
 بہت کثرت اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے وہ رحم کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر ظلم کرے  
 کثرت در حد (۱۱۷۱) مسلمان کی خدمت (غریبوں کے لئے سہی و کوشش کرنے والا) اس شخص کے  
 مانند ہے جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو بیدار رہتا ہے (مسلم ۳۴۰) محبت ترین آدمی ان میں  
 میں اللہ کے نزدیک وہ اچھا ہے جو اپنے احباب سے اچھا سلوک کرے اور بڑے میں اللہ کے نزدیک  
 وہ اچھا ہے جو اپنے ہمسائیوں سے اچھا سلوک کرے (طبرانی ۱۱۷۱) و بہترین سہلسلے (۱۱۷۱) وہ  
 سے بہتر کوئی نصیحت نہیں۔ اللہ پر ایمان لانا اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا (صحاح ابن حجر ۱۱۷۱) اسلام  
 ایمان، احسان اور قیامت حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور کی خدمت میں حاضر تھے  
 کہ ایک کسے والا آج جس کے بال پر گندہ اور کپڑے پھینکے اور ہم میں اسکو کوئی نہیں پہچانتا تھا وہ حضور  
 کے پاس سلام کر کے بیٹھ گیا اور اسلام و ایمان اور احسان و قیامت کی بابت سوال کرنے لگا حضور نے فرمایا  
 اسلام یہ ہے۔ کہ تو گواہی دے کوئی مہود نہیں سوا اللہ کے اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول اور  
 اس کے بندے ہیں اور پانچویں نمازیں قائم کر۔ رمضان کے روزے رکھ کر کوہ دے اور حج کرنا چاہیے  
 یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسولوں اس کے فرشتوں کی کتابوں جنت و دوزخ قیامت اور تقدیر کے  
 خبر و ترسب اسی کی طرف سے ہے یہ یقین رکھو (احسان) یہ ہے کہ عبادت کر گویا تو خدا کو دیکھ رہے ہو  
 اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ایسی کر کہ خدا جھک دیکھو۔ ہے (قیامت) کی بابت آپ نے فرمایا جس قدر  
 سائل کو ہے اسی قدر سوال کیے ہوئے کو ہے پھر آپ نے عبادت قیامت بیان فرمائی کہ تو دیکھو کہ  
 مائیں آقا جبریل کی بیٹی ماؤں کا وہ لڑکے یوں کے برابر ہو جائے گا اور ننگے پاؤں پھرنے والے ننگے بدن  
 رہنے والے اور جریباں جانے والے اونچی اونچی عمارتوں میں ہوں گے۔ (خلاصہ علم شریف) (۱۱۷۱)  
 مکمل بخلاق و اخلاق انسانوں کا وہ جو ہرے جس سے ساری کائنات پر اسے خاص ہوگی  
 حاصل ہے قرآن حکیم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو سب سے بڑا وصف بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ

آپ لوگوں کو ترک فیض مرکز اخلاق کی پیداوار کا فرض انجام دینے ہیں (جمعہ) حضور نے خود اپنے  
 آنے کا مقصد یہ بیان فرمایا۔ میں بھی گاہا ہوں کہ سلام اخلاق کو یا نکال کا یہ ہونا وہ (دوسری شریعت)  
 (۱۳۸) میں ہوں میں سے کمال دے دے جو اخلاق میں سنت کمال جو طریقہ (۱۳۵) ایک اور موقع پر فرمایا  
 کہ پچھا اخلاق خدا کا سب سے بڑا تحفہ ہے (۱۳۶) اس طرح ایک بابا اور ارشاد ہوا صاحب اخلاق حمیدہ  
 اپنے اخلاق سے وہ درجہ پالیتا ہے جو دن بھر رطب رکھنے والا اور رات بھر نازش پینے والا نہیں ہو سکتا  
 (دکتر اقبال) (۱۳۷) ایک دفعہ آپ کی خدمت میں وہ عورتوں کی بابت سوال ہوا ایک اخلاق علی مگر  
 نوافل کی مانند تھی دوسری بر اخلاق علی اور رات دن عبادت میں مصروف رہتی تھی لوگوں نے پچھا  
 ان میں پہلے خدمت میں کون جانیگی حضور نے فرمایا اچھے اخلاق والی (مسند رک حاکم) (۱۳۸)  
 اصول تبلیغ فرماتے سخت گیری نہ کرنا ملکہ کام کرنا۔ نفرت نہ دلانا۔ محبت پیدا کرنا خوشخبری سنانا پھیلنا  
 (وجود و رسالت کی تعلیم دینا جب مان لین تو ناز بچکانہ نہ جاتا۔) اسے بھی مان لین تو کئی تیر سال بھر میں کوٹہ  
 علی وطن ہے جو ایروں سے یکسر وہیں کے علیوں میں صرف ہوگی جب اسے بھی مان لین تو انتخاب کئے  
 سب اچھا مال نہ لینا مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا کہ خدا اور ان کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو جائے نہیں  
 (ابوداؤد ۲) (رسول کی ذمہ داری)۔ فرمایا جس نے حق باتوں کی ذمہ داری لی یہ اس  
 کے عقیقے ہونے کی ذمہ داری لینا ہوں ناز۔ زکوٰۃ۔ امانت شرمگاہ پیٹ جلال کی کمانی (زمان  
 (طبرانی اور طحاوی میں میرہ) (۱۳۹) **فرائض کی اہمیت** فرمایا اللہ نے چار فرائض عظام فرمائے  
 جس نے ان میں سے تین ادا کئے اسکو کچھ نفع نہ ہوگا چہنگ چاروں پورے نہ ہوں ناز۔ روزہ۔  
 زکوٰۃ حج (منہ امام احمد) (۱۴۰) **اشاعت اسلام** لوگوں کو سلام بھیدار کھانا کھلاؤ اور سب داری  
 کو ملاؤ اور لوگ سوتے ہوں تو ناز ادا کرو (دیکھاری) (۱۴۱) **صلوات علیہما** تمہارے چھوٹوں اور  
 مالوں کی طرف گاہ کرے گا وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا (مسلم ابن ابی ہریرہ) (۱۴۲)۔  
 خدمت کبریا حضرت مزاج اور رنگ جیسی ہے زخاری عن عازرہ (۱۴۳) (یا) جس نے سنانے  
 کے لئے دیکھا خدا اسکو سنانا دے گا اور جو دیکھا دے کے لئے کرے گا اسکی اجرت دیکھا ہوگا (دیکھاری و سلم)  
 جند بنی عبد اللہ (۱۴۴) **بڑا انکسار** سب سے بڑا انکسار خدا سے یہ گمانی کرنا ہے (ابن ماجہ عن  
 ابی ہریرہ) (۱۴۵) **دل کی سختی** تم لوگ بلا کر خدا کے زیادہ بات نہ کیا کرو کیونکہ اس سے دل سخت

محت ہوئے ہیں اور سب سے زیادہ خدا سے دور سخت دل ہے (ترندی) (۱۳۷) قیل و قال کی  
میاخت خدا نے پیراؤں کی نافرمانی اور مکینوں کا زندہ درگور کرنا ان کا خدا پر کرا اور قیل و قال و کثرت  
سوال کو لازم کیا ہے (بخاری و مسلم) اہل جنہو بہ شعبہ (۱۳۸) دین تو نبی شخص پر نہ ترین شخص درجہ کے ہی ملے  
وہ ہے جس کو لوگ اس کے غش کی وجہ سے ترک کر دیں وہ بخاری و مسلم (۱۳۹) جس پر روزی و زح حرام ہے  
قریب نرم آسان اور رحمت شعل شخص پر روزی حرام ہے (ترندی عن ابن عساکر) (۱۴۰) بھوکا اور سرج پا جو  
پتہ کو لٹا ہے خدا اسکو صدیقین میں لکھا کرتا ہے اور جو بھوکا ہوتا ہے اسکا دل سیاہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ  
کا ذہن میں کھلے لیا جاتا ہے (مولانا امام مالک) (۱۴۱) جھوٹ کی ایک شاخ آدمی کے لئے جھوٹ بانی ہے  
کہ جو سنے اسکو بیان کر دیا کہ اگر تپ سج ہو تو علم ہی اپنی پروردگار (۱۴۲) شوخ و مسامحہ انسان بے ایمانی  
ہے جو نبی کے ساتھ لگتا ہے۔ پھر کسی سے ضرورت ہوتی ہے اس کی ایسی و کجی خیریت کرتا ہے حاجت تو  
پوری ہو جاتی ہے لیکن خدا ناراض ہوتا ہے اور دین چھوڑ کر واپس آتا ہے (ابوداؤد و ابن شیبہ) (۱۴۳)  
دو خط نالٹ بھیڑے دو خط ناک بھیڑے ہیں لایع ال برادر لایع و جہالت کے لئے (بخاری و مسلم)  
(۱۴۴) حسد سے بچو کیونکہ یہ نیکیوں کو اس طرح برباد کرتا ہے جیسے آگ شنگ کی طرح باگھاؤں کو (بخاری  
و مسلم) (۱۴۵) بخشنا ایمان اور عمل میں نہیں ہو سکتے (ترندی) (۱۴۶) قیاضی فیاض خدا کا ذکر  
ہے جنت سے قریب خدا کے قریب ہے ہم سے دور ہے (طبرانی) (۱۴۷) کمال ایمان جی نے اللہ  
کے لئے محبت کی اور اللہ ہی کے لئے دشمنی کی اور اللہ ہی کے لئے دیا اور اللہ ہی کے لئے روکا اسی ایمان کا  
کمل کر لیا (بخاری) (۱۴۸) جنت میں حضور کا سا ہوتی جس نے یتیم کی کفالت کی جنت میں یہاں  
وہ مثل ان دو گھوڑوں کے ہونگے (ترندی) (۱۴۹) شوہر کا حق جن کو نکاح کا شہرہ خرچہ تک  
اس سے راضی رہا وہ حق ہے مسلم (۱۵۰) بوی کا حق اقامہ میں کاہنہ و شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے  
نزدیک بہرہ و داری (۱۵۱) مال کا حق خدا کی رضا مندی کی رضا مندی (مسلم) (۱۵۲)  
ماحت کا حق اقامہ میں کاہنہ و شخص گناہ ہے اور ہر شخص اپنی گناہی کے بارے میں یہ بوجھا کے گا (بخاری  
مسلم) (۱۵۳) مین وں کے حق قیاس میں ایک شخص بیش ہوگا جس نے بی نمازیں پڑھیں  
ہوں گی اور ہر ہفت روزہ رکھے ہوں گے اور بہت سے صدقات دیے ہوں گے لیکن کسی کو خوش کیا ہوگا

کی کو گامادی ہوگی کسی کا مال غصب کیا ہوگا اور کسی پر ظلم کیا ہوگا اگر تالی اس کے معاملہ میں مظلوموں کی ایک کمیوں بختہ گامیہ تنگ کر جب کسی کی کیاں ختم ہو جائیگی تو مظلوموں کے گناہ اس کو بخشتے دے جائیگی اور یہ ختم میں ڈال دیا جائیگا طریقہ اسے اشارہ سب تعلیمات پر ہمیں عمل کرنے کی کوئی حقیت



اس کے جواب میں کاروبار کے تمام پیشے کے جانے والے اس وقت کو پیش کر رہے ہیں :

## ”بادشاہوں کے نام خطوط“

اثر کرب نہ کرے سُن تو لومری فریاد ہے۔ نہیں ہے مدد کا طالب یہ منہ انداز (از قبیل)،  
 ہمارے خطوں کا اصل کام تبلیغ دین تھا آپ نے اسے ہر طریقہ اور صلیبی لوگوں تک پہنچایا، اس عنوان کے تحت سندرجہ ذیل  
 و انتفاع پیش خدمت ہیں۔ اگرچہ یہ سلسلہ ہم کے بعد کے ہیں لیکن تبلیغی جدوجہد کے سلسلہ میں یہاں لکھنا منجانب  
 مختلف مذاہب و مختلف ممالک کے بادشاہوں کے پاس دعوت اسلام کے لیے سفیر اور فرامین کا بھیجا  
 جانا، بعض کا مسلمان ہو جانا، بعض کا اظہار ادب کرنا، بعض کا گستاخی سے منہ رانا، اور اس کا انجام =  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں جو ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت و  
 رسالت میں موجود نہیں ہیں ان میں سے ایک نمایاں تر خصوصیت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام  
 کو کل دنیا کا مذہب احمد کہہ کر پیش کیا ہے۔ اور اسی لیے نبوت کے اس بڑاؤ کا ماننے ہی جب کہ  
 شہر محکم کے رہنے والے بھی اسلام سے بخوبی واقف نہ ہوئے تھے، اس حضرت نے دیگر اقوام اور  
 دیگر ادیان کے لوگوں کو بھی تبلیغ کرنا شروع کر دیا تھا بلال حبشی، صہیب وحق، سلمان فارسی، عذرا  
 مینوادی وہ بزرگوار ہیں جو حبش، یونان، ایران اور وسط ایشیا کی طرف سے شرا میں بن کر اسلام میں  
 داخل ہوئے تھے، رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے تبلیغ اسلام کی بابت یہ ایسی کاروائی فرمائی جو  
 جس کی نظیر دنیا کی کسی سابقہ مذہب کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی کہ ان کے انبیاء مذہب نے ایسا  
 ہی کیا ہو، چونکہ ہم ہر ایک کے مذہب کے بادی کی دل سے عزت و عظمت کرتے ہیں، اس لیے ان  
 کی خدمتوں سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ وہ مقدس بزرگوار اپنے مذہب کو خود بھی اسی قوم سے مخصوص سمجھتے  
 تھے جس کے لیے وہ بھیجے گئے تھے، مقدس سیج فرماتے ہیں ”میں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی  
 بھڑوں کے لیے بھیجا گیا ہوں۔“ اب اگر ان کے متبعین ان کے مسلماتے تیار نہ کرتے ہیں تو یہ ان  
 کا اپنا فعل جو جو مذہبی حیثیت سے سند نہیں بن سکتا۔ سہ ہجری مقدس کے ماہ محرم  
 پہلی تاریخ تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہان عالم کے نام دعوت اسلام کے خطوط مبارک  
 اپنے سفیروں کے ہاتھ روانہ فرمائے جو سفیر جس قوم کے پاس بھیجا گیا وہ وہاں کی زبان جانتا تھا



یہاں تبلیغ بخوبی کر سکے۔ (مدارج النبوة)۔ اب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مہر نہ بنائی تھی جب  
 شاہان عالم کو خطوط لکھے گئے تو ان پر چہرہ کر کے پھیلے تھے تمام تہا کی گئی یہ چاندی کی تھی تین سطروں میں اس  
 طرح پر یہ عبارت کندہ تھی۔ [مقبول] بخاری۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے بعد یہ انگشتیں ابوبکر و عمر و عثمان اپنی خلافت کے زمانہ میں پہنتے رہے، حضرت عثمان سے آخر عمر  
 خلافت میں یہ انگشتیں ایسی کہ ایک کنوین سیرا میں کے اندر رکھی تھی (بخاری نقل میں اس کا ترجمہ ہے) ان  
 خطوط کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو خط عیسائی بادشاہوں کے نام تھے ان میں خود صیت سے یہ

آیت مبارکہ بھی تھی۔  
 اے اہل کتاب تعالو! الی کلمۃ سوا  
 ہمارے تمہارے (دین) میں مسادی جو معنی  
 خدا کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کریں اور  
 تمہاری چیز کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا  
 کے سوا خدا کی کا وجہ ہم اپنے جیسے انسانوں کے لینے  
 بخوینہ کریں۔

یا اہل الکتاب تعالو! الی کلمۃ سوا  
 دینا ونبیکم ان لا نعبد الا اللہ ولا  
 نعبدکم بشیئاً۔ ولا یتخذ بعضنا  
 ارباباً من دون اللہ  
 (آل عمران - ع ۷)

اب ہم مختصر طور پر ان سفارتوں کا حال درج کرتے ہیں۔  
 [بادشاہ حبش کے نام]۔ اصحم بن ابجر۔ بادشاہ حبش، انقلاب برپا بنی کے پس عمر بن ابیہ  
 انصاری انصاری کا نام مبارک لے کر گئے تھے۔ یہ بادشاہ عیسائی تھا، تاریخ طبری سے اس  
 نام کا ترجمہ حبش پیش خدمت ہے۔ "خدا کے نام سے جو بڑی رحمت اور کمال رحم والا ہو۔ یہ  
 خط اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بنی اصحم بادشاہ حبش کے نام ہے۔ تجھے سلامتی ہو۔ میں  
 میرے اللہ کی متانت کرنا ہوں، جو ملک قدوس، اسلام مومن (مومن جو خدا کا نام اس کے معنی  
 ایمان عطا کرنے والا ہے) اور ہمیں ہے، اور ظاہر کرنا ہوں کہ عیسیٰ ابن مریم اللہ کی مخلوق

اور اس کا حکم ہے جو میرے منہ سے نکلے جو حق ہے اس کی جانب بھیجا گیا اور انھیں عیسائی کا اس سے محل ٹھہر گیا، خود اسے  
 عیسائی کو اپنی روح اور نفس سے اسی طرح پیدا کیا جیسا کہ آدم کو اپنے ہاتھ اور نفع سے پیدا کیا ہے، اب  
 میری حکومت یہ ہے کہ تو خدا پر جو اکیلا ولا شریک ہو ایمان لے آ، اور ہمیشہ اس کی فرمائیں برداری میں با  
 کر، اور میرا اتباع کر اور میری تعلیم کا پیچھے دل سے اقرار کر کہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں، میں قبل  
 از میں اس ملک میں اپنے بھائی زاد بھائی جعفرؑ کو مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ بھیج چکا ہوں  
 تم اسے بارام ٹھہرا لینا، بھائی تم بھی جو دود، کیوں کہ میں تم کو اور تمھارے دوہار کو خدا کی طرف بلا رہا ہوں  
 دیکھو میں نے اللہ کا حکم ہو پوچھا دیا اور انھیں کوئی بھجھا دیا، اب مناسب ہے کہ میری نصیحت مان لو مسلمان  
 اس پر جو سیدھی بات پر چلتا ہے، بھائی تم اس فرمان مبارک پر مسلمان ہو گیا، اور جو اب میں یہ عرض  
 کر رہا ہوں صرف تمہارا منہ فرمائیے۔ "اللہ رحمن اور رحیم کے نام سے، محمد رسول اللہ کی خدمت  
 میں بھائی احم بن ابجر کی طرف سے، اسے نبی اللہ کے آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکتیں ہوں  
 اسی خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے مجھے اسلام کی ہدایت فرمائی ہے اب عرض یہ ہے  
 کہ حضورؐ کا فرمان میرے پاس پہنچا، عیسائی کے متعلق جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے، مجھے اے زمین  
 و آسمان، وہ اس سے ذرہ برابر بھی بڑھ کر نہیں، ان کی حیثیت اتنی ہی ہے جو آپ نے تحریر فرمائی  
 ہم نے آپ کی تعلیم سیکھ لی ہے اور آپ کا چچا زاد بھائی اور مسلمان میرے پاس آرام سے ہیں، میں  
 اقرار کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، پیچھے ہیں اور استبازوں کی سچائی ظاہر کرنے والے ہیں،  
 میں آپ سے بیعت کرتا ہوں، میں نے آپ کے چچا زاد بھائی کے ہاتھ پر حضورؐ کی بیعت اور اللہ  
 تعالیٰ کی فرمائیں برداری کا اقرار کر لیا ہے، اور میں حضورؐ کی خدمت میں اپنے فرزند ابراہیمؑ کو روانہ  
 کرتا ہوں میں تو اپنے ہی نفس کا مالک ہوں، اگر حضورؐ کا منشا یہ ہو گا کہ میں حاضر خدمت،  
 ہو جاؤں تو حضورؐ ہوں گا، کیوں کہ میں یقین کرتا کہ حضورؐ جو فرماتے ہیں وہی حق ہے، اسے  
 خدا کے رسول آپ پر سلام (اور) مندر بن سادق شاہ بحرین تھا، شہنشاہ فارس کا مہراج گندار  
 تھا۔ علاء الدین اکبر بھی اس کے پاس نامہ مبارک لے کر گئے تھے، یہ مسلمان ہو گیا اور اس کی رعایا

کا اکثر صحیحی مسلمان ہوا، اس نے جواب میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا تھا کہ بعض  
 لوگوں نے تو اسلام کو اچھین لیا ہو، بعض نے لڑکتے لڑکتے لکھا دیا، جو بعض نے مخالفت کی ہو، میرے  
 علم کے میں یہودی اور مجوسی بہت ہیں ان کے لیے تو ارشاد ہو کیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب  
 میں تحریر فرمایا تھا (۱) من ینصیحکم لفسادکم، من ینصیحکم لفسادکم، من ینصیحکم لفسادکم، من ینصیحکم لفسادکم  
 سیتہ فعلیہ الجانیۃ (۲) جو نصیحت کو تو یہودی وہ اپنے لیے ہو، جو یہودیت یا مجوسیت پر قائم ہے  
 وہ حذر (۳) (خوارج رعایانہ) دیا کرے۔ (۴) پیغمبر و عبد فرزند ان جلندی ملک عمان کے نام عمرو بن  
 کے ہاتھ خط بھیجا گیا مگر وہ کاغذ تو کہ جب میں عمان پہنچا، تو اپنے کندھے پر ملا، یہ سردار تھا اور اپنے بھائی  
 کی نسبت زیادہ نرم اور خوش خلق تھا میں نے اسے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغمبروں  
 اور تھا اسے پاس لے کر تھا اسے بھائی کے پاس کیا ہوں۔ "عبد بولا۔" میرا بھائی عمر بن محمد سے بڑا اور  
 ملک کا مالک ہو میں تمہیں اس کی خدمت میں پہنچا دوں گا، مگر یہ تو بتاؤ کہ تم کس چیز کی دعوت دیتے  
 ہو؟ ۱۔ عمر بن عاص نے کہا، اکیسے خدا کی طرف جس کا کوئی شریک نہیں، نیز اس شہادت کی طرف  
 کہ محمد خدا کا بندہ اور رسول ہو۔ "عبد نے کہا، عمرو تو سردار قوم کا بیٹا ہو، بتلاؤ کہ تیرے باپ  
 نے کیا کیا، کیونکہ ہم اسے مذہب بنا سکتے ہیں، عمرو بن عاص نے جواب دیا۔ وہ مر گیا نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم پر ایمان نہ لایا تھا کا شہ ایمان لانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راستبازی کا اقرار کرنا میں  
 بھی اپنے باپ کی دوائے ہی پر تھا حتیٰ کہ خدا نے اسلام کی مجھے ہدایت فرمائی۔ "عبد تم کب سے محمد کے  
 پیرو ہو گئے ہو۔ عمرو بن عاص نے کہا، ابھی تھوڑا عرصہ ہوا، عبد کہنا، عمرو بن عاص "نبی قسمی کے  
 دربار میں درج ہونے والی مسلمان ہو گیا۔ عبد۔ وہاں کی رعایا نے بنی شامی کے ساتھ کیا سلوک کیا عمرو  
 ابن عاص۔ اسے بدستور بادشاہ رہنے دیا، اور انھوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ عبد (تو جسے)  
 کیا بیشپ یا دیویوں نے بھی؟ عمرو بن عاص نے کہا، "ہاں" عبد۔ دیکھو عمرو کیا کہہ رہے ہو، انسان کے  
 لیے کوئی چیز بھی جھوٹ سے بڑھ کر ذلت بخش نہیں۔ عمرو بن عاص نے کہا، میں نے جھوٹ نہیں کہا اور  
 اسلام میں جھوٹ بولنا جائز بھی نہیں۔ "عبد ہر طرف نے کیا کیا، کیا اسے بنی شامی کے اسلام لائے

کا حال معلوم ہے ؟ عمر ابن عاصؓ ہاں۔ "عبد" تم بھوں کو ایسا کہہ سکتے ہو ؟ عمرو بن عاصؓ  
 "بجائے ہرقل کو خراج دیا کرتا تھا جب سے مسلمان ہوا کہہ دیا ہو کباب ہرقل اگر ایک درہم بھی مانگے گا تو  
 زودوں گا۔" ہرقل کہہ بات پہنچ گئی، ہرقل کے بھائی نیراق نے کہا۔ یہ بجائے ہرقل کا ادنیٰ فائدہ  
 اب خراج دینے سے انکار کرنا ہو، اور حضور کے دین کو بھی اس نے چھوڑ دیا ہو۔ ہرقل نے کہا پھر کیا ہو  
 اس نے اپنے لیے ایک ہب پسند کر لیا اور قبول کر لیا میں کیا کروں؟۔ عبد اگر اس شہنشاہ ہی کاٹھے  
 خیال نہ ہوتا تو میں بھی وہی کرتا جو بجائے ہرقل نے کیا ہے، "عبد" دیکھہ عمرو کہا کہ ہے ہو، "عمرو ابن  
 عاصؓ" قسم ہے خدا کی سوچ کہ رہا ہوں۔ "عبد" اچھا بتلاؤ وہ کن چیزوں کے کرے کا حکم  
 دیتا ہے اور کن چیزوں سے منع کرتا ہو۔ "عمرو بن عاصؓ" وہ خود جل کی طاعت کا حکم دیتے ہیں اور

معصیت الہی سے روکتے ہیں، وہ زنا، استعمال شراب، پتھروں، بتوں اور صلیب کی پرستش سے  
 منع فرماتے ہیں، "عبد" کھیسے کھیسے احکام میں جن کی وہ دعوت دیتے ہیں، کاش میرا بھائی میری رے  
 قبول کرے ہم دونوں جو صلیب اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کرایا نہ لائیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر میرے  
 بھائی نے اس پیغام کو رد کیا اور دنیا کا ہی راغب رہا تو وہ اپنے ملک کے لیے بھی سراپا نقصان ثابت  
 ہوگا، عمرو بن عاصؓ "اگر وہ اسلام قبول کرے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو اس ملک کا بادشاہ  
 تسلیم فرمائیں گے۔ وہ صرف اتنا کریں گے کہ یہاں کے ہلنیا سے صدقہ وصول کر کے یہاں کے  
 غریبین تقسیم کر دیا کریں گے۔ "عبد" یہ تو اچھی بات ہے مگر صدقہ سے کیا مراد ہے؟ عمرو بن عاصؓ  
 نے زکوٰۃ کے مسائل بتلائے، جب یہ بتلایا کہ اونٹ بھی زکوٰۃ ہے، تو عبد بولا کہ وہ ہمارے  
 سوا ایم موافقی میں سے بھی صدقہ کو کہیں گے۔ وہ تو خود ہی رشتوں کے بیٹوں سے پیٹ بھر لیتا،  
 اور خود ہی پانی جاپیتا ہے۔ "عمرو بن عاصؓ" نے کہا۔ ہاں اونٹوں میں سے بھی صدقہ لیا جاتا ہے

"عبد" میں نہیں جانتا کہ میری قوم کے لوگ جو تعداد میں یا وہ ہیں اور در در تک بکھرے  
 ہیں وہ اس حکم کو مان لیں گے۔ "الغرض عمرو بن عاصؓ وہاں چند روز ٹھہرے۔ عبد روز روز  
 کی باتیں اپنے بھائی کو پہنچا دیا کرتا تھا، ایک دن عمرو بن عاصؓ کو بادشاہ نے طلب کیا چوڑا

کہنے دو دو جانب سے باز تھا کہ انھیں بادشاہ کے حضور پیش کیا۔ بادشاہ نے فرمایا "اسے چھوڑ دو۔"  
 چوہداروں نے چھوڑ دیا۔ یہ بیٹھنے لگے۔ چوہداروں نے چھوڑ دیا، انھوں نے بادشاہ کی طرف دیکھا  
 بادشاہ نے کہا بولو تمھارا کیا کام ہے؟ عمرو بن عاص نے خدا یا جس پر ہر شہت تھی، جعفر نے ہاتھ  
 کر خط لکھ لایا پڑھا۔ پھر بھائی کو دیا، اس نے بھی پڑھا، اور عمرو بن عاص نے دیکھا کہ بھائی زیادہ غم  
 دل ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ قریش کا کیا حال ہے؟ عمرو بن عاص نے کہا سب نے طوع و  
 کرہ اس کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا اس کے ساتھ رہنے والے کون لوگ ہیں؟  
 عمرو بن عاص نے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کو رضا و رغبت سے قبول کیا، سب کچھ چھوڑ کر نبی،  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اختیار کر لیا ہے اور پوری فکر و غور اور عقل و تجربہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی  
 کر لی ہو۔ بادشاہ نے کہا ابھی تم کل پھرنا، عمرو بن عاص نے دوسرے روز اہل بادشاہ کے بھائی  
 سے ملے۔ وہ بلا کہ اگر ہمارے ملک کو حد سے پہنچے تو بادشاہ مسلمان ہو جائے گا۔ عمرو بن عاص پھر  
 بادشاہ سے ملے۔ بادشاہ نے کہا میں نے اس معاملہ میں غور کیا۔ دیکھو اگر میں اپنے شخص کی اطاعت  
 اختیار کرتا ہوں جس کی فوج ہمارے ملک تک نہیں پہنچی تو میں سارے عرب میں گمراہ سمجھا جاؤں گا  
 حالانکہ اگر اس کی فوج اس ملک میں آئے تو میں سبھی سختی سے جنگ لڑوں گا کہ کبھی تمھیں سابقہ نہ ہوا اور  
 عمرو بن عاص نے کہا بہتر میں کل واپس چلا جاؤں گا۔ بادشاہ نے کہا۔ نہیں کل تک ٹھہرو، دوسرے  
 روز بادشاہ نے انھیں آدمی بھیج کر بلایا، اور دونوں بھائی مسلمان ہو گئے، اور رعایا کا اکثر حصہ بھی اسلام  
 لے آیا۔ (۵۴۲) [۴] مسند ابن حارث بن ابوشمرہ و شقی کا حاکم، اور شام کا  
 گورنر تھا۔ شجاع بن وہب لاسدی اس کے پاس بطور سفارت بھیجے گئے تھے پہلے خنا مبارک  
 پر کھڑے کہتے گئے۔ کہا میں خود بہت پر حاکم کروں گا، بالآخر سفیر کا بعد از رخصت کیا، مگر مسلمان نہ  
 ہوا۔ (۵) ہورہ بن علی، حاکم یامو، عیسائی المذہب تھا۔ سیدنا بن عمر و نادر مبارک اس کے  
 پاس لے کر گئے تھے۔ اس نے کہا، کہ اگر اسلام پر سیری آدمی حکومت تسلیم کر لی جائے تو مسلمان  
 ہو جاؤں گا، جو کہ اس جواب کے۔ تھوڑے دنوں بعد ہلاک ہو گیا۔ (۶) جریج بن عقیل مطلق بن

مفتوح شد شاہ سکندریہ و مصر عسکری الملک بختیار خاں صاحب بن ابی بختیار اس کے پاس سفیر ہو کر گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خصائص کے ان میں تحریر فرمادیا تھا کہ اگر تم نے اسلام سے انکار کیا تو تمام مصلیوں (اہل بیت) کے مسلمان نہ ہونے کا گناہ تمہاری گردن پر ہوگا۔ سفیر نے خطا ہو چکی تھی علاوہ بادشاہ کو ان الفاظ میں خود بھی سمجھا دیا تھا "صاحب کب سے پہلے اس ملک میں ایک شخص ہو چکا جو انساں جگہ اکا علی (میر تم لوگوں کا بڑا خدا ہوں) کہا کرتا تھا اور خدائے اسے دینا اور آخرت کی رسوائی دیا جب خدا کا غضب ہو کر کاٹا وہ ملک وغیرہ کچھ بھی نہ رہا اس لیے لازم ہے کہ تم دوسروں کو دیکھو اور عبرت لے کر دینہ ہو کہ دوسرے تم سے عبرت لیا کریں، بادشاہ نے کہا ہم خود ایک بہت تھے پہلے سے ترک کریں گے جب تک کہ اس سے بہتر دین کوئی نہ ملے، صاحب نے بولے یہ آپ کو دین اسلام کی جانب بلاتا ہوں، جو جگہ دیکھو مذہب کے کفایت کنندہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی کہ وہی دعوت اسلام فرمائی ہو، قریش نے مخالفت کی اور یہود نے عداوت کی لیکن سب میں سے محبت و مودت کے ساتھ قریب نصاریٰ آ رہے ہیں۔ بختیار جس طرح موسیٰ نے عیسائی کیلئے اہلسنت دی انہی طرح عیسائی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہو، قرآن مجید کی دعوت ہم اسی طرح آپ کو دیتے ہیں جیسے آپ اہل تولدات کو نبی کی دعوت دیا کرتے تھے، جس نبی کو جس قوم کا زمانہ ملا وہی قوم اس کی امت بھی جاتی ہو ایسے آپ پر لازم ہو کہ اس نبی کی اطاعت کریں جب تک عہد آپ کو مل گیا ہو اور یہ سمجھ لیں کہ ہم آپ کو حضرت مسیح کے مذہب ہی کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ مفتوح شد نے کہا میں نے اس نبی کے بارے میں غور کیا ہنوز مجھے کوئی غیبت معلوم نہیں ہوئی اگرچہ وہ کبھی مغرب شمس سے نہیں دکتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ یہ وہ سراج نور رساں ہو جس کا بن کا ذب اور ان میں نبوت کی علامت ہی پائی جاتی ہو ہر حال میں اس معاملہ میں مزید غور کر دوں گا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو ہاتھی دانت کے ڈبے میں بٹھو کر انہیں گواہ کر لیا میں نے کھڑا کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تحائف بھیجے اور جواب خط میں یہ بھی لکھا کہ یہ تو مجھے معلوم ہو کہ ایک نبی کا ظہور باقی ہو تو میری ہمت کھٹکتا رہا کہ وہ رسول شام میں ہونگے۔ دلیل مشہور ہے اس لیے تحفے میں بھیجا تھا اور (المعاد صفحہ ۵۲) (۷) برحق شاہ مسطیظی اردو کی مشرقی شاخ سلطنت کا نامور شہنشاہ عسکری الملک بختیار خاں صاحب بن ابی بختیار اس کے پاس سفیر ہو کر گئے تھے، ہر سال کے سفیر

کے اعزاز میں بڑا نشان دار دربار کیا، اور سفیر سے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بہت سی باتیں دریافت کر لیا۔ اس  
 کے بعد ہرقل نے مزید تحقیقات کرنا بھی ضروری سمجھا۔ حکم دیا کہ اگر ملک میں کوئی شخص کہہ گا یا ہوا ہو جو بدھ تو  
 پیش کیا جاوے، اتفاق سے ان دونوں ہوسفیان سے مل گیا۔ ہرقل نے اس سے کہا کہ اگر یہ شخص ہے تو مجھے بخاری عن ابن  
 عباس، کتاب الجہاد صفحہ ۱۰۶ و کتاب الشہادت (۱) حقین بیت المقدس پہنچایا اور دربار میں پیش کیا گیا،  
 قیصر نے ہرقل سے کہا کہ میں ہوسفیان سے سوال کروں گا اگر یہ کوئی جواب غلط دے تو مجھے بتلادینا اور  
 ہوسفیان ان دونوں بھی صلی اللہ علیہ وسلم کا جانی دشمن تھا اس کا خود کا بیان ہے کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے  
 ساتھ دالے میرے اچھوت ظاہر کر دیں گے تو میں بہت باتیں بناتا، مگر اس وقت قیصر کے سامنے مجھے پہنچ  
 ہی کہنا پڑا۔ سوال و جواب یہ ہیں۔ قیصر "تم کا خاندان اور نسب کیسا ہو؟" ہوسفیان "ہاجر مشرق  
 و غظم، یہ جواب سن کر ہرقل نے کہا "سبح ہو، نبی شریفؐ نے گھر لے کے ہوئے ہیں کہ ان کی اطاعت میں کسی  
 کو عائد نہ ہو۔" قیصر "تم سے پہلے بھی کسی نے عرب یا قریش میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہو؟" ہوسفیان  
 "ناجور۔ نہیں۔" یہ جواب سن کر ہرقل نے کہا "اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھ لیتا کہ اپنے سے پہلے کی نصیب  
 اور پس کرتا ہے۔" قیصر "نبی ہونے کے دعویٰ سے پہلے کیا تمہیں جھوٹ بولا کرتا تھا یا اس کو جھوٹ  
 بولنے کی کبھی ہمت دی تھی؟" ہوسفیان "نہیں۔" ہرقل نے اس جواب پر کہا "یہ نہیں ہو سکتا  
 کہ جس شخص نے لوگوں پر جھوٹ بولا وہ خدا پر جھوٹ باندھے۔" قیصر اس کے ہاں ادا میں سے کوئی شخص  
 بادشاہ بھی ہوا ہے؟" ہوسفیان "نہیں۔" ہرقل نے اس جواب پر کہا کہ "اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھ لیتا کہ  
 نبوت کے ہانے باپ دادا کی سلطنت حاصل کرنا چاہتا ہو۔" قیصر "تم کے ماننے والے مسکین غریب  
 لوگ یا دیہات یا سردار در قوی لوگ ہیں۔" ہوسفیان "مسکین حقیر لوگ۔" ہرقل نے اس جواب  
 پر کہا "ہر ایک نبی کے پہلے ماننے والے مسکین غریب لوگ ہی ہوتے رہتے ہیں۔" قیصر ان لوگوں  
 کی تعداد در بدر بڑھ رہی ہو یا کم ہو رہی ہے؟" ہوسفیان "بڑھ رہی ہے۔" ہرقل نے کہا  
 ایمان کا یہی خاصہ ہو کہ آہستہ آہستہ بڑھتا ہو اور حد گال تک پہنچ جاتا ہو۔" قیصر "کوئی شخص  
 اس کے دین سے پیار ہو کر پھر بھی جاتا ہو؟" ہوسفیان "نہیں۔" ہرقل نے کہا "لذات ایمان

کی بھرتا تیسرے کہ جب ل میں بھی جاتی اور درج پر اپنا فرقہ لکھتی ہوتی تھیں جدا نہیں ہوتی۔ "قیصر" یہ  
 شخص بھی عہدِ نبویؐ کو توڑ بھی دیتا ہو؟ "ابوسفیان" نہیں لیکن اس سال ہمارا عہد اس سے پہلے ہی کھٹا  
 کیا انجام ہو؟ "ابوسفیان" کہتا ہو کہ میں ضرور پہنچا ہوں تا قعرہ ابراہیمؑ کو رکھتا تھا، مگر قیصر نے اس پر کچھ قیصر نہ  
 کیا، اور یوں کہا کہ "تو شک بھی عہدِ نبویؐ میں ہوتی تھی۔ عہدِ نبویؐ دینا وار کیا کرتا ہو نبیؐ کے ظالم نہیں ہوتے،  
 قیصر کبھی اس شخص کے ساتھ تھا ہی نہ لڑائی بھی ہوتی؟" "ابوسفیان" ہاں۔ "قیصر" جنگ کا بیٹو کیا رہا؟  
 ابوسفیان "کبھی وہ غالب ہو (ادریس) اور کبھی ہم (احمد میں)۔" ہرقل نے کہا "خدا کے نبیوں کا یہی  
 حال ہوتا ہو لیکن آخر کار خدا کی مدد اور فتح ان کو ہی حاصل ہوتی ہو۔" قیصر اس کی تعلیم کر چو؟ "ابوسفیان"  
 "ایک خدا کی عبادت کرو باپ ادا کے طریق پرستی کو چھوڑ دو، ناز و زہ سچائی، پاک امنی صلہ  
 رحم کی پابندی اختیار کرو۔" ہرقل نے کہا "نبی موعود کی یہی علامتیں ہم کو بتائی گئی ہیں، میں سمجھتا تھا کہ  
 نبی کا نام ہونیوالا ہو لیکن یہ نہ سمجھتا تھا کہ وہ عرب میں سے ہوگا۔" ابوسفیان اگر تم نے پکا پکا جواب  
 دیئے ہیں تو وہ ایک دم سا پر جھک رہا ہے میں نے سمجھا ہوا ہوں (شام بیت المقدس میں طوفانِ بھڑک رہا تھا  
 گا۔ کاش میں کئی خدمت میں ہوتا سکتا اور نبیؐ کے پاؤں چھو سکتا۔ اس کے بعد آنحضرتؐ کا نام مبارک  
 پڑھا گیا، اور انھیں دوبارہ سے سن کر رویت پہنچے اور چلائے اور کھڑے ہو کر بار سے نکال پائیا، میرے دل میں ہی  
 روز سے اپنی ذات کا نقش اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی آیتہ عظمت کا یقین ہو گیا۔ (درخشاں پر درخشاں  
 کھڑے پیران، نصف مشرقی دنیا کا شہنشاہ تھا زور و شہرت کا بھڑکھٹا تھا۔ عہد اللہ میں خدا نے اس کے پاس  
 نام مبارک لکھ کر رکھے تھے۔ نام مبارک کی نقل یہ ہو جس وقت ترجمہ پیش خدمت ہو، اللہ جن رحیم کے نام سے  
 کھڑے ہو کر اس کے نام، سلام اس پر جو سیدھے راہ پر چلتا اور خدا اور رسول پر ایمان لانا اور  
 یہ شہادت ادا کرتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہو، میں نے  
 خدا کے پیغام کی دعوت دیتا ہوں وہ میں خدا کا رسول ہوں۔ مجھے جیسا کہ آدم کی طرف بھیجا گیا تھا کہ جو  
 کوئی زندہ ہو اسے خدا اہلِ ایمان کا درسمنا چاہئے اور جو شکوہ میں لیں پر خدا کا قول پور ہو، تو مسلمان ہو جا،  
 سلامت ہو، اور نہ تو تم جو اس کا گناہ تیسرے سے نہ ہوگا، خسرو نے نام مبارک دیکھتے ہی غصہ



سے بھاگ کر ڈالا اور زبان سے کہا "میری عایا کا ادنیٰ شخص مجھے خطا کھتا ہوا اور اپنا نام میرے نام سے  
 پہلے پڑھ کر گیا ہو" اس کے بعد حشر نے باذان کو جو مین میراں کا واسطے سے (نائب السلطنت) تھا اور  
 عریک تہا ہم کل سہی کے زیراقتدار پرانہ ریشہ سمجھا جاتا تھا یہ بھی بھیجا کہ اس شخص (نواب علی اللہ علیہ السلام) کو گرفتار  
 کر کے میرے پاس واکر دو۔ باذان نے ایک فوجی دستہ مامور کیا۔ فوجی افسر کا نام خود حشر تھا، ایک علی افسر  
 بھی ساتھ روانہ کیا جس کا نام بانوہ تھا، بانوہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ آنحضرت کے حالات پر گہری نظر ڈالے، اور  
 اس حضرت کو کس سے کہے پاس پہنچا دے، لیکن اگر آپ ساتھ جانے سے انکار کریں تو وہ اس کی رو پر دست کرے  
 جیت فوجی دستہ طائف پہنچا تو اہل طائف نے بڑی خوشیاں منائیں کہ اب محمد حضور دربار ہو جائے گا کیونکہ  
 شہنشاہ کسری نے اسے گستاخی کی سزا دی تھی کہ حکم دے دیا ہو "جبکہ افسر مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی نے فرمایا کہ وہ کل کو پھر حاضر ہوں، دو سو سے زائد نبی نے فرمایا کہ آج رات  
 تمہارے بادشاہ کو گھنے لے ہلاک کر ڈالا اس جادو اور تحقیق کرو، افسر تیس دن کرین کو لوٹ گئے۔ وہاں واسطے  
 کے اس سرکاری اطلاع پہنچی کہ خود کو اس کے بیٹے نے قتل کر دیا ہوا اور تخت کا مالک شیرویہ "ہو جو بیہ  
 کا قاتل تھا۔ (ناظرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے الفاظ "اسلم" تسلیم پر مجبور ہو کر رہیں  
 اس میں درج تھا کہ اگر مسلمان ہو جائے گا تب سلامت رہے گا یہ تنبیہ تھی بلکہ بخار عن العیب (پیش گوئی)  
 تھا۔) اب باذان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و اخلاق اور تعلیم و ہدایت کے متعلق کافی تحقیقات کی اور  
 تحقیقات کے بعد مسلمان ہو گیا۔ فرمایا اور ملک کا اکثر حصہ بھی مسلمان ہو گیا۔ جو سفیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 بھیجا تھا اس نے واپس کر عرض کیا کہ شہا ایران نے نامہ مبارک کو چاک کر ڈالا، اس وقت نبی نے فرمایا کہ  
 (مستحق منکدہ) اس نے اپنی قوم کے فرمان سلطنت کو چاک کر دیا ہو۔ ناظرین اس مختصر اور پُر  
 ہیبت خبر کو کھیں، اور چونکہ مسویرس کی تاریخ عالم میں تلاش کریں کہ کسی جگہ اس قوم نبی سلطنت کا،  
 نشان بھی ملتا ہو جو اس واقعہ سے مشابہت یا راجح ہر اور اس سے نصف یا بیشتر نشانہ بھی کرتی تھی اور جس کی  
 فتوحات بار بار بیان و رد ما کو نیچا دکھا چکی تھیں، ہرگز نہیں۔ "چند ایوان ملک مشرق اسلام  
 من سبت مقام سے اس جگہ ان دالیمان و حکمران ملک کے نام بھی درج کیے جاتے ہیں جو سفیر نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے منقرض کردہ مبلغین اسلام سے اسکی حقیقت معلوم ہوئی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ (۱)۔  
 بعد حکمران تھا، سید ہجری بن مسلمان ہوا۔ (۲)۔ جبکہ عرب کی تیشہ روزیم سلطنت خراسان کا حکمران  
 تھا سید ہجری بن مسلمان ہوا۔ (۳)۔ فروہ بن عمر و خوالی، علاقہ شام پر قبضہ کی طرف سے گزرتھا، جب یہ  
 مسلمان ہوا تو قبضہ کے سامنے ہایا اور حکم دیا کہ اسلام چھوڑ دے، فردہ نے انکار کیا، قبضہ کے اسے قید کر دیا  
 اور پھر قتل کر دیا، خدا کے پاس بندے نے دولت، حکومت، عزت، ایمان سب چیزیں ترک کر دیں، لیکن  
 اسلام ترک نہ کیا۔ (۴)۔ اکتبرہ دوم نے اجدل کا حکمران تھا یہ ہجری میں مسلمان ہوا۔ (۵)۔ اسی  
 حمیری میں وظائف کے بعض اضرار میں اسکی حکومت تھی اور زبردست قید کیا جس کا یہ بادشاہ تھا یہ اپنے  
 آپ کو خدا کہلا کرنا اور لوگوں سے سجدہ کرایا کرتا تھا، مسلمان ہو جانے کے بعد ایک دن میں اٹھا یہ ہزار  
 آذا دیے تھے، عمر فاروق کے عہد میں سلطنت ان خود چھوڑ کر مدینہ منورہ میں رہا تھا، اور زادانہ زندگی  
 بسر کرتا تھا۔ محبت اثر کرتی ہے چھپ چھپ گئے۔ محبت کی خاموش چنگاریاں ہیں

## اب

### (وفدوں کا آنا)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام کی اشاعت مسلمانوں نے کئی ذریعوں سے جس حسن و  
 خوبی کے ساتھ کی تھی اس کی مختصر کیفیت ان وفدوں سے اندازہ کی جاسکتی، جو وقتاً فوقتاً حضور کی خدمت میں  
 دور دراز سے آیا کرتے تھے، وفد کا آنا، واپس جانا، ہر منزل اور راہ پر مختلف قوموں و قبیلوں سے  
 اور اسلام کی آمد کا سب لوگوں کے کان تک پہنچانا کیسی خوبی سے انجام پاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو جن مدافعہ جنگوں میں مجبوری شامل ہونا پڑا وہ ملک کے ایک محدود دائرے میں تھے لیکن  
 ان وفدوں کو دیکھ کر ملک کے ہر گوشہ اور ہر حصہ سے چلے آتے تھے۔ یہاں پر اسلام ہی جیسے  
 پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جلیل میدان میں ہادیے تھے جس کی طرف تمام سامے چلے آتے تھے و دعویٰ  
 عام کی دوسری دلیل زبردست ان وفدوں کا صریح ہونا ہی جن قبائل کے وفد ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے نام یہ ہیں۔ میں نے ان قبائل کے نام اس فہرست میں شامل نہیں کیے جن کا نہیں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنا، لنگی غرض کے یا ذاتی فوائد کے لیے تھا، دوسرا اذرہ خردہ خدایا، ہمدان، طارقی بن عبد اللہ، نجیب، بن سعد بنیم، ہذا سید، وفد ہمدان، وفد بن عیسیٰ، بن حنیفہ، عبد القیس، طے، اشقرین، صدار، عذرا، نقیف، بنی خزازہ، غامد، محارب، خولان، غسان، بنی الطارث، سلمان، خنح، وغیرہ ذیل میں چند نوادہ مختصر مختصر حال درج کرتا ہوں جو نہایت اہم ان افراد کو عظیم علاوہ نہایت دلچسپ بھی ہیں۔

**وفد نقیف کا حال** نقیف میں سے پہلے شخص تعلیم اسلام کا کہنے کے لیے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا، جنگ ہوازن و نقیف کے عہدہ عہدہ بن مسعود نقیفی تھا یہ اپنی قوم کا سردار تھا اور صلح حدیبیہ میں کفار کا گیل بنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا، جنگ ہوازن و نقیف کے بعد جب وہ فقیح الکلی سے مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا، عہدہ کے بدش بیویاں تھیں۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں سے چار کو رکھ کر باقی کو طلاق دے دو، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ جب عہدہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم لاچکے تو انھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اب مجھے اپنی قوم چھوڑنے سے قوم میں اسلام کی سنا دی کر نے کی اجازت فرمادی جائے، بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری قوم تمہیں قتل کر دے گی، عہدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میری قوم کو مجھ سے اتنی محبت ہو چکی ہے جس کی عاشق کو اپنے معشوق سے ہوتی ہو، چنانچہ بزرگ دار اپنی قوم میں کیا اور عہدہ اسلام شروع کر دیا، ایک وزیر اپنے بالاخانہ میں ناز پر ہوا ہے تھے شخصی شخص سے تشریف لایا جس سے یہ شہید ہو گئے، اگرچہ عہدہ جان بر نہ ہوئے لیکن جو ادا انھوں نے قوم کے کلاں میں پہن کر اپنی قبیلہ و لوگوں پر اثر کیے بغیر نہ رہی۔ تھوڑا ہی عہدہ گزر اٹھا کہ قوم نے اپنے چند سرکرہ و گان کو منتخب کیا اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس لیے بھیجا کہ اسلام کی نسبت پوری پوری واقفیت حاصل کریں، یہ وفد سب سے پہلی میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تھا، وفد کا سردار غیبہ یا بل تھا جس کے سمجھانے کو بنی صلی اللہ علیہ وسلم کوہ طائف پر گئے تھے اور اس نے وعظ کے

سننے سے انکار کر کے آبادی کے لوگوں اور بادشاہوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توضیح تک تحقیر کے لیے مقرر کر دیا  
 تھا اور جس کے اشارے سے طائف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برسائے گئے، پھر پھینکے گئے تھے نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے آتے ہوئے یہ فرمادیا تھا کہ میں ان کی بربادی کیلئے دعا نہیں کروں گا کہ وہ  
 اگر یہ خود اسلام نہ لائیں گے تو ان کی آئندہ نسلوں کو خدا ایمان عطا کرے گا۔ اُن ہی دشمن اسلام خود خود  
 اسلام کے لیے اپنے دل میں جگہ بناتے اور دلی شوق و رجحان طلب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت  
 میں حاضر ہوتے ہیں۔ مغیرو بن شعبہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہ (اہل تہذیب) میری قوم  
 کے لوگ ہیں کیا میں انھیں اپنے پاس لاروں اور ان کی تواضع کروں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا  
 امنعلکم ان تنکحکم هؤلاء۔ میں منع نہیں کرتا کہ تم اپنی قوم کی عزت نہ کرو لیکن ان کو اسے بگڑا دو،  
 جہاں قرآن کی کامداری کے کاؤں میں بیٹے۔ انہوں نے ان کے خیمے مسجد کے صحن میں لگا کے رکھے جہاں سے یہ  
 قرآن بھی سننے لگتے، اور لوگوں کو نماز پڑھتے بھی دیکھتے، اس تہذیب سے ان کے دلوں پر اسلام کی جڑ اُت کا  
 اثر پڑا۔ اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت اسلام کر لی۔ انھوں نے بیعت سے پہلے  
 یہ اجازت چاہی کہ کوئی نہ ان کی اجازت دیکھائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبیثون فی دینکم انہیں  
 فیہم من کفر، جس میں کفر ہے انہیں اس میں کوئی بھی تعوی نہیں، پھر انھوں نے کہا اچھا ہمیں  
 جہاد کس لیے نہ بلایا جائے اور نہ لڑاؤ؟ ہم سے مل جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط قبول فرمائی اور صحابہ سے  
 فرمایا کہ اسلام کے اثر سے یہ خود بھی دونوں کام کرنے لگیں گے (سنن ابوداؤد و ابن ماجہ و مسند احمد)  
 باب ماجاء فی غزوة الطائف، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدایت مبارک کو دیکھ کر کس طرح انہوں نے شریعہ  
 اسلام کی تعمیل کا بار ڈالا کرتے تھے۔ وعت اسلام صفحہ ۴۶۷ میں جو کہ مال دہیر زار دس مسلمان ہوئے کو تیار  
 تھا، اس شریعہ پر کردہ شہاد کا منکر کر کے گا، اس وقت کے عالم نے اس شرط کو قبول نہ کیا لہذا مذکورہ جو بیعت  
 پر تھی یہ متفق ہو گیا تھا ایسے پتھر کے عیسائی بن گیا، اگر اس عالم کو ہدایت محمدی سے واقفیت ہوتی تو اُن کے بارے  
 اور اس کی سلطنت دس تقریباً سب مسلمان ہوتے، عبد اللہ بن جویہ کا سردار تھا مختلف اوقات میں  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ رنجہ ذیل مسائل پر بھی گفتگو کی:

## زنا حرام ہے

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زنا کے بارے میں آپ کی فرمائش میں بہاری قوم کے لوگ کثرتوں سے دوزرہتے ہیں اس لیے زنا کے بغیر کچھ چارہ ہی نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا حرام ہے اور اللہ پاک کا اس کے لیے یہ حکم جو۔ لَا تَقْرَبُوا زِنًا اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَةً وَّسُوءًا تَسْبِيحًا (یعنی اسرائیل ص ۲۷) تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ ورنہ تو سخت پے سزاؤں اور بہت برا طریق ہو۔ زنا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا فرماتے ہیں یہ تو بالکل بہاؤ ہی مال ہوتا ہو۔

## سود کا ذریعہ لینا حرام ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دینا اصل دینے میں سے کچھ ہوا دیکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو۔ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا كَانَتْ يَدُكُمْ عَلٰى غَيْرِہٖ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُوْنَ (نور ص ۲۸) ترجمہ: اے ایمان والے! اللہ سے ڈرو، اور سود میں سے جو لینا رہ گیا ہو وہ بھی بھڑکھڑو۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں یہ تو ہمارے ہی ملک کا عرق جو اور اس کے بغیر ہم رہ نہیں سکتے۔

## شراب کا استعمال حرام ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب کو خدا نے حرام کر دیا جو دیکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو۔ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِنَّمَا اُخْرِجَ الْخَمْرُ وَالدِّمَارُ مِنْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُوْنَ (نور ص ۲۸) ترجمہ: اے ایمان والو! شراب، اجوا، القصاب والالام ناپاک دنگ سے ہیں، شیطان کے کام ہیں ان سے بھاگنا، اگر نہ نکال دیا تو۔ دوسرے روز اس نے اگر کہا، خیر ہم آپ کی سبائیں مان لیں گے لیکن (زیر) کوئی کر رہے ہو۔ لفظ ربا کا جن نبوی کے بت کو یہ بوجھا کرتے تھے اسے ربا، کہتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے گرا دو۔ وفد کے لوگوں نے کہا۔ اے ہمارے گراؤ کو خیر ہو گئی کہ آپ اسے گرا دینا چاہتے ہیں۔ تو وہ ہم لوگوں کو تباہ ہی کر ڈالے گی۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا افسوس! ابن عبد المل، تم اتنا نہیں سمجھتے کہ وہ تو صرف پیغمبر ہی جو، ابن عبد المل نے کھسکا دیا کہ اگر عمر۔ ہم تجھ سے بات کرتے نہیں اسے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اسے گرا دینے کی ذمہ داری، جناب خود نہیں، کیونکہ ہم تو اسے کبھی نہیں گرا سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اخیر میں گرا دینے والے کو بھی پھینک دوں گا۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا کہ اس شخص کو آپ اپنے  
 بعد دانا کیجیے گا ہمارے ساتھ وہ نہ جائے، انہوں نے لوگ جو حاضر ہوئے تھے وہ مسلمان ہو کر وطن کو  
 چلے گئے۔ انہوں نے چلتے وقت کہا کہ ہمارے لیے کوئی رہام مقرر کر دیجیے، ان ہی میں ایک شخص عثمان بن  
 ابوالاعصی تھا جو عمر بن مسعود سے چھوٹا تھا، وہ قوم نے سفید خنجران مجید اور احکام شریعت سکھایا تھا  
 کبھی رسول اللہ سے، کبھی ابوجہل صدیق سے سیکھ لیا کرتا، آنحضرت سے اس کی کانام مقرر فرمایا، وہ  
 نے راستہ میں پیشگوئی کیا کہ اپنا اسلام چھپا کر پہلے قوم کو ابوس کر دینا چاہئے۔ جب یہ وطن پہنچے تو قوم  
 نے پوچھا کہ کیا حال ہوا، وہ نے کہا ہمیں ایک سخت شو، درست گو شخص سے سا بقدرتار جو ہیں  
 ان ہونی باتوں کا حکم دیتا ہو، مثالاً تو تو دینا، تمام سودی روپیہ کو چھوڑ دینا، شراب، دنا  
 کو حرام سمجھنا، قوم نے قسم کھا کر کہا ہم ان باتوں کو کبھی نہیں ماننے کے لئے وہ نے کہا اچھا، انتھیا روں  
 کو درست کرو، اور جنگ کی تیاری کرو، قلعوں کی مرمت کرو، دو دن تک قیغ اسی ارادے پر جمے رہے  
 تیسرے روز خود بخود ہی گھٹنے گئے، بھلا تمہارے ساتھ ہم کیوں کر رہ سکیں گے، اس ارادے کو اس کی  
 اطاعت کرنا تو پھر وہ کے لوگوں سے کہا رجاؤ جو کچھ بھی وہ کہتا ہو قبول کرو۔ وہ نے کہا کہ اب  
 ہم تم کو صحیح چاہتے ہیں ہم نے محمد کو تقویٰ میں اور فانیں، رحم میں اور صف میں سب سے بڑھ کر پایا  
 ہم، تم سب کو اس سفر سے بڑی برکت حاصل ہوئی، قوم نے کہا کہ تم سے ہم سے پر از کیوں پوشش رکھا  
 اور ہم کو ایسے سخت غم دائم میں کیوں ڈالا، وہ نے کہا، ہمارا اللہ تعالیٰ تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے سخت گھاتی  
 غور نکال ڈالے، اس کے بعد وہ لوگ مسلمان ہو گئے، چند روز کے بعد وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے بھیجے ہوئے شخص ابی اسحق خالد بن ولید پہنچ گئے، انہوں نے لات کے گرا دینے کی کاروائی  
 کا آغاز کرنا چاہا، تصنیف کے سب مردوں، اس کام کو دشوار سمجھے ہوئے تھے، پر وہ نشین عورتیں بھی  
 یہ تماشہ دیکھنے نکل آئی تھیں۔ مضبوط بننے اس کے توڑنے کے لیے تیر چلایا، مگر اپنے زور میں خود بھی  
 گر پڑے، پر دیکھ کر تصنیف والے بکا راستے، خدا نے مقررہ کو دھتکار دیا اور دینے سے ان سے نکل کر ڈالا، اب  
 خوش ہو کر گھٹنے گئے تم بھی کو شش کر دیکھو اسے نہیں گرا سکتے، معبر بن شہر نے خطا ہو کر کہا

تقیف والو۔ تم بہت ہی بیوقوف ہو۔ یہ پتھر کا ٹکڑا بھی کیا کر سکتا ہو، لوگو! خدا کی عاقبت کو قبول کر لو! اس کی بندگی کرو، پھر منہ رکادو اور وہ بندہ کر کے مغیرہ بنے اور اس بت کو توڑا، اور پھر منہ رکی دیواروں پر چڑھ گئے اور انھیں گرانا شروع کر دیا، باقی مسلمان بھی دیواروں پر چاڑھ رہے اور اس کا ریکل یک پتھر گر کر اٹھ گیا منہ رکا بجاری لگنے لگا کہ منہ رکی ملنا دیکھیں ضرور غرق کر دے گی! اخیر کونے پر سنا تو نیا دیکھی ساری کھو ڈالی، اور اس طرح اس قوم کے دلوں میں اسلام کی بنیاد مستحکم ہو گئی۔ (زاد المعاد - صفحہ ۲۸۵)۔

### وفد عبد القیس کا حال

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کس قوم سے ہو، عرض کیا قوم ربیعہ سے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں خوش آمدید فرمایا، انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ ہمارے اور حضور کے درمیان تبدیلی منہ کر کے کا فر آباد ہیں، ہم شہر حرا کم میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں اس لیے صاف واضح طور پر سمجھا دیا جائے جس پر ہم بھی عمل کرتے رہیں، اور قوم کے باقی ماندہ شخص خاص بھی۔ فرمایا۔ میرا چار چیزوں پر عمل کرنے کا اور چار چیزوں سے بچنے کا حکم دیتا ہوں، جن چیزوں کے کرنے کا حکم ہو وہ یہ ہیں (۱) اکیلے خدا پر ایمان لانا، اس سے مراد یہ ہو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت اور اسکے بعد انھوں نے عمل کرنا (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) رمضان کے روزے اور مال غنیمت سے خمس نکالنا، (۵) چار چیزیں جن سے بچنے کا حکم ہو یہ ہیں۔ (۱) دبا (توبنا) (۲) سقیم (لا کھلی برتن) (۳) نفیر (شراب کے لینے لکڑی کا ایک برتن) (۴) مرفت قبر اکودہ برتن (صمیم بخاری عن ابن عباس) اس قوم میں شراب بکثرت پی جاتی بنائی جاتی، ذخیرہ رکھی جاتی تھی، نبی صلعم نے مروت شراب کا حکم دیتے وقت ان طرف کا استعمال بھی منع فرما دیا جن میں شراب پی جاتی یا رکھی جاتی تھی، جب قوم سے شراب کی عادت چھٹ گئی، تب ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت بھی دور کر دی گئی تھی اس سے مسلمان آسانی سمجھتے ہیں کہ نبی صلعم کیسے حکمت اور عہدگی سے تعلیم دیا کرتے تھے۔ ان باتوں کو یاد رکھو اور پھندوں کو بھی بتلا دو۔ انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! محفلوں کو کیا معام ہے مگر نفیر کہا ہوتی ہے، فرمایا جانتا ہوں محفل کے درخت میں تم لکڑی کر کے کالتے، اس میں کھجوریں ڈالا کرتے ہو، اس پر پانی ڈالتے ہو، اس میں جوش پیدا ہوتا ہو

(۱) یعنی ذیقعدہ ذی الحجہ محرم اور ربیع الثانی جنم کرنا حرام تھا۔

جب جو شہید جاتا تو تب پیا کرتے ہو: لیکن جو تم سے کوئی (اس نقشہ میں) اپنے چہرے بھائی کو بھی قتل کر ڈالے عجیب بات پیکر اسی وفد میں ایک شخص ایسا بھی تھا جس نے نقیر کے نقشہ میں اپنے چچا زاد بھائی کو قتل کر دیا تھا ان لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ہم کیسے برتن میں پانی پیا کریں فرمایا شکوئیں جن کا منہ باز نہ دیا جاتا ہو انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے یہاں چوہے بکثرت ہوتے اس لئے وہاں چوہے کی مشکیں لٹا رہی تھیں فرمایا خواہ سالم ہی نہ رہیں۔ اسی وفد کے ساتھ جبار و بنی العلاء بھی آیا تھا، یہ مسیحی المذہب تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میں اس وقت بھی ایک شہید تھا ہوں، اگر ہم اسے چھوڑ کر آئیے دین میں داخل ہو جائیں تو کیا آپ ہمارے ضامن بن سکتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں ضامن بنتا ہوں کیوں کہ جس شہید میں دعوت دے رہا ہوں یہ اس سے بڑا جو جس پر تم اب ہو، جبار و کے ساتھ اور بھی ایسا ہی مسلمان ہوئے تھے (زاد المعاد صفحہ ۴۸۷ - صحیحین بروایت ابن عباسؓ)

**وفد بنی حنیفہ** بنو حنیفہ کا وفد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ایشام بن اقبال کی کوشش سے، اس علاقہ میں اسلام کی اشاعت ہوئی تھی۔ یہ وفد مدینہ آکر مسلمان ہوا تھا۔ اسی وفد کے ساتھ سیملہ کہ اب بھی تھا وہ مدینہ آکر لوگوں میں کہنے لگا کہ اگر تجھ صاحب پر اقرار کریں کہ ان کا جانشین مجھے بنایا جائیگا، تو میں بیعت کرونگا، بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سننا ہنسنے کے ساتھ میں ایک کچھوڑ کی پھر لی تھی، فرمایا میں تو اس پھر کی دینے کی شرط پر بھی بیعت لینا چاہتا، اگر وہ بیعت نہ کرے گا تو خدا اسے تباہ فرمائے گا، اس کا انجام خدا تعالیٰ نے مجھے دکھلادیا جو۔ یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے ٹکڑے ہیں مجھے وہ ناگوار معلوم ہوئے، خواب میں ہی وحی سے معلوم ہوا کہ انھیں بھی کسے اور اود میں نے پھر نہک ماری تو وہ اڑ گئے، میں خیال کرتا ہوں کہ ان سے مراد سیملہ صاحب یا مراد غنی صاحب صنعا (جو صحیحین بروایت نافع بن جریر عن ابن عباسؓ) سیملہ اور غنی کہ اب شخص گندے ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھا دیکھی بات کا جوئی کر دیا تھا، خدا نے دونوں کو تباہ کر دیا۔ فتح البلد ان بلاذری صفحہ ۹۵) سیملہ کہ اب نے اگر حدیث کا دعویٰ کیا تھا، مگر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رسول تسلیم کرتا تھا اس سے ملتا اس کا غائبانہ تھا کہ اس علاقہ کے مسلمان بنی لہف نہ رہیں، سنہ ہجری میں سیملہ اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ خود کشاوت بھی ہوئی تھی!



میں مسند پر رسول اللہ اطہر محمد رسول اللہ اما بعد فان لنا نصف الارض ونقل سینی نصفها  
ولکن قریشاً منصفون۔ والسلام علیک۔ ترجمہ "خدا کے رسول سلیم کی طرف سے  
خدا کے رسول محمد کے نام، واضح ہو کہ نصف زمین ہماری اور نصف قریش کی ہو۔ مگر قریش انسان نہیں  
کرتے، آپ پر سلام ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ "ہم اللہ الرحمن الرحیم سے منعم  
النبی علیہ السلام لکن اب۔ اما بعد فان الارض للہ فیہا ثلث حصص منہا من عبد اللہ  
والعاقبة للہ تصیق والسلام علی من اتبع الهدی۔ کتب ابی بن کعب۔ ترجمہ "اللہ کے ہم  
سے ہو کمال رحمت، اور پورے جہم والا ہو، خدا کے نبی محمد کی طرف سے کہ اس لیے کہ نام۔ واضح ہو کہ زمین  
خدا کی جو وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہو وارث بناتا ہو اور عاقبت خدا ترس لوگوں کے لیے ہو، سلام ہو  
اس پر جو سب سے راستہ پر چلتا ہو۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط حبیب بن لید بن عامر کے لئے لکھتے تھے  
کہ اس لیے ان کے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں کو دے دیئے تھے۔ (زاد المعاد ج ۱ ص ۹۵)۔

**دفعہ طے کا بیان** قبیلہ طے کا دفعہ جس کا سرور زید بن اخیل تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر کے جس شخص کی تعریف میرے سامنے ہوئی، وہ مجھے کے وقت اس سے کم بھی نہ لگاؤ ایک  
زید بن اخیل اس سے نبی جو پھر اس کا نام زید بن اخیل رکھا یہ سب گزری گئی کہ بعد سالانہ لکھے۔ (زاد المعاد صفحہ ۹۹)

**دفعہ اشعرین کا حال** قبیلہ اشعر (جواہر میں تھے) کا دفعہ حاضر ہوا ان کے آگے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تھا۔ اہل میں آگے ہیں جن کے دل نہایت نرم اور ضعیف ہیں! ایا ان میں سے کوئی اور حکمت میں نہیں کی، مسکن  
بچوں والوں میں اور خرد و ادب دالوں میں ہو، جو مشرق کی طرف رہتے ہیں، جب یہ لوگ مدینہ میں داخل  
ہوئے تو شہر بھر رہے تھے۔ عداۃ لاقی الاحیاء: محمدؐ و حسنؑ۔ کل کو بہ اپنے دوستوں  
یعنی محمدؐ اور ان کے ساتھ والوں سے ملنے لگے۔ (زاد المعاد صفحہ ۹۹)

**دفعہ ازد کا حال** پر دفعہ سات شخصوں کا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وضع قطع کو پسند  
کی لگا سے دیکھا، پوچھا، تم کون ہو، انھوں نے جواب دیا ہم مومن ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک توں کی ایک حقیقت  
ہوئی جو، ہزاروں تھوڑے توں اور ایا ان کی حقیقت کیا ہو، انھوں نے عرض کیا ہم شہداء ہیں جس سے ہر ایک کی حقیقت

وہ ہیں جن پر اعتقاد رکھنے کا پابغ وہ ہیں جن پر۔ عمل کرنے کے حکم آپ کے بھیجے ہوئے لوگوں نے دیا ہے  
پابغ وہ ہیں جن پر ہم پہلے سے پابند ہیں، پابغ نہیں۔ چند حضور کے متعلقین نے ایمان لائے کہ حکم دیا۔ یہ ہیں۔  
ایمان خدا پر، فرشتوں پر، اللہ کی کتابوں پر، اللہ کے رسولوں پر، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کو پابغ  
ہاتیں مل کر نے کی ہم کو رہنمائی گئی ہیں۔ لا اِلهَ الاَّ الله کہنا، پابغ وقت کی نازدق قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان  
کے روزے رکھنا، بیت احرام کرا کرنا، جسے راہی استطاعت ہو۔ پابغ اتیں جو پہلے سے معلوم ہیں یہ ہیں:-  
اسودکی کے وقت شکر کرنا، مصیبت کے وقت ہسبر کرنا، قضاء الھی برضامٹ ہونا، امتحان کے مقامات میں  
ر استبازی پر قائم رہنا، اعدا کو شہادت نہ دینا، رسول اللہ صلعم نے فرمایا، جمنوں نے ان باتوں کی تعلیمی  
وہ حکیم و عالم تھے اور ان کی دانشمندی سے معلوم ہوتا یوا اپنا، تھے، ابھا پابغ چیزیل و درتالے ویتا ہون تاکہ  
پوری ٹیکسیٹیں ہو جائیں:- (الف) وہ چیز سمجھ کر وجستے کھانا نہ ہو (ب) وہ مکان نہ بنا جس میں بسنانہ  
ہو۔ (ج) ایسی باتوں میں مقابلہ نہ کرو جن میں کل کچھ نہ دینا ہو۔ (د) خدا کا تقویٰ رکھو، جس کی طرف لوٹ جانا  
ہواد جس کی جتنوں میں شی ہونا ہو، (هـ) ان چیزوں کی غمت رکھو جو آخرت میں تمھارے کام آئیں گی۔ جہاں تم  
بیوضہ رہو گے، ان لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر پرواہ براعل کیا۔ (زاد المعاد صفحہ سو ۴۹)  
**وفد بنی اکادم** یہ وفد مشوال سنہ ہجر میں نبی صلعم کے پاس حاضر ہوا تھا ان کے علاوہ میخالد بن ولیدؓ،  
اشاعت اسلام کیلئے بھیجا گیا تھا، ان کی تعلیم سے لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت خذاف بن ودیؓ نے نبی صلعم کی  
خدمت میں اطلاع بھیجی اور خود ان کی تعلیم کے لیے وال ٹھہر گئے۔ نبی صلعم نے کٹھ بھگا کر دم اس اجاء اور س  
قوم کے پسند سر کردہ لوگوں کو بھی ساتھ لاؤ۔ اس وفد میں قیس بن مکھصن و عبد اللہ بن فراء وغیرہ تھے؛ نبی صلعم  
نے ان سے دریافت فرمایا، کیا وجہ ہے کہ جاہلیت میں جس محمی نے رقم سے جنگ کیا وہ مغلوب ہی ہوا؟ انھوں نے  
عرض کیا، یا رسول اللہ ہم خود کسی پر چڑھ کر نہیں جاتے، جب لڑائی کے لیے جمع ہو جاتے ہیں تو پیھر۔  
مغلوب نہ ہونے کی باتیں متفرق نہیں ہوتے اپنی طرت سے ظلم کی ابتدا دانیں کرتے، نبی صلی اللہ  
صلعم نے فرمایا:- سچ ہے، ایسا وجہ ہے۔ یہ وفد انتقال سبا کر کے سجارا ماہ پیشہ آیا تھا۔ یہ علامت  
بحران کے باشندے تھے (زاد المعاد صفحہ ۱۶۹)۔

**دفعہ دیکھا آنا** طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا ذکر اس کتاب میں پہلے آچکا جو اسلام کے بعد جب  
 یہ بزرگوار وطن کو جانے لگے تو پھر اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! فرمائیے کہ میری قوم بھی سیری دعوت پر مسلمان  
 ہو جائے۔ صحیح مسلم نے دعا فرمائی، خدا یا طفیل کو تو ایک نشان (آیت) بنا دے، طفیل پھر پہنچے تو لوٹھا باب  
 لئے کیلئے آیا، طفیل نے کہا بابا جان، اب نہ میں تمھارا ہوں نہ آپ میرے ہیں، بلاؤ مجھے نہ کہا یہ کیوں، طفیل نے  
 کہا میں تو تمھارا دین قبول کر کے اور مسلمان ہو کے آیا ہوں، پورے نے کہا، جتنا جو تیرا دین ہو دجی سیرا بھی جو طفیل  
 نے کہا خوب، تب آپ اچھے غسل فرمائیے، آپ کچھ سے پہن کر تشریف لایے تاکہ میں اسلام کی تعلیم دوں، پھر  
 طفیل کی زبیر ہوئی، اس سے بھی اسی طرح اچھوت ہوئی، اور وہ بھی مسلمان ہو گئی، اب طفیل نے اسلام کی دعویٰ  
 مشورہ کر دی، لیکن لوگ کچھ مسلمان نہ ہوئے۔ طفیل پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے عرض کیا کہ میری قوم میں نہانکی  
 کشت ہو رہی جو کہ اسلام نہ لے سکی تھی، اس سے ہم شکرتا ہوں، اس لئے لوگ مسلمان نہیں ہوتے، حضور ان کے لیے دعا  
 فرمائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان سے کہا۔ اللھم! عھد دو عھدا، اللھم! عھد دوں کہ سیدھا راستہ دکھاؤ، اس سے فرمایا جاؤ۔  
 دعوت اسلام کو قبول کرنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو دین خدا کی طرف بلانے سے نفعی اور محبت کا برتاؤ کرنا۔ اس نفع  
 طفیل کو اچھی کامیابی ہوئی، سب سے پہلی میں وہ دوسرے شہر انتھی خانہ انوں کو جو مسلمان ہو چکے تھے ساتھ لیکر  
 مدینہ پہنچے معلوم ہوا کہ حضور پھر گئے ہوئے ہیں، اس سے خبر ہو چکی تھی شرف حضور حاصل کیا اور سب لوگ بھی  
 خیر میں ہی تعلیم کے چار سے مشرف ہوئے۔ زائد المعاد، مملد اول، صفحہ ۸۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی بھی حبش  
 سے وہاں کے مشن تھیں کہ ان کو جو مسلمان ہو چکے تھے لیکر خبر ہو جا جا ہو چکے تھے، حضرت جعفر کا حبش سے وہاں کے مسلمانوں  
 کے کہہ کر حضرت طفیل بن عمرو کا یمن سے دوسرے نو مسلم خاندانوں کو لے کر شہر میں پہنچا جانا، گویا یہودیوں کو خذل  
 کی طرف سے یہ بتلادیتا تھا کہ جس نبی کی تعلیم پسے دور دراز ملکوں میں دلوں کے قلعوں کو ابھی آسانی سے فتح کر رہی جو  
 اس کی مخالفت پسے اینٹ پیٹنے کے قلعوں کے پھر دوسرے کرنا کس قدر بے فرباہ بات ہے۔  
**فرعون کو چھڑا دینا کی مسافت گئے کا ذکر** عرب کا جتنی شمالی حصہ سلطنت مسطوطیہ کے تحت میں تھا، اس سے  
 علاقہ کا گورنر فرعون بن عمرو تھا، اس کا دار الحکومت معان تھا، شام کا قنفط علاقہ بھی اسی کی حکومت میں  
 تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نام مبارک (دعوت اسلام کی) بھیجا تھا۔ فرعون نے اسلام قبول کیا اور ان کے قنفط کے

یہ ایک سفید رنگ کا قتیخ بڑی میں بھیجا تھا، جب بادشاہ قسطنطنیہ کو اس کے مسلمان ہوجانے کی اطلاع ملی تو اسے  
 حکومت واپس بلا لیا گیا۔ پہلے اسلام سے پھر جانے کی ترغیب دیتے رہے جو جب دیکھ لیا کہ اسے قید کر دیا گیا، اس کو  
 یہ رائے ہوئی کہ اسے بھی انسانی پر نکال دیا جائے، فلسطین میں عفران نامی تالاب پر اسے بھی انسانی دیدی گئی جب  
 وہ پھانسی کے نیچے پہنچا تو اس نے یہ شعر پڑھے۔  
 الدھلی اتنی مسلمانان خلیا لہما: علی ناقۃ  
 لہ یضرب النخل امھا: علی ماء عفرانوق احل الروح حی: مستندیۃ لطر فھا  
 بالمتا جل: جان دینے سے پیشتر یہ شعر بھی پڑھا۔ بلغ سمراتہ المسلمین بانھو: مسلمہ  
 لرب اعظمی ومقامی:

وفد ہمدان یہ قیدی میں لے کر باو تھا ان میں شاعت اسلام کے لیے خالد بن ولیدؓ بھی گیا تھا، وہ وہاں پر  
 ایک ہے، اسلام نہ پھیل سکا، جو صلعم نے علی رضی اللہ عنہ کو اس قیدی میں شاعت اسلام کے لیے مامور فرمایا، ان کے  
 فیضان سے تمام قیدی یمن میں مسلمان ہو گئے، حضرت علیؓ کا نکاح بھی صلعم نے سن تو سجدہ شکرانہ  
 کیا، اور زبان مبارک سے فرمایا۔ احمد مد علی محمد انت لہمان کو سلام پہنچنے پر یہ وفد انہی لوگوں  
 کا تھا جو حضرت علیؓ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے اور دیدار ہوئی سے شرف ہوئے آگئے تھے، مالک بن حرط نے  
 سندرجہ ذیل شوارب صلعم کے حضور میں نہایت ذوق سے پڑھے تھے، ایہ جواد ذوق صواد الرئی  
 فی طبوات الصیف والخریف: معظرات بجبال اللیف (زااداعاد، صفحہ ۴۹)۔

وفد طائف بن عبد اللہ طایق بن عبد اللہ کا بیان جو کہیں مکہ کے سوق الحجاز میں گھر تھا اتنے میں وہ ایک  
 شخص آیا جو چار پکا کر لیتا تھا، یا ایہا الناس قولا لا الہ الا اللہ قتلوا۔ لو کوالا لا الہ الا اللہ کہہ کر  
 فلاح پاؤ گئے، ایک دوسرا شخص اس کے پیچھے آیا جو گلیاں اسے پاتا تھا اور کہتا تھا یا، یا اللہ یا  
 کا قصد قتل خانہ کناب۔ لو کہ اسے سچا سمجھو تو چھوٹا شخص جو میں نے نہایت کیا کہ یہ  
 کوئی کن ہیں: لوگوں نے کہا کہ یہ تو میں ہاشم میں سے ایک جو جو اپنے آپ کو رسول اللہؐ سمجھتا، جو اور دوسرا  
 اس کا چچا عبد العزیٰ ہے (ابو لب کا نام عبد العزیٰ تھا، طایق کہتا ہے کہ اس کے بعد رسولؐ گذر گئے اور نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم نہ تشریف لے گئے، اس وقت ہماری قوم کے چند لوگ جن میں میں بھی تھا، میں نے گئے تاکہ

وہاں کی کچھ دین مول لائیں، جب تک بڑی آبادی کے متصل پہنچ گئے تو ہم اس لئے ٹھہر گئے کہ سفر کے کچھ سہارے  
 آتا کر دوسرے کچھ بدل کر شہر میں داخل ہوں گے، اتنے میں ایک شخص آیا جس پر دو پرانی چادریں تھیں اس نے  
 سلام کو کہہ کر پوچھا کہ کدھر سے آئے کدھر جاؤ گے، ہم نے کہا کہ ریزہ سے آئے ہیں اور یہاں تک قصد ہے پوچھا  
 یہ کیا ہو رہا ہے ہم نے کہا کہ کچھ دین خریدنا ہیں، ہمارے پاس ایک سرخ اونٹ تھا جس کی ہمارا ڈال ہڈی تھی  
 اس شخص نے کہا، یہ اونٹ جیتے ہو؟ ہم نے کہا ہاں، اس قدر... کچھ دین کے عوض دیں گے، اس  
 شخص نے یہ سن کر قیمت گھٹانے کی بات کچھ بھی نہیں کہا، اور ہمارا اونٹ سنبھال کر شہر کو چلا گیا جب شہر  
 کے اندر پہنچا تو اسے اس میں لوگ کھنے لگے کہ یہ ہم نے کیا کیا، اونٹ اس شخص کو دیدیا جس سے ہم دانت تک  
 نہیں، اور قیمت کے وصول کرنے کا کوئی انتظام ہی نہ کیا، ہمارے ساتھ ایک ہودج نشین (سردار قوم کی)  
 عورت بھی تھی وہ بولی میں نے اس شخص کا چہرہ دیکھا تھا کہ وہ دھڑکتے چاند کے جیسا روشن تھا، اگر اس  
 کو دیکھ قیمت نہ دے تو میل دار کروں گی، ہم بھی باتیں کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا کیا مجھے رسول اللہ نے  
 بھیجا ہے (اور قیمت شہر کی کچھ دین بھی ہیں) تمہاری ضیافت کی کچھ دین لگے ہیں، کھناؤ، پیو، اور قیمت  
 کی کچھ دین کو پورا کرو، جب ہم کھانی کر سیر ہوئے تو شہر میں داخل ہوئے دیکھا کہ وہی شخص مسجد کے صحن پر  
 کھڑا دعا کر رہا ہے ہم نے منہ رجبہ ذیل الفاظ آچکے تھے جس کا ترجمہ یہ ہو۔ لوگو! خیرات دیا کرو خیرات  
 کا دینا تمہارے لیے بہتر ہے، اور کا کھانچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ماں کو، باپ کو، بہن کو، بھائی کو، بھرا  
 قریبی کو اور دوسرے قریبی کو دو۔ (زاد المعاد صفحہ ۵۰۴)

وہ جب قریبی کے تھے تو شخص حاضر ہوئے تھے، یہ اپنے قوم کے مال دماشی کی زکوٰۃ لے کر آئے  
 تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے واپس لے جاؤ، اور اپنے قبیلہ کے فقر اور پر تقسیم کرو،  
 انھوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقر کو دے کر جو بچ رہا ہے ہم دہی لے کر آئے ہیں اب  
 صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ ان سے بہتر کوئی دوزانک نہیں آیا، رسول اللہ نے فرمایا، ادایت  
 خدا کے عزوجل کے ہاتھ میں ہو خدا جس کی بہبود خواہتا ہے اس کے سب کو اپان کے لیے کھلایا،  
 دنیا جو ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند باتوں کا سوال کیا، انھیں کچھ انکو جوابات لکھا



کام لگا کر لے کے مجاز نہیں، فرمایا جس وقت تم نے اسلام قبول کیا، اسی وقت سے تم مسلمان ہو گئے ہو  
 اتنے میں وہ لوگ بھی اپوچکا، جسے یہ لوگ اپنی سواروں کے پاس بٹھلا آئے تھے۔ وفد نے کہا، یا رسول اللہ  
 یہ ہم سے چھوٹا، اور اسی لیے ہمارا خادم ہے، فرمایا ہاں۔ بعض القوم سجادہٴ سہم (چھوٹا  
 اپنے بزرگوں کا خادم ہوتا ہو) خدا اسے برکت دے، اس دعا کی برکت ہوئی کہ وہی قوم کا امام  
 اور قرآن مجید کا قوم میں سب سے اچھا جاننے والا ہو گیا، جب یہ وفد لوٹ کر وطن گیا، تو تمام  
 قبیلہ میں اسلام پھیل گیا۔ (زاد المعاد صفحہ ۵۰۵)

**وفد بنو اسد** یہ شخص تھے جن میں وابد بن سعید اور طلحہ بن خویلد بھی تھے۔ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم مسجد کے اندر اصحاب میں تشریف فرما تھے ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ ہم شہادت  
 دیتے ہیں کہ خدا اکبر ہے، لاشریک ہے، اور آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ دیکھئے یا رسول اللہ ہم از  
 خود حاضر ہوئے ہیں، اور آپ نے تو ہمارے پاس کوئی آدمی بھی نہ بھیجا، اس پر اس آیت کا نزول ہوا  
 ﴿يَتُوبُ عَلَيْهِمْ اَنْ اَسْلَمُوا مِنْ اَمْرِ اَيْتِلَ اَعْلٰى اَمْرًا مَكْمُومًا﴾ اللہ تعالیٰ علیہ کرمات  
 لایا یہ آیت کہ تم صبر و ضبط (جرات) سے ۷۰ ترجمہ یہ لوگ آپ پر احسان جتاتے ہیں کہ اسلام  
 لائے ہیں کہہ دو کہ اپنے اسلام کا تجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ خدا تم پر اس بات کا احسان جتنا ہو کہ اس نے  
 تمہیں اسلام کی ہدایت کی۔ (بشرطیکہ تم اس دعویٰ میں سچے بھی ہو) پھر ان لوگوں نے سوال کیا کہ  
 جانور و کئی پرلیوں، اور شکوؤں، وغیرہ سے فال لینا کیسا ہو، رسول اللہ نے ان سب سے انہیں منع فرمایا  
 انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک بات باقی رہ گئی ہے یعنی خاکشہ (رمل) اسکی بابت آپ  
 کیا ارشاد فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے ایک نبی نے لوگوں کو سکھایا تھا جس کسی  
 کو صحت و تندرستی ملے، وہ بیشک علم ہو۔ (زاد المعاد صفحہ ۵۰۵)۔

**وفد بھراہ** یہ لوگ مدینہ میں آئے، مقداد کے گھر کے سامنے انہوں نے آکر اونٹ بٹھلائے، مقداد  
 نے گھڑاؤں سے کہا، ان صلیب کو تیار کرو، اور خود ان کے پاس گئے اور خوش آمدید کہہ کر اپنے گھر  
 لے آئے، ان کے سامنے پیش رکھا گیا پیش آنک کھانا ہے تو کھجو اور سوسہ ملا کر کھلی میں تیار رکھا جاتا

ہو گئی کے ساتھ بھی جو بیگھی ڈال دیتے ہیں اسی کھانے میں کچھ انظر کے لیے بھی مقداد نے بھیجا انھی نے کچھ کھا کر بن واپس فرمادیا، اس مقداد دو دنوں وقت وہی یہاں ان ۱۷ ماؤں کے سامنے دکھ دیتے وہ مزے لیکر کھایا کرتے، خوب کھایا کرتے مگر کھانا کم نہ ہوا کرتا تھا ان لوگوں کو دیکھ کر خیریت ہوئی، آخر ایک درہنہ میں بن سے پوچھا، مقداد تمہیں تو سنا تھا کہ مدینہ والوں کی خوراک مستوی ہو جائے، تم تو ہر وقت یہیں وہ کھانا کھاتے ہو جو ہمائے ہاں بہت عمدہ سمجھا جاتا ہو اور جو ہر روز کو مسیحی بھی نہیں کھاتا اور پھر ایسا لڑکچہ ہم نے کچھ ایسا کھایا بھی نہیں، مقداد نے کہا اے صاحبو! یہ سب کچھ آنحضرت کی برکت ہو کر اسے آنحضرت کے انگشتان مبارک لگ چکی ہیں یہ سنتے ہی حسب اتفاق کہا، اور اپنا ایمان تازہ کیا کہ بیشک وہ خدا کے رسول ہیں، یہ لوگ مدینہ میں کچھ عرصے تک سر قرآن اور احکام سیکھے، اور واپس چلے گئے۔ تاریخ طبری ص ۱۵۱

**وقف خندہ کا بیان** ہماہم حضرت مسیح پر یہ وقف حاضر ہوا تھا ۱۹ شخصوں میں تھے، ان میں حمزہ بن عثمان بھی تھے، بنی سنے پوچھا تم کون ہو انھوں نے کہا ہم بنی خندہ ہیں، اور تھکی کے (ماں کی طرف سے) بھائی ہیں، ہم نے بھی تھی کو تھی والی اور خاندہ و بنی بکو کو کھوسے ہاں کھلا تھا اس لیے کو قرابت بھی حاصل ہوا در سب بھی تھی لے کر خاندہ و بنی بکو کو فرمایا اور یہ بھی بشارت سنائی کہ تقرب شام فتح ہو جائیگا، ہر قریب ان کے علاوہ سے بھاگ جائیگا، پھر تھی نے حکم دیا کہ کابھوں سے جا کر سوال نہ کیا کریں اور جو قریبیاں دھرتے ہیں آئندہ نہ کریں، اب صرف عید الاضحیٰ کی قربانی باقی رہ گئی ہے یہ لوگ کچھ دنوں مدینہ طیبہ میں رہنے پھر انعام و جائزہ سے مشرف ہو کر رخصت ہوئے۔ (ذوالحجۃ ۵۰۶ھ)

**وقف خاندہ** یہ دس شخص تھے جو ہماہم شعبان سنہ ہجری کو خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تھے، انھوں نے اگر عرض کیا کہ ہم اپنی قوم کے اتنی امان کی جانب سے نہیں ہو کر آئے ہیں، خدا اور رسول پر ہمارا ایمان جو ہم جھٹو کر خدمت میں بلنا منظور کر کے آئے ہیں اور ہم افراد کرتے ہیں کہ خدا اللہ رسول کا ہم پر احسان جو ہم یہاں تھیں یا اس کے لیے حاضر ہوئے ہیں، رسول نے فرمایا جس نے مدینہ میں اگر میری زیارت کی وہ قیام کے دن میرا ہمارے ہوگا، پھر آنحضرت نے عیانت فرمایا، علم ان کا کیا ہوا یا ایک بت کا نام جو اس قوم کا معبود تھا، وقف سے عرض کیا، جزا شکر ہو کہ خدا نے حضور کی تعلیم کو ہماری لیے یہ امتیاز بنا دیا ہو، اب بعض بعض لوگ خدا اور اللہ عز و جل میں جو اس کی پوجا کیے جاتے ہیں، اب انشاء اللہ ہم اسے جاکر گرا دیں گے، ہم تو انھیں صحرے اور قلعے میں رہے، رسول نے فرمایا کسی دن کا تو ذکر نہ کرنا، وقف سے عرض کیا یا رسول اللہ



ایک دفعہ میرے تلامذہ کا مجمع کیا اور سب کے سب ایک ہی دن ہم اس کیلئے قرآن کیے گئے اور درودوں کے لیے تہجد پڑھنے کے لیے دعا کروا کر ہم کو گوشت اور جانور کی بہت زیادہ ضرورت تھی، انھوں نے یہ بھی عرض کیا کہ چوپاؤں و ذراعت میں سے بڑا بڑا کھسہ نکالنا تھا جبکہ فی ذراعت کتنا تو اس کا ہوشی حد علم اس کے لیے تھوڑا تھا، اور ایک کنڈ کا خدا کے نام سے مقرر کر دیتا، اگر کھسہ نکال کر جو امارت باقی تو خدا کا حصہ تو ہم اس کے نام کو دیتے جو علم اس کا حصہ خدا کے نام پر نہ کرتے، رسول اللہ نے سے انھیں فرمائیں میں سمجھا ہے، اور خصوصیت سے ان باتوں کی نصیحت فرمائی ”یعنی کہ تعلیم کا نمونہ ان کے بعد کو پورا کرنا (۲) ممانعت کا ادارا اس ہمسایہ لوگوں سے اچھا رہنا اگرنا (۳) کسی ایک شخص پر بھی ظلم نہ کرنا (۴)“ یہ بھی فرمایا کہ ظلم قیامت کے دن تاریک ہوگا، رزاد العاد صفحہ ۵۰۹

**دفعہ چھارم** یہ دس شخص تھے جو قوم کے وکیل ہو کر مسلمہ چری میں آئے تھے۔ جہاں ان کی خدمت کے لیے مامور تھے صبح و شام کا کھانا دہی لایا کرتے تھے، ایک روز نظر سے غصہ کر کے پورا دولت چلی گئی انھیں کوہا، ان میں سے ایک شخص کو بھی لے پھینکا، ان اور اسے غصہ سے کچھ اندر دیکھا، رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے تم کو پہلے بھوکا دیکھا ہو، یہ شخص بولا خدا کی قسم! میں نے کچھ دیکھا بھی تھا اور کچھ بات بھی کی تھی اور میں نے بڑی کلام سے حضور کو چھاپ دیا، اور بہت بڑی دلچاسپنی سے حضور کے کلام کو کر دیا تھا، یہ بات رخصت کا ذکر جو یہاں حضور کو لگوں کا بھانپنے پورے تھے، چنانچہ فرمایا ہاں ٹھیک جو اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں دو دوسرے دوستوں میں مجھ سے بڑھ کر کوئی بھی حضور کی مخالفت کرنے والا، اور اسلام سے دور و دور رہنے والا نہ تھا۔ وہ سب اپنے کہا فی مذہب پر بھی مر گئے، مگر خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اس جہان باقی رکھا اور حضور پر ایمان لانا مجھے نصیب ہوا، انھیں بخش فرمایا، اس کے دل خدا نے عز و دل کے ہاتھ نہیں ہیں، اس شخص نے کہا، یا رسول اللہ! میری پہلی حالت کیلئے معافی کی دعا فرمائیے، رسول نے فرمایا اسلام ان سب کو دیکھا دینا جو کچھ میں نے یوں رزاد العاد صفحہ ۵۱۰

**دفعہ ہدایہ** یہ دفعہ سب سے پہلی میں حاضر خدمت ہوئے ہوئے تھے، سب پہلے دس نام کا ایک شخص نے یاد کرنا شروع کیا، صدا ہی صراحت ہو کر جو بار بار وہ دس نام یاد تو م کے ہندہ مکر وہ لوگوں کو لیکر آیا، بعد میں عبادہ ان کی تعداد کیلئے مامور ہوئے ان کے واسطے کہ ان بعد ان کے قیدی میں اسلام بھی لگ گیا تھا، زیادہ سے چھ تھے، عرض کیا تھا کہ اسے ہاں صرف ایک کنڈ ہو، مگر میں اس کا پانی کافی پاتا ہوں لیکن گرام میں وہ شکر لکھتا ہوں اس لیے تمام قوم متفق ہو کر یہ موسم پورا کرتی ہے، ہمارا قبلہ بھی عید الاسلام بھی تعلیم و تعلم کی بہت زیادہ ضرورت ہو، عافیت کے کنوین کا پانی ختم نہ ہو کر ہے، نبی نے فرمایا: تم

سأت لکریاں اٹھا لادو نہ دے گئے، نبی نے انکو اپنے ہاتھ میں رکھ کر پھر اس کو بیاہ فرمایا ایک لکری اس کو میں میں گریا  
 بڑا لکری پرانہ اللہ پرستے جانا زنا و کامیاب ہو کر کچھ نہیں تپا پانی پڑھ گیا کہ اس کے قہر کا پتہ بھی نہ لگا کرتا۔ (زاد المعاد ص ۵۱۰)  
 وفد عثمان کا حال (رضانہ شہر جو) قبیلہ عثمان کے تین شخص سنیہ جری میں بھی کی خدمت میں آئے تھے، اسلام  
 قبول کر نیکی بعد اپنی قوم کی ہدایت کا ارادہ کر کے واپس گئے تھے معلوم ہوتا ہو کہ ان کو اشاعت اسلام میں کامیابی نہ  
 ہوئی ان میں سے دو پہلے وفات پا چکے تھے اور ایک اس وقت تک نہ تھا جبکہ ابو عبید بن جراح نے شام کو فتح کیا تھا (زاد المعاد ص ۵۱۱)  
 وفد بنی بلیش کا حال یہ لوگ مسلمان ہو کر آئے تھے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سے بلعین اسلام سے سنا ہے  
 کہ حضور کیا فرماتے ہیں کہ (لا اسلام لمن لا یحرمہ) ہمارے پاس زوال ہے اور نبی بھی جی بہر  
 ہمارے کو زبان ہم سپر اگر حجر کے بغیر ہمارا اسلام ہی ٹھیک نہیں تو مال و متاع ہمارے کیا کام آئے گے اور نبی  
 ہمیں کیا فائدہ دیگے، البتہ جو کہ ہم سب کچھ فروخت کر کے سب سے سرفہ امت عالی میں حاضر ہو جائیں، انجائے فرمایا۔  
 انظر اللہ حیرت کہ تم غفلت یقیناً موت اسما کہ فیئنا۔ تم جہاں آباد ہو میں رہ کر خدا ترستی کو اپنا شیوہ  
 بنائے رکھو، اٹھائے اہل میں نہ دیکھی نہیں آئے گی۔ (زاد المعاد ص ۵۱۲) جواب میں بھی نے یہ بتلادیا جو  
 کہ سب مالوں کو مرکز اسلام میں جمع ہو کر اسلامی وقتہ کو محدود و از رنگ کر لیا سب نہیں، مسلمانوں کو متخلف،  
 و در دست ملکوں میں بہر بخشا اور اسلام کی دعوت کو بہر بخانا چاہیے۔ جو لوگ اب ترک وطن کر کے اسلامی ملکوں میں جا  
 بسنے کو بہتر سمجھتے ہیں انھیں یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا کرنا غی کی تعلیم کے خلاف جو اور صوابیہ سب کے بھی مخالف ہو۔  
 وفد نفاہ کا بیان یہ وفد سنیہ جری میں آیا تھا اس میں دس آدمی تھے بہ مدینہ سے باہر آ کر آئے ایک لوگ کو ٹھہلا  
 کر بھی کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی نے پوچھا کہ تم اسباب کس ہاتھ سے پھر پور کر سکتے ہو۔ لوگوں نے کہا ایک لڑکے  
 کو فرمایا تھا ہے بعد وہ سوا گیا ایک شخص آیا خورجی پر کھلے گیا، ایک شخص بولا یا رسول اللہ خورجی تو میری غنی فرما  
 گھبراؤ نہیں۔ وہ لڑکا اٹھا، پور کے پیچھے پیچھے بھاگا، اسے جانکوار، سب اسباب صحیح مسلم کی کیا ہو، یہ لوگ نبی  
 کی خدمت سے جواب میں پہنچے تو ان کے سے معلوم ہوا کہ یہ لڑکا سی طرح اس کے ساتھ اسجا ہوا تھا یہ لوگ اسی  
 امر پر مسلمان ہو گئے۔ نبی نے ابی بن کعب کو قہر فرمایا کہ انھیں فرکان یا وکرا دیں اور شرع الاسلام سکھادیں  
 بہ وہ واپس جاتے گئے تو انھیں شرع الاسلام ایک کافہ میں لکھ کر دیدیئے گئے۔ (زاد المعاد ص ۵۱۳)  
 وفد عجم کا بیان یہ نصف ماہ محرم سنہ جری کو خدمت نبوی میں حاضر ہوا تھا اس کے بعد کوئی وفد حاضر  
 نہیں ہوا۔ یہ دو سوا شخص تھے اور معاذ بن جبل کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر آئے تھے ان کو دارالافتاء مدینہ  
 خانہ میں آنا لیا تھا ایک شخص ان میں درارہ بن عمر تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے راستہ میں خواب دیکھا  
 دیکھا، جس میں ہجرت نہیں کی اس کا اسلام ہی نہیں۔



آدم بن ابی جہل اُسے دیر نہ لگائے نفع ہو پختاے خبر رکھو، میرا کہ ہے، اُنکی ہر کوئی جیت سیر کر کے نہ لکھنا اب وہ دم  
 وغرق بحق سے بھرتے، اُنکی بات پر ان سے ہمیں سیرک ہے اور دشمنوں پر ہر کوئی نصرت عطا کر۔ (ازاد انصاف ص ۱۵۷)  
 دہ سال ماں سوال میں سیر کر کے، بھی کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے تھے، انھی میں حبیب بن عمرو تھا اس  
 نے سوال کیا تھا کہ سیرا ل سے فصل کیا چیز ہے رسول نے فرمایا: وقت پر نماز کا پڑھنا، ان لوگوں نے عرض کیا کہ  
 یہاں سے بائش نہیں ہوئی جو دعا فرمائیے، رسول نے زبان سے فرمایا اللھم! صلی علیہم الغیث فی دماہم، حبیب نے  
 عرض کیا یا رسول اللہ ان میرا کہ تھا کہ کو اٹھا کر دعا فرما دیجئے، بھی تمسک لے کر اور اٹھ اٹھ کر دعا فرمادی، حبیب نے اپنے وطن  
 میں لوٹ کر گئی تو معلوم ہوا کہ گھٹک سہی روز بارش ہوئی تھی جس دن بھی نے دعا فرمائی تھی (ازاد المعاد ص ۱۵۸)۔  
 دھن بھڑان! اب ان دیابت پر جو وقتہ بھڑان کے مٹوان کے تخت میں دوادین احادیث میں ملتی جا رہی ہیں خود کہے سے معلوم ہوتا  
 ہے کہ اسی زمانہ میں بھڑان کے معتد و دفعی کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اس لیے اسی نتیجے میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے، ابولہریرہؓ  
 کی روایت میں جو بن یحییٰ جو بن یحییٰ نے اہل بھڑان کو دعوت اسلام کا خود گزیر دیا تھا، جب یہ تھے اس سے متعلق پوچھا تو  
 اس کے بدن پر لہر نہ چڑھا، اور وہ کانپا تھا، اس نے فوراً شریعت میں دوادین کو دیا، یہاں تک کہ ان کا شخص تھا کوئی ہر کام بھڑان  
 کی لے کے حکم یا مسٹر یا دی لے نہیں کیا کرتے تھے، اسقف نے اسے خطا دیا اور اس نے بڑھ لیا تو اسقف بولا، ابوہریرہ  
 فرمایا یہ کیا ہے کہ جو، شریعت میں یہ تو کیا صاحب یہ تو کیا معلوم ہے جو کہہ لے ابراہیم سے وعدہ کیا ہو کہ تمہیں کوئی نسل  
 میں نبوت بھی ہوگی، ممکن ہو کہ یہ بھی شخص ہو لیکن نبوت کے متعلق سیر کر کے رائے ہو سکتی ہو، کوئی دنیوی بات ملتی تو میں  
 اس پر پورا غور کر سکتا، اور اپنی رائے عرض کر سکتا تھا، اسقف نے کہا: اچھا آپ بڑھ جائیے، اسقف نے پھر ایک دوسرے شخص  
 کو جس کا نام عبد بن شریح تھا اور قوم حمیر سے تھا، بلایا اور نام نہ نہ ہوئی دھکا کر کے دیا، اس نے شریعت  
 کا سا جواب دیا، اسقف نے پھر ایک تیسرے شخص جو ابن یحییٰ کو بلایا یہ ہو یا نہ ہو کہ میں نے کہا میں سے تھا نام نہ دھکا اور رائے یافت  
 کی، اس نے بھی ان دونوں کا سا جواب دیا، اسقف نے دیکھا کہ ان میں سے کوئی بھی جواب نہیں دیتا تھا تو اس نے حکم دیا کہ  
 گھٹکے بٹکے جائیں اور سات کے برسے گر جا رہے تھے، حال میں ان کا دستور تھا کہ اگر کوئی اہم عقلمند پریش ہوئی تو لوگوں کے  
 بلانے کا طریق دن کے لیے یہ تھا کہ گھٹکے بٹکے اور سات کے برسے گر جا رہے تھے، اس سے آدھ سات کے برسے بٹکے بٹکے جاتے  
 اور پھر سات پر آگ رہتے، اس گر جا کے متعلق سارے گاؤں کے بچے جن میں کچھ لڑکے سے لے کر بڑے بچے جو دروں کی بلوخی  
 تھی، ہادی کے بلایا، انشتی جھڑکاٹل ایک سب سوار کے ایک دن کی راہ کا تھا جب کئی علاقے کے بڑے لوگ سب کے  
 سب بٹکے تھے، جمع ہوئے تو اسقف نے وہ نامہ مارا کہ سب کو سنایا اور اسے دریافت کی مشورے کے بعد ان کو وہ  
 ہادی کے شریعت میں اور عبد اللہ اور ہادی کو جو کچھ کی خدمت میں روانہ کیا جائے وہ وہاں پہنچ کر وہ حالات معلوم کر کے پھر

پھر وہ لوگ میرے لوگ میرے پہنچے اور چند روز میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے میری حق سے حضرت  
 علیؑ کی شخصیت کے متعلق بھی گفتگو کی اس گفتگو پر ان آیات کا نزول ہوا ترجمہ صحیح میں جو علیؑ کی مثال خدا کے  
 نزدیک رکھ کر کسی کو خدا نے اسے حق سے بنا یا پھر فرمایا کہ انسان زندہ بن جاوہ زندہ ہوگا اسچی بات تیرے چہرہ کا  
 کجی اسے یہی جواب تم اس میں کو لیا کھینچنے والو نہیں رہو اور جو کوئی تم سے اس علم کے بعد کھنگرا کر اسے کہہ کہ تم بھی  
 اولاد کو لے لے تم اپنی اولاد کو بلاؤ اور میری ہماری عورتوں کو دھکا دی عورتیں ہم خود بھی اولاد خود بھی جمع ہوں  
 پھر خدا کی عورتوں سے ہوں اور خدا کی عورت سے ہرگز نہیں۔ (آل عمران ص ۶۴) ان آیات کا نزول ہوا پھر جس نے اس  
 سے علیؑ کو کجی ملایا اور فاطمہؑ سے دشمنی (اسی باب کی میں پیشینہ آکر حضرت علیؑ کو نہیں، ان میں اس کیوں علیؑ  
 ہو کر ان ہیبت کی شورش میں اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس شخص سے متعلق کوئی ایسا قائم کرنا آسان نہیں ہے کیونکہ تمام  
 دادی کے لوگ اگلے ہو کر انھوں نے جو کچھ تھا میں سمجھتا ہوں کہ اگر بادشاہ ہو تب بھی اس سے سارے کا ٹھیکہ ہونا  
 کیونکہ تمام عرب میں سے ہم ہی اسکی نگاہ میں تھے نہیں گئے اور اگر یہی فرض ہو تب تو اسکی عینت کے بعد ہمارا پرکار بھی  
 نہیں باقی نہ رہیگا۔ اسلئے میرے نزدیک میرے جو کہ ہم اسکی ماتحتی قبول کریں اور تم جہیز کی فیصلہ بھی اسکی رائے پر چھوڑیں  
 کیونکہ ہمارا تک میں نے کچھ اور یہ سخت مزاج نہیں ہو۔ دونوں ساتھیوں نے اتفاق کیا اور انھوں نے حاکم کو قبول  
 کر دیا کہ ہمارا یہ سب سے پہلے یہ ہو کہ جو کچھ حضورؐ کے خیال میں کل صبح تک ہمارے لئے میرے معلوم ہو وہ ہم پر نظر کر دیا  
 جائے اور ان کے دوزخ سے ان پر جہیز مقرر کر دیا اور ایک معاہدے سے بغیر صحابی نے لکھا تھا اور اب میری ان میں حضرت عثمان  
 بن عمرو، ابی بن عوف، افرع بن حابس، صحابہ کی شہداء اور اس پر شریعت فقیران حضرت فرمایا، معاہدہ کا ایک کتبہ تحریر کیا  
 طور پر ناظرین کیلئے لاسلطہ خلاص ہے کہ حضرت علیؑ اس میں کو کھسے کھسے دل سے ان کے حقوق و حرمت دلتے تھے جس کا ترجمہ حسن میں  
 ہو، بخزانہ والوں کو خدا اور محمد رسول اللہ کی حفاظت حاصل ہوئی، جان اور ہیبت در ذمہ میں اور جہاز اور عیال ان میں کو جو  
 یا علیؑ پر صاحب فیصلہ ہیں یا ابیہار کرنے والے ہیں ان کی حالت میں در حقوق میں کوئی تغیر نہ کیا ہو بلکہ اور جو کچھ  
 یا زیادہ ان کے قبضہ میں ہو اسے نہ بدلایا بلکہ اچھے زبانی شہادت یا قس کے کھنگرنے ان پر نہ چھلکے جائیں گے، وہ کار  
 میں نہ کچھ جادینگے ان سے وہ بھی نہ چاہنے لگی ان کے علاوہ سے فوج عبور نہ کر لگی اسے حاصل کر کے یہ لوگ،  
 بکران کو واپس چلے گئے بشپ (استغفار) اور دیگر سریر کردہ لوگوں نے ایک منزل آگے بڑھ کر ان سے ملاقات کی، دن  
 نے یہ سب استغفار کے ساتھ پیش کر دی، وہ چلے ہوئے ہی اس سن سن کو پہنچے لگا اس کا چچا زاد بھائی ہشام  
 معاویہ کی کنیت ابو سفیان تھی اس کے برابر تھا (وہ بھی اس مضمون کے معنی کی طرف اس قدر متوجہ ہوا کہ خیال کیا  
 اور وہ حق سے اسے دین پر گواہی دے کر ہے یہی کہ انہی نے اس کو خرابی ہوا اس شخص کی اس نے اس قدر ہم کو تکلیف میں ڈالا ہے شہر



دالو، بلکہ جسے بارہ میں بیچوں جھگڑا کرتے ہو، ثورات اور اہل اس کے بعد ترقی ہے جن باقوں میں تھا جسے یاس  
 کچھ علم تھا اس میں تو جھگڑتے ہی تھے مگر جسٹن لہ میں علم نہیں اس میں جھگڑا کیوں کرتے ہو۔ (ابراہیم نے یہودی تھا، علیہ السلام  
 تھا وہ نہ پکا مومن تھا اور مسلمان تھا اور وہ مشترک بھی نہ تھا، سب خلقت میں برابر ہم سے قریب زدہ ہیں جو  
 اس کا اعتبار کریں۔ اور جو تھا اور ان پر ایمان نہ لکھنے والے لوگ، ہاں خدا مومنین کا دوست ہے۔ (اک عمر ان سے)  
 ایک نے یہودیوں سے مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں پر اعتراض کرنے کی غرض سے کہا: محمدؐ صاحب کہا آپ یہ جانتے  
 ہیں کہ ہم ان کی عبادت کرتے ہیں جیسا کہ عیسائی عیسائی کی عبادت کیا کرتے ہیں، بخوان کا ایک عیسائی بولا: ہاں محمدؐ صاحب  
 بتا دیجئے گا کہ کیا ایسا ہی اوروہ جو اور اسی عقیدہ ہی دعوت کو پتے ہیں، تم نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں اللہ کے سوا کسی کا  
 عبادت کروں یا کسی دوسرے کو غیر اللہ کی عبادت کا حکم دوں خدا نے مجھے اس کام کیلئے نہیں بھیجا، اور مجھے ایسا حکم بھی نہیں  
 دیا۔ اس فقرہ پر قرآن مجید میں ان آیات کا نزول ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے: "جس نے خدا کا کفر کیا اور اللہ کی عبادت  
 کر سدا، اس کا حق نہیں کہ یہ وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ خدا کے سوا تم میرے بند بن جاؤ وہ تو یہی کہہ کر ان کی کفر کیا کہ  
 کہ اللہ کی عبادت کا دین پاکر تم اللہ والے بن جاؤ، یہ تمہاری باتیں کہنا کہ دشمنوں کو بائیں کو بھی رب بنا لیا خدا کو کفر کیلئے کہہ سکتا ہو  
 تم لوگوں کو جو اسلام لائے ہو، (اک عمر ان سے)، تم میں سے کسی کی رائے یہ ہے کہ ان کفران کی شورش سے کہ آیات تک کہ نزول ہوئی اسی  
 وقت کی جو کوئی پہلے پہل اٹھا، جب یہ واپس جاتے تھے تو ان کے پیچھے ایک سہلہ تھی جس میں گمراہوں اور پاروں کی بات  
 زیادہ صراحت تھی اس میں ان کی وہ نقل و حرکت میں کی جاتی تھی جو کہ ترجمہ پیش خدمت ہے: "یہ جو ترجمہ جو علم کی جانب سے ہوا، اس وقت اللہ کا ارشاد  
 ہے: "قرآن کے دیگر سلفوں کا، انہوں نے ان کے عقائد و عقائد، اس میں اللہ پر یس والوں کے متعلق اور ان کم بالا وہ  
 چیزوں کے متعلق جن کے ہاتھ میں یہ سب کا خدا و رسول کی حفاظت حاصل ہوگا کہ جیسے تھے عہد داروں سے کسی کو بدلہ  
 جانا چاہیے، جس میں یا اختیارات میں اخلت نہ کی جائے گی ان کی موجودہ حالت میں تیسرے ہونے کا بے شک پرکار یا کسی کے خواہ  
 بغیر ان کے نہیں نہ ظالم کا ساتھ دیں اور نہ خود ظلم کریں (فتح اللہ علی ہر منہ دینے وقت ان کے ایک ایک نامت داروں کو کہا  
 ساتھ بیچ دیا جائے جسے جزیرہ اور کریم کریں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو ان کے ساتھ بھیج دیا  
 اور فرمایا کہ یہ شخص میرا امت کا امین ہے۔ (زاد المعاد ص ۹۵)، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے فیضان صحبت  
 سے علماء میں اسلام پھیل گیا تھا، اور اس طرح وہ عرب اسلام کا ہر گیسو کتاب عالم تاج بن گیا۔

یہ اسی کا تھا کہ مشرک عرب کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جبریل امین کے اسرار و شری

# باب گیارہواں

## حکومت الہیہ کی تکمیل تا اخلاق و عادات وغیرہ

حضرت کاہل منصب، اشاعت اسلام اور حکومت الہیہ کا قیام تھا، حضور نے تمام ممکن ذرائع سے اس کی  
 کوشش فرمائی، بین میں طفیل بن عمر حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے اسلام پھیلا،  
 عدی بن مسہم مدینہ میں اگر حضور کو خبر ہوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور ان کے کام کرتے دیکھا اس اثر سے مسلمان  
 ہوئے اور ان کی وجہ سے سارا قبیلہ مسلمان ہوا، صفحہ میں خالد بن سعیدؓ نے اسلام کی شمع روشن کی  
 مدائن اور مدینہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اسلام کے گزرا دیکھا، جندہ میں حضرت معاذ بن جبلؓ نے  
 اسلام کا نور پھیلا دیا، جریر بن عبد اللہ بن جلی نے حیر کے قلعہ میں اسلام کی بنیاد رکھی، ہماجر بن امیہؓ نے  
 حارث بن کلال شہزادے کو سلفہ اسلام میں داخل کیا، ویر بن مخنف صحابیؓ نے اربیع انسل میں یوں کو اسلام  
 کا حق وہ سنایا، بحر ان میں خالد بن ولیدؓ نے اسلام کا پھیلایا، بحر میں منقہ بن جہان نے پختون  
 کے پاس گئے تھے حضور نے ان کو مسلمان کر کے بحرین و اقیانوس کی طرف اسلام کی روح ڈالی، جو ائی کے  
 رئیس منزہ بن ساد حضرت علامہ حضرت کے تھے مسلمان ہوئے اور ان کی کوشش سے سارا قبیلہ مسلمان ہوا، ہجر  
 کے ایرانی حاکم سجیت حضور کے دالامہ کی برکت سے مسلمان ہوئے، عمان میں زید قبیلہ آباد تھا، مشہد  
 میں حضورؐ حضرت ابو زید انصاریؓ تھا اظہار ان کو اور حضرت عمرو بن عاصؓ کو اپنا خطا دیکر وہاں کے رئیس عبید  
 و جعفر کے پاس واد کیا، یہ دونوں رئیس مسلمان ہو گئے اور ان کے اثر سے سارا عمان اسلام کا گہوارہ بن  
 گیا، تمام میں فروہ نامی بزرگ نے اسلام قبول کیا، وہیں کو جب معلوم ہوا تو ان کو پھانسی دی، یہی وقت  
 رحلت یہ عباسی ان کی کوکب بان تھی، مسلمان سرطادوں کو میرا پیام پہونچا وہ کہ میرا جسم، میرا خون  
 اور میری کافر و فہدہ اس کے نام پر قربان ہے، بہر حال حضورؐ نے ایک شہر سحاحی مدت میں اس سر سے اس  
 سر سے تک اسلام کا آواز پہونچا دیا جس سے ہر جگہ اسلام کی برکت سے شرف و فخر اور فیض غالب



اگر کیا۔ حرب کی ساری سزائیں پر شراب، زنا، چوری، جھوٹ، بغیبت، حرام خوردی، بدکرداری، ظلم، زبردستی، قتل، نامحرم، ایکٹ و دوسرے سے خوف و دہشت۔ غیر اللہ کی عبادت، شرک، بت پرستی، حق تلفی اور حق دشمنی کا نام و نشان نہ رہے۔ بلکہ عرب کا ذرہ ذرہ، نیکی پارسی، توحید، ایمان، اخلاص، محبت الہی، محبت نبوی، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، حجاب، حق دوستی، مظلوم و راستی راست بازی، راست کرداری، خدا ترستی، رحم، عدل، کرم، سخا، عفت، علم، اعانت، بیکیاں، خیر خواہی، انسانیت، خدمت خلق، محبت انسان، اور الہی شرافت و سکرام بخلان کا گوارہ بن گیا۔ یہاں تک کہ انسان حیوان بنانا سمجھا داتا، ہر ایک نے اپنا حق پالیا، اسی حکومت الہیہ کا منشا، مقصد تھا اور جو وہی کہنے ہم پیدا ہوئے۔

## مذہبی انتظامات

تبلیغی نظام ان کا صدی کا تاؤمزد و حضور کو حکم تھا مسلمانوں کے وجود کا مقصد ہی اچھا کیوں کی امت اور برائیوں سے ممانعت خداوند عالم نے رکھا تھا، اسی غرض کے لیے وہ پیدا ہوئے ہیں، اس لیے مذہبی انتظام میں سب سے زیادہ ضروری و مقدم کام تبلیغ اسلام و اشاعت توحید ہے، آپ نے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ جدوجہد فرمائی کہ اسی غرض سے حضور کی تشریف آوری ہوئی تھی، سب سے پہلے شروع شروع آپ نے انفرادی تبلیغ فرمائی۔ خود گھر گھر جاتے ایک ایک شخص سے فرماتے، آپ راتوں کی تنہائی میں وہ دن کی لودھوپا میں سردی گرمی پر ٹھیکہ و علانیہ میلوں و مجمعوں میں اللہ رب العزت کی ہدایت کے مطابق تبلیغ فرماتے رہے۔ پھر جماعتیں روانہ کرنی شروع کیں جن کا خاص اثر ہوا۔ سب سے پہلی سے شروع ایک شخصیت سے تبلیغ جماعتیں اور دعا و تبلیغ بظرف بھیجے، بادشاہوں کے نام و دعوت نامے روانہ کیے، ایسے حکام اور افسروں کو حضور نے مقرر کیا۔ جو قدیم تربیت یافتہ تھے، تبلیغ و اشاعت کے خاص احکام دیے جس کا اثر یہ ہوا کہ سب سے پہلی میں تمام قبائل عرب و قریب و بھوار کے ممالک سے وفود کا سلسلہ جاری ہو گیا، فتح مکہ کے بعد جو وفد حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کا تفصیلی ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے، مزید تو دور اور احوال بہت تفصیل طلب ہیں جس کو طبعی و

ابن اثیر میں دیکھا جاسکتا ہو۔

مبلغین و معلمین کی تربیت اسلام کی ہر گیر تعلیم نے مذہب کی اشاعت اور تبلیغ و تعلیم دین کیلئے  
برجوں، راہبوں اور یودوں کی طرح چند مخصوص خاندانوں کو مخصوص نہیں رکھا بلکہ اسلام کا ہر  
واقعہ اور ہر فرد اسلام کا مبلغ اور داعی بن گیا اسلام کے بڑے بڑے منصب پر فائز ہو سکتے تھے، حضور نے  
رنگ کے دو طریقے رکھے تھے، ایک مستقل جیسا کہ اصحاب کھیلے تھا جس میں کم و بیش ۱۰۰ ہم حضرات  
تھے جو اپنا سب کچھ پور کر حضور کے دروازے پر صرف تعلیم نبوت حاصل کر کے لیے پڑھتے تھے اور آخر  
دم تک حضور کے ساتھ رہے، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اس میں سے بعض بجا امتوں کی راہ ہر تعلیم  
ہوتی تھی (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۱۲۹) یہ سفر و حضر کسی وقت حضور کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے حضرت  
ابو ہریرہؓ اسی درگاہ کے ایک ممتاز طالب علم ہیں، بیان کرتے ہیں کہ انصار تو کھیتی باڑی میں لگ جاتے تھے  
اور ہر جا کو رو بار میں مصروف ہوتے تھے، میں ہر وقت حضور کے ساتھ رہتا اور علم دین سیکھتا رہتا تھا  
تربیت کا دوسرا طریقہ (دوسرا غیر مستقل تھا یعنی حضور دن حضور اسلام اور اشاعت کے متعلق  
اہم تعلیمات و ہدایات و کچھ لوگوں کی طرف روانہ کر دیا کرتے تھے، حضرت ابن عباسؓ میں بیان فرماتے ہیں :  
عرب کے ہر قبیلہ سے کوئی جاتا اور چند دن حضور کی خدمت میں رہ کر دین میں ہمارت پتا کر لیتا تھا، ایک  
بن حویرہؓ کی جماعت کو، میں دن کی تعلیم کے بعد فرمایا اپنے خاندان میں واپس جاؤ، ان میں رہ کر ان کو  
شریعت کے احکام کی تعلیم دو، اور جس طرح مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے نماز پڑھو، اپنا اسلام پورا کر  
مسجد حضور کے وصال کے وقت عرب کا گوشہ گوشہ مساجد کی برکت سے بھر کر تھا خاص مدینہ  
منورہ میں علاوہ مسجد نبویؐ کے مسجد بنی قریظہ میں نماز پڑھنا ہوتی تھی، ان کی تفصیل میری کتاب  
آئینہ اکرمین میں ملے گی، یہ مساجد کو خدا اور تعلیم رسالت و مذہب کی اشاعت اور قیام عدل و انصاف  
مسلمین کی گواہ تھیں (یعنی شریعت بخاری جلد ۱ ص ۱۰۰)

اگر مساجد کا تقرر حضورؐ ہر محلہ میں ایک ایسے شخص کو امام مقرر فرماتے جو سب سے زیادہ قرآنی  
تعلیم کا ماہر ہوتا اس کے بعد پھر صنف کے ماہر کو پھر جو ہجرت میں پہلا ہوتا اس کو امامت کا درجہ دیتا

تھا، حضرت مصعب بن عمیرؓ ابن ام مکتومؓ حسن ام حضرت ابو بکرؓ حضرت عثمانؓ ابن مالکؓ حضرت معاذ بن جبلؓ حضرت انسؓ بن حضرت ابی بن مالکؓ حضرت عمرؓ بن مسعودؓ مدینہ منورہ کی مساجد کے عہدہ نبوی کے امام تھے، خطاب بن اسدؓ مکہ کے عثمانؓ بن عائذؓ ثقف کے ابو زیدؓ عمان کے امہ تھے، ابن کو حضورؐ نے خود مقرر فرمایا تھا۔ (یعنی شرح بخاری ص ۲۱۹)۔ "مؤذن" حضورؐ نے اذان کے لیے بھی بعض حضرات کو مقرر فرمایا تھا، اگرچہ یہ کوئی خاص اور جداگانہ منصب نہ تھا بلکہ ہر شخص کیلئے عام تھا پھر بھی بعض مقدس بزرگوں کو پیشرو حاصل تھا کہ حضورؐ نے ان کو اذان دینے کا حکم دیا تھا، حضرت بلالؓ، حضرت ابن ام مکتومؓ حضرت سعد القرظؓ مدینہ میں اور حضرت ابو حمزہؓ مسیحی حرام مکہ میں اذان دیتے تھے (مسند امام محمد بن حنفیہ ص ۱۹۹)

## سیاسی انتظامات

حضورؐ نے سیاسی انتظامات کی تکمیل کیلئے کچھ عیسائی قائم فرمائے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔  
گورنروں کا تقرباً اذان بن مسلمان کو مین میں، شہر بن اذان کو، حصہ میں بحال بن مسلمان کو، اذان کے بعض حصہ میں حجاز بن امیر کو کندہ میں، علی بن ابی طالبؓ کو مین میں، عمر بن ابی العاصؓ کو عمان میں، علاءؓ صحرائی کو بحرین میں، گورنر مقرر فرمایا حسب بزرگ نہایت تربیت یافتہ اور اسلام کے باہرین تعلیم سے تھے حکومت الہدیہ کی تکمیل اور اس کے مقاصد کو عروج پر پہنچانے کے لئے مقرر تھا اور بنی ہاشم کے ان بزرگوں نے منشا ابراہیم کو بزرگ کر دیا تھا اور حضورؐ نے ہی دلوں میں عرب عیسائی فرقہ کو جاہل قوم کو علم و ہدایت اور ولایت نبویؐ کا سرچشمہ بنایا تھا، اسی اور بنی ہاشم کے تمام اسلامی علاقوں میں قاضیوں کا انتظام فرمایا ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبلؓ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مستقبل کا انتظام | حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابو بکرؓ حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ حضرت ابی بن ثابتؓ، حضرت ابو الدرداءؓ و غیرہ عہد نبوت کے ملحق تھے (مستطاب فی جلد اول ص ۴۸)۔  
فوجی نظام | ہر سال فوج و مسلمان اسلام کا فوجی سپاہی تھا اس کے نام باقاعہ طور پر چھ برس میں جمع کئے، جنگ کے عہد پر حصہ لیتا تھا وہ مجاہدین میں تقسیم کر دیا جاتا تھا، اہل و عیال واسلے کو دنگا اور بے عیال واسلے کو اکابر حصہ لیتا تھا۔ (کتاب الخراج، امام ابو یوسفؒ)

فوجی جنرل | حضورؐ نے فوج کی قیادت و امارت کا انتظام فرمایا، اکثر غزوات میں خود ہی جرنیل ہوتے تھے، لیکن اس کے علاوہ جنگوں میں یا اپنی موجودگی میں کسی ایک گروہ کی قیادت آپؐ نے اپنے دل و جگر سے کاربند کر لی سپرد فرمائی، ان میں حضرت مصعب بن عمیرؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت اسامہؓ، حضرت ثعلابہؓ

بن ولید حضرت علیؓ وغیرہ اہم اور خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان کے سپرد فوج کی اخلاقی و مذہبی اصلاح و تربیت بھی ہوتی تھی (تکملہ اسلامی جرحی زید ان جلد اول ص ۱۷۷)

سکونٹریٹ ایہ منصب بھی اہم تھا اس پر زید بن ثابتؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت ابوالدرداءؓ اور حضرت معاویہؓ وغیرہ فائز تھے، احتساب کا حکام و افسران کے کام بھی نگرانوں کو احتساب کہتے ہیں، آپ نے اس کا خاص اہتمام فرمایا، ایک بار ایک صحابی کیس سے مال وصول کر کے لائے آپ نے فرمایا یہ دوسرا مال کہاں سے لائے عرض کیا کچھ کو بدیں ملا ہے، فرمایا تو کچھ بیٹھے کیوں نہیں ملا تھا بجاری، اسی دن سے یہ قانون بن گیا کہ کوئی کام بدیں قبول نہیں کر سکتا ہے، آج بھی ہمت سے ہم قیامت اور مستند ممالک میں اس پر عمل درآمد ہے۔ "مالیات" زکوٰۃ، جزیہ، وخراج سے جو آمدنی ہوتی تھی اس کو آپ فقہین پر صرف فرماتے، فقراء، مساکین، نو مسلم، محصل زکوٰۃ، موقوف، مسافر و حجاج فی سبیل اللہ اور آزاد و غلام خاص مدین اور اس کے چھوٹی صحائف ہیں۔

محصلین حضرت نے اسلامی محاصل زکوٰۃ، عشر، صدقہ، جزیہ، اور خراج وصول کرنے کیلئے تحصیلین کا نظرد فرمایا جن میں مسند پر ذیل اصحاب خاص طور سے قابل ذکر ہیں، حضرت عدی بن عاتم، صفوان بن یوسف، ابوالکاس بن زبیر، عبد اللہ بن ابی اسحاق، رافع بن خدیج، اردقان بن قیس بن عاصم، ابوموسیٰ اشعری، زیاد بن لیث، عبد اللہ بن رواحہ، عمرو بن العاص، بنیہ بن حصص، اٹھاک بن سفیان وغیرہم۔

دوسرے حکم حیات اچانکہ حضرت نے اپنی ۲۲ سال تبلیغ رسالت سے مسلمانوں میں ایسی روح ڈال دی تھی جس سے ہر نفس نیکیوں کا مجموعہ اور خدا ترسی اور اصلاح انسانیت کا نمونہ تھا اس لیے مزید کسی حکم کی ضرورت تھی نہ حاجت، ساری اسلامی آبادی میں جوئی دنیا، ڈاکہ زنی، خونخواری، لوٹ مار، شراب خواری، ظلم، غصب، حسد، عناد، فساد، قتل، باہمی جنگ جہل اور ہر قسم کی برائیوں اور خرابیوں کا نام و نشان باقی نہ رہ گیا تھا اور سارا عرب کمال انسانیت کا نقش مرتع اور شرف و کرم و بلند اخلاق و کردار کا واجب تقلید نشان تھا۔

شریعت کی تشکیل آپ نے حکومت الہیہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ پر ایمان اور یوم آخرت میں ذبح بارگاہی و بدی کے حساب و کتاب پر قرار دیا۔ رسالت و فرشتگان، عینت و دوزخ، تقدیر کتب الہیہ پر یقین حکم کو اس کا احساس ناز و نہ کو تعلق الہیہ کی مقید علی، اندر دینی صفائی اور خرافات و حکومت الہیہ کے قبول کرنے کی اہمیت پیدا کرنے کا ذریعہ زکوٰۃ، حج کو تعلق بالانسان، خدمت خلق، لقمہ عوام، دفع مصائب عوام اور انسانیت کو اپنے لئے اور دیکھ دیکھ رہو چنانچہ اس سبب نظر لیا، یہ عقائد و فرائض اور اسکان شریعت ہیں، ان کے ماتحت لائق و

و بیشتر از احکام و جزئیات میں جو سب تکلیف نفس و مضافی باطن و ترقی روح، ذاتی ترقی، خاندان کی ترقی، علم و پرورش کے تعلقات کی خوش گواری، شہر و ملک، قوم، دنیا کے دوسرے لوگوں سے تعلقات، عبادات، اخلاق معاشرت، تہذیب و تمدن، معاملات، انسانی زندگی کے مختلف شعبہ عبادت اور محکمات میں ہر قسم کی بہترین و ناعا، اور اس کے جزئی جزئی احکام و ہدایات جن کی صرف حضرت مسیحؑ کو صلی اللہ علیہ وسلم میں آسکے، حضور نے ۳۳ سالہ مدت رسالت میں ارشاد فرمائے بلکہ ہر ایک کو کہ اس کی مدت بھی دکھا دیا، جن کے دیکھنے کے بعد یقین ہوتا ہے کہ زندگی اس کی راہ کی ہو تو واقعی دنیا جنت الفردوس ہے۔ اور یہی نشان اسلام ہے کہ دنیا جنت الفردوس ہو جائے۔ کر تبا آتانی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة۔

## حجۃ الوداع

اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس مقصد کی خاطر زمین کے پرہیز بھیجا تھا جب وہ انجام پا چکا تو اطلاع آئی کہ تمھارا کام پورا ہو چکا، اب تم خدا کی بارگاہ میں واپسی کیلئے تیار ہو جاؤ، سورہ نصر "اذ جاء نصر اللہ و الفتح" اسی طرح کی وحی ہے۔ ذیقعدہ منہ جری میں ہر طرف سنائی ہوئی کہ آنحضرتؐ اس سال حج کے ارادہ سے مکہ معظمہ تشریف لے جائینگے، یہ خبر فقہان پر سے عرب میں پھیل گئی، اور سارا عرب ہم رکابی کیلئے امنہ آیا، ذیقعدہ کی ۶ ص کو آپؐ نے غسل فرمایا اور چادر دھندہ لپی اور ٹکڑی نازکے بعد گھر سے باہر نکلے۔ مدینہ سے چھ میل پر ذرا حلیفہ کے مقام پر رات گزاری اور دوسرے دن غسل فرما کر رکعت نماز ادا کی اور حرام ماندہ کھانا اسی اونٹنی پر سوار ہوئے اور بلند آواز سے یہ الفاظ فرمائے جو آج تک ہر حاجی کے زبان زد ہیں بسم اللہ اللہم صل علی محمد و آل محمد و علی محمد بنہ و آلہ و الصلوٰۃ والسلام لاک کا شرف دیکھ لاک، اس خدا ہم پر ہے حاضر ہیں سے خدا ہم پر ہے، یہ حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں، ہم تیرے سامنے حاضر ہیں، تعریف و ثناء سب تیری ہے، اور یاد و شای تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔ حضرت جابرؓ اس حدیث کے راوی ہیں (اور جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے پوچھنے پر یہ سارا احوال بیان کر رہے ہیں) کہتے ہیں کہ ہم نے نظر اٹھا کر دیکھا تو اسے بھیجے، ادائیں بائیں جہان تک نظر کام کرتی ہے، آدمیوں کا جھجک نظر آتا تھا، جب آنحضرتؐ ایک ایک فرماتے تھے تو آپؐ کے ساتھ کم و بیش ایک لاکھ آدمیوں کی زبان سے یہی فقرہ بلند ہوتا تھا، ادا و نعمت ہمارا، ان کی جو تیاں اس کی جھڈائے ہر گشت سے گزرتی تھیں، اس طرح منزل منزل بہ منزل آپؐ آگے بڑھتے چلے، یہاں تک کہ انوار کے روز بھی انھیں کی ہر تار دیکھ کر مسخ میں داخل ہوئے، کعبہ نظر آتا تو فرمایا "لے

ملکہ! اس گھر کو اور عزت اور شرف دے، گویا کاغذ اوندے کیا مقام اور ایم میں کھڑے ہو کر درگاہ نماز ادا کی  
 اور صفائی پہاڑوں پر چڑھ کر فرمایا: "خدا کی سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی ہاؤس  
 اور اسی کی حمد ہے وہی داد داتا اور جلالتا ہو وہ سرچرچہ قدرت رکھتا ہو، کوئی خدا نہیں مگر وہی اکمل خدا، اس نے  
 اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندہ کی مدد کی اور اکیلے سارے جتنے کونکست دئی، عمرہ سے فارغ ہو کر آپ اپنے دو گھر  
 صحابہوں کو احرام کھولنے کی ہدایت فرمائی، اسی وقت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما بھی حجاجوں کے ساتھ مکہ  
 میں وارد ہوئے، حجرات کے دروازے کھول دیے، آپ کو آپ نے تمام مسلمانوں کے ساتھ تنہا میں قیام فرمایا دوسرے  
 دن تو یہ دیکھی کہ صحابہ کی نماز پڑھ کر منہ سے روانہ ہوئے، عام مسلمانوں کے عواقف اگر گھڑے، دیر غرض  
 گئی تو تھک اور سو رہا ہو کر مہمان میں آئے اوندہ قہ ہی کے اوپر سے حج کا خطبہ پڑھا آج پیمانہ تھا کہ اسلام  
 اپنے جہاد و جلال کے ساتھ نمودار ہوا اور جاہلیت کے تمام یہود و مراجم مٹا دیئے گئے، آپ نے فرمایا، ہاں!،  
 جاہلیت کے تمام دستور اور رسم درو اور میرے دلوں پاؤں کے نیچے ہیں۔ عرب کی زمین ہمیشہ انتقام کے  
 خون سے رنگین رہی تھی آج عرب کی غیر متغیر ہی خانہ جنگیوں کے سلسلہ کو مٹا دیا گیا ہے، اور اس کے لیے نبوت  
 کا سارا سب سے پہلے اپنے خاندان کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ "جاہلیت کے تمام خون باطل کر دیئے گئے اور سب سے  
 پہلے میں اپنے خاندان کا خون دینی میں حارث کے بیٹے کا انتقامی خون باطل کرتا ہوں" تمام عرب میں سودی  
 کاردار کا ایک حال بچھا تھا، جس سے عرب کے غریب مزدور اور کاشتکار، یہودی، ہماجنوں اور عرب سرنامہ  
 داروں کے ہاتھوں میں پھنسے تھے اور ہمیشہ کھیلے وہ ان کے غلام ہو جاتے تھے سوچ اس حال کا تار تار الگ کیا جاتا  
 ہے اور اس کیلئے، بھی سب سے پہلے اپنے خاندان کا نمونہ پیش کیا جا رہا ہو، ارشاد ہے: "جاہلیت کے تمام سود  
 مٹا دیئے گئے اور سب سے پہلے سود جس کو میں مٹاتا ہوں وہ اپنے خاندان کا یعنی عباس بن عبد المطلب کا ہے"۔  
 اچانک عورتیں ایک طرح سے شہرہوں کی جائداد منقلعہ لے گئیں اور جوڑوں میں ہار لی اور جیتی جا سکتی تھیں آج  
 پیمانہ ہے کہ یہ غلام کردہ انصاف کی داد داتا ہو، فرمایا: عورتوں کے معاملہ میں خدا اسے دے دیکھا اسحق  
 عبد توں پہلے، اور عورتوں کا کام پہلے۔ "عورتوں کے بعد انسانوں کا سب سے غلام طبقہ غلاموں کا تھا،  
 آج اس کی داد دئی کا دن آیا، فرمایا۔ "تھارے غلام، تھارے غلام، ان کے حق میں انصاف کر دو جو خود  
 کھلاؤ ان کو کھلاؤ اور جو خود ہتھوڑے ان کو ہٹاؤ۔" عرب میں امن و امان نہ تھا، اس لیے جان و مال کی کوئی  
 قیمت نہ تھی، آج امن و سلامتی کا بادشاہ ساری دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہو۔ "آپس میں تمھاری جان اور  
 تمھارا مال ایک دوسرے کیلئے نہایت نیک اتنا ہی محترم ہے جتنا آج کا دن اس محترم اہل میں اور اس محترم  
 میں امن و امان کی اس منادی میں سب سے پہلی چیز اس دینی ہمدردی کا جو دے ہے جس سے قبلوں اور

خطبہ ۱۱، ۱۱، ۱۱، ۱۱







سے حضور کو اطلاع دی حضور نے حضرت ابو سلمیٰ اشجریؓ سے دعا فرمائی کہ اور غار میں اپنی ماں کو مٹا دے کہ یہ  
خلفہ لکھا، آخر ایک روز خیر و برکت اور قیاس اسود کے مکان میں گھس گئے اور اسود و غنسی کو ذبح کر ڈالا اس طرح  
ایک بار دست فتنہ کا خاتمہ ہو گیا، حضور نے اس بات پر یومہ و مہینہ میں اعلان کر دیا کہ اسود و غنسی خیر و  
حرر ہمارے کے انھوں نے مارا گیا، اگرچہ قاصد کے دیو یہ خبر دینہ میں جب پہنچی جب حضور کا دعویٰ ہو چکا  
تھا۔ (تاریخ ابن طلحہ ص ۲۴۷)

چہ پیش اسلام ۱۱ھ | ماہ محرم ۱۱ھ | مدینہ میں حضور نے اپنے چھٹے غلام زید بن حارثہؓ کے  
خون کا بدلہ لینے کے لیے ان کے صاحبزادے حضرت انسؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر روانہ کیا جس میں حضرت  
ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت سعدؓ، عقیلؓ وغیرہم جیسے کبار صحابہؓ بھر سبھا ہی  
شریک تھے، حضور کو یہ دکھانا منظور تھا کہ اسلام میں ادب و احترام کی کوئی تفریق نہیں، بوقت ضرورت غلام زاد  
بھی میرا دشمن ہو سکتا ہے، ابھی یہ لشکر روانہ ہو کر قحطیوں بھی ہو چکا تھا کہ حضور کی شدید علالت  
کی خبر آئی اور عمر صدیقی تک کے لیے اس کا حائل نہ ہو سکا۔

## ربیع الاول ۱۱ھ وفات مدنی ۶۳۲ء

روح قدسی کو اس جہانِ عالم میں اسی وقت تک رہنے کی ضرورت تھی کہ نبوت کا فرض ادا اور توحید  
کے دوسرے دنیا کا مذہب را کا فوہ ہو جائے اب جب یہ فرض ادا ہو چکا تو پھر حق اکی طرف، بالکشت کا حکم آچو پنا  
جہان اور اس کے موقع پر عام مسلمانوں کو اپنے دیدار سے مشرف فرما کر خدا کے آخری و حکام سے مطلع فرمایا  
سفر سے واپسی کے دو ماہ بعد آپؐ نے ان مسلمانوں سے بھی رخصت فرمایا جو باجم شہادت میں کہ حیات  
جہاد میں اپنا پلکے تھے۔ چنانچہ اللہ جاکر آپؐ نے اللہ کے شہیدوں کے لیے دعا فرمائی اور انھیں شہید  
اس طرح رخصت کیا جیسے عربیہ لا اپنے زندہ عزیزوں کو رخصت کرتے ہیں اس کے بعد ایک مختصر تقریر کی  
جس میں فرمایا: میں تم سے پہلے عرض کوئی پر جا رہا ہوں اس عرض کی وسعت اتنی ہے جتنی اہل بیت  
جحفہ تک، مجھ کو دنیا کے سارے نوراں کی نماں دی گئیں۔ مجھے یہ ڈانٹیں کہ تم میرے بعد شریک نہ بنو گے  
لوگے، البتہ اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا میں چلے کر آپس میں ایک دوسرے کا خون نہ بہاؤ، کوئی تم  
اسی طرح برباد نہ ہو جاؤ، جیسے پہلے تو میں برباد ہو چکیں۔ اللہ کے شہیدوں کے بعد مسلمانوں کے قبرستان  
کی باریک بینی، صفر سے لے کر کسی درمیان تا بیخ میں آدھی رات کو آپ مسلمانوں کے عارف و مرید

میں جس کا نام جنت البقیع، تشریف لے گئے اور ان کے لیے دعائے خیر فرمائی، وہ اس آئے تو مزاج ناساز ہوا  
یہ چار شب کا روز اور ام المؤمنین حضرت عجمہؓ کی باری کا دن تھا، ہاپاچ دن تک اس بیماری کی حالت میں بھی  
باری باری ایک ایک بیوی کے حجرے میں تشریف لیا کرتے، دو شبہ کے روز مرض میں شدت ہوئی تو آدھا  
مہر راضی اللہ عنہ میں سے اجازت لی کہ حضرت عائشہؓ کے گھر قیام فرمایں، مگر وہی اتنی تھی کہ بے سہارا  
چل نہیں سکتے تھے، حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ باوجود قیام کر حضرت عائشہؓ کے حجرے میں لائے، جب تک  
آئے جاسے کی طاقت رہی مسجد میں نماز پڑھانے کو تشریف لائے رہے، سب سے آخری نماز آپ نے مغرب  
کی پڑھائی، عشاء کا وقت آیا فرمایا۔ "کہ نماز پڑھ لی" لوگوں نے عرض کی کہ کھدے کا انتظار رہے، مگر میں نے  
بھر دار غسل فرمایا لیکن جب کھنا چاہا تو غش آگیا، افادہ ہوا تو پھر پوچھا کہ نماز پڑھ لی؟ پھر کہا گیا کہ کھنا  
کا انتظار رہے، آپ نے پھر غسل فرمایا اور کھنا چاہا تو بے ہوش ہو گئے، افادہ ہوا تو پھر دریافت فرمایا تیرا  
مرتبہ حبیبہؓ مبارک پر پانی ڈالا گیا، پھر جب اٹھے تو ارادہ کیا تو پھر عرضی طاری ہو گئی اب جب افادہ ہوا تو ارادہ  
فرمایا کہ اب جو نماز پڑھا میں، چنانچہ کچھ روز تک حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھائی۔ وفات کے چار روز  
قبل طبیعت میں کچھ سکون تھا، طہر کے وقت پانی کی سات مشکوں سے غسل فرمایا کہ حضرت عباسؓ اور حضرت  
علیؓ مرطقی لائے سہارے سے آپ مسجد میں تشریف لائے، جماعت کھڑی تھی حضرت ابو بکرؓ نماز پڑھا رہے  
تھے، آپ سہل پا کر انھیں منہ پیچھے پٹنا چاہا مگر آپ سے روک دیا اور ان کے ہاتھ میں آکر پیچھے گئے نماز کے بعد

ایک قصہ خطیبؓ نے کہا جس میں فرمایا کہ خدا نے اپنے ایک بندے کو اختیار فرمایا جو کہ خوان وہ دنیا کی  
تعمیل کو قبول کیسے یا خدا کے پاس جو کچھ ہے اس کو قبول کرے لیکن اس نے خدا ہی کے پاس کی چیز قبول  
کیں یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ پہلے کہو خود کچھ چکے تھے کہ یہ بندہ خود و سرور کائنات ہیں، انھارہی  
و خداوری کا خیال فرما کہ ان کی نسبت فرمایا۔ عام سامان بڑے بڑے مالکے لیکن خدا اسی طرح کم ہو کر وہ  
جائیں گے جسے کھائے میں تک۔ مسلمان! وہ اپنا عرض ادا کر کے اب نہیں ان کا فرض ادا کر رہے وہ  
سیرے جسم میں منہ از بعدہ کے ہیں سیرے بعد جو اسلام کے کاموں کا متوا ہو، میں اس کو وصیت کرتا ہوں  
کہ وہ ان کے ساتھ شریک سلوک کرے۔ "شرک کا بڑا ذریعہ تھا کہ لوگ پیغمبروں کی نسبت حد سے زیادہ  
مبالغہ کرتے تھے ان کو شریعت کا سا کہ مطلق سمجھتے تھے۔ یہ نقطہ اس وقت تک حضرت کے پیش نظر تھا، فرمایا  
"صلال و حرام کی نسبت میری طرف نہ کی جائے میں نے وہی چیز حلال کی ہے جو خدا نے حلال کی ہے اور  
وہی چیز حرام کی ہے جو خدا نے حرام کی ہے۔" اسلام کی تعلیم کے بموجب علیؓ کے بغیر حسب نسب  
کوئی چیز نہیں، یہاں تک کہ خود رسولؐ نے اختیار میں بھی نہیں فرمایا۔ اسے پیغمبر خدا ہی سمجھا جائے گا

اور اسے پیغمبر کی نحو کی صفیہ خدا کے لیے کچھ کر لو میں تمہیں خدا سے نہیں بچا سکتی یہ خطبہ سے  
 فارغ ہو کر حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں تشریف لے آئے یہودیوں اور عیسائیوں نے پیغمبروں اور بزرگوں  
 کے مزاروں اور یادگاروں کی تعظیم میں جو مبالغہ کیا تھا وہ بت پرستی کی حد تک پہنچ گیا تھا، حضرت ابراہیمؑ  
 کی نظر کے سامنے اس وقت مسلمانوں کی صورت حال عجیب تھی کہ وہ میرے بعد میری قبر اور یادگاروں کے ساتھ  
 کہیں بھی نہ کریں، اتفاق سے بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے جنھوں نے مسجد کے سفر میں عیسائی  
 گرجوں کو دیکھا تھا ان کے مجسموں اور بتوں کا تذکرہ کیا، آپؐ نے فرمایا "ان لوگوں میں جب کوئی نیک  
 آدمی امر یا نہی ہے تو اس کے منقرہ کو عبادت گاہ بنالیتے ہیں اور اس کا بت بنا کر اس میں کھڑا کرتے ہیں یا  
 کھڑے دوسرے جہانت کے دن بدترین لوگ ٹھہریں گے، عین بے چینی کی حالت میں جب بھی چادر منہ پر ڈال  
 لیتے اور کچھ کر لیتی تھیں اگر الٹ دیتے تھے ہستہ سے یہ الفاظ فرماتے۔" یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت  
 ہو کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا ہے۔" اسی حالت میں یادگار حضرت عائشہؓ  
 کے پاس کچھ اشرفیاں رکھوائی تھیں، دریافت فرمایا کہ اشرفیاں کہاں ہیں؟ کیا تمہے خدا سے  
 بدگمان ہو کر کئے گئے عبادت گاہ کی راہ میں شہادت کر دو، مرض میں زیادتی دیکھی ہوتی رہتی تھی، جس  
 دن وفات ہوئی تھی دوستوں کے روزِ نظر ہر صیغہ کو سون تھا، حجرہ مبارک مسجد سے ملا ہوا تھا، آپؐ  
 نے صبح کے وقت پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ چوکی نما میں مشغول تھے دیکھ کر مسکرا دیئے کہ خدا کی زمین میں اسکو  
 وہ گروہ پیدا ہو گیا جو رسولؐ کی تعظیم کا منہ بن کر خدا کی یاد میں لگا ہے، لوگوں نے آہستہ پا کر خیال کیا  
 کہ آپؐ باہر کرنا چاہتے ہیں، نفوس سے لوگ بے قابو ہو چلے تھے اور قریب تھا کہ نمازیں ٹوٹ جائیں حضرت  
 ابو بکرؓ نے سوجھ بوجھ کر مہلتے چاہا کہ کچھ پہنچ جائیں لیکن آپؐ نے اشارہ سے رد کیا اور حجرہ کے اندر ہو کر پردہ  
 جھوٹو یا، ضعف اتنا تھا کہ آپؐ پر کبھی اچھی طرح نہ چھوڑ سکے، یہ سب سے آخری موقع تھا جس میں  
 صحابہؓ نے جمالی نبوت کا شاہدہ کیا، دن جیسے جیسے چڑھتا جاتا تھا، آپؐ پر غلطی برابر طاری ہو رہی تھی  
 حضرت فاطمہؓ زہراؓ سلام اللہ علیہا یہ دیکھ کر بولیں "ہائے میرے باپ کی جنتی! آپؐ نے سنا تو فرمایا،  
 "تھا وہ آپؐ آج کے بعد حسینؑ نہ ہوگا۔" سہرہ تھی، سیدہ میں سانس کی ٹھوڑا ہٹ محسوس ہو رہی تھی  
 اتنے میں آپؐ مبارک پہنے تو لوگوں نے یہ الفاظ سننے سے "نازا اور غلاموں سے نیک برتاؤ" اتنے  
 میں ہاتھ اٹھا کر انگلی سے اشارہ کیا اور تین دفعہ فرمایا۔ "بَلِّ الْقَبِيضِ اللَّهُ عَلَیْكَ اَبِیْ دُرٍّ كُوْنِیْ بِلَدِّیْ  
 دُحِیْرَیْ رُفِیْ عَلَیْكَ (خدا) درکار ہے یہی کہتے تھے ہاتھ لگائے، اور روح پاک عالم قدس میں پہنچ

کشی، اللہ صلی، وسلمہ علیہ، وعلیٰ آلہ و الصالحین، مدثری گلیوں میں آہ و بکا کے نوحہ بلند ہوئے، مسلمانوں کی آنکھوں میں دہنا اندھیری ہو گئی، سبھی نبوی میں گھر اس پر گیا، حضرت عمرؓ نے تلوار نکال لی کہ جو یہ کہے گا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، اس کا سر قلم کر دوں گا، حضرت ابو بکرؓ اسے اور حضرت عمرؓ اس سرسراہی کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ آج کا دن دیکھا کتنی بڑی عظیم الشان گمراہی کا باعث ہو سکتا ہے، انھوں نے سیدھے منبر نبویؐ کی طرف رخ کیا، اور یہ تقریر فرمائی: "لو کہ اگر کوئی شخص کہہ دیتا تھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اس دنیا سے تشریف لے گئے اور اگر کوئی شخص کہے کہ اب کوپرتا تھا تو زندہ ہے اس کو موت نہیں دے پڑیہ آیت تلاوت فرمائی جن کا صرف ترجمہ ملاحظہ فرمائیں: "محمد تو خدا کے رسول ہیں اس سے پہلے بہت سے نبی گذر چکے کیا وہ اگر مر جائیں یا خدا کی راہ میں مارے جائیں تو کیا تم اپنے پیچھے پاؤں اسلام سے لوٹ جاؤ گے؟..... اور جو کوئی لوٹ جائے گا تو وہ خدا کا پیچھے ہٹے گا، اور اللہ اس نعمت کی قدر جاننے والوں کو جزائے خیر دے گا، اراکل عمرؓ (۱۵) اس آیت کا سننا تھا کہ سادے صحابہؓ کی آنکھیں کھل گئیں اور ایسا معلوم ہوا کہ یہ آیت پاک آج ہی اتر رہی ہے، ہر صحابیؓ کی زبان پر یہی آیت تھی اور اسی کا چرچا تھا، حضورؐ اور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہجرت کے گیارہویں سال ربیع الاول کے پہلے دو مشن کے دن سہارے کے وقت ہوئی تھی، روایت یہ ہے کہ ربیع الاول کی تاریخ تھی، مگر خاص لوگوں کی تحقیق یہ ہے کہ ربیع الاول کی پہلی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز و تحقیق کا کام سرشار ہو کر شرف ہوا اور آپؐ کے خاص عزیزوں نے اس کام کو انجام دیا، حضرت فضل بن عباسؓ رضی اللہ عنہ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے آرا کو وہ غلام حضرت زیدؓ کے بیٹے حضرت اسامہؓ کے منسل دیا، حضرت عباسؓ بھی موجود تھے، حضرت عائشہؓ کے صاحبزادے ابوبکرؓ نے وفات پائی تھی وہیں آپؐ کو دفن کیا گیا اور اس لیے یہ حجرہ آج کے دن مکہ و مدینہ نبویؐ کے نام سے موصوف ہے۔

## ازواج و اولاد

ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی نبوی حضرت خدیجہؓ رضی اللہ عنہا ان کی وفات کے بعد حضرت عائشہ صدیقہؓ بنت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت سودہ بنت زمعہؓ سے نکاح کیا، اس کے بعد دوسری بیویان نکاح میں آئیں جن کے نام یہ ہیں حضرت زینبؓ ام الملوکین، حضرت ام سلمہؓ، حضرت ریحانہؓ بنت حنفش، حضرت جویریہؓ، حضرت ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان، حضرت صفیہؓ بنت حنیفہ، حضرت خولہؓ بنت خالد اور حضرت

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تقریر

سفیرِ ران میں حضرت زین العابدینؑ ام المومنین کے علاوہ اور سب بیویاں آپ کی وفات کے وقت زندہ تھیں اور آپ کے بعد اپنے دینی اور علمی فیض و برکت سے دنیا کو مالا مال کرتی رہیں آپ کی ایک بیوی اور تھیں جو کنیز تھیں اور دوسرے آپ کی تھیں اور تیسرے قطیفہ کہلاتی تھیں، یہ سب ساری رحمت کی مائیں تھیں، اس لیے انہماک المومنین کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا ان کے ساتھ ہو۔

اولاد آپ کی ساری اولادیں صرف پہلی بیوی حضرت خدیجہؓ سے ہوئیں، آخری بیوی حضرت ماریہؓ سے ایک صاحبزادہ حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے تھے جو بچپن ہی میں وفات پا گئے، حضرت خدیجہؓ سے تین صاحبزادے تھے، حضرت طاہرہ اور حضرت طیبہؓ ہوئے تھے، انھوں نے بھی بچپن ہی میں وفات پائی، باقی اور چار صاحبزادیاں ہوئی، اور سب نے اسلام کا زمانہ پایا، سب سے بڑی حضرت زینبؓ تھیں، ان کا نکاح ابوالواض سے ہوا تھا، انھوں نے مشہور بیوی میں اناہ نام ایک بیوی چھوڑ کر وفات پائی، انھیں کا نام حضرت رقیہؓ تھا، جو اسلام کے بعد حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آئیں اور مدینہ آکر مدینہ میں انتقال کیا، تیسری صاحبزادی کا نام ام کلثومؓ تھا، حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد ان سے حضرت عثمانؓ کا نکاح کیا، اور مشہور بیوی میں وفات پائی، چھٹی صاحبزادی جو حضرت کوسب سے زیادہ پیاری تھیں، حضرت فاطمہؓ تھیں جن سے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ شادی اور ان سے دو صاحبزادے حضرت امام حسنؓ علیہ السلام اور حضرت امام حسینؓ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام

## باب بار ہواں

اخلاق و عادات، فضائل و کمالات، پیشین گوئیان و معجزات و عجائبات وغیرہ صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت ہو چکاتے، عاصی کو ڈر سناتے، بے خبروں کی خبر دیتے خدا کے بندہ و رسول، جملہ کار و بار کو اللہ پر چھوڑ دینے والے، نہ درشت نہ خوار نہ سخت گو، نہ خجک نہیں ہوتے، پدی کا بدلہ دینا ہی نہیں دیتے، معافی مانگنے والے کو معاف فرمایا کرتے، گناہگار کو بخش دیتے، ان کا کام بھی ان کے ذہن سے درست کر دیتا ہے، ان کی تعلیم دے دھوں کو انھیں بہرہ کو ان دیتی، غافل دلوں کے پر دے اٹھا دیتی ہے، آنحضرتؐ ہر ایک نبی سے آراستہ، جملہ اہل ان

ان خلاق فاضل سے متصف، سکینے ان کا پاس مانگو ان کا شعار، تقویٰ ان کا ضمیر، حکمت ان کا کلام،  
 تقدیر ان کی سیرت، میرے ان کی شریعت، سربراہ راستی، ان کا ملت اسلام، ہدایت ان کی راہ، تا جوہ ضلالت  
 کو اٹھا دینے والے، گناہوں کو دھت کرنے والے، جمہولوں کو اسود کر دینے والے، قلت کو کثرت اور کثرت کو  
 غنی سے بے حد دینے والے۔

سکونت اور کلام انجی کو ہم اکثر خاموش دہا کرتے تھے، بلا ضرورت کبھی گفتگو نہ فرماتے تھے، آنحضرت نہایت  
 شرمیل کلام اور کمال فصیح تھے، کلام میں آدھونہ نہ تھی، گفتگو اسی دل آویز ہوتی تھی کہ سننے والے کے  
 دل اور دیر پر فہم نہ رہتی تھی، آنحضرت کا یہ وصف ایسا سلف تھا کہ مخالف بھی اس کی شہادت دیتے تھے  
 اور جہاں دھن اسی کا نام جاو دو سحر دکھا کہتے تھے، سلسلہ سخن ایسا مرتب ہوتا تھا جس میں لفظ معنی  
 کو بخل نہ ہوتا، الفاظ ایسی ترتیب سے اخراج کیا کرتے کہ اگر سننے والا چاہے تو الفاظ کا شمار نہ سکتا تھا

(زاد المعاد ص ۱۷۱)

میں سنا رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی کہہ سنا کرتے تھے، تسمی ہی آپ کا ہنسا تھا، نماز تہجد میں  
 بسا اوقات نبی کریم گریہ فرمایا کرتے، کبھی کسی خاص کے انتقال پر آپ دیدہ ہو جاتے، آنحضرت کے  
 فرزند ابوبکر سلام اللہ علیہ دودھ پیتے میں انتقال فرما گئے تھے، جب انھیں آغوش قبر میں رکھا گیا  
 تو حضور کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ فرمایا: "آنکھوں میں نم ہے، دل میں غم ہے پھر بھی ہم وہی بات  
 کہتے ہیں جو پہلے پروردگار کو پسندیدہ ہے۔" رب ابیم ہم کو تیری وجہ سے رنج جو "ایک دفعہ  
 اپنی نواسی (حضرت زینب) جس کی سانس اکھڑ چکی تھی، کو گود میں لیا، اس وقت حضور کی آنکھوں میں  
 آنسو بھر آئے، سعد نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ کیا۔ فرمایا یہ وہ رحم دلی ہے جو خدا اپنے بندوں  
 کے دل میں بھر دیتا ہے، اور اللہ بھی اپنے انھیں بندوں پر رحم فرمائے گا جو رحم دل ہیں۔ (بخاری ص ۱۷۱)  
 اسامی بن زید، کتاب الامان والمذود: ایک دفعہ ابن مسعودؓ نے آنحضرت کو قرآن مجید سنا رہے  
 تھے جب وہ اس آیت پر پہنچے: "وہم جہنم میں خدمت ہے" تب کسی بوٹی جب ہر ایک سے ہٹ رہا  
 ایک ایک گواہ کر کے گا، اور آپ کو ہم سب امتوں پر شہادت کے پلے کھڑا کریں گے" فرمایا بس  
 پھر وہ ابن مسعود نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو شفیقؐ کو دھڑکا، آنکھوں سے آنسو جاری تھے (بخاری ص ۱۷۱)  
 غنہ کے منقلب ہدایت رات کو بھوکا سوئے سے منع فرماتے تھے، اور ایسا کرنے کو بڑھاپے کا سبب  
 فرماتے تھے (زاد المعاد ص ۱۷۱) گناہ کھاتے ہی سو جانے سے منع فرمایا کرتے (راجلہ ص ۱۷۱)

تفصیل غذا کی رغبت دلایا کرتے، فرمایا کرتے کہ موعده کا ایک تہائی حصہ کھانے کے لیے ایک تہائی پانی کے لیے ایک تہائی حصہ خود موعده کے لیے چھوڑ دینا چاہیے (ازاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۲۷۵)  
 کا استعمال ان کی صلیب پیڑوں کے ساتھ فرمایا کرتے (ازاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۲۷۵)  
 مرض و مریض استعدی امراض سے بچاؤ دیتے، اور تندرستوں کو اس سے محتاط رہنے کا حکم دیا کرتے، بیمار کو طبیب خاؤی سے علاج کرانے کا حکم فرماتے تھے (ازاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۲۶۹)  
 اور پرہیز کرنے کا حکم دیتے، (ازاد ص ۲۷۵)

طبیب نادان نادان طبیب کو طبابت سے منع فرماتے اور اسے مریض کے نقصان کا ذمہ دار ٹھہراتے تھے۔ (ازاد جلد ۲ صفحہ ۲۷۵) حرام اشیاء کو بطور دوا استعمال کرنے سے بھی فرماتے، ارشاد فرماتے اللہ نے حرام چیزوں میں تمھارے لیے شفاء نہیں رکھی۔ (ازاد جلد ۲ صفحہ ۳۲) جو الہی عبادت میں عبادت بیمار صحابہ کرام میں سے جو کوئی بیمار ہو جاتا اس کی عبادت فرماتے تھے، عبادت کی وقت مریض کے قریب بیٹھ جاتے، بیمار کو تسلی دیتے، لابس الہو (پاک فدا) انشاء اللہ فرمایا کرتے مریض سے دریافت فرماتے تھے کہ کس چیز کو دل جاتا ہے، اگر وہ شے اس کیلئے مفید نہ ہوتی تو اس کا انتظام فرمایا کرتے، ایک یہودی لڑکا کا کھنڈت منی خدمت کیا کرتا تھا اس کی عبادت کو بھی تشریف لے گئے۔ (ازاد جلد ۱ صفحہ ۱۹۲)

علاج حالت مریض میں دوا کا استعمال فرمایا کرتے اور لوگوں کو علاج کرنے کا حکم فرماتے، "اے بزرگان خدا اور اہل کبر، کیوں کہ خدا اسے ہر مرض کی شفا و شفا دے رہا ہے، بجز ایک مرض کے، لوگوں نے پوچھا وہ کیا؟ فرمایا۔ بڑھاپا۔"

خطبہ خوانی از میں یا منبر پر کھڑے ہو کر یا شتر و ناقہ پر سوار ہو کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جس کا اسطرح تشہد سے اور اختتام استغفار پر ہوا کرتا قرآن مجید اس خطبہ میں ضرور ہوتا اور قواعد اسلام کی تعلیم بھی اس خطبہ میں دی جاتی تھی۔ خطبہ میں وہ باتیں ضرور بیان کی جاتی تھیں جن کی سرایت مسلمانوں کو ضرورت نہ ہوتی اور وقت و ضرورت کے..... اعتبار سے خطبہ میں سب کچھ بیان ہوا کرتا تھا، ایسے خطبہ جمعہ کے دن پر ہی بوقتوں نہ ہوا کرتے بلکہ جب ضرورت اور موقع ہوتا تھا ہی لوگوں کو کام پاک سے مستفید فرمایا کرتے تھے، خطبہ کے وقت کبھی انہیں میں عطا ہوتا، کبھی کان، ان پر وردان خطبہ میں ٹھیک لکھا گیا کرتے تھے۔ خطبہ کے وقت کبھی ہاتھ میں تلواریں نہ ہوتی تھیں نہ دس پر ٹھیک لکھا یا کرتے۔ علامہ ابن القیم کہتے ہیں وہاں جوں کا توں نہ لکھا

مبسر پر تلوار کے کرکٹ سے ہوا کرتے تھے، گویا اشارہ یہ تھا کہ دین بزرگ شیعہ قلم کیا گیا ہو، "تکلم مکمل" میں کہ  
 جہاں کا یہ قول غلط ہے۔ (۱) تلوار پر شیعہ میں ٹیک لگانا سبب نہیں۔ (۲) خطبہ شوقی کا آغاز مذہب میں ہوا  
 تھا اور دین بزرگ پر ان فتح ہوا تھا، نہ بدیع تلوار، پھر علامہ موصوف نے بھی بتاتے ہیں کہ دین و دینی سے  
 قلم ہوا ہو (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰)

عالم کا کیا حال؟ جب قریش نے اسلام سے پہلے کعبہ کی عمارت بنائی تو اس میں کچھ تو عمارت اب بھی ہیں  
 سے اندر کی جگہ ابھر چھوڑ دی، پھر کسی انھی اونچی دیواری کمرہ بنایا جس سے اور بیت اللہ میں صحت ایک ہی دروازہ  
 رکھا، حضور نے ایک دروازہ لکھنے طے کر فرمایا کہ یہ قریش کو مسلمان ہونے کا دھوکہ دے ہی دن ہوئے ہیں در  
 میں اس عمارت کو گرا دینا، کعبہ میں دو دروازے رکھنا، ایک آنے کا ایک جانے کا، بشریت در سات  
 حضور ان احکام و اعمال کو بوشان رسالت سے ظاہر ہونے ان افعال و اقوال سے جو بطور بشریت صادر  
 ہوئے، ہمیشہ نمایاں طور پر علیحدہ علیحدہ دکھانے کی سعی فرماتے، ایک مرتبہ فرمایا، میں بشر ہوں میرے سامنے  
 جھک جیسے آتے ہیں، کوئی شخص دوسرے فریق سے اپنے دھماکا دینے پر عزم کرے والا ہو تو اسے جس سے کان  
 بوجھانا ہو کہ وہ مجھ سے اور میں اسی کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں، پس اگر کسی شخص کو کسی مسلمان کے چھوٹے  
 سے اس فیصلہ کرنے پر مجب کرنا ہو تو وہ سمجھے کہ یہ ایک آگ کا ٹکڑا ہے اب خواہ لے خواہ چھوڑ دے،  
 (بخاری عن احمد سلمہ، کتاب المظاہر، ابی مدینہ، مجہور کا بورادہ مجہور پر ڈالا کرتے تھے، آنحضرت نے فرمایا اس  
 کی کیا ضرورت ہے ابی مدینہ نے یہ حل چھوڑ دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ جیل درختوں پر مگر گے لوگوں نے اس کے متعلق  
 آنحضرت سے گزارش کی، فرمایا۔ دنیا کے کام تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو جب میں کوئی کام دین کا کرتا مارو  
 تو اس کی پیروی کیا کرو، پچھون کے قریب سے گزرتے تو ان کو خود اسلام علیکم  
 (۱) بخاری ص ۵۷ (۲) مسند عمید ص ۲ (۳) بہرہ فی حق ص ۲ (۴) ترمذی ص ۵۷



کہا کرتے، ان کے سر پر ہاتھ رکھتے، انھیں گود میں اٹھا لیا کرتے، **۱۱** اور انھوں پر رحمانیت **۱۲** فتح ہو کر ان کے بعد  
 ان کو بکری حدیقہ اپنے بوڑھے، ضعیف، فاقہ البصر آپ کو انھیں کی خدمت میں بیعت اسلام کرانے  
 لائے، حضور نے فرمایا، تم نے بوڑھے کو بچوں تکلیف دی، ایسا خود ان کے پاس چلا چلا **۱۳** اور آپ  
 انھیں کی قدر و منزلت **۱۴** سعد بن معاذ کو جو خندق میں زخمی ہوئے تھے، یہودیوں میں بوزقر ملائے بنا  
 حکم اور وصف تسلیم کر کے بلایا تھا، جب وہ مسجد تک پہنچے تو آپ نے اپنے صحابہ سے جو قبیلہ اوس  
 کے تھے فرمایا۔ **۱۵** فوجو الیٰ سبیلکم (اے میری سروسا کی ہمیشہ اپنی کو جاد) لوگ جسے ان کو آگے بڑھو  
 کر لے کر آئے۔ **۱۶** (اور تو وضع **۱۷**) مجلس میں بھی پاؤں پھیلانے کی نصیحت۔ **۱۸** (وہ جو کوئی مل جائے  
 سلام پہنچے خود فرماتے **۱۹**) مصافحہ کے لیے پہلے خود دست مبارک بڑھاتے **۲۰** صحابہ کو کہنے کے  
 نام سے بکارتے (عرب میں عزت سے بلانے کا یہی طریقہ ہے) ہر کسی کی بات بھی قطع نہ فرماتے **۲۱**  
 اگر نماز اٹھل میں ہوتے اور کوئی انھیں پاس آجاتا تو نماز کو مختصر فرما دیتے اور اسکی ضرورت پوری کر دینے  
 کے بعد پھر نماز میں مشغول ہوجاتے **۲۲** اکثر تبسم فرماتے **۲۳** (شفاء **۲۴**) ایک بار بھی نے آپ کو  
 ستر بہترین غلوں کہا آپ نے انھیں ایک کچھ فرمایا تو ان پر ہنس پڑے **۲۵** (شفقت و دراخت **۲۶**) عائشہ صدیقہ کہتی ہیں  
 میں، کوئی شخص بھی انھیں کھینچے اسے خنق میں رہا پر نہ تھا خواہ کوئی سوا بی بلاتا یا گھر کا کوئی شخص، حضور  
 اس کے جواب میں لبیک (حاضر) ہی فرمایا کرتے **۲۷** (شفاء **۲۸**) عبادت نافہ چھپ کر ادا فرمایا  
 کرتے تاکہ امت پر اس قدر عبادت کا کرنا شاق نہ ہو۔ **۲۹** جب کسی معاملہ میں دو صورتیں سامنے  
 آتیں تو اسان صورت کو اختیار فرماتے۔ **۳۰** (صیغہ بخاری عن عائشہ **۳۱**) اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ کیا  
 کہ جس شخص کو میں گالی دوں یا لعنت کروں، وہ گالی اور لعنت اس کے حق میں گناہوں کا کفارہ بنتی  
 و بنش اور قہر کا ذریعہ بنا دی جائے **۳۲** (شفاء **۳۳**) اگر دو شخصوں کے درمیان جھگڑا ہوتا تو عدل فرماتے  
 اور اگر کسی شخص کا نفس مبارک کے ساتھ کوئی معاملہ ہوتا تو رحم فرماتے۔ **۳۴** فاطمہ نام ایک عورت نے  
 حکم میں چودھری، لوگوں نے اسامہؓ سے جو آنحضرتؐ کو کہتے تھے، سفارش کر لیا، حضورؐ نے فرمایا  
 کیا تم حدود الہی میں سفارش کرتے ہو اسنو، اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی ایسا کرتی تو میں حد جاری کرتا  
**۳۵** (رحم بر اللہ **۳۶**) مکہ میں سخت خوف پڑا، ہر انسان کہ لوگوں نے مراد اور بڑا بھی کھانا شروع کر دیا  
 ابوہریرہؓ بن حربؓ ان دنوں دشمن غالی تھا جس کی خدمت میں آیا، عرض کیا، محمدؐ آپ تو لوگوں کو  
 شہد رحم کی تعلیم دیا کرتے ہیں، دیکھئے آپ کی قوم پاک ہو رہی ہو خدا سے دعا کیجئے اور دعا فرمائی

اور خوب بارش ہوئی اور جو دو کرم اس مسئلہ کو سمجھ کر نہ فرماتے، نہ بان مبارک پر بھی حرف اٹھا کر نہ لیتے۔ اگر کچھ بھی دینے کو پاس نہ ہوتا تو اسلئے سے عذر لے دیتے، گویا کوئی شخص معافی چاہتا ہے، ایک نے اگر کسی کو دیکھا تو فرمایا میرے پاس تو اس وقت کچھ نہیں ہے، تم میرے نام پر لڑنے کے لئے نہیں پھر اسے ادا کر دوں گا، عمر فاروق نے کہا کہ خدا اسے آپ کو یہ تکلیف نہیں دی کہ قدرت سے بڑھ کر کام کریں حضورؐ کا موش ہو گئے، ایک شخص نے پاس سے کہہ دیا یا رسول اللہؐ خوب بیچے رب العرش مالک بن سنان و سقی کا کیا درہم حضورؐ نے تبسم فرمایا، پھر یہ مبارک پر خوشی کے اشارہ ظاہر ہوئے، فرمایا ہاں مجھے ہی حکم ملا ہے۔ فرمایا کہ اگر کوئی شخص قرض دار ہو جائے اور مال باقی نہ چھوڑے تو ہم اسے ادا کریں گے اور اگر کوئی مال چھوڑے مگر مرے تو وہ حق داروں کا ہے (عن ابی ہریرہ) صحیح بخاری کتاب الفرائض بشرح صحیحہ و ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ یہ دو تین لڑکے سے بڑھ کر حضورؐ میں حیات تھی (صحیح بخاری) عن ابی سعید جب کوئی ایسی بات حضورؐ کے سامنے کی جاتی جس سے حضورؐ کو کراہت ہوتی تو پھر مبارک سے فوراً معلوم ہو جاتا تھا، عادات و معاملات میں اپنی جان پر تکلیف اٹھالیتے مگر دوسرے شخص کو ازراہ شرم کام کرنے کو نہ فرماتے (۱) و صبر و حلم (۲) زید بن سعد ایک یہودی تھا تھا تو اس کا قرض دینا تھا وہ ایک ہونڈیا آتے ہی چاروں طرف کے ساتھ مبارک سے اتاری، جسم کے کپڑے کھڑے اور بہ زبانی کہنے لگا کہ (معاذ اللہ) عبدالمطلب کے خاندان والے ہوتے مخلص ہوتے ہیں، عمر فاروق نے اسے سختی سے جھڑک دیا، سبہ الانبار کہ مسکرا دیئے، فرمایا عمرؓ حضورؐ لازم تھا کہ میرے ساتھ اور اس کے ساتھ اور بے بڑاؤ کرے، مجھے حسن ادائیگی کے لیے کہتے اور اسے حسن تقاضا سمجھاتے، پھر زید پہنچا تب حضورؐ مخاطب ہوئے فرمایا بھی تو وعدہ میں تین دن باقی ہیں۔ پھر عرض فرمایا اس کا قرض ادا کر دو، میں صبر زیادہ بھی دینا چھوڑ کر تم نے اسے دھمکایا اور ڈرایا بھی تھا (۱) حضرت و حرم (۲) طیبہ کا بیان ہے کہ حضورؐ نے اپنی ذات مبارک کی بابت کبھی سے انتقام نہیں لیا (صحیح بخاری) (۳) جنگ اُحد میں کافروں نے پیغمبرؐ کو حملہ کیا، پیغمبرؐ ایک عمار میں گر گئے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ ان پر بڑی فرمایا پیغمبرؐ نے فرمایا میں لعنت کرنے کے لیے نبی نہیں بنایا گیا، خدا نے مجھے لوگوں کو اپنی راہ میں بلاسنے کے لیے بھیجا ہے، حرکت نہ کر بھیجا ہے اس سے بدیدہ دعا فرمائی اسے خدا میری قوم کو ہدایت فرما، وہ میرے مرتبہ سے ناواقف ہیں (تفسیر و حواض) (۱) اُحد و اُمانیت (۲) احادیث و سنن بھی اکثرت سے ان اوصاف کے قائل تھے، صادق و امین چھوٹے ہی سے اکثرت کا خطاب پڑ گیا تھا

انہی اوصاف کی وجہ سے قبل نبوت بھی لوگ اپنے مقدمات کو فیصلہ سمجھنے کی عظمت کے پاس لایا کرتے تھے  
 ایک روز ابو جہل نے کہا جس میں تھے جھوٹا نہیں سمجھتا میں تیری تعلیم پر مراد لی میں نہیں سمجھتا (شفاف ص ۱۴۸)  
 قسب ہجرت کھانے آنحضرت کے قتل کا مشورہ اور اتفاق تھا تھا اور حضور نے اپنے پیارے بھائی علی  
 کو اس لیے بھیجے چھوڑا کہ ان کی امانتوں کو ادا کر کے آنا **اعف و عفو** آنحضرت فرماتے ہیں ایام  
 جاہلیت کی رسموں میں سے میں نے کبھی کسی میں بھی حصہ نہیں لیا صرف وہ دفعہ ارادہ کیا تھا کہ اللہ  
 تعالیٰ نے مجھے خود ہی بچا لیا، ۱۰ برس سے تم عمر خفی میں نے اس چیلہ سے جس کے ساتھ میں بچیاں  
 چراتا تھا، کہا اگر تم میری بچیوں کو سنہالے رکھو، تو میں تم کو (آبادی کے زلزلہ) ہاؤس جیسے اور  
 نوجوان کہانیاں کہتے سنتے ہیں میں بھی کہانیاں کہوں، سنوں، اس ارادہ سے میں نہیں آیا **پہلا**  
 پر ہی پہنچا تھا کہ وہاں دفعتاً میری بکرا بھاڑا اس گھر میں بیاہ تھا میں انھیں دیکھنے لگا، میں نے  
 غلہ کہا میں سو گیا جب سورج نکلا تپ کچھ گھلی، ایک فہم چھوڑا یہی نیت سے آیا تھا، اسی طرح میں نے  
 اور دفعتاً لکڑی ان دو واقعات کے سوا میں نے کبھی محو دیات و جاہلیت کا ارادہ بھی نہیں کیا۔ (شفاف ص ۱۴۹)  
 آنحضرت کی دعا بھی کہ اللہ ایک دن بھوکا ہوں ایک دن کھائے کوئے، بھوکا نہیں تیرے سامنے  
 کہہ لیا کروں، مجھ سے ہنگام کروں اور کھا کر تیری سہ دینا کیا کروں۔ (شفاف ص ۱۵۰) جس وقت حضور نے  
 انتقال فرمایا تو اس وقت آنحضرت کی زہد ایک یہودی کے پاس دس تھی (بخاری عن عائشہ) **اصطفیٰ**  
 کی اوقات، ام المؤمنین صفیہ ایک سفر میں ساتھ تھیں وہ نام حرم کو چار سے ڈھانک کر اونٹ کی چھلی  
 نسبت پر حضور کے ساتھ سوار ہوا کرتی تھیں جب وہ اونٹ پر سوار ہوئے تھیں تو آنحضرت خود اپنا کھنڈر آگے رکھا  
 صفیہ اپنا پاجامہ آنحضرت کے کھنڈر پر رکھ کر اونٹ پر چڑھا تھیں **امیران جنگ کی خبر گیری**، امیران جنگ کی  
 خبر گیری عوام کی طرح کی جاتی تھی جنگ ہر دین جو قیدی، ذبیحہ منورہ میں کچھ روز تک مسلمانوں کے پاس آسیر  
 ان میں سے ایک کا بیان ہے خدا مسلمانوں پر رحم کرے وہ اپنے اہل و عیال سے اچھا چم کھلانے تھے اور مایہ  
 آرام کا خیال اپنے کنبے سے پہلے کیا کرتے تھے، حسب قیدی امیر ہو کر آتے تو حضور ان کے لباس کی فکر کیا کرتے  
 تھے۔ (رحمہما بخاری باب المسيرة للاسار) **مردانہ ورزشیں**، مردانہ ورزشوں کا مشوق دلا باز  
 رکاز عرب کا مشہور مشہور زور پہلوان تھا وہ اپنے کچھ چمچا جاتے کو اسلام لانے کی شرط رکھتا تھا حضور نے اسے  
 تین بار پھانسیا دیا تھا۔ (شفاف ص ۱۵۱) **شیر انگیزی**، نشانہ بازی کا لوگوں کا مشوق دلا باز  
 تھے نشانہ بازی کی مشق کے لیے لوگوں کو دو حصوں میں بانٹ دیا کرتے تھے، ایک دفعہ فرمایا تیرا حلاؤ میں اس

پارٹی کی طرف نہیں گناہ سن کر دوسری پارٹی نے تیرھ لپٹے سے ہاتھوں کو روک لیا اسلب پوچھا گیا، انھوں  
 نے کہا جس بارٹی میں رسول شامل ہیں تو ہم اس کے مقابلہ میں کیونکر سرنگھی کر سکتے ہیں حضورؐ نے فرمایا  
 تیرھ لپٹے میں تم سب کے ساتھ ہوں دینا حق مسلمہ بن الا کو حق اقصیم بخاری، ابابہؓ تیرھ لپٹے علی الرضی،  
 حذیفہؓ شریعت افی احمی عیاض نے اپنی مشہور کتاب شفا میں لکھا ہے کہ حضرت حسن بن علیؓ نے فرمایا  
 کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہارثہ سے حضورؐ کا حلیہ دریافت کیا اور وہ حضورؐ کا بھرت ذکر کیا  
 کیا کرتے تھے اور میں امید دار ہوا کہ ان اوصاف میں سے کچھ سب سے ملے بھی بیان کر سکتا ہوں کہ میں اپنے  
 ذہن میں بالوں میں انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ عظیم تھے، معظم تھے آپ کا چہرہ مبارک مثل چاند فیض  
 چمکتا تھا بالکل میانہ قد آدمی سے تو قامت میں قدرے نیچے ہوتے تھے اور دراز قد سے قامت میں کم تھے، سر  
 مبارک بڑا تھا، سر کے بال سیدھے قدرے بل دار تھے اگر سر کے بالوں میں دانگ مل گئی تو دانگ بھی رہتے  
 دیتے تھے، آپ کے سر کے بال نہ رنگوش سے تھا نہ کر جاتے تھے جب کہ آپ بالوں کو پٹھائے ہوتے تھے، آپ کا  
 رنگ مبارک چمکا رہا تھا، پشانی خراش تھی اور دھم دار بالوں سے بڑھتی اور باہم پیوستہ نہیں تھیں ان دونوں  
 کے درمیان میں ایک لگ تھی کہ وہ حصہ میں ابھر جاتی تھی، بلند نہیں تھے پیچھا مبارک پر ایک نور نمایاں تھا کہ چھٹھ  
 اصل نہ کرے آپ کو دراز ہی سمجھے، ریش ردا تھی، مبارک بھری ہوئی تھی، چمکی خوب سیاہ تھی، دھسا مبارک  
 لمبک تھے، وہ ہن مبارک فراخ تھا، دندان مبارک باریک بدار تھے اور ان میں یکسختیں، سینہ مبارک سے  
 ان تک بالوں کا ایک ریک خط تھا، گردن مبارک ایسی تھی جیسی تھوڑی گردن، صفائی میں چاندی، جیسی تھی  
 بدن حسامت میں معتدل اور پر گوشت اور کسا ہوا تھا، شکم اہ سینہ مبارک ہوا تھا اور سینہ قد سے ابھرا ہوا تھا  
 آپ کے شانوں کے درمیان قد سے فاصلہ تھا، جوڑ پر کی پڑیاں بڑیں تھیں، دونوں بازو اور شانوں سے سینے کے  
 بالائی حصہ پر بال تھے، کلائیوں دراز تھیں، پھیلی فراخ تھی، انگلیاں لمبی تھیں، اعصاب آپ کے برابر تھے  
 آپ کے ٹوٹے ٹھکے تھے، قدم مبارک ہموار اور ایسے صاف تھے کہ پانی ان پر سے چھل جاتا، جب چھلنے  
 کھیلے پاؤں اٹھاتے تو قوت سے پاؤں اکھوٹا تھا اور قدم اس طرح رکھتے کہ آگے کو جھک جاتا اور قوت کے  
 ساتھ قدم بڑھا کر چلتے، یعنی میں اسبا معلوم ہوتا کہ گویا صیغی میں اتار دیتے ہیں جب گھسی کو دکھنا چاہتے تو پوٹے  
 بھر کر دیکھتے، نگاہ نیچے رکھتے، آسمان کی طرف آپ کی نظر زیادہ رہتی عموماً غارت آپ کی گوشہ چشم سے،  
 دیکھنے کی تھی، اپنے اصحاب کو چلنے میں آگے کر دیتے جس سے ملے خود ابتدا اہل سلام فرماتے،  
 حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک زمانے تک حسینؓ ابن علیؓ سے اس کو چھپا



ساقی ہوتے تھے وہ لوگ ہوتے، آپ کے سامنے بھی بات میں شروع نہ کرتے آپ کے پاس ہر شخص  
 ہوتا اس کے فارغ ہونے تک سب خاموش رہتے، اہل مجلس میں سے ہر شخص کی بات ایسی ہی ہوتی جیسے  
 سب میں پہلے شخص کی بات تھی، پس بات سے سب سنتے آپ بھی سنتے جس سے تعب کرتے آپ بھی خوب  
 فرماتے، اور یہ وہی شخص کی سب سے پہلی پرورش فرماتے اور فرمایا کرتے کہ جب کسی صاحبِ حاجت کو طلب  
 حاجت میں دیکھو تو اس کی اعانت کرو۔ **شمائل مبارک** "جاننا چاہیے کہ اسی طرح کے شہاں متعلق  
 حدیثوں میں ان حضرات سے دار و مولد ہیں، حضرت انسؓ، حضرت ابوسریحہؓ، حضرت برادر بن  
 حضرت عائشہؓ، حضرت جعفرؓ، حضرت عمار بن سمرہؓ، حضرت ام معبدؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت  
 معمر بن عاصیبؓ، حضرت اطفیلؓ، حضرت اعدا بن نجادؓ، حضرت خیرم بن فاکہؓ، حضرت  
 حکیم بن خاتمؓ۔ ہم بھی ثواب حاصل کرنے کی غرض سے مختصر سنا ہیں یہ ذکر کرتے ہیں میں ان سب حضرات  
 نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ کا رنگ مبارک چمکتا ہوا تھا۔ آپ کی چلی نہایت سیاہ تھی، برقی برقی  
 دیکھیں، آنکھوں میں سرخ ڈھلے تھے، پلکیں آنکھوں کی دراز تھیں، دونوں ابروؤں کے درمیان  
 کشادگی تھی، ابروؤں کے نیچے، ناک کے بلندی تھی، دندان مبارک میں کچھ نہیں، چہرہ مبارک کو لکھا  
 جیسا چاند کا ٹکڑا، دار بھی تھی تھی کہ سینہ مبارک کہ تھوڑی تھی شکم اور سینہ بھوار تھا، دونوں  
 شانے کھلاں تھے، استخوان بیداری تھیں، دونوں کھانیاں اور بازو اسفل بن جھڑے ہوئے تھے دونوں  
 ہتھیلیاں کشادہ تھیں سینہ سے ناف تک انوں کا ایک باریک خط تھا قدم مبارک میاں تھا نہ لوہٹ  
 زیادہ دراز نہ بہت کوتاہ کہ بھٹا ایک دوسرے میں دھنسنے ہوئے ہوں اور رخسار میں کوئی ایک کچھ سا تھ  
 چل سکتا تھا، جب آپ کلام فرماتے تو سامنے کے دانوں کے بیچ میں سے ایک نور سا کھٹا معلوم ہوتا  
 تھا، یہ تمام مضمون کتاب شفاء سے ماخوذ ہے۔ **مصر چشمہ خوشبو** "حضرت انسؓ نے فرمایا  
 کہ میں نے کوئی خوشبو اور کوئی مشک اور کوئی خوشبو دار چیز رسول اللہؐ کی تمک سے زیادہ خوشبو دار  
 نہیں دیکھی اور آپؐ کوئی سے مصافحہ کرتے تو تمام دن اس خوشبو کو تمباکو کی خوشبو کہتی رہتی اور کبھی کسی  
 بچہ کے سر پر نہ رکھ دیتے تو وہ خوشبو کی خوشبو سے دوسرے لڑکوں میں پھان لیا جاتا، ایک بار آپؐ  
 حضرت انسؓ کے گھر میں سوئے اور آپؐ کے چہرہ مبارک پر پسینہ کے قطرے ٹپا کر برہنہ ہوئے تو حضرت انسؓ  
 کی والدہ ایک شیشی لاکر پسینہ جمع کرنے لگیں، رسول اللہؐ نے ان سے اس بارے میں دریافت فرمایا  
 انھوں نے عرض کیا کہ ہم اس کو اپنی خوشبو میں ڈال دیں گے اور یہ پسینہ اٹل دیں گی خوشبو سے معطر ہے اور

امام جناب ارکانے تاریخ کبیر میں حضرت جابر سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ جس راستے سے گزرتے تھے اور کوئی شخص آپ کی تلاش میں جاتا تو وہ خوشبو سے پہچان لیتا تھا کہ آپ اس راستے سے تشریف لے گئے ہیں۔ اسحٰق بن راہوی نے کہا ہے کہ یہ خوشبو بدن خوشبو لگا کر ہوتی خود آپ کے بدن مبارک میں تھی۔ [قوت بصیرت]۔ وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ میں نے اکثر کافروں میں پڑھا ہے اور وہب میں یہ مضمون پایا ہے کہ پیغمبر اسلام عجل میں سب نصیحت رکھتے ہیں، رائے میں سب میں افضل تھے اور آپ کی عظمت میں بھی اس قبح و بچت تھے جس طرح، دشمن میں دیکھتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ نے روایت کیا ہے کہ آپ دُور سے ایسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ دیک سے دیکھتے تھے اور اپنی نیت سے بھی ایسا ہی ملاحظہ فرماتے تھے جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے۔ [آپ کے بعض خصوصیات] آپ کو کلمات جامہ عطا کیے گئے۔ تمام زمین آپ کے لیے مسجد اور آلہ طہارت بنائی گئی اور آپ کے لیے غنیمت کو حلال کیا گیا، مال غنیمت کا کھانا حلال نہ تھا اور آپ کے لیے شفا عت گمراہ اور مقام محمود مخصوص کیا گیا اور آپ جن و انس اور تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے۔ [بات حقیقت بسو جا لگا، اٹھا بیٹھنا] آپ کی سبب مانیں جاننے تھے میں کہتا ہوں کہ تمام زبانیں، اہم مقصد سمجھتی ہیں کہ آپ سب میں سلام اور رخصت بیان تھے نہ بہت کم گوشتے اور نہ زیادہ کہنے، آپ کی گفتگو ایسی تھی جیسے موتی کے دانے پر وہی چلے ہوں۔ آپ کھاتے اور سوتے بہت کم تھے کھاتے ہوئے سہارا لگا کر نہیں بیٹھتے تھے معنی اس کے اہل تقویٰ کے نزدیک آپ کھاتے اور سوتے بہت کم تھے کیونکہ آپ کے نیچے ہوتی اور درختی کر دھڑ پر بوجھ دے کر بیٹھتے، آپ کی نشست کھانے کے لیے ایسی ہوتی جیسے کھٹے ہوئے کیلے کو فاسا کر ہلو کر بیٹھنا ہے معنی اذ کوڑا بیٹھتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ میں سلام کی طرح بیٹھتا ہوں اور آپ درختی کر دھڑ پر آرام فرما کرتے تھے تاکہ کم سوتے میں معین ہو۔ [آپ کی شجاعت و ہیبت کے واسطے کہانییں گئیں] آپ نے فرمایا کہ اس عورت ولی کو برقرار رکھو۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ آپ کے دو بڑے عقیدہ بن کر وہ کھڑے تھے تو خون سے کانپنے لگے آپ نے فرمایا کہ طبیعت کو شامش کر دیں کوئی جابر بادشاہ نہیں ہوں سب سے آپ کو تمام خزانوں اور دس دین کے اور تمام شہروں کی نیجاں عطا کی گئیں۔ آپ کی بیعت میں ہلا و سجود اور زمین اور تمام جزیرہ عرب و اسی شام و عراق فتح ہو گئے تھے اور آپ کے حضور میں شخص اور صدقات اور عشر و ہائیر کیے جاتے تھے اور مسلمانین کی طرح ہادی بھی پیش ہوتے تھے ان سب کو آپ نے لوجہ اللہ صرف فرمایا اور مسلمانوں کو عقیقہ کر دیا۔ [مصلحت] پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ جب

مجھ کو ہوش آیا، جنوں سے اور شر کوئی سے مجھ کو تقرب پہنچا اور مجھ کی کسی امر جاہلیت کا مجھ کو خیال تک  
 بھی نہ آیا، بجز دو بار کے اور اس سے بھی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو محفوظ رکھا پھر اس چال کی ذمت بھی نہیں  
 آئی۔ **[بعض صفحات]** — آپ لوگوں کے ایذا دینے پر سب سے زیادہ صبار تھے اور سب سے بڑھ کر حلیم تھے  
 اور جو شخص آپ سے بدسلوکی کرتا تھا آپ اس سے منکر کہتے تھے اور جو شخص آپ کو نہ دیتا آپ اس کو دیتے  
 اور جو شخص آپ پر ظلم کرتا آپ اسے دیکھ کر فرماتے اور کسی کام کے دو پہلوؤں میں جو آسان ہوتا آپ اس کو  
 اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوگا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ذات کے لیے بھی انتقام نہیں لیا۔ **[بعض اخلاقی حکم]**  
 حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر نہ کوئی شجاع دیکھا اور نہ دوسرے بخلیاق کے  
 اعتبار سے پسندیدہ۔ — ہم جنگ بدر کے دن رسول کی آگوشیں بٹھا لیتے تھے اور ہر شجاع وہ شخص  
 سمجھا جاتا تھا جو میدان جنگ میں آپ سے نزدیک ہوتا تھا، جب آپ غنیمت کے قریب ہوتے تھے جو کچھ اس شخص کو  
 بھی غنیمت کے قریب رہنا پڑتا تھا۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ سب سے بڑھ کر دل کے کشادہ  
 تھے بات کے پیچھے تھے، طبیعت کے نرم تھے، معاشرت میں نہایت کریم تھے۔ جو شخص آپ کی دعوت  
 کرتا اس کی دعوت منظور فرماتے اور ہر قبول فرماتے اگرچہ وہ کانت یا مجری کا یا بی ہوتا اور ہر بدکار  
 بھی عزائم فرماتے تھے، آپ قیامت میں تمام لاد آدم کے سردار ہوں گے اور سب سے پہلے آپ ہی کی قبر  
 مہر کی زمین شرف ہوگی اور سب سے اول آپ ہی کی شفاعت قبول ہوگی۔ آپ دراز گوش بہ بھی سواد  
 ہوتے تھے، غریبوں کی امانت فرماتے تھے اور محتاجوں کے پاس بھیجنا کرتے تھے، ابو جہل بن ہشام باوجود  
 اس کے کہ آپ کا کامل دشمن تھا مگر انیس جن شریفی سے بڑھ کر کسی روز جب اس سے لڑ چکا کہ اسے اللہ اکبر  
 یہاں تو میرے اور تیرے سوا اور کوئی موجود نہیں جو ہماری بات کو سن لے گا تو مجھ کو یہ بتلا کر بھی دھکی  
 اللہ علیہ وسلم سچے ہیں یا (معاذ اللہ) جھوٹے ہیں ابو جہل نے کہا کہ اللہ مجھ سے سچے ہیں اور تم جھوٹے  
 بھی جھوٹے ہو لہذا ہی میں۔ **[آپ کی مجلس نمبر ۱۵۱]** حضرت خضر ابن جبر نے روایت ہے کہ آپ  
 اپنی مجلس میں سب سے زیادہ باوقار ہوتے اور حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ جب مجلس میں بیٹھتے  
 تو دو لاس پاؤں ٹھہرے کر کے لٹا کر کے گرد ہاتھوں کا حلقہ بنا کر بیٹھتے اور دیکھتے بھی اکثر نشہ اپ  
 کی اچھی طبیعت سے ہوتی، حضرت جابر بن عمر سے روایت ہے کہ آپ چار نوافل بھی بیٹھتے تھے اور  
 بعض اوقات اوکڑو بغل میں یا تھوڑے کہ بیٹھ جاتے اور جب آپ چلتے تو جمعیت خاطر سے ساتھ  
 حلیم آپ کی چال سے یہ معلوم ہوجاتا تھا کہ آپ کے دل میں غی ہے اور نہ طبیعت میں مستی ہے بشرط  
 عاشقہ سے کہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اتنی رزقین نہ دیں کہ وہ بھی دینی سے پیٹ نہیں بھرا یہاں تک



کہ نظر اراستہ دیکھنے سے تشویش نہ آئے۔ اور حضرت عظیم علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ کا بستر ایک کھانا تھا  
 کبھی آپ چار پائی پر آرام فرماتے جو چھوڑوں کے ہاں سے بھی ہوتی تھی کہ آپ کے چلو مبارک میں اس  
 کا نشانہ پڑ جاتا۔ **[میں ششہ]** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور کا حکم بھی یہی تھا کہ آپ بستر کا لٹکا  
 سے پڑ نہیں ہوا اور کسی سے شکوہ کا اظہار نہیں کیا اور خاقانہ پر نہیں ڈالنے کے نہ یا یہ محبوب تھا اور دن  
 دن بھر بھوکے رہ کر گزار دیتے اور رات بھر بھوکے سے کروٹیں دیتے رہتے اور اگر آپ چاہتے تو  
 اپنے کپ سے تمام روئے زمین کے خزان اور اس کی پیداوار اور اس کی فراخ بینی کا سامان مانگ  
 لیتے لیکن آپ کی فرمائے تھے کہ مجھ کو دنیا سے کیا عاقبت میرے اولوالعزم بھائیوں سے اس سے زیادہ حق  
 حالت پر صبر کیا اور اپنی اسی حالت پر انتقال فرما گئے۔ **[آپ کا خود بخود]** آپ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتے  
 تھے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ کاش میں ایک درخت ہو جاتا جو کاٹ دیا جاتا اور آپ اس قدر اعلیٰ انا  
 پر تھے کہ قیوم مبارک پر دم اچھاتا اس پر حق تعالیٰ و تقدس سے براہ تر رحم فرمایا **[طہ]**  
 آپ نے آپ پر قرآن مجید اس لیے نازل نہیں فرمایا کہ آپ شہادت میں پڑیں بلکہ یہاں پر تھے عہد  
 بن کر تھے۔ روایت کیا ہے کہ آپ پر برہم فرم رہے تھے کسی وقت آپ کو چین نہ تھا اور دن  
 بھر میں ستر بار یا سو بار استغفار فرماتے تھے **[حسن و جمال]** قرآنی سبب تھا وہ سے انہوں نے  
 اس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو سچوٹ نہیں فرمایا جو خوش آواز اور خوش رو نہ ہو اور  
 تھا اسے پیغمبر صحت و شکیل میں بھی اور آواز میں ان سے بہتر احسن تھے میں کہتا ہوں کہ عام لوگوں کا آپ  
 پر اس طور پر عاشق نہ ہونا جیسا حضرت یحییٰ علیہ السلام پر عاشق ہو کر تھے بلکہ غیرت الہی کے ہے  
 کہ آپ کا جمال جیسا تھا غیروں پر ظاہر نہیں کیا جیسا کہ خود حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال بھی جس درجہ  
 کا تھا وہ بھر حضرت یعقوب علیہ السلام یا زلیخا کے اوروں پر ظاہر نہیں کیا۔ **[تواضع و انکسار]** آپ  
 نہایت خلیفہ تھے اور نہ کسی کو گالی دے دیتے تھے نہ سخت بات فرماتے نہ یہ نہ عفت کی چوہا فرماتے تھے  
 اور نہ دیکھ جگہ خانے میں شخص پر سوار ہوتے تھے اور درہائے میں ناقہ پر اور سحر کے حرب میں  
 پر سوار ہوتے، آپ کا کشت وہ روح اور انصاف سب کے لیے عام تھا اور غصہ آپ کو بیابا نہیں  
 کرتا تھا اور اپنے ہم نشینوں سے کوئی بات دل میں نہ رکھتے تھے اور کھڑکی نہایت آپ میں نہ تھی  
 اہل بیت کی عزت کا تو کیا احتمال اور آپ تمام احوال و اقوال و افعال میں گنہگار سے اور عفت کے نزاکت  
 ادنیٰ قدری سے بھی معصوم تھے اور آپ سے کسی قسم کی وعده خلافی یا حق سے خلیفتہ کا وعدہ نہ تھا

ہنسی بھجوانے نقد آمد نہ ہو، اور صحت میں نہ مرض میں نہ اور تھی مراد لے میں نہ خوش حالی میں نہ غم میں  
 میں نہ غم میں نہ [اور اس اور یہ روایت] آپ جس روز منکر مصلحت لکھیں لایں اس روز  
 آپ جس سے کہ بال چار سے ہو رہے تھے اور روایت کیا: اس کو ام ایسی لے اور آپ شروع میں اپنے بالوں  
 کو بے رنگ نہ لگاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ایک روز نافہ کر کے لگھا کیا کرتے تھے اور  
 حضرت انس سے آپ کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا انھوں نے کہا کہ آپ بعد خضاب کبھی نہ پہنچتے  
 تھے، حضرت ابن عباس سے روایت ہو کہ آپ سونے کے قبل ہر گچھ میں تین سلاخی سرور کی لگاتے تھے  
 اور آپ سفید کرتے کہ اور کرتے کہ پسہ فرماتے تھے اور آپ کی استنجہ کے بعد ہوتی تھی اور چارویں کہ پسہ  
 فرماتے تھے، حضرت انس، حضرت جابرؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہو کہ آپ اپنے ہاتھ میں انھیں  
 پھرتے تھے اور آپ کی تلوار قبل ہی خندق کی مساحت تھی اور اس کی موچہ کی گھنٹی جی جی تھی، سیر  
 میں روایت صحیح ثابت ہے کہ آپ بھی حملہ دونوں شانوں کے درمیان چھوڑتے تھے اور کبھی بے شلہ عام ہاتھ  
 تھے۔ [تھا یا نہیں] جب آپ کھانا کھاتے تھے تو اپنی ہتھیں انھیں کو چاٹ لیتے تھے، ام حنیفہ سے  
 روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں تو بچہ نکا کر نہیں کھاتا اور آپ تین انھیں سے کھاتے تھے اور ان کو  
 چاٹ لیتے تھے اور اکثر آپ کی غذا بچہ کی روٹی ہوتی تھی اور آپ نے چوکی پر کھانا نہیں کھا اور نہ کبھی  
 نشتر میں نوش فرمایا بلکہ دسترخوان پر کھاتے تھے اور کبھی آپ کے پیہ چپائی نہیں پائی تھی اور حضرت عائشہ  
 سے روایت ہے کہ آپ سر کو اور رخن زمین کو اور سر پر تیر کو اور شہد کو اور کد کو پسہ فرماتے تھے  
 اور آپ نے مرغا کا اور سرخاب کا اور بکری اڈنٹ اور گائے کا گوشت کھا یا ہے۔ [بعض صحابہ روایت]  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری آنکھیں سب جاتی ہیں اور میرا دل نہیں ہوتا اور یہ بھی فرمایا  
 ہے کہ میں شب اس حالت میں سو کرتا ہوں کہ میرا بچہ کو کھلا دیتا ہے۔ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مجھ کو  
 لسان نہیں ہوتا لیکن لسان کو دیا جاتا ہے، آپ ہمیشہ دل سے پیدا رہتے تھے۔ آپ کی ناز و فخر کا تقاضا  
 ہو جانا ایک حکمت الہی کے سبب سے تھا جو صرت اس لیے تھا کہ قضا کا حکم امت پر ظاہر ہو جائے۔  
 آپ کا مزاج، آپ نے بھی فرمایا کہ میں خوش طبعی تو کرتا ہوں مگر باتیں ہی کہتا ہوں یعنی آپ کو زمین  
 کا دل خوش کرنے کے لیے کبھی کبھی خوش طبعی بھی فرمایا کرتے تھے، آپ نے ایک عورتی سے فرمایا کہ میں تجھ  
 کو ادنیٰ سے تیرے پر سوار کروں گا دیکھا کہ حکم کے وقت جو بچہ ہے اس پر سوار کرنا مراد ہو اس لیے کہا کہ میں  
 بچہ کو کیا کروں گا کہ آپ کے جواب سے معلوم ہو گیا کہ باعتبار ماضی کے جو بچہ تھا وہ مراد ہے۔

آپ کے بعض عوارض آج کو بھی مثل دوسرے انسانوں کے شدادہ پھیلنے کا اتفاق ہوا ہے تاکہ آپ کا  
 قلب بڑھ گیا ہو اور دھات بلند ہوں پس آپ کو مرض بھی ہوا اور وغیرہ کی شکایت بھی ہوئی اور  
 آپ کو گرمی اور سردی کا بھی اثر ہوا اور لہجہ ک پیاس بھی گئی اور آپ کو غصہ بھی اکثر آجاتا تھا اور  
 آپ کو ماضی اور مستقبل بھی ہوتی تھی اور مکروری اور پیری بھی ہوئی اور سواری سے کہ کہ آپ زخمی بھی ہو  
 اور یہ عوارض مذکورہ صرف آپ کے غصہ ہی جیسے شریعت پر بحیثیت ایک انسان ہونے کے علاوہ  
 ہوتے تھے، رہا آپ کا قلب مبارک تو وہ غفلت یا غفلت سے منورہ مقدس اور مدہ حق میں  
 مشغول تھا کہ کچھ آپ ہر آن ہر لحظہ اللہ ہی کے ساتھ اللہ ہی کے واسطے اللہ ہی کے تصور میں اور  
 اللہ ہی کے واسطے وقفہ رہتے، حتیٰ کہ آپ کا کھانا پینا اپنا حرکت سکون اور دنیا خواہش ہر مناسب  
 اللہ ہی کے واسطے اور اللہ ہی کے حکم سے تھا آپ نفسانی خواہش سے کچھ نہیں لاتے یہ سب دینی ہی  
 ہے جو آپ پر نازل کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کے آل و اصحاب پر قیامت تک رحمت کاملہ  
 نازل فرماتا ہے آمین۔ **جرمان نوازی**۔ جرمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ ایک اور چند کفار حاضر ہوتے  
 ان میں ایک شخص نہایت شریر تھا اس کو کسی نے سہان نہیں بنایا آج سے اس کو لے لیا اس نے سارا  
 گھر کا گھبراہٹا کھا آپ نے اس کو کہلادیا اور گھر خاقد سے سورا، درخت کو اس کو دست آئے، گھبراہٹ کے  
 سہارے کبتر کو خراب کر دیا، جیسا تھے ہی وہ ڈر کی وجہ سے چلا گیا یہ حضور جیسے گئے اور جہان کو نہ پایا تو  
 افسوس کیا اپنے دست مبارک سے غلیظا دھرنے لگے، جیسا کہ گئے کہا حضور جہاں سے ہوتے ہوئے اس نعمت  
 کی کیا ضرورت ہے آپ نے فرمایا وہ میرا لہان تھا میرا فرض ہے کہ میں ہی پاک کردوں اتفاق کی بات  
 وہ شخص اپنی تلوار چھل گیا تھا راستہ میں اس کو یاد آ رہا وہ آیا تو بھی کہ حضور خود داخلہ صاف کر رہے ہیں  
 اس کا اس پر بڑا اثر ہوا اور فوراً مسلمان ہو گیا۔ **والہدایت والاضایۃ** کہ آپ بھی تھیں انہیں اپنے ہماروں  
 کی خاطر ہدایت فرماتے اور توحید کی یقینیت کا ہوا آپ ہدایت میں کوئی غرق نہ فرماتے نہ اذاعہ اور  
 مدار و انصاف کا یہ حال تھا کہ ایک بار آپ نے ایک صحابی سے مزاح فرمایا کہ کچھ خواہش  
 چاہتی، انھوں نے کہا میں پر لوں گا آپ فوراً تیار ہو گئے انھوں نے کہا آپ کے جسم پر قمیص ہے اور میں  
 پر مینہ تھا آپ نے فوراً قمیص اتار دی وہ فرحانیت سے محبت تھے اور عرض کرنے لگے کہ میں تو تم  
 نوافی دیکھتا چاہتا تھا اور پس داسد معاہدہ **اشفاق و ہمت** انسانوں کے بیچ میں کجوتر کے انداز کے  
 برابر خاتم ہمت تھی، بایں شانے کے پاس چہرہ تھاموں کی ترکیب سے ایک گول شکل پیدا ہوا

تھی بعض روایات میں آیا ہے کہ اس سے صاف کلمہ طیبہ کی عبارت ظاہر ہوئی تھی (طہرائی کبیر مسند  
 بزاز) سر کے بال اکثر شام تک ٹھکے رہتے تھے، فتح مکہ میں لوگوں نے دیکھا تو شافعی پر چار گیسو پڑا  
 ہوئے تھے۔ ر. ا. الدین و النہایتیہ علامہ ابن کثیر، ایک فضائل کلمات میں بھی کلمہ کہہ کر اللہ تعالیٰ آپ پر درود  
 و سلام بھیجتا ہے خداوند عالم کے درود کے ساتھ کائنات ارضی و سماوی کی پاک اور سعید و چین بھی  
 اس کی ہمنوا ہیں اِنَّ اللہَ وَ مَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ اَیُّہَا الذِّیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْہِمْ سَلَامٌ  
 مُّبٰرَکٌ تَرْجِمہ تحقیق اللہ اور اس کے ملائکہ درود رحمت بھیجتے ہیں اس نبی پر، اسے ایمان والا  
 تم بھی اس پر خوب خوب سلام و رحمت بھیجو [آپ کے صحبانت]، آپ کے معجزات بے شمار ہیں  
 علامہ سیوطی نے ۵۰ گیسو میں اور دیگر علماء نے اس کے علاوہ بھی گیسو میں لیکن میرے نزدیک آپ کے  
 معجزات کی کوئی حد و نہایت نہیں ہو، آپ کی زندگی کا مدت صنت مجروح ہے اکتفا کے مقابل میں  
 آپ نے جو سب بڑا ثبوت پیش فرمایا وہ یہ تھا "میں اس سے پہلے تھا کہ اندر ایک بیت تک رہا  
 کیا تم غفل نہیں رہتے (قرآن مجید) مختصراً معجزات کی ترتیب یوں دی جاتی ہے (۱) قرآن مجید جو  
 فصاحت و بلاغت و تاثیر و غیب کی خبروں سے لبریز ہے۔ (۲) آپ کی حیات طیبہ (۳) آپ کی سیرت  
 سے پہلے آپ کی والدہ ماجدہ میں کوئی علامت عمل نہیں ہوئی تھی (۴) پیدائش کے وقت شاہ ایران  
 محل کے کمرے میں تھے (۵) پہلے انی عمر میں آپ کا سینہ فرشتوں نے چاک کر کے نور حکمت بھرا تھا (۶)  
 اس سے پہلے جب حکیم سعید آپ کو دودھ پلانے لیے جا رہے تھے تو اہر سیاہ سا پر مٹھن تھا (۷) ۱۲ سال  
 کی عمر میں بوقت سفر شام ہزاروں پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا (۸) مکہ میں ایک پھر تھا جو آپ کو بار رسول اللہ  
 کہہ کر سلام کیا کرتا تھا، بعثت کے بعد کفار نے لکھ باں مٹھی میں لے کر آپ سے مطالبہ کیا کہ یہ کلمہ پڑھیں  
 چنانچہ لکھ باں کلمہ پڑھیں (۹) سند نبوی میں آپ نے معراج فرمایا اور آسمانوں کی سیر فرمائی  
 و فر (۱۱) بوقت موت کفار اندر سے ہو گئے اور آپ ان کی تلواروں کے درمیان سے نکل آئے (۱۲) کفار و  
 میں حضرت ابوبکر کو سانس کاٹ لیا، آپ نے لعاب دہن لگا دیا وہ فوراً اچھے ہو گئے (۱۳) جس وقت  
 کفار عامر کے پاس آ گئے تو صدیق اکبر پر چھرا ہٹ لاری ہوئی حضرت نے کفار کے اندر دوا کی طرف دیکھنے  
 کو فرمایا ایک کھوٹی کھوٹی بوٹی اور سندھ مروجیں مارا تھا اور نہایت اہم دہ کشتی گئی ہوئی تھی (۱۴)  
 ام سعید کی دودھ دانی بکری آپ کے ہاتھ لگاتے ہی دودھ دینے لگی (۱۵) سرانہ میں جہنم کے کھٹکے  
 کا پاؤں دھنسا گیا۔ (۱۶) عودہ پور میں فرشتوں نے حاضر ہو کر دیکھا۔ (۱۷) عودہ حسد میں

میں

پھر سے روشنی نکلی اور اسلام کی فتوحات دکھائی دیں (۱۸) اس عرصہ میں عصر کی نماز قضا ہو گئی تو میری  
 پھر دوبارہ بطریق ہوا (۱۹) اس سے پہلے مکہ معظمہ میں کفار کے مظاہر پر چاند دیکھنے ہو گیا تھا (۲۰) غرض  
 خندق میں حضرت خبابؓ کو ایک سیر کردی اور کچھ سالوں میں آپ کی دعا سے اس قدر برکت ہوئی کہ... پھر اسرار  
 سب کے صحابہ نے بیٹ بھر کے کرنا کہا یا (۲۱) اس عرصہ میں آپ کی دعا سے سخت بارش ہوئی اور انہی  
 آبی اور کفار بھاگ گئے (۲۲) غرض پھر میں حضرت علیؓ میں آپ کی دعا سے اس قدر طاقت آئی کہ تن  
 تنہا وہ خیبر کا در اکھاڑ ڈالا جو کھوڑوں سے بھی حرکت نہ کرتا تھا (۲۳) ایک دفعہ کسی آدمی پر غصہ  
 کھا اس قدر زیادہ ہو گیا کہ سب کے سب پیٹ بھر کر کھانا اور کچھ لکھی کھانا پانچ (۲۴) یہ وہی ہے  
 اسحاق ایک علی ہوئی کچھ کی کھلی دی آپ نے بوی اور نور درخت چلایا جس کا سلسلہ ابھی تک  
 موجود ہے اور بجائی کی خوشبو ابھی تک آتی ہے (۲۵) جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے کر تھے تو تمام کنوئیں کھائی  
 تھے آپ نے لعاب دین ڈال دیا اور پانی شہد سے زیادہ شیریں ہو گیا (۲۶) صلح حدیبیہ میں ایک  
 کھوڑے میں پانی رکھ دیا اور اپنا دست مبارک رکھ دیا تو اس قدر پانی ابلا کہ سارا اثر سیراب  
 ہو گیا (۲۷) ایک مرتبہ کہیں سے کچھ لوگ پیچھے کی خدمت حاضر ہوئے اور قحط سالی کی دعا کے لیے کہا آپ  
 نے دعا فرمائی۔ اور پھر کچھ کے پیوں کو جنبش ہوئی اور دعا سے پھر کچھ کے ساتھ ایک آدمی آیا اور اس  
 حد تک بارش ہوئی کہ سیلاب آگئی اور اب بارش کے بند ہونے کی دعا کر لی (۲۸) آپ کا قد درمیان تھا  
 مگر اچھا بیسیں تھے انعام لوگوں میں سے ایک بلند وبالا نظر آتے تھے (۲۹) آپ کا عجزا یہ بھی تھا کہ زمین کے  
 سنگریزے آپ کے ہاتھ میں آئے کہ بعد پھیل کر گئے گئے تھے۔ اور ان کے علاوہ بے شمار معجزات  
 طول ہونے کی وجہ سے ترک کیے جاتے ہیں۔ **اخلاص و محبت** آپ کے غلاموں اور اس کے بعد ان  
 کے غلاموں و غلاموں اور ان کے بزرگوں سے اس قدر کثرت کرامات اور خوارق عادات ظاہر ہوئے  
 جن کا کچھ شمار نہیں اور وہ سب کے سب آپ ہی کی جانب منسوب ہوں گے کہ جس کو کچھ لاؤں گا  
 تک لے گا وہ آپ ہی کے طفیل ہیں بلکہ آپ کی سزا سالہ بعد و بعد سے اسلام کا پھیل جانا ایک  
 ہوا اور عجزا رہے۔ **سب سے بڑے محبوب** سب سے بڑے محبوب و دہش (۱) قرآن شریف جس کا لفظ  
 لفظ مشرکہ مشرکہ لفظ تھا ان کا کجا اور ایک محفوظ ہے اور قیامت یوں ہی محفوظ رہے گا۔ (۲) سمیرت  
 علیہ یا مسند نبویؐ جس پر عمل کر کے دوزخی سے دوزخی انسان جنت الفردوس کا مالک ہوتا ہے اور  
 دنیا میں اپنی دنیاوی زندگی نصیب ہوتی ہے جو خود اپنی جگہ پر محفوظ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

پیشین گوئیاں | حضور کے سحر و جادو کی طرح پیشین گوئیاں بھی سب سے پہلے آج کی نبوت پر دلیل  
 کا بل ہیں مختصر اہم انھیں سے بعض کو لکھنے میں خوفِ غلطی ہم شریعہ کہیں لکھنے میں نہ تشریف دافعا  
 سے آج خود تطبیق دیتے جائیے اور جو حصہ سیرت کے بعد کے متعلق ہیں ان کو اس کتاب کے دوسرے  
 حصوں اور افتتاحیے تطبیق دیکھیے اور ہمارے سرکار کی صداقت اور سچائی کے گن گائے۔ میں نے ان  
 کی چار قسمیں کی ہیں (۱) تاریخی (۲) سیاسی (۳) اقتصادی (۴) مذہبی بخان چہ ملاحظہ فرمائیے۔ (تاریخی  
 پیشین گوئیاں)۔ سلفیہ نقطہ نظر سے کہ میں نے نبی کریم کو فرماتے دیکھا ہے کہ خلافت تین سال تک رہے  
 گی پھر خلافت بادشاہت ہو جائے گی (احمد نرذی، الدرداد (۲)، ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا  
 قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مسلمان ہو دیوں سے نہ لڑیں گے۔ (مسلم، ۲، ابی بکرؓ کہتے ہیں رسولؐ  
 نے فرمایا میری امت کے لوگ ایک سبت زمین میں پہنچیں گے جس کا نام بصرہ کہیں گے وہ دجلہ نہر کے قریب  
 واقع ہوگا اس نہر پر ہلوگا شہر کے رہنے والوں کی بڑی تعداد ہوگی اور یہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا۔  
 (ابوداؤد، ۱) سیاسی پیشین گوئیاں | حضورؐ نے فرمایا میرے بعد امام (خلفہ) بابا و قضاہ ہوں گے جو میرے  
 صریح پر نہ چلیں گے اور میری روش کو اختیار نہ کریں گے اور ان میں سے چند لوگ ایسے ظاہر ہوں گے جن  
 کی صورتیں گرمیوں کی ہوں گی اور دل شیطانی کے سے (مسلم، ۲، ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا  
 قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک وہ بڑے گروہ آپس میں نہ لڑیں گے دن دو دن گزریں  
 کے درمیان زبردست قتال ہوگا اور دونوں کا ایک ہی دھمکی ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی  
 جب تک کہ مکہ، مدینہ اور یثرب میں ہو خدا اور رسولؐ پر بھڑکے ہونگے (اقتصادی پیشین گوئیاں)  
 (۱) حاکم کہتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا آخری زمانہ میں بادشاہ ہوگا وہ ہاتھوں میں بھر کر ان کو کھائے گا  
 اس کو شہر نہ کرے گا (مسلم، ۲) ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا عنقریب ہزینات کھل جائیں گی  
 اور اس کے نیچے سے سوئے کا خزانہ نکلے گا (بخاری و مسلم، ۲) مذہبی پیشین گوئیاں | ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ  
 رسولؐ نے فرمایا تم اللہ ان لوگوں کی یعنی یہود و نصاریٰ کی سپردی کر دے گا بالشت برابر بالشت ہاتھ برابر  
 ہاتھ (بخاری و مسلم، ۲) ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اعمال  
 نیک میری جگہ کرو ان فتنوں کے پیش آئے سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کے مانند ہوں گے اس  
 وقت آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا، اور شام کو مومن ہو جائے گا اور  
 صبح کو کافر ہو جائے گا کہ اپنے دین و مذہب کو دنیا کی فتنوں ہی میں مٹا دے پر پتہ نہ اے گا۔ (مسلم، ۲)

پیشین گوئیاں

وہابیہ و اہلِ بدعتِ نادرہ کی نظر میں تمام کتاب اور آیتان کا صرف اقتدار جائز ہے۔



الشیخ الحدیث

## حصہ دوم

مکتبہ المدینہ

خلافت راشدہ از ۳۳ھ تا ۶۶ھ

حنو راقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دشت کو لگایا تھا خلافت راشدہ اس کا شریک بنی  
اس بارگہ دور پر نگاہ ڈالنے سے اندازہ ہوگا کہ کچھائی اور خدا ترسی، خدا پرستی اور خدا شامی کی کتنی  
قوت ہو۔ اور اسکے تحت میں جو طاقت رہی ہے خدائی کو کیا کچھ ملتا ہے اور کیسی عزتیں حاصل ہوتی ہیں؟

حضرت ابوبکر صدیقؓ (ابتداء خلافت از ۳۳ھ تا ۶۶ھ)

حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ رضی اللہ عنہ رسول تھے اور واقعی سب سے بڑے صاحب کرامت تھے حضور کے  
وصال کرنے ہی اسلام پر باطل نے یورش کر دی تھی (۱) مہبت سے قتال فرمادو گئے تھے (۲) میلہ کتاب  
نے دعویٰ نبوت کیا تھا (۳) اسودختی کا بھی زبردست فتنہ تھا (۴) سجاد عورت نے بھی نبوت کا دعویٰ  
کیا تھا (۵) ایک بڑی جماعت نے زکوٰۃ دینی بند کر دی تھی (۶) منافقوں نے انکے فتنوں کی آگ روشن کر رکھی  
تھی (۷) پھر رومی حلقہ کا خطرہ جدا گانہ تھا (۸) یہودی بھی اسلام کے شانے کے درپے تھے۔ غرض کتنے تھے کہ  
سمندر کی موجوں کی طرح لہریں مار رہے تھے اور تنہا صدیق اکبرؓ تھے کہ ان سب کا مقابلہ کر رہے تھے۔ یہاں تک  
کہ صرف سواد و برس کی قبل مدت میں نہ یہ کہ ان کی فتنوں کا سد باب ہو جاتا ہے بلکہ شام اور ایران کا کچھ  
حصہ بھی فتح ہو جاتا ہے اور آپ وہ پاکیزہ مثال قائم کر جاتے ہیں کہ اسپر عمل کر حضرت عمرؓ حضرت عمرؓ جانے ہیں  
آپ کا نام۔ عبداللہ۔ کینت۔ ابوبکر۔ عوفیت۔ غنیت۔ والد کا نام عثمان جعفر بن ابی تالیف تھے  
والدہ کا نام ام ایمنہ بنت جحش تھا۔ (اصحاب جلد اول صفحہ)

نام نسب والدین کا تعلق مکہ کے مشہور خاندان کعب بن سعد بن تمیم بن مرہ سے تھا۔ رسول اللہ سے عمر میں  
تین سال چھوٹے تھے اور تجارت کرتے تھے۔ شیوخ میں سے پہلے ایمان لانے والے آپ ہی تھے۔ جب  
رسول اللہ کی رحلت کے بعد پیغمبر بنی ساعدہ میں آپ کی جانشینی کے مسئلہ پر مشورہ کرنے کے لیے صحابہ جمع ہوئے  
تو ہاجر و انصار میں اختلاف پیدا ہوا۔ انصار اپنے میں سے "سعد بن عبادہ" کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے اور  
ہاجرین اس پر راضی نہ تھے جب جھگڑا زیادہ بڑھا تو ابوبکرؓ نے قریش اور ہاجرین کی نصیحت و حضرات کا ذکر



کرتے ہوئے انصار کے کہا کہ تم بھی ہمارے بھائی ہو، یعنی اگر تم تمہارے امیر میں تو تم ہمارے وزیر ہو اور اس لیے میں چاہتا ہوں کہ عمر بن الخطاب اور ابو عبیدہ بن الجراح میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر دو۔ حضرت عمرؓ نے کہا: "وَجِبَتْ لَنَا تَمِّمُ زَنْدَهُ رَمُوبَهُ كَيْفَ يَكُونُ مُمْكِنًا" اور یہ کہہ کر فوراً حضرت ابو بکرؓ کے اتحاد پر اپنا ہاتھ اڑا کر اپنی بیعت کا اعلان کر دیا اور اسکے بعد اوروں نے بھی بیعت کر لی۔ حضرت علیؓ اور ان کے بعض ساتھی چونکہ رسول اللہ کی تمہیر میں شمول تھے البتہ متقیفہ اگر بیعت نہ کر سکیے ہوتے تو ان رسول اللہ قبل حلت اسامہ بن زید کی قیادت میں ایک لشکر بنو عثمان کی سرکوبی کے لیے بھیج رہے تھے لیکن اس لشکر کی روانگی سے پہلے آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ کے بعد صحابہ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ لشکر کی روانگی ملتوی کر دی جائے لیکن آپ نے کہا کہ جس لشکر کا جھنڈا رسول اللہ کھول چکے ہیں میں سے لپیٹ نہیں سکتا اور اسے روانہ کر دیا۔ راستہ میں اسے روم کی نو بیس ملیں اور ان سے مقابلہ ہو گیا، لیکن اسکو نمایاں کامیابی ہوئی یہ عہد خلافت کی پہلی کامیاب لڑائی تھی۔

حلت نبوی کے بعد اکثر قبائل مرتد ہو گئے تھے، آپ نے انکے خلاف بھی سخت قدم اٹھایا اور انکے جنگ کر کے اسلام کے گھر سے ہٹے ہوئے قدم پھر جا دیئے۔ اس وقت یروش کی حکومتوں میں فارس اور روم کی حکومتیں بہت با اثر تھیں اور آپس میں لڑتی رہتی تھیں، شام و فلسطین پر روم کا قبضہ تھا اور عراق پر فارس کا۔ آپ نے ۱۲ھ میں خالد بن الولید کی سیادت میں ایک لشکر فارس کی طرف روانہ کیا اور حکومت فارس کو شکست دے کر جریرہ دینے پر مجبور کیا۔ (اصحابہ جلد اول ص ۷۵)

۱۳ھ میں سلطنت روم کے مقابلہ میں شام کی طرف فوجیں روانہ کیں اور شام کا سب سے بڑا شہر یروش کی لڑائی جاری تھی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کو بخارا گیا تھا اور جب وہ پندرہ روز تک بیمار اور زندگی کی توقع نہ رہی تو آپ نے صحابہ کبار کو جمع کر کے ان کے مشورہ سے حضرت عمرؓ کو خلیفہ مقرر کر دیا۔ آپ نے ۱۳ھ میں جہاد کی تالیف کی۔ ۱۴ھ میں آپ کا انتقال کیا اور حجرہ عائشہؓ میں انتقال کیا۔ آپ نے ۱۳ھ میں خلافت کی۔ آپ نے اپنے بعد صرف ایک کے پہلو میں دفن کیے گئے۔ آپ نے دو سال تین ماہ - تیرہ دن خلافت کی۔ آپ نے اپنے بعد صرف ایک دینار چھوڑا۔ آپ کے عہد میں اسلام کے زیر اثر یہ مقامات آچھے تھے۔ مکہ - طائف - صنعاء - حضرت

خولان - زینہ - ریح - جند - بحرآن - جزین - عراق - شام میں جنگ لیتے ختم ہوئی تھی۔

**فضل و کمال** | آپ اسلامی تعلیمات کا پیکر اور حسن رسالت کے پر تائید عکس تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ قرآن و حدیث کے بڑے عالم تھے۔ تقریباً آپ کو کمال حاصل تھا چنانچہ ہار جمعہ سے پہلے جو خط لکھا تھا فرمایا کرتے تھے اُس کی تازگی اور اثر سے حاضرین پر ہمیشہ ایک خاص کیفیت طاری کرتی تھی۔ مسائل کے باریک نیکی نہایت آسانی سے لوگوں کو سمجھا دیا کرتے تھے۔ (ابن سعد جلد اول صفحہ ۲۱۷)

**جمع قرآن** | قرآن وحدیث جمع کرنے کا خیال۔ سب سے پہلے آپ ہی کو آیا چنانچہ آپ ہی کے عہد میں نہایت تحقیق اور پوری کد رکاوٹ کے ساتھ قرآن لکھا گیا۔ بڑی تحقیق کے بعد پانچ سو حدیث جمع کیں، لیکن موت سے کچھ دن پہلے سخت احتیاط کے خیال سے اس مجموعہ حدیث کو اپنے سامنے ضائع کروا دیا (مسند الغابہ جلد اول صفحہ ۲۲۷) علم تعبیر و بابتواہب کی تعبیر بیان کرنے میں بھی جناب صدیقؓ کا کو خاص ملکہ حاصل تھا چنانچہ جو تعبیر وہ بیان کرتے تھے اللہ تعالیٰ اُسے پورا کر دیتا تھا۔ (دیکھو مسند الغابہ جلد اول صفحہ ۲۱۷)

**صلیب** | حضرت ابو بکر صدیقؓ کا رنگ زردی مائل سفید اور نیم دہلا ہوا تھا۔ پیشانی بلند، آنکھیں اندر کھدائی ہوئی اور رخساروں پر گوشت بہت کم تھا۔ چہرے پر اکثر پسینہ آتا رہتا تھا، بال ہنسی سے رنگتے تھے۔ (مسند الغابہ جلد اول صفحہ ۲۱۹)

**اخلاق و عادات** | حضرت ابو بکرؓ بڑے پرہیزگار اور سخی تھے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور بہتری کے لیے اپنی جائداد کی آخری چیز تک بخوشی قربان کر دی تھی۔ اپنی یہ حالت تھی کہ عیال میں بیٹوں کی جگہ بیٹوں کے کانٹے ٹانگ کر گزارا کر لیتے تھے۔ آپ کی شان میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ہر شخص کے احسان کا بدلہ دینا میں ادا کر دیا لیکن ابو بکرؓ کے احسانات مجھ پر باقی رہ گئے ہیں۔ ان کا بدلہ لایا امت کو اللہ تعالیٰ دیگا (جس میں ترمذی ابواب المنالاب جلد ۲)

**ایضائے عہد** | وعدہ کو پورا کرنے والے اور علم طبع تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اقبال یا عشق تھا کہ آپ کی خدمت میں حاضر رہنے کے لیے دنیا کے کاروبار کی گنجی پرواہ نہ کرتے تھے اور ہر ایک نیک کام میں دلی شوق سے سبقت حاصل کرنا چاہتے تھے چنانچہ عروہ بن کعبؓ کا جلد سامان کو گھیر کر بھاڑ ڈال لاکر نہ کر دیا تھا

تلقوی آنقوی تہ عقل اور ثبات میں متفقہ شہرت حاصل تھی۔ راتوں کو کمزوروں کی خدمت کرنے اور رات بھر نازیں روتے تھے اسبابہ جلد اول

خدمت خلق اخلاف سے پہلے اور خلافت کے بعد ہاشمیہ آپ کا یہ تورا کہ آپ دینہ کے مہاجرین کی گریاں  
 بجا کر لایا کرتے تھے۔ دودھ دیا کرتے تھے جب غلیفہ ہو گئے تو ان لوگوں نے کہا کہ کیا آپ  
 ہمارے کام نہ کیا کریں گے تو آپ نے جواب دیا کہ ضرور کروں گا پھر غلیفہ ہوجانے کے بعد بھی لوگوں سے  
 دریافت کیا کرتے تھے کہ کیا چرائی ہیں یا دودھ دینا ہے؟ علیؑ کا سودا سلف خود ہی لایا کرتے  
 تھے۔ روزی کا یہ حال تھا کہ خلافت سے پہلے چھ ماہ کے کپڑوں کی ٹھہریاں کندھوں پر اٹھا کر گلیوں اور  
 بازاروں میں بچا کرتے تھے لیکن جب خلافت کے کاموں سے مشغول ہوئے بعثت کے کام بھی چھوڑ دیا۔  
 تو مسلمانوں کی درخواست پر بہت طویل غلیفہ بنیہ المال سے لینا شروع کیا۔ (تہذیب تمدن جلد اول ص ۱۷۸)  
 امامت ایک موقع پر آپ کی بیوی نے شیرینی کی فراموشی کی۔ فرمایا بیت المال اس غرض کے لیے نہیں ان  
 بیوی صاحبہ نے روزانہ خرچہ سے کچھ بچا کر چند روز بعد کچھ شیرینی منگائی جنہاں سے ان کے درانت کرنے  
 پر جب انھیں معلوم ہوا کہ اس قدر رقم کی بچت ہوسکتی تو بیت المال سے اپنا غلیفہ کم کرالیا۔ انھیں مال  
 کی وجہ سے جناب علیؑ اکر استخدیہ کے تمام لوگوں بلکہ انبیاء کے بعد کل بنی نضر انسان سے برتر اور افضل  
 تسلیم کیے گئے تھے اور مدائن و کوفہ میں اول العزیز اور دانشمندی کے ساتھ حضورؐ کی مدت میں انھوں نے  
 رفع کر دیا وہ ان کی اس عظمت کا زندہ ثبوت ہی جو ان کو دوسرے صحابہ پر حاصل تھی۔ علیؑ اللہ عنہ  
 مبارک اقوال فرمایا مجھ کو دنیا میں تین چیزیں محبوب ہیں (۱) رسول خدا کی طرف دیکھنے و نہانا (۲) رسول خدا  
 پر اپنا مال صرف کرنے و نہانا (۳) رسول خدا کے عقد میں میری بیوی کا ہونا نہنات ابن حجرؒ آپ کے ایک بار  
 خطبہ میں فرمایا لو کہ خدا سے شرم کرو۔ خدا کی قسم میں جب قضاے حاجت کو جانا ہوں تو اللہ تعالیٰ سے  
 شرم کی وجہ سے سر ڈھکا کہ لینا ہوں۔ ابن عساکر کی روایت ہے کہ جب آپؐ کسی کی تعزیت کو جاتے تو  
 فرماتے صبر کرنے سے مصیبت دور ہوجاتی ہے اور جزع و فزع سے بچ جاتے ہیں جو اوستا اپنے پہلے حال کی  
 نسبت اوستا کو مگر بعد کے ساط سے نہایت آسان۔ رسول اللہؐ کی وفات کو یاد کیا کرو۔ تھائی

کم ہو جائیگی اور خدا تعالیٰ اجر زیادہ کرے گا۔ فرمایا کرتے لوگو! آؤ میرے ساتھ عبادت میں مصروف ہو کر صبح ہو جائے۔ ایک تیرہ آپ کے غلام نے لاطلی میں ایک شہید کی لاش کھلادیا۔ آپ نے معلوم کیا تو فوراً صفحہ میں انگلی ڈال کر تے کوڑی اور فرمایا: شہید چہ کھا لاؤ رنج کی آگ تھی۔ فرماتے کہ دنیا سے اہل خیر اور نیک لوگ اٹھ جائیں گے یہاں تک کہ جو رہ جائیں گے وہ کھجور یا جو کے پھیر غورہ کی مانند ہونگے۔ خدا انکی پرواہ نہ کرے گا۔ (مسند ابن خلدیم) آج جو مسلمانوں کا حال ہے وہ اس سے جدا گا۔ ہمیں جسے صدیق اکبرؓ نے پیکر کیا ایک بار آپ یک باغ گئے۔ ایک پرندہ کو دیکھ کر فرمایا ایک کاش ابو بکرؓ نے عیساؑ کو کہہ کر تاہم آپ کو اسے نہ سمجھتے تھے کئی سوال جواب خدا کے ہاں نہ ہو گا۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ کیا ہر نے فرمایا کہ جب آپ نماز کو کھڑے ہونے تو ستون کی طرح بے حس و حرکت ہو جائے۔ فرمایا کرتے کاش ابو بکرؓ درخت ہو جس کو جانور کھا جائے یا لوگ کاٹ ڈالنے دسند احمد جنس جلاول ج ۳۹ رضی اللہ عنہ۔ پس تفاوت رہ اور کجا است تا کجا

### حضرت عمر ابن الخطابؓ

ابتداء خلافت ۱۳ھ تا ۲۴ھ

والد کا نام خطاب، کنیت ابو حفص، لقب فاضل اشراق تھے جن میں سے تھے عامل بکیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ جب آپ خلیفہ ہوئے تو عراق و شام میں لڑائی جاری تھی اور فتوحات کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ اس لیے آپ کی تمام تر توجہ انھیں ہموں کو کامیاب و بیع بنانے میں صرف ہوئی اور یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ اسلام کا صحیح اقتدار جس نے بعد کو امویں کے زمانہ میں ایک مستقل حکومت کی صورت اختیار لی۔ آپ ہی عہد نبویؐ میں ہو چکا تھا۔ الغرض آپ کا دور یہ مسلسل فتوحات کا دور تھا۔

آپ نے خلیفہ ہونے کے بعد سب پہلے خالد کو معزول کر کے ابو عبیدہؓ کو سردار لشکر مقرر کیا اور شہر دکن کا حاکم کے بعد دمشق فتح ہو گیا ۱۴ھ اس کے بعد ۱۵ھ میں بیت المقدس فتح ہوا اس کے بعد جب حلب انطاکیہ وغیرہ بھی قبضہ میں گئے تو رومی فوجوں نے مایوس ہو کر شام کو خالی کر دیا اور یہاں سے حکومت رومہ ختم ہو گئی۔ فتح بیت المقدس کے بعد عمرو بن العاصؓ کو ۴ ہزار سپاہ کے ساتھ مصر کی طرف روانہ کیا اور مصر فتح ہونے کے بعد قسطنطین فتح ہوا اور پھر اسکندریہ بھی ۱۷ھ میں۔ (خضر صلی)

۲۲۔ میں عزمین العاص نے اٹلا پس دردم فتح کیا اسکے بعد طرابلس مغرب پر بھی قبضہ ہو گیا  
عزمین العاص نے اسکے بعد اوقشیا، تونس، کیطون، طرضا چاہا لیکن سہنے منع کر دیا۔ دریائے نیل اور  
بحر کے درمیان خلیج جوں جی اسی زمانہ میں کھودی گئی جسے خلیج امیر المومنین کہتے ہیں (۲۳ء)  
عراق کیطون جو ہم خلیفہ اول کے زمانہ میں بھی گئی تھی اس کا انجام بھی حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں ہوا اور اس کے  
خاکے، غریب پر ایرانی نوجوان کو سخت شکست ہوئی اسکے بعد ایرانیوں نے اپنا فرانز وایز و جردین شہر یا کوک و غیر  
جہاں اس کی عمر صرف ۲۱ سال کی تھی، اور حضرت عیسیٰ نے سعد بن وقاص کی سرکردگی میں ایک بہ دست فتح روانہ  
کی اور ۲۳ء میں متعدد خونریز لڑائیوں کے بعد اسے قادیسیہ میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اسکے بعد  
مصر میں بھی ہفت سو ہوا اور ۲۴ء و ۲۵ء کے درمیان جلولا، اہواز، سوس، موصل، شکرت، سامتان  
قریسیا، جزیرہ اور آرمینیا پر بھی قبضہ ہو گیا لیکن یہ سلسلہ فتوحات برابر جاری رہا اور ۲۶ء و ۲۷ء کے درمیان  
خراسان، اندیشیر، صابور، جھنجر، سروسیا، دارابجور، کرمان، بختستان، قسنبر، ہمدان، ہکمران، دینور  
شیراز، صفہان، تفرہ، طبرستان، قزوین، جرجان، طھارستان، جھند، آملج اور بلادولیم، انرض، ایران کا  
بڑا حصہ قبضہ میں آ گیا لیکن یزدجرد شاہ ایران بھاگ کر فرغانہ چلا گیا۔  
۲۳۔ میں حضرت عمرؓ سے فارغ ہو کر مدینہ پہنچے تو ابو بکرؓ نے جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا  
زیر میں ڈوبے ہوئے خنجر سے آپؐ پر حملہ کیا جبکہ آپؐ نماز فجر میں مشغول تھے ۱۲ء اس نے ۱۲ وچھا بیوں کو بھی  
زخمی کیا، جن میں کچھ جاںبر نہ ہو سکے۔ اسکے بعد خود اس نے اپنے آپ کو لہاک کر ڈالا۔  
کہاجاتا ہے کہ ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے اپنے ملاک مغیرہ کی کچھ شکایت کی تھی اور اس نے اس شکایت  
کی پروانہ کی تھی اس لیے اس نے یہ حرکت کی لیکن اسکے پیچھے غالباً کوئی سیاسی سازش کام کر رہی تھی۔  
آپؐ جناب عائشہؓ کے مکان میں، ابو بکرؓ کے پہلو میں دفن کیے گئے۔ آپؐ نے ۲۳ سال کی عمر پائی اور بہت  
خلافت ۱۰ سال ایک دن چھ ہیسے رہی و طبقات ابن سعدؒ (۲۴ء)

**گشت کے چند دل چسپ واقعات**

دنیا میں کون ایسا بادشاہ ہوا ہے جو خود کو کیداری کا کام بھی انجام دے حضرت فاروقیؓ

کو تہا مدینہ کی گلیوں میں پھیر کر گئے تھے اور صرف ایک دُورہ ہاتھ میں ہوا تھا اور راستہ چلتے چلتے کوئی تھوڑا قابل سزا مل جاتا تو وہیں اپنے دُورے سے سزا دیدیتے اور راتوں کو تہا گشت کرتے تھے نہ صرف مدینہ میں بلکہ باہر سفر میں جاتے تھے وہاں بھی لوگ کما کرتے تھے کہ ان کا دُورہ دوسروں کی کموار سے زیادہ خوشنماک تھا ان کے گشت کے واقعات تو بہت میں مگر جس طرح اور حالات تھوڑے تھوڑے لکھ گئے ہیں اسی طرح ان واقعات میں سے بھی چند لکھ جاتے ہیں۔

(۱) ایک روز نابھوں کا ایک قافلہ مدینہ منورہ میں آگیا اور شہر کے باہر فرقت ہوا حضرت فاروق عظیم حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے فرمایا کہ آج رات کو تم اس قافلہ کی حفاظت کریں چنانچہ شب کو دونوں اس قافلہ کی حفاظت میں مشغول رہے تبھی کہ کیا بھی دونوں نے دس بیڑھی رات میں بار بار ایک بجھکے رونے کی آواز آتی تھی اور حضرت فاروق عظیمؓ اسکی ماں سے جا کر فرماتے تھے کہ اپنے بچہ کو کیوں رلاتی ہو؟ خبر رات میں پھر اسکے رونے کی آواز آئی تو آپنے جا کر فرمایا کہ تو بری ماں ہے میرے لڑکے کو رات بھر رزنا رہیں آیا وہ عورت بولی کہ اے خدا کے بندے تو نے مجھے پریشان کر دیا بات یہ ہو کہ میں اسکا دودھ چھوڑا نا چاہتی ہوں مگر وہ ابھی چھوڑا نہیں اس لیے متبرار رہا ہے آپنے پوچھا کہ کہہئے کاسی اس نے کہا ابھی ہندہ حبیبہؓ کا ہے آپنے فرمایا تو پھر اتنی جلدی دودھ کیوں چھوڑا لی ہے اس نے کہا بات یہ ہو کہ عمر بن خطابؓ دظیفہؓ اسی بچہ کا مقرر کرتے ہیں جو دودھ چھوڑ چکنا ہو آپنے فرمایا تو تم بھی جلدی نہ کرو پھر آپ نماز فجر پڑھنے کے لیے نقشہ ریت لائے اور بعد نماز کے آپ بہت روتے اور فرمایا کہ یہی شرابی مگر کی ہوگی معلوم نہیں کتنے مسلمان بچوں کی اس نے جان لی پھر آپنے حکم دیا کہ اعلان کر دیا جائے کہ لوگ اپنے بچوں کو دودھ چھوڑنے سے جلدی نہ کریں مسلمان بچے کا دظیفہ پیدا ہونے سے مقرر ہو جائیگا کہ گاہ پھر یہی حکم آپنے تمام مسلمانوں کے حکام کو لکھ بھیجا۔ (۲) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شب میں حضرت فاروق عظیمؓ گشت کر رہے تھے ایک اعرابی کی طرف سے آپکا گندہ بواچا اپنے خیمہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا آپنے اس سے بچہ کر انہیں کرنے لگے اور اس سے پوچھنے لگے کہ تم اس طرف کیوں آئے ہو۔ یہی انہیں آپ اس سے کر رہے تھے کہ بیکانہ خیمہ سے رونے کی آواز آئی آپنے دریافت کیا کہ یہ رونے کی آواز کیسی اس اعرابی نے کہا کہ یہ بات تم سے تعلق نہیں رکھتی، ایک عورت ہے

اسکے دروازہ پر رہا ہے یہ سن کر آپ اپنے مکان میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اے ام کلثومؓ تم ذرا کھڑے تو بہنو اور میرے سر پر چلو چنانچہ آپ اُن کو لے کر اس عروا کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ کیا اس عورت کو تم کیا احسان دے جا رہی ہو دیتے ہو اسکی وجہ سے تمہاری کسی تکلیف رفع ہوگی اس عروا نے اہانت دی اور وہ اندر تشریف لے گئیں پھر دیر کے بعد حضرت ام کلثومؓ نے پکار کر کہا کہ امیر المؤمنین اپنے دوست کو خوشخبری دیجیے کہ اب کا بیدار ہوا اس عروا نے تو امیر المؤمنین کو بتا دیا تو کانپ گیا اور جلدی سے کود پڑا اور غصہ کرنے لگا آپؐ فرمایا کوئی ہرج کی بات نہ کرنا صبح کو ہمارے پاس آنا۔ اور آپؐ اُسکے پیچھے کا وظیفہ نظر رکھ کے اسکو سمجھ اور دیا (۳) جب مکہ شام سے واپس آئے تو ایک روز تمنا کیلئے ایک بڑھیا بی بی اُس سے آپؐ کے حالات پوچھنا شروع کئے کہ عمر جو تمہارا امیر المؤمنین ہو کس آدمی سے۔ بڑھیا نے برائی بیان کی اور کہا جس سے وہ خلیفہ ہوا مجھے ایک پیہ بھی نہ ملا فرمایا عمرؓ کو تمہارا حال کیا معلوم ہے اس کو اطلاع کیوں نہ دی بڑھیا نے کہا وہ امیر المؤمنین سے اس کو خود شرق سے مغرب تک ہر مقام کا حال معلوم کرنا چاہیے یہ سن کر آپؐ رونے لگے اور فرمایا کہ مجھے عمرؓ پر رحم آتا ہو اچھا تمہارے اوپر جو اس نے ظلم کیا ہو۔ کا کھینکا تو کوئی بڑھیا نے کہا میرے ساتھ مسخر نہ کرو اپنے فرمایا میں سنہ نہیں کرتا یہ باتیں مومن کی ذی نفس کہ سامنے سے حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ آگئے اور انھوں نے کہا السلام علیک یا امیر المؤمنین اب بڑھیا کے حواس کم ہو گئے کہ تین امیر المؤمنین کو اُنکے منہ پر لڑا کہا آپؐ فرمایا کچھ ہرج نہیں پھرا اب چڑھے کے کھڑے پر ایک ترریکھوئی کے گردنے اپنا ظلم اس بڑھیا سے پھینک شرفی کے حوض میں معاف کر لیا یہ جواب یہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے دعویٰ نہیں کر سکتی اور آپؐ حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ کی گواہی کر لائی۔ (۴) ایک شب کو آنست کر رہے تھے ایک گھر سے رونے کی آواز آئی پشت کی دیوار سے چڑھ کر آپؐ گھر کے اندر گئے تو دیکھا کہ ایک شخص جو اُسکے پاس ایک عورت بھی بیٹھی ہوئی ہے اور شراب بھی رکھی ہوئی ہے اپنے فرمایا کہ اے دشمن دین کیا تو یہ سمجھتا تھا کہ باوجود ان معاصی کے اللہ تعالیٰ سے کرم رکھا جس نے کہ امیر المؤمنین مرزا دینے میں جلدی نہ کیجیے میں نے تو صرف ایک گناہ کیا اب اس سے تیرے گناہ کیسے اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہ کسی کے عیب کو تلاش نہ کرو ورنہ آپؐ کیا۔ ۵۔ و صریح کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بنیادوں کا جواب دیا تھا اسکی عادت تھی کہ اپنی ذات پر کوئی نقص اعتراف نہ کرتا تھا نہ اپنے گناہوں کو نہ فراموش کرتا تھا حکم کر دتے کہ یہ نہیں میں وہ تھا تو آقاؐ میں بھی کرتا تھا تو گھر کے اندر پشت کی جانب سے اور بغیر اہانت بھی جانتا تھا۔

فرمایا کہ دروازوں کی طرف جاؤ اور آپ میرے مکان میں پشت کی دیوار سے آگے متوجہ رہو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی کے گھر میں بغیر اسکی اجازت کے نہ جاؤ اور آپ میرے گھر میں بغیر میری اجازت کے یہاں نہ آئیں کہ آپ کا اچھا اگر میں معاف کر دوں تو بغیر تھکے سے کچھ نیکی ظاہر ہوگی اُس نے کہا ہاں یا امیر المؤمنین پھر بھی ایسا نہ کروں گا۔

(۵) ایک شب کو گشت کرتے ہوئے ایک گھر کے قریب پہنچے تو سنا کہ ایک ضعیفہ اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی کہ دو دھ میں پانی ملا دے۔ لڑکی نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ دو دھ میں پانی ملا کر نہ پیاجا بڑھانے کہا اسوقت نہ امیر المؤمنین یہاں ہیں نہ اُن کا ستادی۔ لڑکی نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ بات ہمارے لیے نہ سب نہیں ہو کہ ظاہر میں تو اطاعت کریں اور باطن میں مخالفت۔ یہ سن کر کچھ بہت خوش ہوئے اور اپنے غلام حکم جو اس وقت ہمراہ تھے فرمایا کہ اس مکان پر کوئی نشان بنا دو۔ دوسرے دن آئے وہاں ایک شخص جس کو کھانا اور اس لڑکی کو اپنے صاف جگر سے عاقبت کے لیے پیغام دیا اور فرمایا اس کالج میں برکت ہوگی۔ عمر بن عبدالعزیز بھی لڑکی سے پیار۔

(۶) ایک شب میں گشت کر رہے تھے ایک گھر کی طرف سے گزر رہا تھا ایک عورت تھی اور ایک لڑکی کے پیچھے بیٹھے ہوئے رُدر رہے تھے اور چوٹ لہو پر ایک کچی بڑھی زوئی تھی اپنے اس عورت کے دیوانہ کی کہ بچے کچھ لوں رہے ہیں۔ اُس عورت نے کہا کہ بھوک کی وجہ سے آپ نے پوچھا کہ کچھ کچھ میں کیا چیز کب دے گی ہے اُس نے کہا اب میں تو میں نے اپنی بھر دیا ہوں لڑکوں کو ہمارا ہی ہوں کہ کسی طرح سو جائیں یہ سن کر آپ نے اُس کو گلے لگے اور فوراً اُس کے بہت لڑال میں کشتی لے گئے اور وہاں سے آپ نے کچھ اُٹا کچھ کھلی اور کچھ چربی اور کچھ چھوہا ہے اور کچھ کپڑے اور کچھ روپیے اور فرمایا کہ اے آدم ان سب چیزوں کو میری بیٹی پر ملا دو۔ اُس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میں نے جلوں گا۔ فرمایا کہ نہیں باز پرس تو مجھ سے ہوگی عرض کو اپنی بیٹی پر ملا دو کہ اُس عورت کے مکان کے گلے اور دیو کی لکڑی خود ہی کچھ آٹا کچھ چربی اور کچھ چھوہا بارے وال کر اپنے ہاتھ سے غلو ط کیا اور غریبی جو بیٹی پر لپک کر دینا مبارک آپ کی بڑی کھلی اسکے ہاں میں دھواں بھر گیا تھا جب وہ پاک کر تیار ہوا تو اپنے ہاتھ سے نکال کر بچوں کے سامنے رکھا جب وہ کھا کر سیر ہو گئے اُس وقت وہاں سے بچے (۷) چلے اپنے آخری حج سے لوٹے تو اُن کے راہ میں ایک مقام پر پہنچ کر فرمایا کہ اللہ کا شکر جو اسکے سوا کوئی سجدہ نہیں وہ جسکو کچھ چاہتا ہے دیتا ہے۔ یہ واقعہ جو اس وقت وہی مقام پر جہاں میں اپنے والد خطیب کے اولاد کو چرانے آتا تھا ان کا مزاج بہت سخت تھا مجھ سے کچھ قصور



ہو جاتا تھا تو مجھے وہ مارتے تھے اور اب خدا نے اس رتبہ پر پہنچایا کہ اللہ کے سوا کوئی ایسا نہیں  
 جس کا خوف مجھے ہو سکے۔ (۸۱) ایک مرتبہ مسجد سے نکلے جا رہی تھی آپ کے ساتھ تھے کہ ایک عورت  
 ملی آپ نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ اے عمر مجھے تمہارا وہ وقت یاد ہے جب بازار  
 عکا کا میں لوگ تم کو غیر گتھے تھے پھر کھڑے ہی دوں کے بعد لوگ تم کو عمر گتھے لگے اور اب تو تم ایسے ہیں  
 جو خدا سے ڈر کے کام کرنا جا رہے تھے ہیں میں نے اس عورت سے کہا کہ تم میری سوتیلی بہن کی جیسی ہو  
 میں تو اپنے مجھے منع فرمایا کہ تم ان کو نہیں پہچانتے یہ عزت و کرامت مجھ پر جیسی بات خدا نے سات آسمانوں کے  
 اوپر سے بھی اتار دی ہے تو زیادہ سنی اس بات کا ہے کہ ان کی بات سنو۔ (۸۲) جب اپنی خلافت کے زمانے میں  
 ایک شام شریفیہ گئے تو ایک عیسائی راہب جو دیر میں کامیابی تھا آپ کے پاس آیا اور اس نے ایک تقریب کو کیا  
 اس تحریر کو دیکھ کر بہت تعجب کیا اور فرمایا کہ ایسے نصیحتی و لا ینبئہ یعنی یہ مال نہ عمر کہے نہ عمر کے بیٹے  
 پھر اپنے اسکا قصہ بیان فرمایا کہ میں زمانہ جاہلیت میں ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ ملک شام میں آیا تھا  
 وقت مجھے اپنی ایک ضرورت یاد آئی لہذا میں راستہ سے لوٹ آیا اور دل میں خیال کیا کہ قافلہ سب سے آگے  
 سے چلا ہے یہ تیزی سے چل کر پہلے قافلہ سے مل جاؤں گا میں ایک بازار میں چلا جا رہا تھا کہ ایک عیسائی  
 پادری ملا اور اس نے میری گردن پکڑ لی اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے کو شش کر رہا تھا یہاں تک کہ وہ مجھ کو ایک گرا  
 کے اندر لے گیا کچھ مٹی وہاں ڈھیر تھی اس نے مجھے ایک بھیا ڈرا دیا کہ یہ مٹی یہاں سے اٹھا کر وہاں ڈالو اور  
 سے مدافعت بند کر کے چلا گیا جب وہ پرکودہ آیا اور اس نے دیکھا کہ میں نے جو کام نہیں کیا تو اس نے ایک  
 گھونسا میرے سر پر راس میں نے وہی بھیا ڈرا اٹھا کر اس کے سر پر دیا اس کا بھیا ابھی گیا پھر میں وہاں سے نکل کر  
 قیہ دن اور پوری رات چلتی ہی رہا تھا اے اسی صبح جو ہوئی تو ایک گھجکے دروازہ پر میں اس کے سایہ میں کھپ  
 گئے ٹھیکہ گاہ میں گر جا رہے تھے کھلا جھنے پتھر میرے دی ہے۔ پھر یہ میرے لئے کھانا پانی لایا اور  
 باہر لے گئے کھانا پلایا۔ اور ایک تربیہ سے اور ہنگ مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ سبیل کی تاب جانتے ہیں کہ  
 سلام یہ ارشاد ہے اس آیت کا ترجمہ قل مع الله قول الحق تاجد لاك في من وجها ترجمہ ارشاد  
 عورت کی بات سن لی جو نے نبی محمد سے اپنے شوہر کا بہت جھگڑا ہی تھی۔ (دوسرے محاذ دلہ ۱۰ چٹا

اب وٹے زمین پر بھیجے سے زیادہ کوئی عالم کتب مادیہ کا نہیں ہو جس میں اس شخص کے تمام علامات پتا ہوں جو کچھ  
اس دیر سے نکالیکا اور اس شہر پر قیاض ہو گائیں نے اس سے کہا کہ تم یہ کہیں گے جس کی باتیں کر رہے ہو اس نے کہا کہ  
اچھا اپنا نام بتاؤ میں نے کہا عمر بن خطاب اس نے کہا خدا کی قسم تمہیں ہوا میں کچھ تنگ نہیں پھر مجھ سے کہنے لگا  
کہ مجھے ایک تحریر لکھ دو کہ اس کے تعلق جس قدر معافی ہو وہ میں نے برقرار رکھی میں نے کہا کہ تم نے میرے ساتھ  
احسان کیا ہوا اب سخن کر کے اس کو مکر نہ کرو اس نے کہا اچھا لکھ دیجیے اگر میرا خیال غلط ہو تو لکھ دینے میں شک  
کچھ نقصان نہیں چنانچہ میں نے ایک تحریر اسکو لکھ کر دی وہی تحریر آج اس نے میرے سامنے پیش کی جو اور کتابیں  
کہ پناہ دے پورا کیجیے میں نے اسکو جواب دیا یہ بال نہ میرا ہے نہ میرے بیٹے کا میں کیسے دے سکتا ہوں (پھر) میں نے  
لوگ جب آتے تو آپ ایک ایک سے جا کر پوچھتے کہ تم میں ادیس قرنی کوئی شخص ہو یہاں کہ کہ ایک تہہ ادیس قرنی خود  
آئے ہوئے تھے ان سے ملاقات ہو گئی آپ نے ان سے پوچھا کہ تم قبائل مراد کی شاخ قرن سے ہو ادیسوں کے کا جی ہاں  
اس نے فرمایا تمھارے عقیدہ داغ تھا وہ اچھا ہو گیا یہاں صرف ایک دم کے برابر باقی رہ گیا ہوا انھوں نے کہا ہاں  
آپ نے پوچھا تمھاری والدہ بھی ہل ادیسوں نے کہا ہاں تو پھر آپ نے فرمایا مجھ سے رسوخ و علی اللہ علیہ وسلم تھا کہ  
مطلق یہ سب باتیں بیان فرمائی تھیں اور فرمایا تھا کہ اللہ کے یہاں اس کی عزت ہو کہ اگر وہ اللہ کے پیچھے سے کسی  
بات کی قسم کھائے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کرے گا۔ لے عمر اگر ہو سکے تو تم اس سے اپنے لیے استغفار کرونا چاہیے ادیس  
قرنی نے آپ کے لیے استغفار کیا پھر آپ نے ان سے دریافت کیا کہ اب تم کہاں جا چاہتے ہو ادیسوں نے کہا کہ کوثر میں اپنے  
کہا کہ کوثر میں حاکم کوثر کو تھا رہے لیے کوئی زمان لکھ دو ادیسوں نے کہا کہ جی ہنسی میں تو گناہ لوگوں میں رہنا چاہتا  
ہوں سال آئندہ میں اپنے قبیلہ کے کچھ بھرانہ لوگ حج کرنے کو آئے تو حضرت فاروقی عظم نے ان سے پھر دریافت  
کیا کہ ادیس قرنی کو تم نے کس حال میں چھوڑا۔ لوگوں نے کہا ہم نے ان کو نہایت شکستہ حالت میں دل دہشت غلہ کی  
حالت میں چھوڑا پھر آپ نے ان کے تعلق حدیث بیان کی اور فرمایا کہ اب ان کے پاس جانا تو اپنے لیے ہے استغفار کرانا  
چنانچہ وہ لوگ جب لوٹ کر گئے تو ادیس قرنی سے ملے اور اپنے لیے استغفار کی درخواست کی۔ ادیس قرنی نے کہا  
نہ تم بھی حج کر کے آ رہے ہو تم میرے لیے استغفار کرو جب ان لوگوں نے زیادہ اصرار کیا تو ادیسوں نے کہا  
معلوم ہوا کہ ہم حضرت عمر سے مل کر آئے ہو اور ان لوگوں کے لیے استغفار کیا اگر مرنیال ان کو ہوا کہ اب میری

شہرت ہو گئی اور کہیں جلدیے۔ جسکے بعد یہ پھر آپ کے ہاتھ نہیں چلا (صفوۃ الصفوۃ ص ۲۱۱)

## مکاشفات و کرامات

احادیثِ نبویہ میں حضرت فاروق عظمیٰ کے لیے عجیب طرح اور کمالات بیان فرمائے گئے ہیں۔ اس طرح آپ کا صاحبِ خوارقِ عادت ہونا بھی ارشاد فرمایا گیا ہے جو چنانچہ حضرت خوارقِ عادات اور مکاشفات کا نامور آپسکے ہوا کسی ایک منقول نہیں ہے۔ سب سے بڑی کرامت آپ کی وہ عظیم نشانِ فتوحات میں جو نہایت قلیل مدت میں نہایت بے سروسامانی کی حالت میں حاصل ہوئیں جنکا محلِ تذکرہ اور پر ہوا۔ سب سے بڑی کرامت آپ کی وہ اسلامی فتوحات ہیں جن کا نامور آپسکے ہوا۔ آپ کی فوج کے لیے جو عظیم تائیدات کے واقعات پیش آئے وہ بھی آپ ہی کی کرامت میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اس مقام پر ان سب کے علاوہ چند امور مثال کے طور پر درج ذیل کرتا ہوں۔

(۱) ایک روز آپ مدینہ منورہ میں جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک ابنہ آواز سے دو مرتبہ باتیں توڑنے لگا۔ یہ اس وقت ہوا کہ آپ نے خطبہ شروع کیا تاہم حاضرین کو حیرت تھی کہ یہ بے ربط جملہ آپ کی زبان مبارک سے کیا نکلا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف سے بے تکلفی زیادہ تھی آپ کے ان سے دریافت کیا کہ آج آپ نے خطبہ کے دیباچے میں کیا ساریۃ الجبل الجبل کیسے فرمایا تو آپ نے اپنے ایک نکر کا ذکر کیا جو عراق میں بمقام نہادہ جہاد میں مشغول ہیں لشکر کے سردار ساریہ تھے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ وہ پہاڑ کے پاس ٹڑپے ہیں اور دشمن کی فوج سامنے آ رہی ہے اور یہ پیچھے سے بھی آ رہی ہے جسکی ان لوگوں کو خبر نہیں یہ دیکھ کر میرا دل قابو میں نہ رہا اور میں نے آواز دی کہ اے ساریہ پہاڑ سے مل جاؤ پھر ڈرے دونوں کے بعد جب ساریہ کا فاصلہ کم ہوا تو اس نے سارا واقعہ بیان کیا ہم لوگ لڑائی میں مشغول تھے کہ یکایک آواز آئی کہ یا ساریۃ الجبل الجبل اس آواز کو سن کر ہم لوگ ہراسے میں گئے اور ہم کو فتح ملی۔ (۲) جب صفر فتح ہوا تو اہل مصر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک ملک میں کاشتکاروں کا دار و مدار دیرانیہ نیل پر ہوا دریا نے نیل کا یہ دستور چھوڑ دیا کہ ہر سال ایک کنواری لڑکی جو چھ ماہ میں سب سے ممتاز ہوتی ہو دریا میں ڈالی جاتی ہو۔ اگر کسی سال ایسا نہ کیا جائے تو دریا نہیں بڑھتا اور قحط پڑتا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت فاروق عظمیٰ کو لکھ کر بھیجا آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ اسلام میں کسی قوم کی اجازت نہیں دنیا اور آپسے ایک خط دریا نے نیل کے نام لکھ کر بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ تم لوگو!

”یہ خطا اللہ کے بند سے عمر بن خطابؓ کی طرف سے نہیں عصر کے نام ہی البعد اگر تو اپنے جتنا اسے جاری ہے تو  
 ہو تو تجھ سے کچھ کام نہیں اگر تو اللہ کے حکم سے جاری ہو تو اب اللہ کے نام ہی جاری رہنا۔ اس خط کے ڈالنے سے یہ دلیلی  
 بڑھنا شروع ہوا اس لئے اس مسئلہ کی نسبت چھ گز زیادہ پڑھا اور اس دن سے بعد ہم یہ موقوف ہو گئی۔  
 (دس زائد خط میں جب حضرت فاروقؓ نے اپنی پرستے کی دُعائیں اور اپنی رسالت کو کچھ بد لوگ اپنے  
 آئے اور انھوں نے بیان کیا کہ امیر المومنین ہم لوگ فلاں دن فلاں وقت اپنے جنگلوں میں تھے کہ کیا کیا ایک  
 اٹھا اور اس سے یہ آواز آ کر یہی آواز الغوث اباحض اباحض یعنی اے ابوحض عرصہ  
 چلے گیا۔ بارش آگئی (۶) اسود غسانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو ایک شخص عبداللہ بن قیس تھے ان سے اس  
 کذاب نے کہا کہ میری نبوت کا انوار گرد انھوں نے کہا میں ہرگز جھکوں ہی نہیں بھاتا اسود نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ تم محمد  
 (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی مانتے ہو عبداللہ بن قیس نے کہا ہاں یہ سنی کہ اسود ایسا برفروقتہ ہوا کہ سب کو دشمن کرنے کا  
 حکم دیا اور اس میں عبداللہ کو گور کوڑوا دیا مگر اُن کے پیچھے اثر نہ کیا۔ آخر اسود نے انکو شہر بدر کا زیادہ دیر  
 اُسے جیسے ہی مسجد کے دروازہ میں داخل ہوا کہ حضرت فاروقؓ نے انکو دیکھتے ہی یہ فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جسکو  
 اسود نے آگ میں جلانے کا ارادہ کیا تھا مگر اللہ نے یہ ایسا دس قصہ کو نہ حضرت عمرؓ نے کسی سے سنا تھا۔ میرے  
 میں کوئی اس حال سے واقف تھا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر عبداللہ بن قیسؓ سے مخاطفہ کیا اور فرمایا کہ خدا کا شکر ہے  
 حضرت ابراہیمؑ جلیل اللہ علیہ السلام کا شبہہ اس نسبت میں میں نے آنکھوں سے دیکھا۔ (۵) مسلمانوں کا شک کہ  
 جب عراق میں کوہ طوان کے دامن میں ہو گیا اور نازعہ کے لیے اذان دی گئی تو پہاڑ سے اذان کا جواب آیا  
 انہوں نے کہا اللہ اکبر تو پہاڑ سے آواز آئی کہ لَقَدْ جَعَلْتَ كَيْدِيَا یعنی اے نون تو نے میری کدائی کی طرح  
 بیان کی اور جب نون نے اَتَحَدِّثُكَ مُحَمَّدًا سُورَةُ اَلْاٰنِ کا تو پہاڑ سے آواز آئی کہ یہ وہ نبی ہیں جن کی  
 نشانہ حضرت عیسیٰؑ نے دی تھی اس طرح ہر ایک جواب پہاڑ سے آیا جب اذان سے فراغت ہوئی تو مسلمانوں نے  
 جگہ کے شخص ابوحضہؓ پر رحمت نازل کئے تو فرشتہ ہوا کہ جن یا خدا کو کئی بندہ ہے تو نے اپنی آواز تو ہم کو نہ  
 دیا اب اپنی شکل بھی ہم کو دکھائے کیونکہ ہم لوگ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ اور عمر بن خطاب  
 رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے ہیں یہ کہنا تھا کہ پھر ایک جگہ سے شق ہوا اور ایک بڑے شخص نے انکو دیکھا

اور انھوں نے بعد سلام کے کہا کہ یہ نام نہایت نیر سے نکلا ہے میں حضرت علیؑ کا صحابی ہوں انھیں نے مجھے  
اس پر بڑی شہر کیا ہے اور میرے لئے اپنے نزل تک دراندازی عمر کی دعا کی ہے۔ اچھا حضرت عمرؓ خطاب  
سے یہ سلام کہتا اور کہنا کو قیامت قریب آگئی ہے اور بھی اس قسم کی چند باتیں کہ کے نظر سے غائب ہو گئے  
پھر چند تلاش کیا گیا کچھ پتہ نہ چلا۔ (اصناف جلد ۱ ص ۵۷)

۱۰۱ ایک روز خلیفہ مہدیؑ کو اپنے فرمایا کہ اس وقت ہیں اس شخص کو دیکھ رہا تھا جو عمر بن خطاب  
کی قبر سے دو گاہ دور عمر بن خطاب کی کوشاں اختیار کر گیا۔ پیشا رہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف تھا کہ اس کے ساتھ  
حضرت عیسیٰؑ کے دوسرے ہی۔ ایک روز حضرت علیؑ فرمادی کہ تم اس شخص کو دیکھ کر خبر کی کیا ہے  
اور علیؑ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بڑھی اور آپؐ حجاز سے تشریف لے کر گئے ایک لڑکی ایک طبق چھو ہاروں کا لائی اور  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھ دیا آپؐ نے چھو ہار آئیں سے لیکر میرے منہ میں رکھ دیا اور پھر دو گاہ دور  
اٹھا کر میرے منہ میں لاسکے بعد ہی اس کے کھل گئی اور وہ میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی  
اور بن پران چھو ہاروں کی حلاوت باقی تھی اسکے بعد میں وضو کر کے مسجد گیا اور حضرت عیسیٰؑ کے پیچھے خلیفہؑ  
تھو وہ بالکل ایسی طرح حجاز سے تشریف لے کر گئے کہ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خواب بیان کروں لیکن میں اس  
کو میں کچھ بولوں ایک عورت آئی اور اسکے منہ میں ایک طبق چھو ہاروں کا تھا وہ مسجد کے دروازہ پر کھڑا  
گئی اللہ وہ طبق حضرت عمرؓ کے لئے لاکر رکھا گیا انھوں نے اسی طرح دو چھو ہارے کے بعد دگرے میرے  
میں رکھے اور باقی دو سے صحابہ کرام کو تقسیم کر لئے میرا دل چاہتا تھا کہ مجھے اندر میں تو فرمایا کہ اے  
اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو نہیں اس سے زیادہ شیے ہوتے تو میں بھی زیادہ دینا حضرت علیؑ  
بہم کہ مجھے تعجب ہوا کہ جو خواب میں نے رات کو دیکھا تھا وہ سب انکو معلوم تھا تو فرمایا کہ میں نے انکو تو انہوں  
سے دیکھ لیا ہے میں نے انکو ایسے لوگوں میں آپؐ سچ کہتے ہیں میں انہی ہی خواب دیکھا تھا اور آپؐ کے ہاتھ سے  
چھو ہاروں کی وہی قدرت پائی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے ہی عقیقہ ہوا۔ ایک دن  
کے دن خطبہ پڑھا اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر کر کے فرمایا کہ میں خواب  
دیکھا کہ ایک شخص نے میرے تین چوٹیں، اریں اور انکی تہیز میں ہی جھٹھا دون کر میں موت اس پر میرے

(۱۰) ایک مرتبہ آپ کے فناء میں نزول کیا بار بار زمین لٹتی تھی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور آپ نے وہ زمین  
 برابر اور فناء کیا کہ اس میں ہو جا کر میں نے تیرے بار پر عدل نہیں کیا تو ازل و قوت ہو گیا۔ (۱۱) حضرت عثمان کے  
 زمانہ میں حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ کی جھگڑا ہوئی اور ان کو کھن پنا یا گیا تو ان کے سینے سے گلتا ہٹ محسوس  
 ہوئی اُس کے بعد انہوں نے کلام کیا کہ اگر احمد احمد فی الکتاب اکاھل صدق صدق ابو بکر  
 الصديق الضعيف في نفسه القوي في امرى الله في الكتاب لاول صدق صدق عثمان  
 الخطيب القوي الامين في الكتاب لاول صدق صدق عثمان بن عفان علي منها حمده وصنعت  
 اربع وبقيت سلتان انت الفتنة وكل الشدة بالضعيف وقامة الساعة وسيا تيك  
 خباير عو اريس وهو سبنا عظيم راہ سبنا بید قیلہ فی خطم کے ایک شخص کی وفات ہوئی انہوں نے  
 نے بھی کھن پنا لے کے بعد کلام کیا انہوں نے کہا کہ ان اخا بنی الخاروف جی الخ و ہر صدق (۱۲)  
 (۱۲) حاکم بن محمد طائی نے خواب بھاکر اُفتاب در انتہا میں باہر جگ ہوئی اور ہر ایک کے ساتھ کچھ  
 تارے میں یہ خواب انہوں نے حضرت فاروقی عظم سے بیان کیا آپ نے پوچھا کہ تم کس کے ساتھ تھے تو انہوں نے  
 کہا میں چاند کے ساتھ حضرت فاروقی عظم نے فرمایا اب میں تم کو کسی کام پر مقرر نہ کروں گا تم ایک نئی نئی کے ساتھ  
 چنانچہ بیچنگ صفیں میں حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ اور اسی جگہ میں شہید ہوئے (۱۳) ایک ہلاک ایک  
 کھوہ سے آگ نکلا کرتی تھی اور جہاں تک پہنچتی تھی سب جلا کر خاک کر دیتی تھی حضرت فاروق عظم نے فرمایا میں  
 بھی وہ آگ نمودار ہوئی تو آپ نے حضرت ابوسبی اشعری یا حضرت تیم داری کو حکم دیا کہ چلو اس آگ کی بجائی  
 کے اندر داخل کرو چنانچہ وہ گئے اور انہوں نے اپنی چادر سے اس آگ کو شکار شاعر کیا یہاں تک کہ  
 سلا (احمد علی بن علی علیہ السلام) اچھی کتاب میں ہے میں ابو بکر صدیق جو اپنے کاموں میں کمزور اور اللہ کے کام میں طاقتور ہو گیا  
 کتاب میں ہے میں عمر بن خطاب جو بڑے طاقتور اور امانت دار ہو گیا کتاب میں ہے میں عیسیٰ بن عثمان بن عفان جنہیں نبیوں کی روش  
 پر چار سال گزر چکے میں وہ باقی میں ہوتے قریب گئے اور طاقت نہ رہ کر زور کو کھایا قیامت قائم ہو گئی اور عقرب تھکے اس  
 اور اس نامی کوئی کی خبر آئی اور وہ بڑی خبر ہو (اس کو میں میں حضرت عثمان کے ہاتھ سے انگریزی ہو چکا ہے اور علیہ السلام کی کتاب  
 سلا بنی حارث بن خریج کے آدمی یعنی زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا ہے ۱۲۔

وہ کھڑی ہو گئی پھر کچھ دیر تک ٹوڑا اٹھیں ہوئی۔ (۱۴۰) ایک مرتبہ ایک عجیب شخص مدینہ منورہ میں آیا حضرت فاروق اعظم کو روئے لاش کر رہا تھا کہ میں بتا دو کہ وہ کس جنگل میں سو رہے ہو گئے چنانچہ وہ جنگل کی طرف گیا دیکھا تو آپ زمین پر لیٹے ہوئے درہ کے نیچے رکھے ہوئے سو رہے ہیں اس عجیب نے اپنے دل میں خیال کیا کہ سارے جہان میں اس شخص کی وجہ سے فتنہ برپا ہے اس قاتل کو دنیا تو بہت آسان ہے یہ خیال کر کے اس نے تلوار کا ٹیلا فوراً فتنہ سروردار ہوئے اور اس عجیب کی طرف لپکے عجیب فریاد کرنے لگا حضرت فاروق اعظم بیدار ہو گئے اس عجیب نے سارا قصہ اپنے بیان کیا اور سلطان ہو گیا۔ (۱۵۰) ایک مرتبہ ایک لشکر آپ کا کسی دور دراز مقام میں مشغول تھا اتفاقاً ان مدینہ منورہ میں بیٹھے بیٹھے اپنے بن آواز سے فریاد لیکھا کہ کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا بات ہو یہاں تک کہ وہ لشکر واپس آیا اور سرشار لشکر نے فتوحات کا بیان شروع کیا تو حضرت فاروق اعظم نے فرمایا کہ اے جہالت کو رہنے دے اس شخص کا حال بیان کر جس کو تم نے جبرانی میں بھیجا تھا اس پر کیا گواہی سروردار لشکر نے گواہی دی کہ میں نے اس کے ساتھ بری کارواہ نہیں کیا تھا بات یہ ہوئی کہ ہم لوگ ایک پانی پر پہنچے جس کی گہرائی کی حد معلوم نہ تھی کہ اس سے عبور کیا جاسکے لہذا میں نے اس شخص کو رہنے دیا اور پانی میں بھیجا جو بہت ٹھنڈی تھی اس شخص پر ہوا کا اثر ہو گیا اور اس نے فربا کر واعتراف واعتراف اس کے بعد وہ شخص سردی سے ہلاک ہو گیا جب لوگوں نے اس قصہ کو سنا تو سمجھا کہ وہ اس دن کی لہجہ ان کی اسی مظلوم کے جواب میں تھی حضرت فاروق اعظم نے سروردار لشکر سے فرمایا کہ یہ اندیشہ نہ ہو کہ میرے بعد ایک دستور قائم ہو جائے گا تو یقیناً میں تیری گردن مار دیتا ہوں جہاں مقتول کے اہل و عیالی کو توں بہادر کر دوں گی اپنی صورت مجھ نہ دکھانا۔ ایک سلطان کا قتل ہو جانا میرے نزدیک بہت کافروں کے قتل سے زیادہ ہے۔ (۱۶۰) جس روز آپ کی وفات ہوئی اس دن یہ اشعار آنف شری کے سننے لگے۔ مگر کہنے والا نظر نہ آیا۔

لَتَرْكَبُنَا طَوْفًا فَكَانَ بِأَكْبَرًا  
لَقَدْ أَوْشَكَوْا هَهُنَا وَمَا قَدِمَ الْعَهْدُ  
وَأَدْبَرَكَ الدُّنْيَا وَأَدْبَرَ خَيْرُهَا  
وَقَدْ مَلَأَهَا مِنْ كَانَ يَوْمُنَ بِالْعَهْدِ

عبدالغفور دکنوی غلام علی بازار چوک لکھنؤ

## نظام خلافت پر اجمالی تبصرہ

لا خِلافتَ الاَ عَن مَشْوَرَةٍ یعنی خلافت بغیر مشورہ کے نہیں ہے۔  
 آپ کا اصل حکومت تھا دکن، اجمالاً جلد ۲ ص ۱۱۳) آپ کے تمام زمانہ خلافت میں  
 ایک واقعہ بھی نہ مل سکے گا کہ کسی ایک ادنیٰ فرد پر کوئی ادنیٰ ظلم ہوئے یا یہ ہو۔  
 بہ اتنی بڑی خوبی ہے جس کی مثال تاریخ عالم میں نہ مل سکے گی دس سال کے  
 قلیل عرصہ میں مسلمانوں نے ایران اور روم کی عظیم الشان سلطنتوں کو زبردست  
 شکستیں دیں مسلمانوں نے اپنی بہادری جبراً کثرت شرافت سیاحتی کا سکھ  
 بھی دنیا کے دلوں میں بٹھا دیا۔ حضرت عمرؓ کی دانا ئی اور عقل خدا داد کا یہ  
 عالم تھا کہ وہ جیسے بدیہ سے ہزاروں لوگوں کے فاضلہ پر نظر رہی ہیں آپ کو کسی دن  
 ان علاقوں میں جانے کا موقع نہیں ملا میدان جنگ سے جو اطلاعات آتی تھیں  
 انہیں کی بنا پر یہاں جنگ کا نقشہ آپ تیار کر کے بھیجا کرتے تھے اور مزید ہدایات  
 بھی ہو سکتی تھیں رہتے تھے فوج کا محکمہ جس حسن انتظام سے ساتھ قائم کیا گیا تھا کہ  
 آپ کے وقت میں گو ہر طرف جنگ جاری تھی مگر سب جگہ وقت پر یکساں تھی یہو بختی  
 تھی اور سامان حرب و رسید کی بھی کبھی شکایت نہ ہوتی سرحدی علاقوں میں  
 زبردست بھاؤ نہاں ڈالی گئیں اور نئے مفتوحہ علاقوں کا عمدہ انتظام کر دیا  
 گیا تھا۔ (داد الہیہ الخفا ص ۵۷)

اسلامی فوج میں غیر مسلم فوجی فوج میں غیر مسلم لوگ بھی لئے جاتے تھے سامان  
 حرب میں بہت ہی اصلاحات ہونے لگیں آلات آفدہ شکن بھی حضرت عمرؓ نے  
 ایجاد کئے، ملکی نظام حکومت کا یہ حال تھا کہ باوجود اتنی وسعت کے ہر جگہ  
 ایک قابل و معتبر عامل مقرر کیا جاتا تھا اور خلیفہ کے رعب و دبہ کا یہ عالم  
 تھا کہ گویا حضرت عمرؓ بنفس نفیس ہر گاؤں و ہر شہر میں موجود ہیں۔  
 گورنروں کو سنائیں آپ نے کئی گورنروں کو ایک مضمونی انسان کو بلا خوف و  
 خطر قصاص دلا یا کسی کو آپ کے سامنے دم مارنے کی جرأت نہ ہوتی تھی



نام رعایا کو حکم تھا کہ جس جس عامل کے خلاف کوئی شکایت ہو حج کے موقعے پر بنے خوف و خطر پیش کیجائے اور عاملوں کو حکم تھا کہ حج کے موقعے پر آیا کریں تاکہ وہیں تقرری تبدیلی معزولی اور سزا اور جزا کا فیصلہ ہو سکے۔

(ابن جریر طبری ص ۱۹۲)

رعایا کا آرام احوال کے حساب کتاب میں اس قدر احتیاط رہتے تھے کہ ملک فتح ہوتا سب سے پہلے اس کے محاصل رقبہ اور آبادی کا حساب لگاتے اور اس بات کی خاص احتیاط فرماتے تھے کہ کہیں کوئی خیانت تو نہیں ہوئی (ابن سعد جلد دوم ص ۲۷)

علی زبان پر قرار رہنے دی اشتر ایران اور مصر میں محاصل کے دفتر فارسی اور رومی زبان میں قائم کیے تھے تاکہ محاسبوں و محرموں کی تلاش میں وقت نہ ہو آج کی حکومتیں عبرت حاصل کریں کہ کس بددلی سے مغلوب قوموں کی زبان و تہذیب کو بچھلتی ہیں اور ظلم و ستم کو شرمندہ کرتی ہیں۔

فتویٰ کا انتظام انھوں نے براہِ انصافی غرور و تکبر کے لیے جس قدر شخصیات ضروری ہو سکتے ہیں آپ کے دن سالہ دو خلافت میں وہ سب بدرجہ کمال کو پہنچ چکے تھے حضرت علی حضرت عثمان حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کو یہ نکتہ ثابت رہا البتہ ہرگز وغیرہ ملحق تھے۔

یو لیس کا محکمہ اعوام کی حفاظت کے لیے یو لیس اور خفیہ یو لیس کا نہایت اچھا انتظام تھا، تجربیوں کو سزا دینے کے لیے جیل خانے بنائے گئے تھے مقرری صلا و فہ عام کے انتظامات بعض صورتوں میں جلا وطنی کی سزا آپ ہی نے مستعمل فرمائی تھی حکمرانیت کا مشکل محکمہ آپ نے قائم فرمایا جس کے تحت سیکرٹری مسجدیں سرکاری ہسپتال اور سب سے تعمیر ہوئیوں کی مذہبی تعلیم کا آپ نے خاص تہنہ فرمایا، مردم شماری کا دفتر تبلیغ دین کا محکمہ بچوں کے وظائف کا ضمیمہ کمال اور دوسرے ضروری شعبہ جات آپ ہی کی یادگار ہیں زندہ ان ملازمین جرجی زبان بصری اخلاق و عادات اشروع میں نہایت سخت تھے لیکن اسلام لانے کے بعد

اس سختی میں بہت کمی ہوئی اور جب خلافت کا دھجھاب پر پڑا تو یہ سختی رحمت و شفقت میں بدل گئی، آپ تمام انسانوں کو برابر کا درجہ دیتے تھے جس وقت رومی سرداروں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کا ارادہ کیا اور آپ کو روم جانا پڑا تو سارے راستے میں ایک منزل غلام اور مٹ پر سوار ہوتا اور آپ کے ہاتھ میں اونٹ کی مہار ہوئی اور ایک منزل آپ سوار ہوئے تو اس کے ہاتھ میں مہار ہوئی پھر جس وقت روم میں پہنچا وہ غلام ہوا تو غلام سوار بھا اور آپ کے ہاتھ میں اونٹ کی مہار تھی، آپ کا عدل و انصاف ضرب المثل ہے ایک بار ایک صحابی اور آپ میں کسی معاملہ میں نزاع ہوئی قاضی کے ہاں دونوں پیش ہوئے، قاضی آپ کا ادب کرنے لگے، آپ نے فرمایا یہ پہلی بے انصافی ہے جو تم کر رہے ہو، یعنی فریق ثانی کا ادب تو نہ کیا اور میرا ادب کیوں کیا؟

**عدل فاروقی کا ایک اور واقعہ**

ایک دن حضرت فاروق نے مجھ سے کہا ایک نے اُٹھ کے کہا یہ نہ جانے کبھی چادر بن مال غنیمت کی جو اس کے آئین ان میں ہر اک کے حصہ میں ایک آئی اب جو قیم پہ تیرے نظر آتا ہے لباس مختصر سی وہ ڈالا اور تاقہ پہ دراز اسے حصہ سے زیادہ چلنا تو نے تو اب لوگ دے کوئی کسی کو نہ رکھنا تھا مجال بولے یا بن عمر سب سے غی طرب ہو کر اسے حصہ کی بھی میں نے نہیں چاہا دیدی

میں تمہیں حکم جو کچھ دوں تو کرو گے منظور کہ تیرے عدل میں کوئی نظر آتا ہے فتور صحن مسجد میں تقسیم ہو میں سب کے حضور تھا تھا تھکا رہا بھی یہی حق کہ یہی ہے دستور یہ اسی لوٹ کی چادر سے بنا ہو گا ضرور ایک چادر میں تراجم نہ ہو گا مستور تو خلافت کے نہ قابل ہے نہ ہم ہیں مامور فتنہ عدل و مساوات سے تھے مستحور ہمیں کچھ دالہ دیا کہ نہیں جسم و قصور واقعہ کی حقیقت ہے کہ جو حق مستور

(علاء الدین علی)

نقدی دیرینہ گاری کا یہ عالم تھا کہ ایک بار شاہ روم کی بی بی نے آپ کی زوجہ محترمہ ام کلثوم کے پاس عطر کی چند شیشیوں میں جو اہرات بھر کر بھیجے آپ نے ان سب کو بیت المال میں خرچ کر لیا اور فرمایا کہ جو تکہ قاصد بیت المال کا تھا جس سے اخراجات بیت المال نے ادا کئے تھے لہذا یہ حق بھی بیت المال کا ہے (نقدی) غرض کہ آپ کے دل سالہ حکومت نے تمام دنیا پر ثابت کر دیا کہ اسلام نے دنیا کو کیا دیا اور اسلام کس طرز کی حکومت کا غماز ملندہ ہے۔

فصل و کمال آپ کے فضل و کمال کے متعلق جس قدر لکھا جائے کم ہے، حضورؐ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ نبی ہوتے اور تمام عالم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے لوگوں میں سے بعد ابو بکرؓ اور عمرؓ کی تاجدار بن کرنا، اکثر حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نے یہ کیا ریسرچ بشام مسند احمد جلد ۱ ص ۱۸۱ اس سے آپ کی عظیم الشان شخصیت کا اندازہ لگائے آپ بہت بڑے عالم قرآن و احادیث بہت بڑے فقیہ بہت بڑے مقرر اور تمام کمالات انسانی کے جامع تھے قرآن شریف کی جو آیت آپ پڑھتے اس پر پہلے عمل کرتے پھر تعلیم دیتے، سورہ بقرہ کو آپ نے پانچ سال میں ختم کیا، اس کا سبب آپ نے یہ بتایا کہ کسی آیت کے بعد دوسری آیت کو اس وقت تک میں نے شروع نہیں کیا جب تک کہ سیر پہلے عمل نہ کر لیا جائے صفات حضرت عمرؓ کا سب سے زبردست کارنامہ حکومت اسلامی کے نشا کی تکمیل ہے جس کو حضورؐ کی سچی پیروی میں انجام دی، آپ نے سچی جمہوریت اور آزادی رائے کی حقیقی روح بھونک دی تھی، ایک بار آپ نے مجمع عام میں اعلان کیا کہ میں سر کی ایک قداد مقرر کرنا چاہتا ہوں کیونکہ دولت کی زیادتی سے سر زیادہ سے زیادہ بندھتے چلے جا رہے ہیں جس سے اردو اجماعی زندگی میں فحش کا امکان ہے، ایک ضعیف عورت کھڑی تھی بول اٹھی امیر المؤمنینؓ خدا نے تو فرمایا کہ اگر لوگ ڈھیر کے ڈھیر ہر باندھ دیں تو تم اس میں سے کھ نہ لو قرآن حکیم (لیکن اب یہ فراتے ہیں) حضرت عمرؓ نے فوراً فرمایا، لقد اصاب الامرؤ و الخطاء عمرؓ یعنی البتہ عورت درست پر بیوی بیچ گئی اور عمرؓ نے غلطی کی راہیں سعد جلد دوم ص ۲۲۲ مطلب یہ ہے کہ حیثیت ہوتے ہوئے اگر کوئی زیادہ ہر باندھنا چاہے تو کچھ مضائقہ نہیں چونکہ ہر شخص کے حالات اور مالی حیثیتیں جدا جدا ہوتی ہیں اس لیے قرآن تعلیم کے قداد ہی مقرر نہیں کی البتہ حیثیت سے زیادہ باندھنے کو شریعت نے منع فرمایا ہے، اسی طرح ایک بار حضرت عمرؓ غلط فرمے تھے اسی درمیان آپ فرمایا اگر میں راہ راست سے نہٹ جاؤں تو تم کیا کرو گے؟ ایک شخص نے فوراً تلووار کھینچ لی کہ اس سے راہ راست پر لے آؤں گا، حضرت عمرؓ نے سنا اور فرمایا خدا کا

(۱) سرنگون ہو کے کہا حضرت فاروقؓ نے آہ بخیز میں نہ تھا اس سے جو واقف تو میری تفسیر (شما)

شک ہے کہ میری قوم میں ایسے بھی لوگ ہیں کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ بھی غلط روی  
 اختیار کریں تو اسکو بھی درست کر دیا جائے (اسد الغابہ تذکرہ عمر رضی اللہ عنہ)  
 روم کا سفیر دربار فاروقی میں ایرانی کے لیے حاضر ہوا اور اسنے ایک  
 چور اپنے پرصاحبہ کرام سے پوچھا ایتھ ملک کو تمہارا بادشاہ کہاں ہے تو  
 ان کی تیوری بر بل گئی اور انہوں نے جواب دیا لیس لکنا ملک بل لکنا امیر  
 الخ ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہمارا ایک امیر اور میر ضرور ہے ہمارے یہاں  
 کوئی شاہی محل نہیں امیر شہر سے باہر کہیں بکریاں چرا رہی ہوگا جا کر تلاش کر لو  
 جب سفیر شہر سے باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ دنیا کی نئی مملکت کا صدر ایک  
 درخت کے نیچے ریت اور گنکریوں پر پڑا سو رہا ہے اسوج اپنی رفتار بدل کر دوڑی  
 سمت آگیا ہے اور دھوپ سونے والے سکے اور چمک رہی ہے جب فارس  
 کی شہنشاہیت کا مال غنیمت مدینہ پہنچا تو فاروق عظیم کے سونے جا ندی کے  
 ڈھیر دیکھ کر فرمایا عینا عیسیٰ غیثی اسے دولت دنیا کی اور کو دھوکا دینا  
 میں تیرے دھوکے میں آنے والا نہیں اور فارس کے شہنشاہ کی اس دولت کو عرب  
 کے غریبوں پر تقسیم کر دیا۔ یہ تھے وہ فاروق عظیم کو اسلام کے فتح کرنے کے لیے  
 ملوار لیکر گھر سے چلے گئے اور قرآن کی ایک بیت سن کر اسلام کے ہاتھ پر فتح ہو گئے۔  
 اخلاص علی آپ کا ہر عمل خالص خدا کے لیے ہوتا تھا ایک بکبار ایک شخص کو آپ نے  
 شراب کی سزا میں ڈوڑھا مارا۔ اسنے اسی حالت میں آپ کو ایک سخت گالی دی اسنے  
 درہ روک لیا لوگوں نے عرض کیا امیر المؤمنین اب تو اس نے دہرے جرم کے  
 ایک تو خلیفہ کو گالی دوسرا شراب آپ نے فرمایا لیکن اب میں سزا دیتا تو یہ سزا اچھا  
 خدا کے لیے نہ ہوتی بلکہ نفس کے انتقام کے لیے ہوتی (طبقات ابن سعد)

### ہرمزان کا واقعہ

کہ تھا وہ منتظر اس گنج شاہان علیہ بلا یہ ایک ہے اسلامیوں کی جان لیے سزائے موت ہر مومن کی جان لیے	علی عرم کی غنیمت مدینہ کو جس وقت تو ہرمزان کے بارہ میں سجدے لکھا کیا جلال عمر نے یہ فیصلہ ناطق
--	--

(۱) یہ ایران کا اوس تھا اور مسلمانوں اور اسلام کا بدترین دشمن تھا لیکن حضرت عمرؓ کے اخلاق سے دل سے مسلمان ہو گیا

<p>یہ ہر مہران نے کہا یہ قتل سے بانی          دیکھا جب اسے آنچورہ پانی کا          نقشہ کسی نے جانے سے دی اس طرح          نہ تیرے حلق سے جانتا کہ یہ پانی          شاک کے اس نے پیا کہ کون سے آب          آمان لگتی مجھ کو ہے فرض ہند پاس          خدا یہ جان گرامی ہو دین احمد پر</p>	<p>لاؤ مجھ کو خداوند اس دجان کے          ہاتھ اس نے کیا شاید آسمان کے          زبان ہو قول کو اور قول ہو زبان کے          حرام ہوں پر کیر بخیر روانہ کے          لی نجات مجھے عمر جاؤ دان کے          حرم احمد من کے پاس ان کے          بنا ہے آج سے اسلام ہر مہران کے</p>
--	--

فیضانِ کرم! آپ کے اعلیٰ کردار کے جیسے صرف مسلمانوں ہی کے لیے مخصوص نہ تھے بلکہ ہر خاص و عام ان سے فیض یاب تھا، ایک بار آپ نے ایک غیر مسلم لوٹے کو بھگا مانگتے دیکھا آپ نے اسی روز سے یہ حکم جاری کر دیا کہ تمام مسلم و غیر مسلم و حکومت کے خزانوں سے زیر و زرش ہوں گے، کیونکہ یہ کلام کی تعلیمات کے خلاف ہے کہ جب تک طاقت ہے تو لوگوں سے کام لیا جائے اور جب وہ کام کے لائق نہ رہیں تو انہیں بھیک مانگنے کے لیے بھجوا دیا جائے (تاریخ ابن اثیر کامل ص ۲۱)

شاہزادہ عسکان کا واقعہ جس طرح آپ مظلوموں کے ہمدرد تھے اسی طرح غیر مظلوموں کے لیے سخت تھے آپ کی خلافت میں مساوات کی ٹھیک ٹھیک تصویر دکھائی جاسکتی ہے جہاں ایم عسکان کا شاہزادہ تھا وہ اسلام لایا تھا اتفاق سے طواف کرتے ہوئے ایک معمولی مسلمان کا باؤں اس کے دائیں پر رہ گیا جس سے وہ سخت برہم ہوا اور اس غریب کو طمانچہ نہ دیا، حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ شاہزادہ کو قرآنی حکم کے مطابق اس مظلوم کا طمانچہ کھانا پڑنے کا۔ شاہزادہ یہ سن کر نکل گیا بعض روایتوں میں ہے کہ مرتد ہو کر بھگا گیا، ایسا ہو گیا مگر قانون اسلام میں حضرت عمرؓ نے کوئی تبدیلی گوارہ نہ کی اس سے اسلام کی انصاف پروری مساوات اور جمہوریت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے ان کے مقابل آج کی جمہوری جمہوریت ہے اور اس کے دعویٰ اور درز کے واقعات، خشیتِ انبیاءؑ غالب تھی جب قیامت یاد آتی تو ہٹھک اٹھتے اور فرماتے کاش عمرؓ خطاب کو اس کی ان پیدا نہ کرتی اور قیامت میں حساب و کتاب کے لیے کھڑا

(۱) اس مساوات پر ہے معشر اسلام کو ناز پہنچے نہ کہ یورپ کی مساوات کہ ظلم اکبر (شبلی نعمانی)

نہ ہونا پڑتا۔ جب آپ بشیر ہوئے تو قیامت کا بہت ڈر تھا، ایک صحابی نے اگر عرض کیا آپ کیوں بے چین ہو رہے ہیں، آپ کے یہ فضائل اور یہ قرب ہیں فرمایا اگر میرے تمام اعمال حسنہ کو میری فرنگہ داشتوں کے عوض میں شہر لعل نے برابر برابر گردے تو بھی میں کامیاب ہوں۔ ہندو بہت مذہب جلد ہندو

نہایت نرم دل تھے اگر وروں اور ضعیفوں کی مصیبت دیکھی دیکھی نہیں مانتی، راتوں کو اٹھ اٹھ کر عایا کی خبر گیری کرتے تھے اور نہیں معلوم کتنی اندھی بوڑھیاں تھیں جن کا سارا کام نہایت سلیقہ سے ان کو صبح کر کے ایا لانا تھا، وہ اس تاک میں رہ گئیں کہ معلوم کریں وہ کون خوش نصیب ہے جس کو مجھ سے سب کام کر جانا ہے جس کو کوئی جانتا تک نہیں، ان کو کیا معلوم تھا کہ یہ امیر المؤمنین عمر فاروق تھے، آپ راتوں کو سوتے کم تھے، عایا کی خدمت کرتے یا نمازیں اور تلاوت قرآن شریف فرماتے۔ نماز اور تلاوت سے بعد عشق تھا فرماتے جس کا نماز میں حصہ نہیں اس کا اسلام میں حصہ نہیں۔ آپ نے اپنی مختصر سی خلافت میں دنیا کو بتا دیا تھا کہ دنیا میں صحیح معنوں میں رہنے سے کیا جاتا ہے اور اسلام کس زندگی کا پابن بنا ہے، آپ نے بازار کے تاجروں سے لیکر کھیت کے کاشتکاروں تک غلاموں سے لیکر امیروں تک محکوموں سے لیکر ہاتھوں تک فقیروں سے لیکر والد اوروں تک جاہلوں سے لے کر علما و تک سب کے دلوں میں سچے اسلام، اوبچے اخلاق اور ملن انسانیت کی روح ڈال دی تھی، آپ کے خود مبارک میں جو بھی تھا جہاں بھی تھا جیسا بھی تھا پہلے اسلام کا قیام و ایمان کا مبلغ، انسانیت کا خادم تھا، اس سے بعد پھر اور تھا، یہی وجہ تھی کہ دس سال کی قلیل مدت میں ۴۳ ہزار شہر اور ۳۴ ہزار قلعہ مسلمانوں کے آگے سرنگوں تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولیات آپ نے اپنے دور خلافت میں حکومت کی ہوئی ہوتی کیں اور نہ اسے انتہی قائم رکھے انہی فہرست یہ ہے: (۱) قاعدہ عدالتوں کا قیام (۲) سہ ماہی کا قیام (۳) خزانہ کا دفتر (۴) فوجی دفتر کا قیام

(۵) امیر المومنین کا لقب۔ رضا کاروں کی تنخواہیں (۶) طریقہ پبائش کا اجراء  
 (۷) مردم شاری (۸) ذرائع آبپاشی۔ (۹) شہروں کی آبادی و تقسیم۔ (۱۰) ملک  
 کی صوبے واری تقسیم۔ (۱۱) دریائی پیداوار پر ٹیکس۔ (۱۲) ہر ملک کے تاجروں کو  
 تجارت کی اجازت اور انکی دفتری نگرانی (۱۳) جیل خانوں کا قیام (۱۴) منزلے  
 تازیانہ کا اجراء (۱۵) راتوں کو گشت کر کے خدمت خلق کا طریقہ۔ (۱۶) محکمہ پولیس کا  
 قیام (۱۷) فوجی چھاؤنیاں (۱۸) گھوڑوں کی نسل کی ترقی۔ (۱۹) محکمہ سی آئی  
 ڈی کا قیام۔ (۲۰) حرمین کے درمیان منزلوں کی تعمیر۔ (۲۱) غریب خیر مسلمانوں کے  
 وظائف کا تقرر (۲۲) مدارس و مکاتب کا قیام۔ (۲۳) معلموں کے مشاہرے  
 (۲۴) نماز تراویح کا اجتماع۔ (۲۵) شراب کی منزا۔ ۸۰ درے۔ (۲۶) وقف  
 کا طریقہ۔ (۲۷) نماز فجر میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ۔ (۲۸) نماز جنازہ  
 پر ہم تجسروں پر علما کا اتفاق (۲۹) مساجد میں وعظ کا طریقہ۔ (۳۰) اماموں  
 اور مؤذنوں کے مشاہرے (۳۱) مسجدوں میں روشنی کا انتظام۔ (۳۲) برائی  
 کرنے والے کی منزا کا تقرر وغیرہ وغیرہ آپ کی اولیات میں۔

ذاتی حالات سب سے اہم بات یہ تھی کہ آپ اپنے نفس کا خود محاسبہ کرتے تھے۔  
**محاسبہ** ایجاب خطبہ دے رہے تھے کہ فرمایا میں ایک زمانہ تھا۔ لوگوں کا پانی  
 بھرا کرتا تھا اسکے عوض کچھ پیسے لیا کرتا تھا، پھر منبر سے اتر آئے لوگوں کو تعجب ہوا  
 فرمایا بھیکو کچھ غور سا ہو گیا تھا، اسلئے اتر آیا (ابن سعد جلد ۳۔ ص ۳۱۱)۔

ذریعہ معاش تجارت تھا۔ زمانہ خلافت میں صحابہ کے پشت اصرار سے عام صحابہ کے  
 برابر ذلیف لینا منظور فرمایا۔ جو صرف ۲ درہم روزانہ تھا یعنی ۹ آنے پیسے صرف۔ ایک  
 عظیم تر حکومت کے صدر کا وظیفہ تھا اگرچہ خلق خدا کا آخری قطرہ خون چوس لینا سب سے بڑی  
 لباس نہایت معمولی تھا جس میں متعدد دیون لگے ہوئے تھے ایک بار حضرت حفصہ  
 نے اس بارے میں بڑا اصرار کیا تو فرمایا مسلمانوں کے مال سے میں اس سے زیادہ  
 نہیں لے سکتا ہوں عام مجسموں اور درباروں کے وقت بھی یہی لباس پہنتا تھا  
 (کنز العمال جلد ۶ ص ۳۳۳)

غذا نہایت سادہ تھی ایک بار عقبہ بن فرقد آپ کے کھانے میں شریک  
 تھے، ابلہ ہوا بغیر ہتھی کا گوشت اور سوکھی روٹی تھی، عقبہ امیر کھانے کے تھے  
 حلق سے یہ کھانا نہ اتر سکا حضرت عمرؓ نے دیکھا تو فرمایا نہ پسند ہوتا نہ  
 کھاؤ عقبہ نے عرض کیا، امیر المؤمنین اگر آپ اپنے کھانے پینے میں کچھ اور  
 صرف کریں تو اس سے خزانہ میں کمی نہ ہوگی آپ نے فرمایا فسوس تم چھ کو  
 عیش و عشرت کی ترغیب دیتے ہو درکن، العمال جلد ۶ صفحہ ۳۳۳) ان واقعات  
 سے اس جلیل القدر سستی اور اس دور کی نفیس و پاکیزہ زندگی کا اندازہ کیا  
 جاسکتا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

## حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ

### (آغاز خلافت ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰)

جب حضرت عمرؓ کو اپنی شہادت کا یقین ہو گیا تو آپ نے عبد الرحمن بن عوفؓ  
 کو بلا کر کہا کہ ”میں تم کو خدمت خلافت سیر و کرنا چاہتا ہوں“ انہوں نے کہا  
 دو کیا علیؓ سے آپ نے پوچھ لیا ہے ”آپ نے جواب دیا نہیں“۔ یہ سن کر عبد الرحمن  
 بن عوفؓ نے کہا دو تو پھر میں قبول نہ کروں گا۔ اس کے بعد آپ نے پھر صحابہ کا نام لیا۔ علیؓ، عثمانؓ، زبیرؓ، سعدؓ، عمارؓ  
 طاہرؓ اور کہا کہ مشورہ کے بعد انہیں میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کرو، اگر انہیں  
 سے یا رخ کسی پر متفق ہو جائیں اور پھر تم کو اختلاف ہو تو اسے قتل کر دو، اس طرح  
 اگر چار کا کسی فیصلہ بر اتفاق ہو اور دو کو اختلاف ہو تو ان دونوں کو قتل کرنا  
 لیکن اگر تین برابر ہوں تو پھر عبد الرحمن بن عوفؓ کی رائے فیصلہ کن سمجھی جائے  
 جب یہ پھر صحابہ مشورہ کے لیے اکٹھا ہوئے، تو عبد الرحمن بن عوفؓ نے  
 کہا کہ ”میں نے کون دعوائے خلافت سے دست بردار ہونا چاہتا ہے، یہ سب



چار نے علی اور عثمان رضی اللہ عنہما کے حق میں اپنی دست برداری کا اعلان کر دیا اور  
 عبدالرحمن بن عوف نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔  
 حضرت عثمان کے والد کا نام عفان تھا۔ آپ سلسلہ عام قبیل میں پیدا  
 ہوئے تھے اور رسول اللہ کے بڑے خصوصی مقررین میں سے تھے۔  
 بیعت کے بعد حضرت عثمان نے اکثر ان امور و نکو جو حضرت عمر کے زمانہ میں تھے  
 اپنی جگہ پر قائم رکھا۔ انہیں میں معاویہ ابن ابی سفیان بھی تھے جو شام کے عامل  
 تھے اور جب وصیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن شفعہ کو کوثر کی گورنری سے ہٹا کر  
 سعد بن ابی وقاص کو ان کی جگہ متعین کیا۔ اس کے بعد جوں جوں زمانہ گزرنا لیا  
 آپ نے اکثر رائے فہن کو ہٹا کر نئے عمال مقرر کئے جو ان کے اقربا میں سے تھے۔  
 [انصاف] حضرت عمر کے زمانہ میں رخ ہو گیا تھا، لیکن جب حضرت عثمان کے زمانہ  
 میں اس نے سرکشی اختیار کی تو آپ نے اس کے خلاف لشکر کشی کی اور اسی سلسلہ  
 میں اور متعدد مقامات پر بھی قبضہ ہو گیا (صفحہ ۲۵)  
 اسی سال امیر معاویہ دوم برجلہ کے عموویہ تک پہنچ گئے اور انطاکیہ و  
 طرس کے درمیان بہت سے قلعوں پر قبضہ کر لیا۔  
 امیر معاویہ نے حضرت عمر کے زمانہ میں جزیرہ قبرص پر تاخت کی اجازت  
 چاہی تھی، لیکن حضرت عمر نے اس بکری ہم کی اجازت نہیں دی، جب حضرت عثمان  
 ہوئے تو انہوں نے اجازت لیکر بحری بیڑہ تیار کیا اور شام میں قبرص کا محاصرہ  
 کر لیا۔ عبداللہ بن عامر کا یہ بیڑا بحری بیڑہ تھا۔  
 شامی افریقہ پر بھی آپ کے زمانہ میں حملہ کر کے رومی فوجوں کو شکست دی گئی اور  
 روم کا بادشاہ جزیہ قتل ہوا، اس کے بعد اندلس پر حملہ ہوا اور وہیں بھی کامیابی حاصل ہوئی  
 اسکندریہ پہنچ کر ہو چکا تھا، لیکن اس دوران میں روم کا قبضہ پھر ہو گیا تھا۔  
 اسی لیے اسکا اندریہ پر دوبارہ حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا (صفحہ ۲۶)  
 سودان بھی مغرب ہو گیا تھا اس لیے اسی سال اسے دوبارہ زیر کیا گیا، لیکن  
 سب سے بڑی کامیابی فتح فارس کی تھی۔ حضرت عمر کے زمانہ میں بعض بلاد فارس پر

قبضہ ہو گیا تھا۔ لیکن یہ ہم یورپی نہ ہونی تھی اور حضرت عثمانؓ کے عہد میں یہ کام  
 ممکن نہیں ہو سکتا اور بزدل جو اس کے قتل ہونے پر حکومت اکامرہ ہدیش کے لئے ختم ہو گئی  
 اس فتح کے بعد ایران مسلمان ہو گیا اور وہاں عربوں نے ایک قلیل عرصہ حکومت کی مینا و دانی  
 سلسلہ میں میر معاویہؓ نے قسطنطنیہ کا بھی محاصرہ کیا۔ چونکہ حضرت عثمانؓ  
 نے ولایت و امارت پر زیادہ توجہ ہی اعزہ و اتار بگو یا موز کر رکھا تھا اس لئے  
 لوگوں میں برہمی پیدا ہوئی اور حضرت عثمانؓ سے ان کو معزول کرنے کا مطالبہ کیا گیا  
 لیکن آپؓ نے کوہنہ کی اور آخر کار مجد الدین سبکی قیادت میں باقاعدہ شہر ریزہ  
 ہوئی۔ عہد اسلام کی پہلی بغاوت تھی اور بنو امیہ کا پہلا خلیفہ اور طغیانی کی ابتدا  
 یہ جھگڑا رفتہ رفتہ بہت طول پکڑ گیا۔ اور مدینہ کو قریۃ البصرہ اور مصر سے متعدد جاسوسین  
 مدینہ پہنچ گئے اور اپنے مطالبات پر زور دینے لگے۔ لیکن ان میں سب سے بڑا مطالبہ یہ تھا  
 کہ مصر کی ولایت سے عبداللہ بن سرح کو ہٹا کر محمد بن ابی بکر کو مامور کیا جائے۔  
 حضرت عثمانؓ نے مطالبات تسلیم کر لئے اور وعدہ کیا کہ جو وہ عامل کو چاہے خود دے  
 عامل معزول کر کے جائے جہاں چاہے۔ آپؓ نے والی مصر کی معزولی کے لئے ایک تحریر بھی  
 روانہ کر دی۔ لیکن جب راستہ میں اس قاصد کو بیکہ کر یہ تحریر بھی تھکی گئی تو اس میں  
 حاکم مصر بن ابی سرح کے نام یہ حکم لکھا ہوا آیا گیا کہ محمد بن ابی بکر کو منسلک کر دیا  
 جائے یہ دیکھ کر برہمی اور زیادہ بڑھ گئی اور مدینہ پہنچ کر باغیوں نے حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کر لیا  
 حضرت عثمانؓ نے کہا کہ یہ تحریر میری نہیں ہے جعلی ہے، لیکن کسی نے یقین نہ  
 کیا اور آخر کار ۱۵ برسہ میں انھیں شہید کر دیا۔

آپؓ نے ۶۰ سال کی عمر پائی اور ایک دن کمر بارہ سال تک اپنے خلیفہ کی  
 اسباب شہادت اور حضرت عثمانؓ نے نہایت بردبار اور تحمل مزاج تھے اور  
 انکی نرمی ہی کا نتیجہ تھا کہ دشمنان اسلام کو قتل و فساد کرنے کا موقع نہ ملا  
 اور خلافت کی ہیبت و عظمت جو حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں لوں  
 پھانی ہوئی تھی وہ اٹھ گئی یہاں تک کہ ایک روز کسی شخص نے اس عصار  
 کو توڑ کر پھینک دیا جس کو ہاتھ میں لیکر حضرت عثمانؓ مسجد نبویؐ میں خطبہ

از سادہ قریا کر کے تھے، یہ حصا تھا حصہ ہذا میں لکھ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے حضرت  
عثمانؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں بعضہ میں مرنے کو تشنہ کی کہ انجی ذات سے کوئی ایسی بات نہ  
جو امت میں فقر و فساد کا باعث ہو، آپؓ میں میں جسم بوسی سے کام لیتے تھے  
ایک آل ثقفی کے کہ وہ مشغورہ داکا اس موزوں کو بھیجے دے دے دینا چاہیے لیکن آپؓ سکون  
فرمایا، عبد اللہ بن مسعودؓ نے سادہ دل عوام کو رسولؐ کا اور اعلیٰ کی فحشیت کا فریب دیکھ لیا  
دام میں پھنسا لیا تھا اسکا تجویہ نکلا کہ اس پر دیکھنے کا برس برس لوگوں پر اثر ہوا  
اثر کا پتہ تھا کہ انہیں دیکھ کر حضرت عثمانؓ کے مکان کا محاصرہ رہا انہوں نے باقی  
مک کی پیش کردی لیکن مدینہ والوں نے کسی کو ان کے خلاف آواز بلند نہ کی تھی حرات  
شہوتی سے انہوں نے کہ بات بھی کہ باخبروں نے قتل کر کے بعد ان کے دفن کر کے بھی اجازت  
دے دی، آخر خفیہ طور پر چند آدمیوں نے ان کو دفن کیا، حضرت جبر بن مطعم نے ناز جزاء پر چھائی اور  
مسلمانوں کے عام قرآن لفظ عرقہ کے دوسرے کلمے پر پیشکش تمام ہر خاک کیا، زائد ان کے خضر کا  
**اخلاق و کارنامے** مذکورہ الحفاظہ کے الفاظ میں۔ کات من جمیع اعلیٰ و اعلیٰ لیتے آج نہیں ہے  
تھے جنہوں نے علم و عمل کی کا دولت سمیٹ لی تھی (مذکورہ الحفاظہ جلد اول ص ۲۸)  
حضرت عثمانؓ کا غنی ہونے علم الطبیح باحوال انصاف درست تھے جس صورت و سیرت اور  
داناائی میں مشہور اور قریش میں ہر دگر بڑے تھے۔ **تقویٰ و عبادت** خوش خلقی عبادت اور  
تقویٰ میں بہت ممتاز تھے، اصحاب میں کہا کہ سادہ کا حافظ ایسے بہتر کوئی نہ تھا (سید الغابریہ)  
**قرآن سے محبت** قرآن سے انکو میری نہ ہوتی تھی، ساری ساری رات تلاوت میں بسر کرتے  
تھے (مذکورہ الحفاظہ جلد اول ص ۲۸) **خدمت قرآن** اپنے قرآن کریم کے کسی صحیح نسخے کو نہ کر  
اور ہر صوبہ میں بھیجے جنہیں بعض علمی اب تک موجود ہیں **سخاوت** کوئی سائل حضرت عثمانؓ کے  
دور سے خالی نہیں کہہ سکتا (اسد الغابہ جلد ۱) **اسلام کی خدمات** بہت سے اسلام میں جب بھی  
کے ضرورت پیش آئی آپؓ ہمیں ہدیہ ریح و مہر صرف کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے  
حیات پاک میں آپؓ کو بیعت دینے جنہیں ہونے کے لبتا رات دی دست بردار حاکم جلد ۱ ص ۲۸  
ایک شہوت جب آپؓ مسجد نبویؐ کے ارد گرد میں خرید کر وقف کی مسلمانان کے لیے  
دوسری دفعہ جب تک فتوان ایک لاکھ روپے میں خرید کر وقف کیا اور آخر وہ خرید کر  
میں سے غزوہ تبوک میں بیش از زر و مال حضرت علیؓ علیہ السلام کی خدمت باریک نظر  
پیش کیا۔ **دوا و توبین کا شرف** حضرت کو حضرت عثمانؓ سے ہر قدر محبت تھی کہ حضرت  
جب دوسری صا تہ ذی حضرت ام کلثومؓ بھی انتقال کر گئیں تو سرور کا شات معلوم  
و مسلم نے فرمایا اگر میری کوئی اور زندگی شادی کے قابل نہ ہوتی تو میں اسکا نکاح عثمانؓ کی

کرتا، (زاد العاد) **اقدام مسلمان** جو لوگ سب سے پہلے مشرت باسلام ہوئے تھے حضرت عثمان  
 کا بیٹا جو ان کے سب سے پہلے (اصحاب جلد اول) **احضوری جانشینی کا مہم** حضرت عثمان نے مدینہ منورہ میں دو دفعہ  
 ان کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور صلح حدیبیہ میں حضرت عثمان نے صلح حدیبیہ کے لئے دست اقدس کو  
 حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دیا، نماز جمعہ سے قبل خان دینا اپنے قاتل کو لکھا، جس کو انہوں نے آواز میں کہنا  
 آپ ہی کے زمانہ میں جاری ہوا، **مفت خدایات** ساری عمر کسی سے ایک بانی نہیں تھی۔  
 یہاں تک کہ عہد خلافت میں بھی بیت المال سے کوئی وظیفہ نہ لیتے تھے داسد لغابہ **غلاموں کی آزاد**  
 اپنے ہزاروں غلاموں کو آزاد کیا مدینہ کی کوئی لگی لہی نہ تھی جہاں کچا خرید کر وہ غلام آزاد دیتا  
 پھر ناظر نہ لے، ہر جمعہ کے روز ایک غلام آزاد کیا کرتے تھے، (اصحاب جلد اول) **جہاں نوازی**  
 بہت جہاں نواز تھے اور ہر جمعہ جہانوں کو اچھے اچھے کھانے کھلاتے تھے، اگر خود میرے اور روشن شہنشاہ  
 سے روٹی کھاتے تھے یا شام کا کھانا بارائے نام تھا، (طبری ص ۲۱۱) **عہد کی مصیبت پریشانی**  
 جب مدینہ منورہ میں خطر پڑا تو اپنے اپنے خراج پر یکے عام انگور جاری کر دیا جہاں سے ہزاروں  
 لوگ مفت کھانا امینوں تک بلا وقت حاصل کرتے رہے اپنے ہر جمعہ کو تھوٹے لباس میں  
 زندگی بسر کی سفر میں ہوتے تو آپ اپنے غلام کو پیچھے بٹھا لیا کرتے تھے۔ **حق خدا کا اعلا** (تھا)  
 کہ جب آپ کا سکہ تین براعظموں پر چل رہا تھا اور روم داران کے بادشاہ آپ کے غلام تھے تو ایک  
 رات آپ تنہا کے وقت اٹھ کھڑے، غلام نے کوئی غلطی کی آپ نے اس کے کان بچڑیئے اس نے کہا خدائے  
 ڈریئے، آپ یہ لفظ سنتے ہی کان بچڑیئے اور قسم دیکر غلام سے فرمایا تو کبھی میرے کان بچڑیئے  
 انکار کیا تو فرمایا تو عدول علمی کرتا ہے، اس نے کان بچڑیئے آپ نے فرمایا زور سے دیا، اس نے زور سے  
 دیا یا آپ نے فرمایا اور زور سے دیا آپ اس نے کہا میں بھی اس سے ڈرتا ہوں جس سے آپ ڈرتے ہیں  
 (تاریخ حبش) آپ نے دنیا کے حکمرانوں کے حالات دیکھے ہوئے مگر یہ عدل و انصاف یہ خوف خدا  
 اور کیفیت کہیں کہیں نہ دیکھی تھی؟ **آپ نے ہاتھ سے اپنا کام** راتوں کو اٹھتے تو اپنے ہاتھ سے پانی گرم  
 فراتے انہیں کسی نے عرض کیا حضرت آپ نے ذاتی غلام سامنے ہیں میں سے کسی سے خدمت نہ لیا کرتے  
 فرمایا ان کو آرام کا حق ہے میں خدا کی عبادت میں کسی کی مدد نہیں چاہتا ہوں صابن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
**محبت نبوی** ادب نبوی اور محبت نبوی کی آپ مثال تھے میجر آپ نے اپنے آخری ایام میں ذاتی غلاموں  
 کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ہر جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر  
 بیعت کی ہے اپنے دہنے ہاتھ کو جسم زیریں پر نہیں دگایا یا اصحاب فی تذکرہ صحابہ عثمان رضی اللہ عنہ  
 اپنے فضائل بہت زیادہ ہیں انہیں ان کے حضور اور حضرت ابو بکر و عمر و عثمان کو وہ حدیث لکھتے تھے  
 تھے کہ انہیں ہر ایک نے لکھا حضور نے فرمایا امت میں ہر ایک ایک نبی اور ایک حدیثی کو لکھتے

در شہد میں (کجاری شریف) آپ کو متعدد مرتبہ جنت کی بشارت عطا فرمائی تھی جیسا کہ در لکڑ چکا  
 حضرت کو فرمایا آسمان کے نیچے عثمان بن عفان جیسا باخیا نہیں پیدا ہوا دینی ایک دن  
 حضرت کو فرمایا عثمان حال دنیا میں کامل ہیں (جامع صغیر) چنانچہ کائنات پر اتفاق ہو کر  
 آجائے و عا کس صیانی کا مسدود محاذ نہ فرمائے جس قدر حضرت عثمان کا واسطے حضرت عائشہ رضی اللہ  
 بیان کرتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ کے سامنے سادگی اور بے تعلقی سے تشریف لے گئے تھے لیکن حضرت  
 عثمانؓ کے کوہِ نبوت کو دیکھ جاتے ایک کرسی صلیب کے سبب رافت فرمایا تو ارشاد ہوا کہ جس سے  
 زشتہ حیا کرتے ہیں میں کوئی حیا کروں (مسند امام حمزہ رضی اللہ عنہ) فرمایا میں علم کا شہر ہوں حضرت عثمان  
 سلمیٰ بھت میں (تہذیب التوقوٰی) فرمایا اے عثمان خدا کا فضل تو کو عطا فرمایا قبا پہنائے گا تو کو مسکو  
 ہرگز نہ آتا تو حق پر ہو گا اور حق سے لگا گا۔ (جامع صغیر) — رضی اللہ عنہ

### حضرت علی رضی اللہ عنہ (آغاز خلافت ۳۵ھ تا ۴۰ھ)

حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد معاویہ بن ابی سفیان اور عامر بن ابی العقیل حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کے پاس  
 اور اسے بیعت خلافت لینے پر راضی کیا، آپ نے انہیں لیکر ابو بکرؓ کے گھر چلائے اور انہیں بھی اس شرط سے بیعت کی  
 کہ حضرت عثمانؓ کے قاتل کو نہ دے نہ شری جاری کیا جائے قتل حضرت عثمانؓ سے تمام ازاں جو میں میں ہوئی  
 ہوئی تھی اور شام میں معاویہ بن ابی سفیان کو رزق تھے یہ لوگ حضرت عثمانؓ کی خون کی دھواں لکھ کر سرخ  
 ہوئے اور سطح شام میں سرخ ہو کر نکلا۔ حضرت علیؓ نے حد حضرت عثمانؓ کے تمام اعمال کو تحریر  
 کر دیئے گا وادہ کر لیا، اور قریب شہر سے مشورہ کیا، انہوں نے کہا کہ اگر یہ ضروری ہو تو کم از کم معاویہ  
 کو دینا، اگر علیؓ نے زمانہ اور اس عیادت کو شام کا گھر متعین کیا معاویہ نے یہ معلوم کر کے فوج  
 جمع کرنا شروع کر دیں اور حضرت علیؓ بھی فوج لیکر شام کی طرف روانہ ہوئے، ۳۵ھ ایسی دن  
 میل بل حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور معون حضرت عثمانؓ کے مقابلہ میں نکلیں اپنا سمجھو اپنا کر  
 ساتھ لیکر علیؓ کے مقابلہ کیلئے روانہ ہوئے اور قریب کے مقام یرد (بصرہ کے قریب) دونوں فوجوں  
 مقابلہ ہوا اس لڑائی میں حضرت علیؓ کو کامیابی ہوئی اور حضرت عائشہؓ کے اوٹ کا ہود کاٹ کر گر گئے  
 گیا، اسی لڑکتے ہوئے جنگ چل گئی میں اسکے بعد علیؓ نے شام کا قصد کیا، اس وقت آپ کے پاس  
 ۹۵ ہجری تک صحابی صحیفین میں دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا (ذی الحجہ ۳۵ھ) اس جنگ میں دونوں طرف  
 ہر دو آدمی کام لے اور جب معاویہ کا قہر لگا ہوا نظر آیا تو عربوں نے اس کی مشورہ سے معاویہ نے فوج  
 کلام مجید لکھ کر مقابلہ کیا کہ اس نزاع کے فیصلہ کیلئے قرآن پڑھ لیا جائے۔ دیکھ کر حبش علیؓ نے  
 اپنے ہاتھ روک دیئے، علیؓ نے کہا بھی یہ سب کچھ فریب ہے، لیکن وہ تہانے اور آتش کا دھماکا



# حضرت امام حسن

(آغاز خلافت، مسئلہ ۱)

سپہ سالار حضرت علیؑ کے بعد نبویؐ کے خاندان میں حضرت حسنؑ کی جگہ پر جیت کی (مسئلہ ۲) جب معاویہ کو یہ  
 ہو چکی تو کوئی کسب و کار نہ لکھ سکی کی، حضرت امام حسنؑ نے بھی مقابلہ لیلیٰ اپنی فوج روانہ کی۔ جب ان  
 میں فوج نے قیام کیا تو لشکر میں بیخبر اڑی کہ قیس بن سعد در لشکر قتل کر دے گا (حالات و افواج کے  
 حالات تھا) اس لشکر میں سچاں پیدا ہوا اور جرح نہ ہوئی، حسنؑ پر فتح سے حل کیا۔ یہ حالات دیکھ کر حضرت  
 امام حسنؑ کو اپنے ساتھیوں سے نفرت ہو گئی اور سادہ کو ترک کر دیا، بعض شرانگہ اور خلافت سے باز  
 ہونے کے لیے تیار ہوئے۔ خود امام کو معلوم ہوا تو انہوں نے اور خصوصیت کے ساتھ حضرت امام حسنؑ  
 اور علیہؑ پر جن جعفر نے بہت اذیت ملات کی لیکن حضرت امام حسنؑ نے کہا کہ اس ملک گری کے لیے اس  
 کا حق سنا، اسے دیکھ کر اسے اسی دوران میں معاویہ نے ایک سادہ کا خدا ہی ہرگز کے حضرت امام حسنؑ  
 کے پاس بھیجا کہ تم جو شرانگہ چاہو تم کو دے دے، حضرت امام حسنؑ نے اس کاغذ پر بہت ہی طبع  
 لکھ دی جس میں خاص خاص یہ ہیں۔ (۱) کوئی سے بیت المال میں جو رقم ۵۰ لاکھ کی جمع ہو وہ مجھے دے  
 (۲) فاروق کے داہن ہر کا خراج مجھے ملتا ہے (۳) معاویہ کے ہر حالات پر مجھ کو دینا ہے (۴) ہر  
 حضرت عثمانؓ کا مال میرا ہے (۵) جس وقت مجھے جس قدر ضرورت ہو بیت المال سے  
 لے سکوں (۶) حضرت علیؑ کو برا بھلا دیکھا جائے۔ جب معاویہ کے پاس حضرت امام حسنؑ کی یہ چیز  
 پہنچی تو وہ خوش ہوئے، لیکن چند ابتدائی شرطوں کے علاوہ کسی پر عمل نہیں کیا۔ یہی طرح حضرت امام حسنؑ  
 کی خلافت کل ۵۰ برس اور اس کے بعد معاویہ کو متعلق ہو گئی (مسئلہ ۳) اس کے بعد حضرت امام حسنؑ  
 اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہا تھا ہے کہ مجھ میں معاویہ کی سازش سے زہر دیکر نہیں کر دے گا  
 بعض کا خیال ہے کہ تم نے کا واقعہ غلط ہے بلکہ وہ خود طبعی ہو گئے تھے، انہوں نے ۴۰ سال عمر باقی کر  
 فضل کمال اس پابین کی مثال میں لیا سکتی ہے حضرت کی صورت و سیرۃ مثلاً۔ ترے ہی دل کی  
 بزرگی اور فضل کمال کے لیے کافی ہے، انھیں جو کہ اور خلفائے (۱) کے آپ تربیت یافتہ تھے کیونکہ حضرت  
 بچپن میں ہی آپ سے جدا ہو گئے تھے اسلئے صرف ۴۰ حدیثیں روایت کرنے کا موقع ملا، جب حضرت  
 عائشہؓ صدیقہ اقصیٰ صاحبہ فرقت اسے روایت کرتی نظر آئی میں تفسیر حدیث، فقہ، خطابت، اشعار  
 دوسرے علوم دینی و دنیاوی میں یتیمانہ مددگار تھے، معطل و فراغت کے بادشاہ تھے، معاویہ کے ساتھ  
 زندگی میں مسلمانوں میں آپ سے مشورہ لیتے رہے، عموماً بعض دینی مشکلات بھی آپ ہی حل کرتے تھے

## عہد خلفاء راشدین

(مسئلہ ۱) ۶۶۱ء سے ۶۶۱ء تک

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ	۶۶۱ء	۲ سال ۶ ماہ	۶۳ سال
حضرت عمر رضی اللہ عنہ	۶۶۱ء	۱۰ سال ۶ ماہ	۶۳ سال
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۶۶۱ء	۱۲ سال	۸۶ سال
حضرت علی رضی اللہ عنہ	۶۶۱ء	۴ سال ۶ ماہ	۶۳ سال
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۶۶۱ء	۴ سال	۴۶ سال

# حصہ سوم

بنو امیہ سے جمہا سب سے ترکہ اور اسپین  
 بنو امیہ عربوں کی حکومت عرب میں تقریباً دو سو سال تک قائم رہی اور پھر وہ فراس دہا اس زبان میں ہوئے  
 سب سے پہلے فراس دہا امیر ہوا یہ سب سے اولہ آخری مروان ثانی، امیر معاویہ پڑے دوسرا یحییٰ بن عبد بنی تھیں اور  
 اسی کے انھوں نے حضرت عثمان کی آخری نوادہ پالیسی پر عمل نہیں کیا اور اہم خدمات زیادہ تر غیر عربی شراؤں  
 کے سپرد کیں۔ امیر معاویہ کے بیٹے دمشق دار الحکومت قرار دیا اور حکومت کے پہلے ہی سال خوارج کے سر اٹھایا اور  
 کئی سال کی کوشش کے بعد یہ فتنہ خرد ہو سکا، واپس فارسی زیادہ تیرہ مہر نے بھی اول اول اعلیٰ سے نجات  
 کیا لیکن بعد اس کے بھی بھیت کرنی، سب سے پہلے امیر اندرون نے انتظام سے خارج ہونے کے انھوں نے مسطوط  
 کی تھا جس پر ان کو یہ حکم نکالا کہ سب سے پہلے یمن پر قبضہ ہو گیا بعد میں اس طریقہ پر یمن پر قبضہ ہو گیا اور  
 اسی نو چھ مہر میں مکہ پہنچ گئی۔ اس کے بعد عام سے جزیرہ دینا قبول کیا، اس کے بعد مسطوط میں جزیرہ  
 اور حجاز میں پہنچا اور کرا اور شہر بھی قبضہ میں آگیا۔ امیر معاویہ کے بعد ان کا بیٹا یزید تخت نشین ہوا اور مکہ  
 حبشہ اور وادی کے بلوکی کے بعد سے بہت بدنام ہوا، واقعہ کے بعد یمن و تیسری کی مہادت میں جبل بلوکی نے یزید  
 کی بھیت توڑ دی تو یزید نے یہ پڑا کر لیا، اور قبضہ پر مکہ بار بار کیا، اس کے زمانہ میں بخارا اور مغربہ تھیں کی تھیں  
 مکہ کی پہنچ یزید کو، وادی کے بعد معاویہ یزید تخت نشین ہوا لیکن چھ ماہ بعد تخت سے دست بردار ہو گیا اور  
 مروان بن الحکم تخت نشین ہوا، لیکن پہلے نکالنے میں تیسری کے بعد یزید کی معاویہ بن یزید کے بعد عبد الملک  
 بن مروان تخت نشین ہوا، یہ پڑا سخت غیر اور سیاسی سوچ بوجھ کا فرماں دیا تھا اور اس عہد میں حکومت  
 بنی امیہ کافی مضبوط ہو گئی، چنانچہ اسی کے عہد کا جنرل تھا جس نے ابن زبیر کو قتل کر کے حجاز پر بھی قبضہ  
 کر لیا، اندرون فتنہ و فساد کے بعد کھال کے بعد افریقہ کے بربری فتنوں کو دکر اور تونس میں ایک انت ہوا  
 کا بخارا جب تک شہنشاہ قرار کرنے کا قہم کیا اور تمام ہوں میں تیسری زبان عربی کر دی، عبد الملک کے بعد  
 اس کا بیٹا عبد المجتہب نشین ہوا، اسی کے زمانہ میں متعدد مقامات فتح ہوئے اور سلطنت میں وسیع ہو گئی  
 بخارا، تیسرے، ملا دوم، بلا دندس، جزیرہ سار دینا وغیرہ اسی کے عہد میں فتح ہوئے اور انھوں



فوجیں بلاد ہند چین تک پہنچیں۔ اس نے متعدد دشمنان کو فتح کر کے اس کے بعد سلیمان بن عبد الملک  
 قائلہ کہے، دمشق کی مشہور مسجد جامع اموی اسی کے زمانہ میں تعمیر ہوئی، رشتہ کے بعد سلیمان بن عبد الملک  
 تخت نشین ہوا، اس نے تقریباً بیس سال حکومت کی، قسطنطنیہ کی تمام اس کے عہد کا خاصہ ذوق ہو، سلیمان کے  
 بعد عمر بن العزیز کا عہد شروع ہوا، یہ بڑے دین دار و مرتاض شخص تھے اور خاندان بنی امیہ میں سب سے زیادہ  
 مصطفیٰ عادل خلیفہ خیال کیے جاتے تھے، انھوں نے قسطنطنیہ کی طرف سے ذہیں واپس بلا لیں، حضرت علی  
 کا اعزاز فرما رکھنے کی رسم بند کی، عمر بن عبد العزیز کے بعد یزید بن عبد الملک تخت نشین ہوا، اس کے زمانہ میں  
 عباسی دعوت کا آغاز ہوا، اور ابوالحسن یزید بن الملک جو باغی ہو گیا تھا قتل کیا گیا، فرانس کے شہر  
 طولون کا عاصی صدر بھی اسی کے عہد میں کیا گیا، عبد الملک کے بعد ہشام بن عبد الملک تخت نشین ہوا، اس نے  
 ۴۰ سال حکومت کی، اس کے عہد میں فرغانہ و خوقند فتح ہوئے، بلاد روم کے متعدد قبضہ میں آئے  
 خراسان میں دعوت عباسی نے زیادہ قوت پکڑ لی اور زیدیہ جماعت وجود میں آئی۔ ہشام کے بعد  
 ولید ثانی یزید ثالث اور ابوالحسن کی حکومتیں دو سال کے اندر ختم ہو گئیں اور آخری خلیفہ مروان ثانی کو بھی  
 پانچ سال حکومت کرنے کا موقع ملا، یہ زمانہ بنی امیہ کے انحطاط کا تھا اور عباسی خاندان کے طرہ از باہ  
 پیدا ہو گئے تھے، بنو امیہ کی حکومت ایک طرف جو اتنا تنگ سے تنگ تھ کہ در و دوسری طرف جو اتنا تنگ  
 سے دریا کے میں تک وسیع تھی جو یہ کہ بنو عباس کے ہاتھ آئی۔ یہاں مختصر مختصر حالات لکھے گئے ہیں تفصیلات  
 میری تاریخ اسلام جلد اول طبع اول میں ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں ذیل میں خلافت بنو امیہ کی ترتیب دی گئی

بنو امیہ		بنو امیہ	
۱۲ خلفاء		۱۲ خلفاء	
۱۲۱ سمری مطابق		۱۲۱ سمری مطابق	
۱) معاویہ اول	۶۶۱ھ - ۶۸۰ھ	۱) معاویہ اول	۶۶۱ھ - ۶۸۰ھ
۲) یزید	۶۸۰ھ - ۶۸۳ھ	۲) یزید	۶۸۰ھ - ۶۸۳ھ
۳) معاویہ ثانی	۶۸۳ھ - ۶۸۴ھ	۳) معاویہ ثانی	۶۸۳ھ - ۶۸۴ھ
۴) مروان اول	۶۸۴ھ - ۶۸۵ھ	۴) مروان اول	۶۸۴ھ - ۶۸۵ھ
۵) عبد الملک	۶۸۵ھ - ۶۸۶ھ	۵) عبد الملک	۶۸۵ھ - ۶۸۶ھ
۶) ولید اول	۶۸۶ھ - ۶۸۷ھ	۶) ولید اول	۶۸۶ھ - ۶۸۷ھ
۷) سلیمان	۶۸۷ھ - ۶۸۸ھ	۷) سلیمان	۶۸۷ھ - ۶۸۸ھ
۸) عمر بن عبد العزیز	۶۸۸ھ - ۶۸۹ھ	۸) عمر بن عبد العزیز	۶۸۸ھ - ۶۸۹ھ
۹) یزید ثانی	۶۸۹ھ - ۶۹۰ھ	۹) یزید ثانی	۶۸۹ھ - ۶۹۰ھ
۱۰) ہشام	۶۹۰ھ - ۶۹۱ھ	۱۰) ہشام	۶۹۰ھ - ۶۹۱ھ
۱۱) مروان	۶۹۱ھ - ۶۹۲ھ	۱۱) مروان	۶۹۱ھ - ۶۹۲ھ

۱۱) ولید ثانی ۱۲۵ھ م ۴۲۳ ع ۱۱۶) ابراہیم ۱۲۶ھ م ۴۲۴ ع ۱۲) یزید ثالث ۱۲۶ھ م ۴۲۴ ع ۱۱۷) مروان ثانی ۱۲۷ھ م ۴۲۵ ع ۱۳) ان کے بعد بغداد میں بنو عباس کی خلافت شروع ہوئی، لیکن قرطبہ میں بنو امیہ کا خاندان حکمران رہا۔

## بنو عباس

عباسیہ خلفائے بغداد کا نہایت مشہور حکمران خاندان تھا، بشیاء رسول اللہ کے چچا عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم سے تعلق رکھتے تھے چونکہ بنو عباس در بنو امیہ و دوزخاندانوں میں عرصہ سے مخالفت چلی کر رہی تھی اس لیے خلافت بنو امیہ کے زمانہ میں خاندان کے اکثر افراد مختلف مقامات میں منتشر ہو گئے، لیکن چونکہ یہ رسول اللہ کے چچا کی اولاد ہونے کی وجہ سے زیادہ متقی خلافت بھی جاتے تھے اس لیے یہ جہاں پہنچتے تھے لوگوں کی ہمدردی حاصل کر لیتے تھے خصوصاً اساتذہ خراسان میں ان کے طرفدار زیادہ پیدا ہو گئے اور بنو امیہ کے ہاتھ سے منصب خلافت چھیننے کی کوشش انھوں نے شروع کر دی چونکہ علما تین (خاندان علی کے افراد) بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے تھے، اس لیے اہل سنت ان کے طرفدار بننے لگے اور انھوں نے اپنے مبلغ ناسک کے مختلف حصوں میں بھیج کر بنو امیہ کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں بیزاری پیدا کرنا شروع کی۔ محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس (عباس کے پر پوتے) نے اس دوجہ میں بڑا کامیاب کام کیا، ان کی وفات کے بعد ۱۲۷ھ اور ۱۲۸ھ کے درمیان ان کے بیٹے ابراہیم نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور آخر کار رمضان ۱۲۹ھ (جون ۷۴۷ ع) میں خراسان کے اندر بنو امیہ کی فوجوں سے ان کا مقابلہ ہو گیا، گو اس جنگ میں مروان ثانی نے ابراہیم کو گرفتار کر لیا، لیکن کامیابی بنو عباس ہی کو ہوئی اس کے بعد جبل براہیم کے دو بھائی ابو العباس اور ابو جعفر نے ۱۳۰ھ میں فوج بنی امیہ کو شکست دیکر کوثر قبضہ کر لیا تو ابو العباس نے اپنی خلافت کا اعلان کر دیا اور مروان ثانی (خاندان بنی امیہ کا آخری خلیفہ) کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد ابو العباس نے خاندان بنو امیہ کے بچنے والے افراد جہاں جہاں تھے ان کو قتل کر دیا اور اموی رعایا سے اس نے مسماح (خون آشام) کا لقب اختیار کیا، خاندان بنی امیہ کا ایک فرد عبد الرحمن بن معاویہ، البتہ اس کے ہاتھ نہیں آیا اور اس نے ہسپانیہ پہنچ کر وہاں قرطبہ میں پھر خلافت کی بنیاد ڈالی، مسماح کے بعد اس کا بھائی ابو جعفر المصلح و مخنف بن ہشام بنو امیہ کے بعد اس کے زمانہ پر ختم قرار دیا اس کے زمانہ میں اس کے بھائی ابو ولید الرشید (یا چوتھی خلیفہ) کے عہد تک اس

خاندان نے بڑی ترقی کی اور قیام احسن ہو سکون کے ساتھ علوم و فنون کی اشاعت میں بھی بڑا حصہ لیا لیکن اس  
 کے بعد حکومت میں انتشار شروع ہوا اور ۱۳۲ھ (۸۸۵ء) میں اور میں بن عبد اللہ نے جو عثمانی کی اولاد  
 میں سے تھے عراق میں اپنی حکومت علیحدہ قائم کر لی، اس کے بعد ایران میں بجاد بن شریع ہو گیا۔ ۱۳۳ھ  
 جسے ابراہیم بن اغلب نے فرو کیا اور اردون الرشید کو مصلحتاً ابراہیم بھی کو دہاں کا منتقل ہو گئی جاگیر دار  
 بنایا پڑا، اس کے بائیس سال بعد ۱۳۴ھ (۸۹۱ء) گورنر علاء الدین کیسلی نے صوبہ خراسان میں اپنی حکومت  
 قائم کر لی اور ۱۳۵ھ (۸۹۲ء) میں جو بن ملوک گورنر مصر نے، علیہ السلام سے سزائی شروع کی سرزمین نشاۃ الملک اپنے  
 اثرات کو وسیع کر کے، سرزمین طوقی بنانداں صرف ۲۰ سال قائم رہا لیکن اس کے بعد بھی مصر پر بھی عراق  
 کا تسلط پوری طرح نہ ہو سکا اور ایک صدی کے اندر اندر ماضی ختم ہو گیا۔ اس کے بعد خلافت بھی عباسیوں کو،  
 خلیفہ مستعصم (۳۳۸ھ - ۳۴۶ھ) کی اس غلطی نے زیادہ متزلزل کر دیا کہ اس نے ایک پوری  
 فوج ترکوں کی بھرتی اور انھوں نے رفتہ رفتہ انشا اقتدار پسند کر لیا کہ سیاہ و سفید کے مالک بن جائیے اور عزل  
 و تفرق مسلط نہ پائے، آخر میں نے لیا، یہاں تک کہ خلیفہ المعتز مجبور کیا گیا کہ وہ گارڈ کے کتیاں مونس (خواجہ سرا)  
 کو امیر لاہور کا لقب دیکر اصولی انتظامات بھی اس کے سپرد کر دے، اس کے بعد خلیفہ کی بے بسی  
 سیاست کو بھی نصیب کر دیا۔ ۳۴۶ھ میں پورے خاندان حاوی ہو گیا اور اس کے ایک صدی کے بعد ۳۵۵ھ  
 میں سلجوقی خاندان چھٹا گیا، ان ترک خاندانوں کے اثرات کم ہوئے تو عباسیہ خاندان نے اطمینان کا سانس لیا لیکن  
 پھر بھی وہ صرف بغداد اور حجاز بغداد کے خلیفہ رہ گئے تھے، اس کے بعد جب ۳۵۵ھ میں مصر میں غزنویوں نے ہلاک  
 کی سرکردگی میں بغداد پر حملہ کیا اور آخری خلیفہ المستعصم کو قتل کر دیا، تو جس افراد خاندان عباسیہ کے  
 جان بچا کر بھاگ سکے، انھیں میں سے ایک مصر پہنچا اور دہاں ملک سلطان بیبرس نے زندہ مصر کے تمام  
 سیر اسے قابو کر خلیفہ بنا دیا، اس طرح عباسیہ خاندان کی خلافت بغداد سے مصر میں منتقل ہو گئی اور تقریباً  
 ۲۰ سال تک قائم رہی، لیکن یہ خلافت محض مذہبی یا روحانی تھی، اور خلفاء کا کام صرف یہ تھا کہ وہ مصر  
 کے ترک سلطانوں کو سند حکومت عطا کرنے دیں۔ جب ۹۲۱ھ میں ترک سلطان سلیم اول نے ملک  
 حکومت کو مصر میں منتقل کر دیا تو آخری عباسی خلیفہ المتوکل کو قسطنطین لے گیا اور اس کو مجبور کر کے  
 منصب خلافت اور تاجام نہ بھی، دنیاوی اقتدار سلیم اول کے سپرد کر دے۔ یہ تحریر اپنے حیرت  
 سلیم نے المتوکل کو قابو نہ ہونے کی اجالت دے دی، ۹۴۵ھ میں اس کا انتقال ہوا  
 اور اس طرح عباسی خاندان بغداد و مصر دونوں جگہ تباہ شدہ کے لیے ختم ہو گیا۔

# عہدہ نئی عباس کے اہم واقعات

عہدہ مردان میں ابوسلمہ خراسانی نے مرو میں داخل ہو کر سفاح کی بیعت لوگوں سے لی، سفاح نے  
 ۲۲ھ میں بمقام کوثر اپنی خلافت کا اعلان کیا، مردان سے لڑائی ہوئی اور اسے قتل کیا گیا، بنو امیہ کا  
 استیصال شروع ہوا، جبکہ ارجمان ابن معاویہ بھاگ کر اندلس چلا گیا اور وہاں اس نے مستقلہ میں دسی  
 حکومت قائم کی، سفاح کے مرنے پر ۲۳ھ میں اس کا بھائی منصور عباسی خلیفہ ہوا، اس نے ابوسلمہ  
 کو قتل کیا۔ بغداد کی مہارانی اور یونانی و فارسی کتابوں کا ترجمہ شروع ہوا اور دم پر حملہ کیا اور مسقطہ ظہیر  
 پر پڑ گیا (پس مسقطہ پر چڑھا حملہ تھا ابتداء اسلام سے اس وقت تک) ۲۶ھ میں سی کی وفات پر  
 اس کا بھائی موسیٰ ہادی خلیفہ ہوا اس کے بعد ۲۷ھ میں شہید خلیفہ ہوا جو عباسی عہد کا مکمل سرسبز تھا اس  
 نے بغداد کو علوم و فنون کا مرکز بنادیا، اسی عہد میں فرقیہ میں اعلیٰ خاندان کی حکومت قائم ہوئی، دم  
 سے متعلق لڑائیاں ہوئیں ۲۹ھ میں یحییٰ خلیفہ ہوا لیکن اس کے بھائی ناموں نے جنگ کر کے اسے ہار  
 کر دیا اور ۳۰ھ میں خلیفہ ہو گیا اس کے عہد میں علوم و فنون کی بڑی ترقی ہوئی اور بغداد تین اسلامی کامرانی  
 بن گیا، اس نے جہاں کو خلافت کو غلامین کی طرف منتقل کر کے یحییٰ کے بعد کو اس ارادے سے یاد کیا، اس نے  
 مطلق قرآن کا مسئلہ اٹھایا، بہر حال حکومت کرنے کے بعد ۳۱ھ میں مقتدر کا زمانہ آیا اس نے تمارک اور تھامر  
 کو لڑا کر رکھا، سامرا میں بادشاہ اور محمود فتح کیا۔ ۳۲ھ میں مر گیا اور واثق کا عہد آیا۔ ۳۳ھ میں متوکل  
 خلیفہ ہوا۔ اس نے حکمت اپنے قیوں، عیون میں تقسیم کر دی۔ اور عینیا فتح کیا ۳۴ سال کے بعد اس کے  
 بیٹے المستنصر نے اسے قتل کر دیا (۳۵ھ) اور اس کی جگہ خلیفہ ہوا لیکن ۳۶ ماہ بعد مر گیا، اس کے بعد  
 المستعین کی خلافت ہوئی، اسی کے عہد میں طبرستان میں علوی خاندان کی حکومت قائم ہوئی، ۳۷ھ  
 میں مردل ہو گیا، مستنصر خلیفہ ہوا، اس کے زمانہ میں خلافت عباسی زیادہ کمزور ہو گئی، بہر حال یہ صفائی  
 حکومت، بہر حال خلافت قائم ہوئی ۳۸ھ میں قتل کر دیا گیا، ہمدی خلیفہ ہوا اس کے زمانہ میں  
 بصرہ کے اندر زنجی شروع ہوا، ۱۱ ماہ کے بعد قتل کر دیا گیا۔ المستنصر خلیفہ ہوا، زنجیوں سے جنگ کی دسی  
 کے عہد میں سامانی حکومت قائم ہوئی، قرامطہ کا جلد ہوا، ۳۹ سال کی حکومت کے بعد ۳۹ھ  
 میں انتقال کیا، مستنصر خلیفہ ہوا جو اپنی خونریزیوں کے سوا کچھ سے مستفاد نافرمانی کرتا ہے اس کے بعد خاندان

کو سختی سے فرو کیا اور ابن طوٹوں سے بہت سے مقامات واپس لے لیے۔ ۲۸۹ھ میں انتقال کیا اور ملک تختی  
خلیفہ ہوا، اس نے قرامطہ کو زیر کیا اور مصر طوفی خاندان سے واپس لے لیا، اس کے زمانہ میں بصرہ کے  
اندرونیو حسن کی حکومت قائم ہوئی۔ ۲۹۵ھ میں انتقال کیا، المقتدر خلیفہ ہوا لیکن خلافت سے معزولی  
کر دیا گیا اور عبداللہ بن المتوکل خلیفہ ہوا لیکن اس کے قتل کے بعد پھر المقتدر خلیفہ ہوا، اسی کے عہد میں  
دولت فاطمیہ قائم ہوئی، غلبہ اور دیرینہ حکم میں تمام ہوئیں، قرامطہ نے حجر اسود ہٹا دیا اور حاجوں  
کو قتل کیا۔ ۳۲۰ھ میں قتل ہوا، اور قاسم خلیفہ ہوا، اس کے عہد میں توبہ خاندان کی حکومت قائم،  
ہوئی۔ ۳۲۵ھ میں معزول ہوا اور ابی خلیفہ ہوا، اس کے عہد میں مصر کے اندر حکومت رشیدی  
قائم ہوئی اور شان خلافت بہت گھٹ گئی، مملکت گورنروں میں تقسیم ہو گئی اور اس کی حریت امیرالامراء  
کی رہ گئی، اس کے مرے پر (۳۲۹ھ) المقتی خلیفہ ہوا، اس کے بعد ۳۳۳ھ میں المستنصر خلیفہ ہوا اس  
کے عہد میں سیف الدولہ نے حلب پر قبضہ کر لیا اور بغداد میں توبہ خاندان کے قائم جم گئے اور معز الدولہ  
کو اپنے اے معزول کر دیا، اس کے بعد متطیع خلیفہ ہوا اور پندرہ ماہی خلافت کے بعد خود ہٹ گیا اور ۳۳۷ھ  
میں طاعن خلیفہ ہوا اور معز الدولہ کو ملک کا خطاب دیا (اسلام میں ملکہ کا یہ پہلا خطاب تھا) اسی  
کے عہد میں ہندوستان میں آل بسکھلیوں کا ظہور ہوا، حلب میں دولت بھی مردان قائم ہوئی۔ ۳۸۱ھ  
میں طاعن معزول ہوا اور القادر خلیفہ ہوا، اس نے پھر کچھ اقتدار سنبھالیا، اسی کے عہد میں دولت  
بنی حماد قائم ہوئی اور ابو جراح کی حکومت ختم ہوئی۔ بنو المستنیر، حسد بنو اور مرداس نے لکھو کیا  
سامانی حکومت اور اندلس کی اموی حکومت ختم ہوئی اس نے ۴۸۱ سال حکومت کی جس کے ۲۹۹ھ میں اس  
کا انتقال ہوا تو القاسم خلیفہ ہوا اس کے زمانہ میں سلجوقی حکومت قائم ہوئی، یورپی کی ختم ہوئی، ۵۴۶ھ  
میں اس کے مرے پر المقتدر خلیفہ ہوا اس نے اپنے عہد میں علویوں سے بلا دشتام واپس لیے پھر قز  
سجاز، اوین کو زیر کیا۔ ۵۸۵ھ میں اس کی موت پر المستنصر خلیفہ ہوا، اس کے عہد میں خوارزم شاہی  
حکومت قائم ہوئی اور قصبہ جی جنکلیں شروع ہوئیں اندلس اور مغرب میں دعوت عباسی قائم ہوئی۔  
۶۵ سال خلافت کی ۵۱۲ھ میں اس کی موت کے بعد المستنصر خلیفہ ہوا، اس نے حقوق خلافت واپس  
لینے کے لیے عماد الدین زنگی (بانی زنگی حکومت) اور سلطان مستعد سے جنگ کی۔ مستعد نے اسے قلعہ  
کر کے ۵۱۶ھ میں قتل کر دیا، اس کے بعد رشہ خلیفہ ہوا، مستعد دسے ۵۱۶ھ میں اسے بھی  
معزول کر دیا اس کے بعد المقتدی خلیفہ ہوا، اس کے زمانہ میں لوند الدین زنگی نے لکھو کیا اور بلاد

شام پرتاغی، بولگیا اور عسکری حکومت افغانستان دہشتہ قیام ہوئی ۵۲۵ھ میں اس کے مرنے پر مستقیم  
 خلیفہ ہوا، اس کے عہد میں دولت فاطمی ضرور ہوئی اور دولت ایوبی قائم ہوئی، ۵۲۵ھ میں اس کے  
 بعد مستقیم خلیفہ ہوا اس کے عہد میں فاطمی حکومت ختم ہوئی اور ایوبی حکومت کا عروج صلاح الدین کے  
 زمانہ سے شروع ہوا، اس کے بعد ۵۲۵ھ میں لانا خلیفہ ہوا اور اس کا عہد حکومت سب سے زیادہ  
 طویل ثابت ہوا، اسی کے زمانہ میں یلبی اور تاتاری جنگیں ہوئیں، دولت سلجوقی ختم ہوئی، چنگیز  
 خاں نے بلاد اسلامیہ پر حملے شروع کیے اس کی انتقال ۵۲۶ھ میں ہوا اور ۴۶ سال گیارہ مہینے  
 خلافت کی، اس کے بعد انطاہر خلیفہ ہوا لیکن چند ماہ بعد ۵۲۶ھ میں مر گیا اس کے بعد مستقیم خلیفہ  
 ہوا، اس کے عہد میں تاتاریوں نے اکثر مقامات پر قبضہ کر لیا اور دولت ایوبی ختم ہوئی، اس کا انتقال ۵۲۶ھ  
 میں انتقال ہو گیا اور مستقیم آخری خلیفہ کا عہد شروع ہوا اسی کے زمانہ میں تاتاریوں نے بغداد پر  
 حملہ کر کے دولت عباسی کو ختم کر دیا (۵۲۶ھ) نقد اور طغراء ۳۷، حکومت ۵۲۴ سال  
 آبادی ۱۰ لاکھ ۵۰۰ سب عباسی خلافت مصر میں منتقل ہوئی اور یہاں ۲۵۵ سال تک قائم رہی اس  
 کے بعد خلافت ترقی حکومت (عثمانی) میں منتقل ہوئی جن کا بیان آگے آئے ہے ان واقعات میں،  
 ہمارے لیے بڑے سبق پوشیدہ ہیں جب تک مسلمان تبلیغ دین میں مصروف رہے اور مبلغ اسلام کے فرائض  
 ادا کرتے رہے غلبہ ہے ان کی مدد ہوئی رہی اور وہ روز افزوں ترقی کرتے چلے گئے لیکن جب ان کی تلوار محض  
 دنیا طلبی کیلئے اٹھنے لگی تو خدا پاک نے اپنی حکومت ان سے چھین کر دوسرے مسلمان خاندانوں کو سونپ کر دی  
 پھر جب انھوں نے بھی تبلیغ دین کو چھوڑ دیا تو دوسری اقوام کو غالب کر دیا اور ان کو محکوم و مظلوم بنادیا جیسا  
 کہ آج ہمارا جو بہر حال اس جہان میں جب بھی ہمارا کسی شخص اسلامی تبلیغ اور خدمت سے اور جب پھر  
 کبھی بھی ہمارا کسی قوم و سرحد اسی درجہ اور اسی راستے سے نہیں میں مخالفانہ عباسیہ کا ایک نقشہ ملاحظہ ہو۔

۲ خلفاء = بنو عباس (۶۷۵ھ - ۶۸۶ھ) ۱۳۲ھ - ۶۸۶ھ

مات خلافت ۵۲۵ سال

۱۵۸  
۶۷۵  
۱۶۹  
۶۸۶

۱۳۲ھ

۶۸۶ھ

۱۳۲  
۶۷۵  
۱۶۹  
۶۸۶

۱۳۲ھ

۶۸۶ھ

۶۹۵۰	۳۲۹	(۱۲) متقی	۶۸۷۰	۳۲۹	(۱۲) متقی
۶۹۵۲	۳۳۳	(۱۳) مشکفی	۶۸۷۲	۳۳۳	(۱۳) مشکفی
۶۹۵۴	۳۳۴	(۱۴) مطیع	۶۸۷۴	۳۳۴	(۱۴) مطیع
۶۹۵۶	۳۴۳	(۱۵) طالع	۶۸۷۶	۳۴۳	(۱۵) طالع
۶۹۵۸	۳۸۱	(۱۶) قادر	۶۸۷۸	۳۸۱	(۱۶) قادر
۶۹۶۰	۳۲۲	(۱۷) قائم	۶۸۸۰	۳۲۲	(۱۷) قائم
۶۹۶۲	۳۴۶	(۱۸) مقتدی	۶۸۸۲	۳۴۶	(۱۸) مقتدی
۶۹۶۴	۳۸۷	(۱۹) مستقر	۶۸۸۴	۳۸۷	(۱۹) مستقر
۶۹۶۶	۵۱۲	(۲۰) مشرب	۶۸۸۶	۵۱۲	(۲۰) مشرب
۶۹۶۸	۵۲۹	(۲۱) راسد	۶۸۸۸	۵۲۹	(۲۱) راسد
۶۹۷۰	۵۳۰	(۲۲) مشکفی	۶۸۹۰	۵۳۰	(۲۲) مشکفی
۶۹۷۲	۵۵۵	(۲۳) متفی	۶۸۹۲	۵۵۵	(۲۳) متفی
۶۹۷۴	۵۶۶	(۲۴) متفی	۶۸۹۴	۵۶۶	(۲۴) متفی
۶۹۷۶	۵۵۵	(۲۵) ناصر	۶۸۹۶	۵۵۵	(۲۵) ناصر
۶۹۷۸	۶۲۲	(۲۶) ظاهر	۶۸۹۸	۶۲۲	(۲۶) ظاهر
۶۹۸۰	۶۲۲	(۲۷) مستقر	۶۸۹۹	۶۲۲	(۲۷) مستقر
۶۹۸۰ سے ۶۹۸۰ تک			۶۸۹۹ سے ۶۸۹۹ تک		

پھر خاندان بنی عباس کے گھر کے ہر ایک متقی و حکمرانوں میں بٹ گئی۔ اور بنی عباسی، ابوالولئی، طاہری، صفاری، ابوبکر، احمدی، غازی، نووی، یزدانی، ابیصیر، خنفری، عباسیہ، کاکہ، نقشب، حکومت و نظام اور

## مصر کے خلفاء بنی عباس

المستقر بالله ابو القاسم احمد ۶۵۹ھ (۱۲۶۱ء) تک امام بنی عباس اور المستقر بالله ابو العباس احمد ۶۷۱ھ (۱۲۶۱ء) = مشکفی بالله ابو البرکات سلیمان ۶۷۲ھ (۱۲۷۲ء)

دائم سے مطلب طالع ہے۔

الواثق بالله ابو اسحاق ابراہیم (۱۰۷۵ھ) = (۱۶۶۵ء) = اسحاق امیر اللہ ابو العباس احمد  
 (۱۰۷۶ھ) = (۱۶۶۶ء) = المعتضد باللہ ابو القلیچ ابو بکر (۱۰۷۳ھ) = (۱۶۶۳ء)  
 المتوکل علی اللہ ابو عبد اللہ محمد (۱۰۷۴ھ) = (۱۶۶۴ء) = المعتصم (المستقیم)  
 باللہ ابو یحییٰ زکریا (۱۰۷۵ھ) = (۱۶۶۵ء) = المتوکل علی اللہ (دوبارہ تخت نشین ہوا)  
 (۱۰۷۶ھ) = (۱۶۶۶ء) = الواثق باللہ عمر (۱۰۷۳ھ) = (۱۶۶۳ء) = المعتصم باللہ (دوبارہ  
 تخت نشین ہوا) (۱۰۷۴ھ) = (۱۶۶۴ء) = المتوکل علی اللہ ابو عبد اللہ محمد (۱۰۷۳ھ)  
 (۱۰۷۵ھ) = (۱۶۶۵ء) = المستنصر باللہ ابو الفضل ابو العباس (۱۰۷۸ھ) = (۱۶۶۸ء) = المعتضد باللہ  
 ابو القلیچ داؤد (۱۰۷۶ھ) = (۱۶۶۶ء) = المتوکل باللہ ابو الریح سلیمان (۱۰۷۵ھ) = (۱۶۶۵ء)  
 القائم باللہ ابو الباقا حمزہ (۱۰۷۵ھ) = (۱۶۶۵ء) = المستنصر باللہ ابو الحسن یوسف (۱۰۷۶ھ)  
 (۱۰۷۵ھ) = (۱۶۶۵ء) = المتوکل علی اللہ ابو یزید عبد العزیز (۱۰۷۸ھ) = (۱۶۶۸ء) = المستنصر باللہ  
 ابو اسیر یحییٰ (۱۰۷۶ھ) = (۱۶۶۶ء) = المتوکل علی اللہ محمد (۱۰۷۹ھ) = (۱۶۶۹ء)  
 المستنصر باللہ (دوبارہ تخت نشین ہوا) (۱۰۷۶ھ) = (۱۶۶۶ء) = یحییٰ خلاف ترکوں میں  
 چلی گئی۔

## ترکی حکومت

آغاز حکومت ۱۰۹۹ھ (۱۶۹۹ء) ، افراو = ۲۷  
 عثمانی ترک قبیلہ، خود کی ایک چھوٹی سی نشان تھی جس کے افراد کو تیرھویں صدی کے آغاز میں مول  
 کے خراسان نے کال دیا تھا اور پھر سترہویں صدی میں یہاں سلطنتی حکومت کا  
 قیام ہوا۔ انھوں نے اپنی اس سلطنت کی جڑیں کی مدد کی تھی اس لیے ان کو اجازت مل گئی تھی کہ وہ  
 ترکوں کی ایک شاخ (جس کا نام بعد کو سلطان لوفی ہو گیا) کی چراگاہوں میں اپنے سوتیش، چراگاہوں اور  
 مقام (میں) کے ساتھ ساتھ رہیں اور رہنمائی لیں، اسی جگہ اسی قبیلہ میں ایک شخص عثمان پیدا ہوا  
 (۱۰۷۵ھ) جو سلطنت ترکی کا بانی تھا اس کے باپ کا نام ارطغرل تھا اور دادا کا نام سلیمان تھا اس  
 نے بڑے بڑے سلطانوں کی طرف سے ہتھیاروں کی مدد سے، باز سلطنت کی طرف سے ہتھیاروں کی مدد سے اور اس کے بیٹے اور



خزانے پر دوسرے کا بیاد قبضہ کر لیا، اگر اسی حکومت کو ختم کیا اور یہی چری (نئی ترکی فوج) کی تنظیم شروع  
 کی۔ ۱۵۹۸ء میں ترکوں نے گیلکی پول کو قلعہ بند کر کے باز غلطی حکومت کو زیر کرنے کے لیے بڑھنا،  
 شروع کیا۔ چند سال میں اور با پول (اورنگ آباد) اور فیوہلس کو فتح کر لیا اور مرگڑا (۱۶۰۵ء)  
 کو مسعود (۱۶۰۵ء) کو نیوٹن (۱۶۰۵ء) کے بعد ترک مسعود غلطی کے تمام  
 جزیرہ نائے بھٹان پر چھا گئے۔ اسی زمانہ میں محمود نے ارض دوم پر حملہ کر دیا اور ۱۶۰۵ء میں  
 مقام انگوہ میں غارت اور ترکوں کی بڑی سخت لڑائی ہوئی جس میں ترقی کے سلطان باورید اول کو،  
 انصاف ہوئی اور سلطنت ستر ازل ہو گئی، شہزادہ زمانہ میں حالت خجہ بھلی اور مرگڑا نے ایک  
 طرف ہنگامی ک فوج کو سپاہ کر کے اور دوسری طرف درنا میں عباسی محمد بن صلیب کو شکست دیکر  
 ۱۶۰۵ء میں کھوپا اور اقتدار بحال کر لیا، اس کے بعد ۱۶۰۵ء میں محمد شانی نے قسطنطنیہ فتح کر کے  
 باز غلطی حکومت کو باطل کر دیا اس کے بعد کریمیا پر بھی قبضہ ہو گیا (۱۶۰۵ء) جو ایراجین بھی  
 ۱۶۰۵ء اور اورا فوٹا (اطلی) کے قلعہ پر ترقی پریم لہرائے گئے۔ سلیم اول نے اپنے اٹھ سال کے عہد  
 حکومت میں شاہ فارس کو شکست دیکر گورستان اور دیار بکر کو بھی ترقی کی حکومت میں شامل کر لیا۔  
 شام، عراق و مصر پر بھی قبضہ ہو گیا۔ ۱۵۹۸ء اور در بین پر بھی۔ سلیم کے بعد سلیمان اعظم کا زمانہ  
 اور اس کے فتوحات نے سلیم کے زمانہ کو بھی بھلا دیا۔ ۱۵۹۲ء میں اس نے رھوٹس فتح کر لیا۔  
 ۱۵۹۲ء میں شہزادہ کی طرف، بلخ اور تباہی ہو گیا اور ۱۵۹۲ء میں ہنگامی کو شکست دیکر وہاں سے  
 بادشاہ لوٹا شانی اور اس کے دو ہزار سپاہیوں کو تباہ کر دیا اور ۱۵۹۲ء میں صغریٰ تک، ترقی کا،  
 باجنگ اور بار۔ سلیمان نے ۱۵۹۲ء میں پانچ پر بھی حملہ کیا اور کرک ٹاپو کی طرف سے کہ اپنا باجنگ  
 بنالیا، سلیمان اعظم کی شہرت کا انحصار محض اس کی مسلسل کامیابیوں پر نہ تھا بلکہ اس پر بھی کہ اس نے  
 اپنے اقتدار کو اس عہد میں بڑھایا جو چارلس اول، فرانسس اول، لکازنچہ کا زین عہد تھا، چارلس ہی  
 کے زمانہ میں اس نے ہنگامی کو فتح کیا اور دینا تاکہ حاصر کیا اور مسوئل اسپین تک تاخت کر کے اس کے کوری  
 کھانڈول، باربروسہ، پینا اور ڈراگٹ نے بحروم کی تمام ساحلی حکومتوں کو تباہ کر دیا اس نے  
 یہاں سے ترقی سے اسپین والوں کو بھی کال دیا۔ اور ۱۵۹۲ء میں کوری جنگ میں اسپین کو شکست  
 فاش دے دی۔ سلیمان اعظم کی حکومت، بادشاہت، مسوئل ڈینیوب، مسوئل ان (مسوئل دریائے  
 نیل) اور دریائے فرات سے لے کر جبرائیل اطلس تک وسیع ہو گئی تھی، ترقی کے اس دست

اقتدار کو سب سے پہلی ضرب میں وقت پہونچی جب اس سرگرمی کے ان جان لے پانٹو کی بجری جنگ ۱۵۷۱ء  
 میں ترکوں کو شکست دیکر یورپ کے دل سے خوف نکال دیا۔ مراد چارم نے ۱۵۷۳ء میں بغداد بھی  
 لے لیا اور ۱۵۷۴ء میں کنگا آؤغون کوئی جزیرہ فتح کر لیا، لیکن آخر سر ۱۵۷۵ء میں صمدی میں لڑنے کے بہت  
 سے مضامین ترکی کے اچھے سے نکل گئے یہاں تک کہ ۱۵۷۶ء میں منگولی بھی نکل گیا۔ ۱۵۹۹ء میں  
 بمقام لڑنے پر نس یو جین نے ترکی کو شکست دی اور ۱۵۹۹ء تک پورے ملک اور ترک اسلمینا بھی ترک کے قبضہ  
 لے نکل گئے، اس کے بعد انیسویں صدی کے آخر تک کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا، روس کی پیش قدمیاں ۱۸۷۸ء  
 سے شروع ہوئی تھیں اور ان کا نتیجہ یہ ہوا کہ لکڑا کو، اردو، رومس سے لے کر ۱۸۷۸ء میں کریمیا  
 پر بھی قبضہ کر لیا۔ ترکی کی ان ناکامیوں کا سبب فوج کی بد نظمی تھی اور ہر چند مراد تانی نے بیجا چری فوج کو  
 جس نے بغاوت کر دی تھی ختم کر دیا، لیکن سلطنت میں جو انتشار و اغرائل پیدا ہو گیا تھا وہ بڑھتا ہی گیا  
 محض میں محمد علی نے تفریقاً خود مختاری کا اعلان کر دیا اور ۱۸۸۳ء کے بعد جب انگریزوں کا تسلط یہاں  
 قائم ہوا تو ترکی کا یہ اسباب اثر بھی ختم ہو گیا۔ ۱۸۸۰ء میں انگریز اور ۱۸۸۱ء میں آسٹریا اور ۱۸۸۲ء میں  
 ۱۸۸۳ء میں یونین بھی نیم خود مختار ہو گئے۔ بعد کو روم اور یونین میں فرانس کا اقتدار قائم  
 ہو گیا۔ (۱۸۸۱ء) صرف طرابلس کا تعلق ترکی سے رہ گیا۔ ایشیا میں بھی حکومت ترکی کا  
 اعطاط مراد چارم کے زمانہ سے شروع ہو گیا اور ۱۸۸۴ء میں حمہ نامہ برلن کی طرف سے فارس اور باقوم  
 روس کو مل گیا اور جریرہ قبرص برطانیہ کو، ترکی کو سب سے زیادہ نقصانات پہونچے ہوئے۔ ۱۸۲۸ء  
 میں یونان علیحدہ ہو گیا، دریائے ڈینیوب کا علاقہ رومانیہ میں شامل ہو گیا (۱۸۷۶ء) اور ۱۸۷۶ء میں رومانیہ  
 بھی ہاتھ سے نکل گیا۔ جنگ کو ختم کیا (۱۸۵۴-۱۸۵۵ء) میں انگلستان و فرانس نے روس کو ترکی کے غلبہ  
 میں پڑنے سے روکا تھا، لیکن ۱۸۷۸ء میں پھر روس نے پیش قدمی کی اور رومانیہ علیحدگی کی بد اخلاقت کی  
 وجہ سے روس پھر ناکام رہا۔ اس کے بعد جب ۱۸۷۸ء میں معاہدہ برلن ہوا تو ترکی کے ٹکڑے ہو گئے، رومانیہ اور  
 سربیا کو خود مختار کر دیا گیا۔ رومانیہ کو خود مختار حکومت قائم ہو گئی، یونان کو تسلط پیدا کیا، آسٹریا اور ہنگری  
 کو بڑا، سربیا کو بڑا اور بلغاریہ کی بالکل ایک نئی حکومت قائم کر دی گئی جس میں بعد کو ۱۸۸۵ء میں  
 مشرقی رومیلیا بھی ملا دیا گیا، اس طرح ترکی کے تمام قبضہ فضات شمالی بلقان کے اٹل کے ہاتھ سے نکل گئے۔  
 ۱۱ جنوری ۱۸۷۹ء مطابق ۱۲۹۹ء  
 ۱۲ جولائی ۱۸۷۹ء مطابق ۱۳۷۶ء  
 اس مراد اول ۱۸۷۹ء مطابق ۱۳۷۶ء  
 (۱۵) بائزید ۱۸۷۹ء مطابق ۱۳۸۹ء



# اندلس

اندلس دوم ہندو زمین جو جسے انگریزی میں *Peninsula* کہتے ہیں (جزیرہ نما کے آبی پر سرس) یا اسپین اور پرتگال کہتے ہیں، اسپین یا ہسپانیہ کے شمال میں کا تعلق اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب ۹۵۴ء (۳۴۳ھ) میں حکومت بنی اسپین کے اس طرف فاتحانہ اقدام کیا اور ۱۴۹۲ء تک ان کے اثرات قلب فرانس تک وسیع ہو گئے، اس کے بعد پورٹوگال و جنوبی علاقوں کے عربوں اور بربروں پر شاہ جہنگی شہنشاہ لوی کو ۱۴۹۲ء میں عبد الرحمان الموحی نے بوجھلایا، مبنی عباس کے ہاتھ سے بڑے کڑے اس طرف لایا گیا تھا، حکومت قرطبہ یا اندلس کا قائم کر لی جو حکومت عباسیہ کے زیر اثر نہ تھی اس خاندان سے تقریباً ۲۰ سال تک حکومت کی اور عبد الرحمن ثالث کے عہد میں (۱۰۱۲ھ - ۱۰۱۳ھ) انتہائی عروج کو پہنچی، اس کے بعد زوال شروع ہوا اور ۱۴۹۲ء میں مغربی چھوٹی چھوٹی ریاستیں (لوک) (الطوائف) قائم ہو گئیں، جنھیں بعد کو ریاضیں نے ختم کیا، اس کے بعد مراہطینیہ کو موحیدین نے ختم کیا، اور موحیدین کو الودادین نے یہاں تک کہ ۱۴۹۲ء کے بعد اندلس کی عرب حکومت صرف غرناطہ کے اندر موجود ہو چکی اور ۱۴۹۲ء میں یہ بھی ہاتھ سے نکل گیا، حکومت اندلس کے زوال کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۱۴۹۲ء سے لے کر ۱۴۹۲ء تک ہمارے مشرق چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم ہو گئیں اور فنا ہو گئیں، ان کی فہرست ملاحظہ ہو۔

- |   |  |
|---|--|
| (۱) اندلسین (قرطبہ) ۱۰۱۲ء - ۱۰۱۳ء تک    | (۱۱) موحیدین (مدینہ) اور اس کا لڑکا (سندھ) میریہ |
| (۲) عبد الرحمان (سپین) ۱۰۱۳ء - ۱۰۱۴ء تک | (۱۲) الغرناطہ ۱۰۱۴ء - ۱۰۱۵ء تک                   |
| (۳) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۱۴ء - ۱۰۱۵ء تک   | (۱۳) فیطسین (بادا جوڈ) ۱۰۱۵ء - ۱۰۱۶ء تک          |
| (۴) احمد بن (قرطبہ) ۱۰۱۵ء - ۱۰۱۶ء تک    | (۱۴) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۱۶ء - ۱۰۱۷ء تک           |
| (۵) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۱۷ء - ۱۰۱۸ء تک   | (۱۵) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۱۸ء - ۱۰۱۹ء تک           |
| (۶) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۱۹ء - ۱۰۲۰ء تک   | (۱۶) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۲۰ء - ۱۰۲۱ء تک           |
| (۷) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۲۱ء - ۱۰۲۲ء تک   | (۱۷) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۲۲ء - ۱۰۲۳ء تک           |
| (۸) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۲۳ء - ۱۰۲۴ء تک   | (۱۸) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۲۴ء - ۱۰۲۵ء تک           |
| (۹) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۲۵ء - ۱۰۲۶ء تک   | (۱۹) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۲۶ء - ۱۰۲۷ء تک           |
| (۱۰) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۲۷ء - ۱۰۲۸ء تک  | (۲۰) ابو یوسف (قرطبہ) ۱۰۲۸ء - ۱۰۲۹ء تک           |

# اسپین

اسپین مسلمانوں نے ۹۱۰ء اور ۹۳۰ء کے درمیان فتح کر لیا تھا اور ۱۲۸۵ء تک یہاں ہنری  
 دسویں کے گورنر رہے لیکن جب ہنری دسویں کے بعد ہنری چھٹے کی خلافت شروع ہوئی اور ہنری چھٹے  
 نے وہاں ہنری شمس بنو گیا تو ان کا ایک فرد عبد الرحمن بن شمس کا پوتہ یہاں جا کر اسپین کی طرف بھاگ گیا اور کچھ  
 سال پریشان پھرتا رہا اس وقت یہاں اقوام بربر اور عربوں میں شدید اختلافات پائے جاتے تھے اس لیے یہ  
 خود اپنی حکومت قائم کرنے کی فکر میں لگ گیا اور آخر کار ۱۲۸۵ء میں اسپین کے مسلمانوں نے اس کی یہ  
 حیثیت تسلیم کر لی، یہ واقعہ ایسا تھا کہ ہنری چھٹے نے چنانچہ انھوں نے عبد الرحمن کی قائم  
 کی ہوئی حکومت اٹھا لینے کے لیے فوج روانہ کی لیکن کامیابی نہ ہوئی اور اس صلح عبد الرحمن کے  
 اموی خاندان نے تقریباً تین سو سال قریب یہیں حکومت کی۔ اول اول میں خاندان کے حکمران افراد اپنے  
 آپ کو صرف امیر یا سلطان کہتے تھے لیکن عبد الرحمن ثالث نے مختلف کا لقب بھی اختیار کر لیا اور ۱۲۹۲ء  
 میں اس خاندان کا سب سے زیادہ کامیاب فرما ہوا تھا، اس نے شمالی اسپین کی عیسائی حکومت کو بھی آگے  
 بڑھنے نہ دیا، اور ایک ہر دست بڑی بڑا بنا کر ہر روز بھی اقتدار قائم کر لیا، اس کے بعد کوئی دوسرا  
 حکمران اس سطوت و عظمت کا نہیں ہوا، لیکن کچھ عرصہ تک کام چلتا رہا، آخر کار اس حکومت کے بھی  
 حکمرانوں کو شکست ہو گئی اور مختلف خاندانوں نے اس پر قبضہ کر لیا ان میں سب سے زیادہ مشہور و نامور  
 خاندان خاندان تھا جس نے عرصہ تک اسپین کی عیسائی حکومتوں کا مقابلہ کیا لیکن بعد کو اس نے افریقہ  
 کی مدد چاہتی تو یہاں پہنچ کر خود مالک بن تھیں اور ہنری امیر کی حکومت ختم ہو گئی۔

ہنری امیر (قرطبہ) مدت حکومت ۲۸۵ سال		
۱۲۸۵ء مطابق ۵۶۶ھ سے	۷۲۶ء مطابق ۱۰۳۱ء تک	
۱۱ عبد الرحمن اول ۳۸۰ء مطابق ۵۶۶ھ	۱۲۸۵ء مطابق ۱۰۳۱ء تک	
۱۲ ہشام اول ۴۸۸ء	۷۲۶ء مطابق ۱۰۳۱ء تک	





حصہ ہمارے۔ دیگر اسلامی حکومتیں

۲۴  
شمالی افریقہ

卷之五

10

۱۰۰

3

100

1000

1000

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث  
البحر الأحمر - مصر

10





لیکن وہ مارا گیا اور اس کا پایہ تخت اس باسیں کے قبضہ میں گیا اور ۱۰۵۵ھ میں بھی بن عمر کی وفات کے بعد (۱۰۵۵ھ) اس کا بیٹا ابو جوح کا کاہن ہوا اور اس نے شوس کا پایہ تخت تارودہ بھی فتح کر لیا، اس کے بعد غزوات کا صوبہ بھی اس کے ہاتھ آیا اور یہاں کے زمانہ وادی بیوہ نزدیک سے جو بہت خوبصورت عورت تھی شادی کر لی، اس کے بعد ابو بکر دار بن باسیں نے غزوہ بدر میں کے خلاف پر حملہ کیا جو ماحصل اطلاق تک نہ پہنچا، وہاں بھی اس کی آبادی سے جو صحرانوی قبیلہ کی مانند وادی تھی، مقابلہ کیا اور دار بن باسیں مارا گیا (۱۰۵۵ھ) اس کے بعد ابو بکر بن عمر نے لڑائی جاری رکھی اور ۱۰۵۵ھ میں اس علاقہ کو فتح کر لیا، اسی وقت اسے خبر ہو گئی کہ قلعہ بنو حار کا سردار ابو لیکن بڑی فوج کے ساتھ مقابلہ کر کے پہلے کر لیا، اور اسی کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ سہناج قبیلہ کے لوگ جو وہاں رہتے تھے آپس میں یک دوسرے سے لڑنے لگے ہیں۔ یہ فوج کی کان یوسف بن تاشقین کو دیکر خود سہناج کی طرف روانہ ہوا اور اپنی پہلی فریب کو طلاق دیدی تھیں نے یوسف بن تاشقین سے شادی کر لی، یہ عورت شوس کے ساتھ ذہن و فراغت بدرجہ اتم رکھتی تھی اس لیے یوسف نے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس کے ارشادہ و شور سے یوسف کو مغرب میں نمایاں فتوحات حاصل ہوئیں۔ اسی واسطے جس ابو بکر سہناج کا انتظام کر کے دایں مانا کہ حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیں کے ارشاد سے یوسف نے اس کو قسطنطنیہ کا دوسرے کونسل کر لیا۔ یہ سوداگران چلا گیا اور انہیں اس کا انتقال ہوا (۱۰۵۵ھ) اس کے بعد یوسف نے مراکش آباد کر کے اسے اپنا پایہ تخت بنایا اور پھر وسط مغرب و بحر اٹلانک فتح کر چلا گیا۔ جس کی قوت بہت بڑھ گئی تو امر اور اندلس اور حصہ صیت کے ساتھ فرما کر اسے اٹلیا یہ معتد بن عثمان کے گھنے سے اسے اپنے سپین میں لایا سو چارم کے خلاف فوج کشی کی اور لاقہ کے مقام پر عیسائی فوجوں کو سخت شکست دی یہ کامیابی کو بالرائے بطین کے لیے اسپین کی فتح کا پیش خیمہ تھی اس کے بعد یوسف نے امیر المومنین کا لقب اختیار کر کے اندلس کی چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو بھی لے لیا اور اسپین میں مرابطی فوج اور گورنر مقرر کیے، جس وقت یوسف کا انتقال ہوا (۱۰۵۵ھ) تو اس کے بیٹے کو ایک بڑی وسیع سلطنت ملی جو مغرب کے علاقوں کے علاوہ افریقہ اور اسپین کے بعض حصوں پر مشتمل تھی۔ یوسف کے بعد نصف صدی تک اس کی اولاد کا مراکش کے پادشاہت پر قبضہ ہوا، یہاں تک کہ الموحیدین نے مراکش فتح کر کے وہاں کے آخری فرمان و اسحاق بن علی بن یوسف کو قتل کر دیا (۱۱۷۱ھ) الموحیدین ۱۱۷۱-۱۱۷۲ھ کے قریب جب افریقہ نے فاطمی حکومت کا جو اپنی گون سے آباد کیا تھا تو وہاں کا شہنشاہ جو حجاج کا کل مائی قومہ کی طرف تھا اور مغرب کا سردار علاقہ الموحید

رکھتا تھا اور عقل و اجتہاد کا دروازہ کھلا رکھا تھا یہ زمانہ المرابطین کی حکومت کا تھا جو مالکی فقیہ کے  
 بڑے علمبردار تھے اور اسلام صرف امام مالک کی کوثرانہ تقلید اور فروغ کی مالکی کتابوں کے مطالعہ کا نام نہ لیتا  
 تھا۔ جو جو امام غزالی اس تحریک کے مخالف تھے اور انھوں نے اپنی تصنیف اسیاد العلوم میں ان کو مذہب پر  
 سخت تنقید کی تھی اس لیے مغرب و اسی میں غزالی کے خلاف بھی غصہ کی لہر دوڑ گئی تھی اور فرامبردارے  
 المرابطین نے غزالی کی تصانیف کو منزع الاشاعت قرار دیکر انھیں جلا کر تھوڑے کر دیا تھا۔ یہ زمانہ تھا  
 جب سیر کے قبلہ المصمودہ کا ایک نوجوان طالب علم "ابن تومارت" نمودار ہوا۔ یہ علم کا بڑا اشتیاق تھا اس  
 نے امام غزالی کی تصانیف اور اصول فقہ کا بھی گہرا مطالعہ کیا تھا۔ یہ اشعری اصول مذہب سے بھی واقف  
 تھا اور علامہ ابن حزم کی تصانیف سے بھی بہت متاثر تھا اس نے مروجہ فقہ و عقائد کے خلاف محاذ قائم  
 کر کے اسلام کو "قرآن" و حدیث اور اجماع صحابہ کی روشنی میں پیش کیا اور نہایت شجاعت سے "امیر المومنین  
 دلی علی الملک" کی علمی جلیغ شروع کی اس کا بیجو یہ ہوا کہ جب ہر طرف سے اس کی مخالفت ہونے لگی تو اس  
 نے اپنے قبلہ المصمودہ میں کمر باندھ دیا اور وہاں قرآن کی تعلیم و تبلیغ اپنے نقطہ نظر سے شروع کر دی۔

۵۱۵ھ (۱۱۲۱ء) چند دن کے بعد جب بربری قبائل کے سردار اس کے زیر اثر آئے تو اس نے ہمدی کا لقب  
 اختیار کیا اور اسی وقت سے اس کی سیاسی زندگی شروع ہوئی اور سلطنت الموحدين کی بنیاد پڑ گئی (۵۱۵ھ)  
 گو المرابطین کے ہاتھ تختہ براس کا قبضہ اس کے ۵ سال بعد ہوا۔ اس کا سب سے زیادہ مستند علمبردار  
 عہد المومنین تھا یہ بھی ایک بربر قوم کو مہیا سے خلق رکھتا تھا اور ابن تومارت کا بڑا معتقد تھا جب ابن  
 تومارت نے ہمدی کا لقب اختیار کیا تو بہت سے بربری سردار اس کے مرید و شاگرد ہو چکے تھے جنھیں وہ ملکہ  
 نام سے پکارتا تھا اور جو لوگ اس کی تعلیم کی تبلیغ کرتے تھے انھیں الموحدين کہتا تھا، اس نے اپنے مسلک  
 کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ بربری قوموں کو ان کی معاشری زبوں حالت کی طرف توجہ دلائی اور سمجھا یا کہ یہ سب  
 المرابطین کی زیادتی کی وجہ سے ہیں۔ ہمدی بھاری بھرپور لشکر ان کو مفلس و مفلوک الحال بنا رکھا  
 ہے۔ اس لیے کوئی دوسرا نہیں کر ان کا مقابلہ نہ کیا جاسکے۔ ابن تومارت نے اب علاقہ بین مال میں اپنا مستقر بنایا  
 تھا جو بہت دشوار گزار اور کھستہ علاقہ تھا اور جہاں المرابطین آسانی سے نہ پہنچ سکتے تھے۔ یہی جگہ بعد کو  
 الموحدين کا پایہ تخت قرار پائی۔ ۵۲۰ھ (۱۱۲۶ء) میں ابن تومارت نے فیصلہ کیا کہ اب دلی علی کی بجائے  
 اسے جارجانہ اقدام بھی شروع کرنا چاہیے اس لیے وہ ایک بڑی فوج کے ساتھ مراکش پر حملہ آور ہوا۔ اس  
 فوج کا سردار عہد المومنین تھا اور اس نے سب سے پہلے امیر المومنین کا لقب اختیار کیا تھا یہ حملہ ناکام ہوا

اور اس کے ہمت سے پہاچا امرا بعلین کی فوج نے قتل کر دیئے لیکن امین تو اہل بیت سے ہمت نہیں لے سکا اور اس  
 شکست کو رسول اللہ کی شکست کے برابر دیکر لوگوں میں دہشت پیدا کر دیا اور اس کے بعد بھی  
 وہ برابر امرا بعلین کا مقابلہ کرتا رہا جب ۵۶۶ھ میں اس کا انتقال ہوا تو اسی کی نامزدگی سے عبد المؤمن  
 اس کا جانشین قرار پایا اور بربر قوموں نے اس کو اپنا سرور تسلیم کیا اس نے تقریباً ۱۰ سال حکومت کی اور اس  
 دوران میں اس نے امرا بعلین کی فوج کو بالکل ختم کر دیا اور ہسپانیہ و شمالی افریقہ تک اپنے اثرات پیدا کر دیئے  
 عبد المؤمن کے بعد سلاہ بن علی اس خاندان کے تیسرے خاندان کے تیسرے خاندان کے تیسرے خاندان کے تیسرے خاندان کے تیسرے  
 لیکن اس سلسلہ میں ایک اور حکمران کا ذکر ضروری ہے جو ابوالموحد بن علی کو متارخ تھا اس خاندان کا مورث علی  
 ابو حفص عمر تھا یہ ابن تواریک کا بڑا موصوفہ بن علی تھا اور حکومت الموحدین قائم کرنے میں اس کی بڑی  
 مدد ملی تھی اور اسے افریقہ کی گورنری مونی بن علی تھی جو سلاہ بن علی اس کے خاندان میں غلط ہوئی اور اس  
 الموحدین کے زوال کے بعد اس خاندان سے تھک گئے تھے اس کے نام سے فونس میں عرصہ تک حکومت کی مغرب میں  
 اسلامی اثرات پیدا ہونے کے بعد الموحدین کی پہلی حکومت تھی جس نے بہت شمالی افریقہ اور ہسپانیہ کو ایک  
 شیراز سے البتہ تھا اور بڑے حدی تک حکومت کرتے کے بعد اس کا زوال اس وقت شروع ہوا جب  
 ۶۷۶ھ میں یثیر بن اسد بن زبیر نے الموحدین کے خلاف خروج کیا اور اس کو ختم کر کے وسط مغرب  
 میں اپنی حکومت قائم کی جسے حکومت "بنی عبد الواد" کہتے ہیں ۶۷۶ھ میں الموحدین کے گورنر  
 افریقہ ابو ذکریا نے خود بھی اپنی خود مختاری کا اعلان کر کے فونس کو اپنا پایہ تخت قرار دیا **الموحدین** کا نام  
 شمالی افریقہ سے ۶۷۶ھ تک مدت حکومت ۱۰۰ سال فرما رہا ہے ۱۲۰ھ ان کو  
 الموحدین (وحدانیت کے معتقد) اس لیے کہتے تھے کہ وہ اس عقیدے کے خلاف تھے کہ خدا کسی انسان کے  
 اندر مملکت کر سکتا ہے (یعنی مشرکہ نظریہ کا چھٹکا تھا کہ خدا نے امرا طہار میں مملکت کیا تھا) اس جماعت کا  
 کاموش علی ابو عبد اللہ محمد بن تواریک تھا جو مشہور (جمہا بربر) سے تعلق رکھتا تھا اس نے ارہ میں  
 بنی عباسیوں کے خلاف دس ہجری کا لقب اختیار کر کے درس توحید کی تبلیغ شروع کی جب ۵۶۶ھ میں  
 اس کا انتقال ہوا تو اس نے یہ خدمت اپنے ایک دست و حشفہ عبد المؤمن کے سپرد کی اس نے ۵۶۶ھ  
 میں تبلیغ کے ساتھ ساتھ فحاشی و فسادات بھی شروع کیے ۵۶۶ھ میں امرا بعلین کو شکست دے  
 کر دوران کے زور اس نے اور ان کے ملکات، افیر، حیدر، انکلات اور علی پر قبضہ کر لیا اور ۵۶۶ھ  
 میں موریش کا محاصرہ کر کے امرا بعلین کو ختم کر دیا اسی کے ساتھ اس نے ۵۶۶ھ میں اس کے

اسپین کی طرف بھی پیش قدمی کی اور وہ سال کے اندر اسپین کا تمام نوینی علاقہ لے لیا۔ اس کے بعد اس نے  
 مشرق کی طرف توجہ کی اور ۱۱۵۶ھ میں بجا کر اسے حمادی خاندان کو کھلا ۵۸۸ھ میں تونس سے  
 نارتھن صحران کو باہر کیا چھوٹے نے زیادہ خاندان کی جگہ لے لی تھی، اس طرح طرابلس پر قبضہ کر کے وہ مصر  
 سے لے کر نوہی اسپین تک تمام سو اعلیٰ تھانوں کا فرمانروا ہو گیا۔ اس کے جانشینوں کے لیے سب سے  
 بڑا مسئلہ اسپین کے عیسائیوں کی مقابلہ تھا اور وہ اس جہاد میں برابر مبتلا رہے۔ یہاں تک کہ جب  
 ۱۲۶۶ھ میں انھیں جنگ لاس نوارس میں شکست ہوئی تو ان کے قدم اٹھ گئے اور آخر کار ان کی سلطنت  
 عیسائیوں اور چھوٹی چھوٹی مسلم حکومتوں میں بٹ گئی جن میں نصری حکومت، صلیبیہ کے ساتھ قابل ذکر  
 ہے۔ نصری حکومت نے بیسویں صدی کے وسط تک لے کر عیسائی حکومتوں کا پورا مقابلہ کیا، لیکن کامیاب نہ ہوئی  
 اور آخر کار اسپین خالی کر دیا گیا، اس واقعے کے بعد افریقہ میں بھی موحیدین کی حکومت کردار پورے لگی  
 طرابلس پہلے ہی صلاح الدین نے ۱۲۵۵ء میں لے لیا تھا اور اب صرف خاندان نے بھی جو تونس میں  
 گورنری کے عہد پر ممتاز تھے موحیدین سے اپنا اشتہار توڑ کر ۱۲۶۸ء میں اپنی حکومت الگ قائم کر لی، ان کی  
 دیکھا دیکھ مغربی بجا کر ان کے زیادہ خاندان نے بھی یہی کیا ۱۲۷۵ء اور حقیقت مراکش کے ہوتے  
 وجود پر پیدا ہو گئے اور آخر کار مغربی خاندان نے حاکم کے مراکش فتح کر کے موحیدین کی حکومت ہمیشہ کے  
 لیے ختم کر دی (۱۲۷۹ء)۔ [دارفور] مشرقی سوڈان کی ایک سلطنت ہو جس پر اب برائے نام انگریزوں  
 کا اثر ہے۔ دارفور کی آبادی حبشیوں، جہاجو، عربوں و غلوہ نسل کے حبشیوں پر مشتمل ہے، اس کا  
 بانی سلیمان سونگھ تھا، لیکن اصل حکومت کی بنیاد اس کے پوتے احمد کے زمانہ میں پڑی، دارفور صحیح  
 پاشا فاتح سوڈان کے زمانہ تک طاقتور حکومت رہی لیکن اس کے بعد ترکی، مصر اور روس کیلئے ابھی ذات  
 سے اسے بھی ان خانہ جنگیوں میں مبتلا رہنا پڑا۔ [استمیں] یہاں بہت کے اہل ارضی خاندانوں کا ایک  
 خاندان تھا، جب تک اس کے برقی خاندانوں نے ابو الخطاب معوی کی بیاد میں قیودان پر قبضہ  
 کر لیا (۱۲۷۹ء) میں عبدالرحمن بن رستم اورانی اس کے کوہاں کا گورنر مقرر کیا گیا۔ اس کے بعد  
 بعد ۱۲۸۹ء میں محمد بن اٹوٹ نے عربوں کی ایک بدست فوج کے ساتھ پھر قیودان پر قبضہ کر لیا  
 اور بنو مغرب کی طرف ایسے علاقہ میں بھاگ گیا جہاں خوارج کا اثر زیادہ تھا اور وہاں ایک شہر آباد  
 کی بنیاد ڈال کر آباد کر دیا، اس کے بعد اس سال بعد آیا تھی خاندانوں نے اس کو امام کا لقب دیا  
 اور اس کے بعد مسلسل اس کے خاندان کے ۶ افراد نے حکومت کے فرائض انجام دیے، ہر چند تاہر

کا علاقہ چاروں طرف دشمنوں سے گھرا ہوا تھا، بھی ایک طرف اعلیٰ حکومت تھی اور دوسری طرف ادیبی  
 لیکن ۱۵۰ سال تک اس کی طرف کبھی نے خیال نہیں کیا۔ لیکن جب اس خاندان کے دوسرے امام عبدالوہاب نے  
 بربری خوار کے ساتھ لکڑا لکڑی پر حملہ کیا جو اعلیٰ حکومت میں شامل تھا تو اس خاندان کے وجہ کو خطرہ لگا  
 سمجھ کر اعلیٰ حکومت (جو عجمائی خلافت کی باجگزار تھی) اس کی سرکوبی پر آمادہ ہوئی، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ  
 عبدالوہاب قریطہ کی اموی حکومت سے مل گیا اور دہان میں کی بڑی آؤ بھگت ہوئی، عبدالوہاب کے بعد اظہار  
 اس کا جانشین ہوا اور ادیبیوں سے اس کی جنگ ہوئی جس میں یہ کامیاب ہوا، لیکن بہت عرصہ بعد جب ۱۵۰۸ء  
 میں کتاہر بربریوں (ابو عبداللہ) نے اس کی سرکوبی میں تاہمت پر حملہ کیا تو سنی خاندان کے بہت سے افراد  
 قتل ہوئے اور یہ خاندان ختم ہو گیا۔ **تونس** (۱۵۰۸ء سے ۱۵۱۷ء تک) حکومت  
 ۲۰۵ سال، لڑائی دار ۲۰۷ سال، لکڑ بربری خاندان تھا جس نے شمالی افریقہ میں ۱۰۰ سال تک حکومت کی  
 اس کا مورث اعلیٰ شیخ ابو حفص عمر تھا یہ عبداللہ بن فراس خاندان موحیدین کا بڑا معتد علاقہ خاص  
 تھا اور اس خاندان کے اکثر افراد حکومت موحیدین کے زمانہ میں بڑے دھرم دار عہدہ پر ممتاز تھے بعد کداسی  
 خاندان کے ایک فرد ابوزکریاء جو **مملکت** کا گورنر تھا اپنی حکومت علویہ قائم کر لی یہ شمالی افریقہ  
 کی ایک قدیم قوم تھی جس کے معتد قبائل افریقہ کے ریگستان میں بنیاد ڈھکی گئی تھے عربوں کے  
 حملہ سے قبل یہ زیادہ تر حکومت روم کے زیر اثر تھے، پہلی صدی ہجری کے اخیر تک مسلمانوں کے قدیم یہاں تھے  
 طرابلس، مملکت اور دوسری صدی ہجری میں قدامت پرور اسلام قبول کیا مگر یہ تیزی لوگ تھے اس لیے مسلمانوں  
 نے انھیں لکھو لکھو فوجی عہدے دیئے اور ان کی مدد سے افریقہ و سپین کی وسیع فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا اور  
 کوعربوں سے ان کے تعلقات خراب ہو گئے اور رفتہ رفتہ ان کا اقتدار اتنا بڑھا کہ خود انھوں نے اپنی خود مختار  
 حکومتیں قائم کر لیں۔ **مصر** خاندان کے افراد تونس میں موحیدین کے گورنر تھے اور یہ گورنری باپ سے بیٹے کو منتقل  
 ہوتی رہی یہاں تک کہ وہ خود مختار بن بیٹھے، تین صدی تک اس خاندان نے بڑی شان سے حکومت کی ۱۵۱۷ء  
 میں محمد الدین بابر دوسرے ترکی سلطنت کے نام سے تونس فتح کر لیا، اس کے بعد محمد بن جلال اس کے بھائی  
 خاندان کا گورنر رکھا گیا اور اس کے بعد **مملکت** میں سپہی فوج بھی تیسری ہوئی لیکن اس کے بعد  
 ۱۵۶۸ء میں **تونس** اور **مصر** میں غلبہ پھر ہاتھ سے نکل گیا، اس کے بعد یہ صوبہ سلطنت ترکی  
 سے مستقل ہو گیا لیکن ۱۸۸۱ء میں فرانس کے دستار میں آگیا، طرابلس سمیت اسپین والوں سے ۱۵۵۰ء  
 میں حکومت تونس سے چھین لیا تھا پھر ۱۵۵۱ء میں ترکی سلطنت کا حصہ ہو گیا **عبدالواہد** (ابن عبدالواہد)

مصری حکومت

بہر حال ان تمام میں میں مغرب میں تین مختل سال ۶۶۷ھ سے ۶۶۹ھ تک ۱۵۵۴ء سے  
 یہ حکومت کی ان کا باہر تخت تھانہ اس خاندان کا مورث اعلیٰ احمد اول اور تھا اس خاندان میں ۶۷۴ھ تا ۱۵۵۴ء  
 تھیں بنو زبیران بھی تھیں جس میں کچھ اس خاندان کے پہلے خود مختار بادشاہ کا باپ زبان کے نام سے مشہور تھا  
 جیسا کہ ابن عسکرن نے لکھا ہے یہ خاندان مغرب میں ملکہ اسلام سے قبل آباد ہو گیا تھا جزیرہ کا یہیم فی خاندان  
 تھا لیکن ۶۶۷ھ میں اس نے حکومت حاصل کی تو مشہور ہو گیا۔ فیروز تغور صدی عیسوی کے آغاز میں اس  
 خاندان نے شمالی افریقہ کی سیاسی تاریخ میں جھلنا شروع کیا اور الموحدین کی قوت توڑ کر اپنی حکومت  
 قائم کر لی اس خاندان نے بہت سے مدارس، محلات اور مسجدیں تعمیر کرائیں جن کے آثار اب بھی دیکھنے میں آتے ہیں  
 لیکن میں بحیرت نامے جاتے ہیں **[ابن ابی خاندان]** ۶۶۷ھ سے ۶۶۹ھ تک مدت حکومت  
 ۱۵۵۴ء سال فرما شود۔ ۶۶۹ھ میں اس خاندان موحدین کی طرف سے اپنا کارنامہ کر رہا تھا، لیکن جہد  
 حقیقی خاندان کی دیکھا دیکھی آزاد ہو گیا ان کا باہر سبک موت تھانہ اس کی حکومت کو مراکش کے عربی  
 خاندان نے ختم کیا۔ **[احمد بن برادر ترقی حکومت]** موحدین صدی سے ابھرا، تیونس، طرابلس  
 اٹلی افریقہ کے صوبوں کا تعلق ترقی سے شروع ہوا۔ خیر الدین باربرو سے ترقی کی طرف سے ان صوبوں  
 کو فتح کیا۔ باربرو سے پہلے وہیں والوں نے سوادیں افریقہ کے متعدد مقامات پر جانا، دہرائی اٹلی  
 وغیرہ پر فوجی مراکز بنائے تھے تا کہ ابھرا کر کے بری قوتوں کو زد و کوب میں آسکے۔ ۱۵۵۴ء میں اوردج  
 باربرو سے راجہ لیبیا کا مفلا شخص تھا۔ مسائل طرابلس کے تریب جزیرہ جبار قبضہ کر لیا اور اس  
 والوں کے خلاف ہمیں شروع کر دیں چنانچہ ۱۵۵۴ء میں اس نے بھیلے لیا، ۱۵۵۶ء میں ابھرا کر  
 پر قبضہ کر لیا اور ۱۵۵۶ء میں تھانہ تریب، مریخی خاندان سے بھیلے لیے ۱۵۵۶ء میں اس کے  
 بھائی خیر الدین باربرو کے حکم سے ترقی نے ابھرا کر کا بھیلے کر دگو زمرل مقہر کیا۔ ۱۵۵۶ء میں  
 خیر الدین نے قسطنطنیہ حکومت سے تھانہ لیا لیکن اس کے دو سال چار سال پہلے شہر تونس  
 پر قبضہ کر لیا اس کے بعد ۱۵۵۶ء میں بھیلے حکومت میں شامل ہو گیا ۱۵۵۶ء میں سر لیبیا کے ڈان جان  
 کا قبضہ ہو گیا لیکن دو سال ۱۵۵۶ء میں کوچ لٹی نے آخری بار سے فتح کر لیا اس دوران میں  
 ایک بار باربرو سردار کو خود تھا اور طرابلس کو مستقل ترقی سے وابستہ کر دیا اس طرح ابھرا کر  
 اور طرابلس ۱۵۵۶ء سے ۱۵۵۶ء اور ۱۵۵۶ء میں ترقی سلطنت میں شامل ہوئے، اس کے بعد  
 ابھرا کر میں ترقی نے خا کے عقب سے یہاں رہنے کو زمرل مقہر کیے جن کی تعداد ۲۰۰ تھی لیکن ۱۵۵۶ء

میں یہاں کی ترکی فوج کے خود بخود جی فوج سے ایک سردار منتخب کیا جس نے شاہشاہ کی حکومت کو کمزور کر دیا  
 بعد کو یہ دونوں بیک کام کرنے لگے۔ **۱۱۲۰** اور یہ سلسلہ **۱۱۲۱** تک جاری رہا۔ یہاں تک کہ **۱۱۲۲** میں  
 فرانس کے اسے فتح کر دیا۔ یہاں تک کہ **۱۱۲۳** میں **۱۱۲۴** تک باور اس کے بعد فرانس میں شاہشاہ ہو گیا  
 حراکتیں پر بدلتی تھی کہ قبضہ رہا اور شاہشاہی طریقہ میں مراکش میں ایک ایسا تصویر تھا جہاں عیسائیوں کی حکومت  
 ایک قائم نہ ہوتی تھی۔ **خاندان مرین** (مراکش) **۱۱۲۵** سے **۱۱۲۶** تک مدت حکومت **۱۱۲۷**  
 سال افزا مرد **۲۸** - یہ پوری خاندان تھا اس کی حکومت مراکش میں **۱۱۲۸** سے شروع ہوئی، لیکن  
 موحدین کے باوجود **۱۱۲۹** میں **۱۱۳۰** سے **۱۱۳۱** تک ہوا۔ اس کے بعد اس نے مغربی افریقہ کی رہائی  
 سلطنت کو بھی اپنے میں شامل کر لیا ان کی حکومت کو **۱۱۳۲** میں **۱۱۳۳** تک **۱۱۳۴** میں **۱۱۳۵** تک  
 سے **۱۱۳۶** تک **۱۱۳۷** میں **۱۱۳۸** میں **۱۱۳۹** میں **۱۱۴۰** میں **۱۱۴۱** میں **۱۱۴۲** میں **۱۱۴۳** میں **۱۱۴۴** میں **۱۱۴۵** میں  
 بن فاطمہ کی نسل سے تھے۔ یہ **۱۱۴۶** میں تاروت پر قابض تھے اور اس کے بعد مراکش اور جزیرہ صحران  
 کا قبضہ ہو گیا تھا لیکن صحران میں ان کی حکومت **۱۱۴۷** سے شروع ہوتی ہے، ان کے دو خاندان تھے  
 ایک صحران و دیگر فطانی اور ان دونوں خاندانوں کی حکومتوں کے درمیان چھ سال سے بھی گزرے تھے۔ صحران کی حکومت  
 نے بھی اور ان دونوں میں جنگ جاری رہی۔ **۱۱۴۸** میں **۱۱۴۹** میں **۱۱۵۰** میں **۱۱۵۱** میں **۱۱۵۲** میں **۱۱۵۳** میں **۱۱۵۴** میں **۱۱۵۵** میں  
 کے درمیان فتح کر لیا تھا اور **۱۱۵۶** میں **۱۱۵۷** میں **۱۱۵۸** میں **۱۱۵۹** میں **۱۱۶۰** میں **۱۱۶۱** میں **۱۱۶۲** میں **۱۱۶۳** میں **۱۱۶۴** میں  
 ہو عباس کے عہد میں اس کا نظام **۱۱۶۵** کے **۱۱۶۶** کے **۱۱۶۷** کے **۱۱۶۸** کے **۱۱۶۹** کے **۱۱۷۰** کے **۱۱۷۱** کے **۱۱۷۲** کے **۱۱۷۳** کے  
 طولوں نے اپنی خود مختار حکومت قائم کر لی جو **۱۱۷۴** سال تک اس کے خاندان میں رہی۔ اس خاندان کے  
 بعد **۱۱۷۵** میں حکومت ہوئی اور فاطمین کی جو مصر کی بہت بڑی حکومت تھی ان کے زمانہ میں **۱۱۷۶** میں **۱۱۷۷** میں  
 کے اندر کچھ خود مختار حکومتیں قائم ہوئیں، مردوسی، ابوبکر، زنگی، لیکن بعد کتبہ **۱۱۷۸** میں **۱۱۷۹** میں **۱۱۸۰** میں **۱۱۸۱** میں **۱۱۸۲** میں **۱۱۸۳** میں **۱۱۸۴** میں **۱۱۸۵** میں  
 مصر کی اپنی حکومت میں شامل کر لیا، لیکن سلاطین ترکی کے زمانہ میں **۱۱۸۶** میں **۱۱۸۷** میں **۱۱۸۸** میں **۱۱۸۹** میں **۱۱۹۰** میں **۱۱۹۱** میں **۱۱۹۲** میں **۱۱۹۳** میں **۱۱۹۴** میں  
 کو **۱۱۹۵** میں **۱۱۹۶** میں **۱۱۹۷** میں **۱۱۹۸** میں **۱۱۹۹** میں **۱۲۰۰** میں **۱۲۰۱** میں **۱۲۰۲** میں **۱۲۰۳** میں **۱۲۰۴** میں **۱۲۰۵** میں **۱۲۰۶** میں **۱۲۰۷** میں **۱۲۰۸** میں **۱۲۰۹** میں **۱۲۱۰** میں  
 میں پھر ترکی کے پاس چلا گیا۔ **طوٹوٹین** **۱۲۱۱** میں **۱۲۱۲** میں **۱۲۱۳** میں **۱۲۱۴** میں **۱۲۱۵** میں **۱۲۱۶** میں **۱۲۱۷** میں **۱۲۱۸** میں **۱۲۱۹** میں **۱۲۲۰** میں **۱۲۲۱** میں **۱۲۲۲** میں **۱۲۲۳** میں **۱۲۲۴** میں **۱۲۲۵** میں  
 ۵۔ طوٹوٹین ایک ترک زرد عمامہ پہنے ہوئے سادہ فرامرد کے خاندان سے تھے۔ ان کے **۱۲۲۶** میں **۱۲۲۷** میں **۱۲۲۸** میں **۱۲۲۹** میں **۱۲۳۰** میں **۱۲۳۱** میں **۱۲۳۲** میں **۱۲۳۳** میں **۱۲۳۴** میں **۱۲۳۵** میں  
 بھی تھا اس نے **۱۲۳۶** میں **۱۲۳۷** میں **۱۲۳۸** میں **۱۲۳۹** میں **۱۲۴۰** میں **۱۲۴۱** میں **۱۲۴۲** میں **۱۲۴۳** میں **۱۲۴۴** میں **۱۲۴۵** میں **۱۲۴۶** میں **۱۲۴۷** میں **۱۲۴۸** میں **۱۲۴۹** میں **۱۲۵۰** میں  
 (مصر) میں **۱۲۵۱** میں **۱۲۵۲** میں **۱۲۵۳** میں **۱۲۵۴** میں **۱۲۵۵** میں **۱۲۵۶** میں **۱۲۵۷** میں **۱۲۵۸** میں **۱۲۵۹** میں **۱۲۶۰** میں **۱۲۶۱** میں **۱۲۶۲** میں **۱۲۶۳** میں **۱۲۶۴** میں **۱۲۶۵** میں **۱۲۶۶** میں **۱۲۶۷** میں **۱۲۶۸** میں **۱۲۶۹** میں **۱۲۷۰** میں

۱۱۲۷

۱۱۲۷



آباد کیا اس نے یہاں پہونچ کر اپنی خود مختار حکومت قائم کر لی اور بعد کو شام کا علاقہ بھی اس کے ماتھے پر  
 خشید کر لیا جس طرح لوئی بھی حکومت کے تحت ہونے کے بعد مصر و شام پہر خلافت عباسی سے متعلق ہو گئے تو اسی زمانہ  
 میں محمد الاخشید نے ایک نیم نو مختار حکومت قائم کی۔ خشید فرغانہ کے فرمانرواؤں کا لقب تھا اور ترک کا باب  
 طبع فرغانہ کے ایک ترک کا بیٹا تھا جو دربار بغداد کا ملازم تھا۔ راجہ رفته رفته ترکی کے مشن کا گورنر ہو گیا لیکن  
 بعد کو اس پر دال آکا اور قید کی حالت میں اس کا انتقال ہوا لیکن اس کے بیٹے کا لقب ۱۱۸۸ھ میں دمشق کی گورنری  
 پر لگایا اور ۱۲۰۳ھ میں مصر کی گورنری ۱۲۲۳ھ میں اس نے اپنے بیٹے احمدہ کا چار بیٹا ۱۲۲۳ھ میں  
 اپنے بیٹے کا لقب اختیار کیا اور ۱۲۳۳ھ میں شام، حکمہ اور مدینہ پر بھی اس کا اقتدار قائم ہو گیا۔ فاطمینی  
 ۱۱۷۱ھ سے ۱۱۷۱ھ تک حکومت ۱۲۷۲ سال فرمانروا ۱۱۷۱ھ۔ فاطمی تحریک کا آغاز اسماعیلی جماعت  
 سے ہوتا ہے۔ تیسری صدی ہجری کے وسط میں اس کا مرکز (حملاۃ اور جھس کے درمیان) ایک مقام سلمہ  
 تھا۔ ان کے داعیوں میں سے جو عراق، ایران اور یمن وغیرہ کا دورہ کیا کرتے تھے ایک شخص ابو عبد اللہ  
 شیعہ تھا جس نے کائنات کے قبیلہ یونانی پروردگار پیدا کر کے حکومت اقلیہ کو مشترک کر رکھا تھا اس  
 وقت اسماعیلیہ جماعت کا سر دار عبد اللہ تھا، ۱۱۷۱ھ سے لے کر کہ مغرب میں اب پاؤں جمانے کا موقع  
 ہے، صلیبیوں نے ۱۰۹۹ھ میں مصر کا قلعہ لیا اور وہاں سے مغرب کی طرف کیا، یہاں عباسیہ حکومت کے  
 اشارہ سے زیادت اللہ (فاطمی فرمانروا) نے اسے تنقید کر لیا لیکن جب ابو عبد اللہ کی سازشوں سے اس حکومت  
 ختم ہوئی تو عبد اللہ بھی قید سے چھوڑا اور الحمدی کے نام سے امیر المؤمنین کا لقب اختیار کر کے متبادل ہو گیا  
 (۱۱۷۱ھ تا ۱۱۷۹ھ) اور چھری سن ۱۱۷۹ھ اور بھی مذہب کی ترویج شروع کی، اسی کے ساتھ  
 الحمدیہ کو (جو قادیان کے قریب ہے) ۱۱۷۹ھ میں اپنا مرکز قرار دیا اور اس وقت سے فاطمی خاندان کی  
 حکومت کا آغاز ہوا۔ عبد اللہ کے فاطمی اسل ہونے کے بابت یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا، بعض نے  
 اس کو یمن میں پہونچ کر قتل سے بچایا ہے جو ایران کا معراج امراض چشم تھا، لیکن بڑا دھچم نہیں  
 معلوم ہوتا نیز فتح اول تو ایک مجاہد الاصل شخص کو ایسی مذہب نشینیت حاصل نہیں ہو سکتی تھی کہ مسلمانوں  
 کی جماعت میں کسی تحریک کی کاغذی ہوجاتی اور یہ مفاد کے مجاہد کو اس کی طرف سے کوئی انہیہ پیدا  
 ہو سکتی تھا۔ خود علویوں نے بھی اس کے فاطمی اسل ہونے سے انکار کیا ہے۔ بہر حال وہ فاطمی اسل ہوا  
 نہ ہو لیکن چونکہ اس نے مذہب شیعہ کی ترویج کی جس کا زیادہ تر معلق آل فاطمہ سے ہے اس لیے اس کا فاطمی  
 کی ہوئی حکومت کو ان بھی فاطمی حکومت کہہ سکتے ہیں۔ عبد اللہ نے اس اقتدار کے حصول کے بعد

محمد ادراسی سے بیکار کیا اور اسے قتل کر دیا، لیکن اسی کے ساتھ زنا اور کثرت میں بغاوت ہو چکی اور وہ  
 بڑی مشکل سے مغرب میں فاطمی اثرات کو قائم رکھ سکا۔ ۳۶۰ھ میں اس کا انتقال ہوا تو ابن ابی العاصیہ،  
 اس کا جانشین ہوا اور زمانہ طغیان اپنے نقشب میں لے آیا، اس کے بعد عبداللہ کا بیٹا القاسم تخت نشین ہوا  
 اور اس کے بعد حکومت (۳۶۰ھ سے ۳۶۶ھ) تک اس کا ہم ترین واقعہ ابو یزید خوارزمی کا خروج  
 تھا۔ (۳۶۶ھ سے ۳۶۹ھ) اس کی امداد کے لیے متعدد بربری قبائل گھڑے ہو گئے اور اسے اتنی کامیابی ہوئی کہ فاطمی  
 پادشاہ تخت اشد کے کاغذ حصرہ کر لیا۔ برحق یہ محاصرہ تو ایک سال کے بعد ختم ہو گیا لیکن اس کے بعد مسکن کے  
 محاصرہ میں اس کو اپنی جان دینا پڑی۔ اس کے بعد اس کا لڑکا المقصور تخت نشین ہوا اور ۳۶۹ھ سے  
 ۳۷۰ھ تک اس نے بغداد جنگیں کا خاتمہ کر کے ابو یزید کو بھی قتل کر دیا۔ فاطمین ابتدائی ہی  
 اس حکوم میں تھے کہ مصری طرف پیش قدمی کی جائے لیکن مسکن کو شش میں دھکا میاب نہ ہوئے البتہ القاسم  
 کے زمانہ میں مصر کی جانب تیسری بار فوج کشی ہوئی (۳۶۶ھ) لیکن وہاں کی خشدی حکومت نے  
 ڈٹ کر مقابلہ کیا اور فاطمی فوجوں کو ناکام واپس آنا پڑا۔ سسلی، صقلیہ میں فاطمی حکومت ختم ہونے سے بعد  
 فاطمی حکومت نے وہاں ایک اپنا گورنر مقرر کر دیا تھا لیکن ابن قریب نے اسے نکال کر اپنی حکومت قائم کرنا شروع  
 فاطمین اول اس طرف بھی توجہ نہ کر سکے، لیکن بعد کچھ خود سسلی والوں نے ابن قریب کو گورنر کے فاطمی  
 حکومت سے روک دیا تو برسلی میں ان اشد اور پھر قاسم ہو گیا لیکن ۳۷۰ھ کے آغاز میں ایک سردار کلب حسن  
 بن علی جو یہاں کا خود مختار فرمانروا بن چکا تھا، فاطمین کا ابتدائی دور خانہ جنگیوں کا دور تھا اور  
 چین سے حکومت کرنا انھیں نصیب نہ ہوا لیکن جب المقصور کے بعد القاسم تخت نشین ہوا (۳۶۹ھ سے ۳۷۰ھ)  
 ۳۷۰ھ تک فاطمی فوجیں بکرا دلا اور اس نے اپنے فوجی جنرل جوہر کی مدد سے، اشرافان مشرق (۳۷۰ھ) جو  
 ۳۷۰ھ کو فسطاط پر قبضہ کر کے مصر فتح کر لیا، خابرو کی بنیاد بھی اسی زمانہ میں بڑی اور جامع انداز میں تعمیر  
 کی گئی اور قسطنطنیہ اس کے بعد میکہ و مدینہ میں بھی فاطمی اطاعت قبول کر لی، لیکن شام ابھی تک فاطمی نہ آیا  
 کیونکہ وہاں پر راسخ قاضی تھے اور گورنر قسطنطنیہ ایک بار بھی گیا لیکن اکل بویہ کی مدد سے وہ بغداد میں نہ رہا  
 تھے اور اس کے بچے اس کے پاس کے بعد ۳۷۰ھ میں قرامطہ میں چھوٹے لڑکے کی وجہ سے فاطمین  
 نے فاطمی قبضہ کر لیا۔ لیکن یہ قبضہ بالکل عارضی تھا کیونکہ اس کے بعد ہی ترک انشکین نے فتح کر لیا  
 میں نے علی بن العزیز (۳۷۰ھ سے ۳۷۶ھ) اور قسطنطنیہ (۳۷۶ھ سے ۳۸۰ھ) اور شام (۳۸۰ھ سے ۳۸۴ھ) میں  
 بالکل نام حکومت سے اس کا تعلق باقی ماندہ ترک ۳۸۴ھ میں خواجه مسرا میر نے اس کو مسترد کیا



کے بھائی شہر کوہ کی اولاد ۶۶۱ھ تک مختص میں چکرائیں رہی۔ شاہی راجہ اب کا باب (کر) تھا اور اسے مینا  
 کے ایک قصبہ دودین کا رہنے والا تھا یہ اپنے دو بیٹوں نجم الدین ابوبکر و احمد الدین شہر کوہ کو لے کر بغداد  
 آگیا اور ایک دست کی سفارش سے جس کا اثر دیر سلجوقی میں کافی تھا قلعہ تکویت کی فوج کا کمانڈر  
 ہو گیا اس کی وفات کے بعد ابوبکر اس کی جگہ سنبھال لیا۔ جب ۶۸۳ھ میں رسول کے سردار انا بک  
 راجہ کی تکویت کے پاس بغداد کی سلجوقی فوجوں نے شکست دی اور انا بک ابوبکر کی مدد سے جان  
 بچا کر بھاگ نکلا۔ لیکن اس کا تباہ ہو گیا تو سلجوقی دربار کو یہ بات ابوبکر کی ہمت ناگوار ہوئی لیکن بات دب گئی  
 اس کے چند سال بعد شہر کوہ (ابوبکر کے بھائی) نے سلجوقی فوج کے ایک ممتاز افسر کو قتل کر دیا اور  
 اسے قتل دونوں بھائیوں کو قتل جانے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ جس رات یہ قتل کی تیار ہو کر رہے  
 تھے اسی رات پھر وایت دیکھا اس سے چند دن قبل قلعہ تکویت میں صلاح الدین پیدا ہوا۔ ۶۸۳ھ  
 جب ابوبکر و شہر کوہ یہاں سے نکل کر انا بک کی کھپا پاس پہنچے تو اس نے ان کی ہوشی آگ بھٹکتی  
 دیکھی۔ عہدہ تک یہ رسول میں مقیم رہے اور پھر زنجی کی فوجی ۲۵۰۰ میں اس کی بڑی مدد کی، چنانچہ زنجی نے  
 بھلیکے فوجیوں کو اس سے ابوبکر یہاں کا انتظام سپرد کر دیا۔ زنجی کی وفات کے بعد اس کے جانشینوں  
 نے چاہا کہ بھلیکے ابوبکر سے بھلیکے لیا جائے۔ ابوبکر یہ دیکھ کر کہ وہ مقابلہ نہیں کر سکتا بھلیکے چھوڑ کر  
 خود ان کے پاس چلا گیا اور پھر زنجی عہدہ حاصل کر لیا۔ اس وقت ابوبکر کا بھائی نور الدین محمود بن ابوبکر  
 کا قلعہ تھا جسے اس کے باپ نے حلب کی حکومت سپرد کر دی تھی۔ نور الدین کو اب دمشق لینے کا خیال  
 بھی پیدا ہوا ابوبکر کی کان میں تھا اور شہر کوہ کو مامور کیا کہ وہ اپنے بھائی ابوبکر کے خلاف فوج کشی  
 کر کے دمشق لے لے لیکن ابوبکر نے بھلیکے نہیں بھی اور قلعہ خالی کر دیا، اس کے بعد یہ دونوں بھائی نور الدین  
 کے پاس پہنچ گئے اور اس نے ابوبکر کو دمشق کا حاکم مقرر کیا اور شہر کوہ کو علاقہ مختص دیدیا۔ جہاں اس کی  
 اولاد کا عہدہ تک نور دینی قصبہ رہا۔ اس کے بعد جب نور الدین نے مصر کے معاملات میں بھی دخل دینا  
 چاہا تو شہر کوہ کو اپنا نائبہ بنا کر وہاں روانہ کیا اور صلاح الدین کو بھی اس کے ساتھ کر دیا، شہر کوہ نے  
 بڑی دشواریوں کے بعد مصر میں اور فرمانروائے مصر سے معاملات خوشامطوبی سے طے کیے اور آخری  
 فاطمی خلیفہ عاصم نے اسے اپنا وزیر بنالیا۔ جب اس کا انتقال ہوا تو صلاح الدین کو وزیر بنایا گیا اس  
 نے غالباً وزارت کا تھم میں لیتے ہی نور الدین کے زمانہ سے فاطمی خلیفہ عاصم کی معزولی کا اعلان  
 کر کے عباسی خلیفہ کا نام خطبہ میں داخل کر دیا۔ اور اپنی حکومت قائم کر لی۔ اس واقعہ سے نور الدین

کے تعاقبات صلاح الدین سے شراب ہوئے، لیکن اتفاق سے اسی دوران میں نور الدین کا انتقال ہو گیا اور  
 یہ کام ناکمل چھوڑ کر بعد وہ مطمئن ہو گیا اس کے بعد صلاح الدین نے مشاہیر میں بھی قبضہ کر لیا اور حدود عراق  
 تک پہنچا اقتدار قائم کر لیا، اسی کے بعد صلیبی جنگوں میں اس نے حصہ لیا شروع کیا اور خطہ میں عیسائیوں  
 کو شکست دینا شروع کیا (۵۵۹ھ) یہ وہ خطہ تھا جس کا قبضہ کر لیا۔ ۵۵۹ھ میں صلاح الدین کا انتقال ہوا  
 لیکن موت سے پہلے ہی وہ اپنی سلطنت کو اپنے بیٹوں اور اپنے بھائیوں اعداؤں میں تقسیم کر گیا تھا  
 اعداؤں کو عراق، الانفلس کو دمشق، العزیز کو مصر اور الظاہر کو حلب دیا یا یمن بدستور صلاح الدین  
 کے بھائی کو عراق کے قبضہ میں رہا، لیکن صلاح الدین کی آنکھ بہت بڑھتی تھی اس کے لڑکوں میں باہم  
 لڑائی شروع ہو گئی اور اس اختلاف سے اعداؤں نے فائدہ اٹھا کر صلاح الدین کے لڑکوں سے ان کے  
 مقبوضات چھین کر پوری سلطنت پر اپنا اقتدار قائم کر لیا، لیکن اس نے بھی دینی غلطی جو صلاح الدین  
 نے کی تھی، یعنی جو موت اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دی، انہوں نے اس کو معصوم سمجھ دیا، معظموں کو دمشق اور انصار  
 کو عراق، رافطیہ کے بعد اس کا جانشین اوجہ ہوا اور اس کے بعد الاشرف (ع) حلب ابنہ صلاح الدین  
 کی اولاد کے پاس باور ہوا ان کے بعد العزیز تخت نشین ہوا، ابوبی خانہ ان کی دوسری چھوٹی چھوٹی  
 شاخیں مختلف اصناف میں حکمران تھیں لیکن وہ سب اعداؤں کے زیر اثر تھیں۔ اعداؤں کا تحریک اسی  
 وقت انتقال ہو گیا جب صلیبی لڑائی کے سلسلہ میں دنیا کا پر فوجیہ جاری تھی۔ اعداؤں کا بیٹا انکار چو  
 مصر کا فرمانروا تھا اس مہم میں کامیاب نہ ہوا اور رہا یا تھوڑے نکل گیا لیکن اس سے زیادہ صلیبی  
 فوجوں کو اوروں کی کامیابی حاصل نہ ہو سکی اور انکار نے اپنے بھائی معظموں کو دمشق کی نصیب سے انکار  
 سے تنگ کر فریڈرک ثانی سے صلح کی بات چیت شروع کی اور دونوں میں یہ معاہدہ ہو گیا کہ یہ دوسرے  
 فریڈرک کو واپس دیا جائے گا اور فریڈرک دقت ضرورت انکار کی فوجی مدد کرے گا، یہ معاہدہ  
 ۱۲۴۱ء میں ہو گیا۔ انکار نے ابوبی خانہ ان کی چھوٹی چھوٹی منتشر حکومتوں میں اتحاد پیدا کرنے  
 کی تیاری کی کہ ان سب کو صلیبی جنگوں کی طرف متوجہ کر دیا اور اس میں ایک حد تک کامیابی بھی  
 ہوئی، لیکن بعد کو الاشرف نے ہارنوائے دمشق نے پھر بھرت ڈالی اور انکار کو دمشق پر چڑھائی  
 کرنا پڑی۔ ہر چند دمشق، انکار کے ہاتھ آ گیا لیکن اتفاق سے اسی وقت انکار انتقال ہو گیا اور پھر  
 اس میں لڑائیاں چھڑ گئیں۔ اعداؤں (انکار کا بیٹا) جو اعداؤں کی وفات پر مصر میں تخت نشین  
 ہوا تھا معزول کر دیا گیا اور اس کی جگہ رکھائی انصار ابوبی تخت نشین ہوا۔ دمشق پر

صراحتاً اسما جیل سے قبضہ کر لیا اور آخر کار مصر کی حکومت فوجوں نے ایوپیوں کی سلطنت کا براہِ سجدہ چھین لیا  
 اسی دوران میں سنٹ لوی نے بھی صلیبی جنگ میں مبتلا ہو کر مر گیا اور قبضہ بھی کر لیا لیکن اس کے بعد جب  
 فرانسیسی فوجیں آگے بڑھیں تو وہ سب کی سب تباہ کر دی گئیں۔ اتفاق سے اسی وقت اصرار کا انتقال  
 ہو گیا اور اس کی بیوی جو اشد سے اس شخص کو اس وقت تک ظاہر کیا جب تک اصرار کا وہی عہد تو رہا تھا  
 واپس نہ آ گیا لیکن چونکہ اصرار حکومت اس کے خلاف تھے اس لیے اس کی جگہ برادرانہ کو تخت نشین کیا گیا  
 اور اس کے بعد ملک ایک کچھ مسلحین پر ہی حکومت کا پہلا فرمانروا تھا۔ حلقہ میں انگریز کے بعد اس  
 کا بیٹا انصاری نے تخت نشین ہوا اور <sup>۱۳۶۸</sup> ۱۳۶۸ء میں اس نے دمشق بھی لے لیا اس پر مصر کے ملک  
 بادشاہوں سے لڑائی ہو گئی اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک مغلوں نے حملہ نہ اس کو ختم  
 نہ کر دیا۔ عراق کی سلطنت پر بھی جس کا آخری فرمانروا مظفر خان بنی تھا مغلوں نے <sup>۱۳۶۸</sup> ۱۳۶۸ء میں قبضہ  
 کر لیا۔ حلقہ و دمشق بھی <sup>۱۳۶۸</sup> ۱۳۶۸ء میں یمنیوں نے اور حاکمیت کے فرمانروا مظفر خان بھی مغلوں کی اطاعت  
 قبول کر لی۔ ایوپی حکومت تاراج اسلام میں صلیبی جنگوں کی وجہ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے اور صلیب الہ  
 ایوپی سرخاندان کا کل سرسید تھا لیکن خود اس نے یہ اس زمانہ میں عالم وجود میں کی جب عباسیوں کی حکومت  
 ختم ہو چکی تھی، فاطمیں دم توڑ رہے تھے، مصر میں ملک سلطنت ابھر رہی تھی اور بربر جہا طوط رفتار  
 نشستتہ بہ ایوپی تھا۔ یہاں تک نہ خود ایوپی حکومت کے بھی متعدد اثرات ہو گئے اور آخر کار مغلوں نے  
 اس کو بھی ختم کر دیا۔ جس حد تک صلیب و انتقام کا تعلق ہے ایوپی حکومت پر نہیں تھی، زراعت اور  
 آبپاشی کی حالت اس سے خاص توجہ کی اور یورپی مالک سے معاہدہ کر کے تجارت کو بھی وسیع کیا اور فوجی  
 نظام زیادہ تر ملک سپاہیوں سرداروں کے ہاتھ میں تھا لیکن کوثری بڑی جاگیر پر دی گئی تھی اور  
 جنھوں نے آخر کار خود اپنی سلطنت قائم کر لی، انھوں نے جو یہاں پر کوثری بڑی حد تک متاثر کیا اور  
 آداب و راد میں بھی نمایاں تبدیلیاں کیں، جنھوں نے یورپ میں بھی یہاں پایا۔ ملک سلطانین نے بھی ایوپی  
 کے حکم کو بڑی قدر رکھا اور اس میں کوثری تبدیلی نہیں کی۔ دہشت حکومت ۸۶۷ سال۔ فرمانروا <sup>۱۳۶۸</sup> ۱۳۶۸ء  
 ۱۳۶۸ء میں <sup>۱۳۶۸</sup> ۱۳۶۸ء میں سلطانین ملک پر <sup>۱۳۶۸</sup> ۱۳۶۸ء میں سلطانین ملک پر <sup>۱۳۶۸</sup> ۱۳۶۸ء میں سلطانین ملک پر  
 اس سرکشی کے ان علاقوں کی جامعیت ہے۔ سلطانین ملک پر <sup>۱۳۶۸</sup> ۱۳۶۸ء میں سلطانین ملک پر <sup>۱۳۶۸</sup> ۱۳۶۸ء میں سلطانین ملک پر  
 جنھوں نے بعد کو تمام میں ختم کیا۔ اس کے مران سلطانین ملک پر <sup>۱۳۶۸</sup> ۱۳۶۸ء میں سلطانین ملک پر <sup>۱۳۶۸</sup> ۱۳۶۸ء میں سلطانین ملک پر  
 کا نام نظر آجے۔ جو سلطانین صراحت کی بہو تھی، بعد کو اس زمانہ ان کے در حوالے ہو گئے ایک بڑی ملک







اور کو کچھ ملے گا اور نہ بڑا چار صاحب ماموں کے بعد بھی حکومت کا زوال شروع ہوا تو کم میں بھاگی ہوئی تھی اور  
 جس کو موقع ملا اٹھا اسے بڑے بڑے کے مبادت راج کا طریقہ اور جو بھائی تھا مختلف جگہ میں انہیں میں دست و زبان تھی  
 نہیں اور کچھ کا تعلقوں کو لے کر تھیں لے لے معلوم کیے سے زیادہ میں نظر آئے تھے اتفاق سے ایک زمانہ  
 میں طبرستان میں کسی خاندان کی حکومت قائم ہو گئی جس سے ملوین کو اور زیادہ حکومت پیدا ہوئی اور بدستور  
 دینو کو آزادی سے لوانا جانے لگا علویوں کی یہ تباہ کاریاں جاری تھیں کہ ایک اور فتنہ فرائیڈ کا اٹھنا  
 اور ۹۱۳ء میں انہوں نے کہہ کر حملہ کر کے قتل عام کر دیا۔ ملک اسود اٹھا کر حرمین لے گئے اور ۹۱۳  
 سال کے بعد ۹۱۵ء میں اسے بھگروا پس ہو گیا۔ اس کے بعد شہر میں فاطمی حکومت کی اور بغداد میں آل  
 بویہ کی حکومت کی وہم سے علویوں کا دور پھر پڑا اور اسی وقت سے کہہ کر علوی حکمرانوں نے اپنے لئے  
 لقب شریف اختیار کیا جو اب تک قائم ہے فاطمی شرافت کہ سے قرا وہ ملک موسوی خاندان  
 کے ایک فرد جو ۹۱۵ء اور ۹۱۶ء کے درمیان یا ۹۱۶ء یا ۹۱۷ء میں ۹۱۵ء میں  
 کہہ کر قبضہ کر لیا اور اس طرح حسن خاندان کی حکومت کا یہاں آغاز ہوا جسے شرفاء کہہ جتے ہیں انہیں  
 خاندان کے (اور اورو مدینہ میں بھی ان عقیدہ انھیں شرفاء مدینہ کہتے تھے) اس خاندان نے انتہا اقتدار  
 حاصل کر لیا کہ اول اول اس نے فاطمی حکومت کی بھی اطاعت نہ کی اور ابو الفتح اس خاندان کے بڑے  
 حکمران نے ۱۰۱۵ء میں اپنی خلافت کا اعلان کر دیا ابو الفتح کے بعد اس کا بیٹا جو اس کے  
 کوئی نہ نہ اولاد نہ تھی اس نے حسن خاندان کی اولاد میں سے بھگروا لیا اور کہ پھر لیا گیا آخر کار میں  
 (زمانہ و انجلی نے بیچ میں پڑ کر چھوٹ کر لیا اور اس نے ابو الفتح کو یہاں کا شریف بنانے کا حکم دیا یہ صرف  
 چند سال ۱۰۱۵ء سے ۱۰۱۶ء تک رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے ہی مختار زمانہ میں اس نے اپنی لوٹ مار  
 کی کہ ابو الفتح کی حکومت کو بار بار اس کی کوتاہی کرنا پس اتفاق سے اسی زمانہ میں ایک اور شخص قرا وہ ابھر  
 جو موسوی خاندان کی ایک فوج تھا اس نے کہہ کر قبضہ کر لیا اور کالی سات ٹھوس ایک بیاض کھاس  
 کے خاندان میں قائم رہی اور اس کا سبب یہ تھا کہ اس زمانہ میں ہندوستان میں ہندوؤں نے اپنے اپنے سیاسی حکومت  
 کو قائم کر دیا تھا اور صدر کی ایوانی حکومت نے اپنی اس کے بعد با مناسب نہیں سمجھا اس خاندان کا آخری شریف  
 حسین تھا جس نے پہلے چنگ تھیم کے وقت ترقی حکومت کی مگر اس کے فائدہ اٹھا کر ۱۰۱۶ء میں  
 اسے سنبھال کر لے گا اعلان کر دیا اس نے اسی زمانہ میں سلطان محمد بن عبد العزیز اسود سے ۱۰۱۶ء میں  
 چکر کیا اور شریف حسین بھاگ کر چھوٹ گیا۔ ابن اسود ۱۰۱۶ء تک ملک و مدینہ دونوں پر قابض رہا

اور اس طرح جوہری سلسلے میں محکم کی یاد دہانیوں کے باعث اسی ۹ فروری ۱۸۵۷ء کو انگریزوں نے  
انقلاب کیا اور اب ان کے بیٹے امیر سودھو خان میں جو ۱۲۰۰۰ مربع میل کے سرزمین پر ایک ہی ایک دور  
دیکھا گیا لاکھ ہے۔ کچھ درخت غلطاً بوندہ راجا وغیرہ مشہور شہر پٹیالہ کا حصہ تھے اور گڑھیوں میں رہتا تھا  
۱۴ فروری ۱۸۵۷ء کی فجر کے کاب پنجاب ریولوشن سے پہلے جاری ہونے والی ہے، چلوں کی وجہ سے سعودی  
عسکریات بیدار ہوئے تھے۔ ان دنوں میں اسلام لانے کے بعد جب طوائف الملوک شروع ہوئی تو انکی  
دی حالت خود گرائی جو قبل اسلام کی حالت جاتی تھی اور ایس میں تبدیلی انقلابات رونما ہوئے خلفاء راشدین  
کے زمانہ میں یہ حالت بھی البتہ کبھی کبھی ..... قبائل اپنے شیوخ کی سرکردگی میں ایک دوسرے  
سے لڑتے رہتے تھے خلفائے عرب میں ان کے اندر ایک گورنر مقرر کرتا تھا اور حکومت میں ایک نائب گورنر -  
لیکن آس پاس کی دوسری آبادیوں میں وہی شیوخ کا اقتدار قائم تھا۔ تیسری صدی ہجری میں جب حکومت اسلامی  
پس اختیار پیدا ہوا اور مختلف مقامات میں متنبہ و آزاد حکومتیں قائم ہوئیں تو ان میں بھی تحریروں زیادتی  
میں اپنی حکومت قائم کر لی۔ یہ دور مانہ تھا جب شمالی افریقہ میں ادیبی اور علمی اور خراسان میں طاہری  
خاندان اپنی آزاد حکومتیں قائم کر رہے تھے (ابو خود خاندان زیادتی نے تمام کے علاقہ میں آباد کیا  
اور اس کو اپنا مرکز قرار دیا) [زیادہ دیکھو] ۱۸۵۷ء حکومت ۳۰ سال فرمانروا  
ہم۔ ازادین کا ہونا یا نہ ہونا دو سو سال تک زیادتی حکومت کی اور اس حکومت میں بن کا بڑا حصہ شمال  
تھا جبکہ اس خاندان پر زوال آیا تو مختلف خاندانوں کی آزاد حکومتیں قائم ہوئیں۔ یعقوب میں کی حقا اور  
جنس اور سلطان بن طرفین کے شاہی طبقہ میں علی بن زیاد نے شیوخ کے بعد خود راہ کوٹا اور نائی  
خاندان کے آخری فرمانروا کے بعد میں سمیعہ کے ایک خادمہ مرثبان نے اپنے خاندان میں حکومت قیام کر لی  
جبے جاگجا خاندان کہتے ہیں۔ [یعقوب مرثبان (صفاء و جدہ) ۱۸۵۷ء حکومت ۷ سال فرمانروا  
۱۸۵۷ء حکومت ۷ سال فرمانروا = ۱۸۵۷ء حکومت ۷ سال فرمانروا = ۱۸۵۷ء حکومت ۷ سال فرمانروا

۲۔ آخری امریکا جس کا نام تھا جس نے زیادتی میں اپنے آخری وقت تک (۱۸۵۷ء) حکومت کی ۱۸۵۷ء میں  
صلیبیوں نے زاہد رفیقہ کے کہ اپنی حکومت میں شامل کر لیا تھا لیکن بجان کے بیٹے سعید الاول نے  
پھر رفیقہ کر لیا۔ اس کے بعد بھی کئی بار یہ شہر بجان خاندان کے ماتحت نہ نکلا لیکن ۱۸۵۷ء کے بعد آخر تک  
ظفر کے گھرم میں رہا۔ بجان خاندان کے بعد سال ۱۸۵۷ء حکومت قائم ہوئی۔

صلیبیوں (صفاء) ۱۸۵۷ء حکومت ۷ سال فرمانروا = ۱۸۵۷ء حکومت ۷ سال فرمانروا = ۱۸۵۷ء حکومت ۷ سال فرمانروا = ۱۸۵۷ء حکومت ۷ سال فرمانروا

شیخ خاندان تھا جس کا مورث اعلیٰ علی بن محمد تھا اس نے ۱۱۵۹ء میں سارے اپنی حکومت قائم کی اور  
 بجاغ کے مرنے کے بعد ۱۱۶۱ء میں زبیر بھی قبضہ کر لیا۔ اس نے ضواء اور میں بھی ۱۱۶۱ء میں فتح  
 کر لیا اور اس کے بعد بھی مکہ بھی لے لیا۔ اس کا مرکز حکومت ضواء تھا۔ اس کے مرنے پر زبیر نے بارہا  
 سے جنگ لڑی۔ دو مرتبہ تو اس کے بیٹے مکرّم نے ۱۱۶۱ء اور ۱۱۶۲ء میں واپس لے لیا لیکن اس کے بعد بھی  
 زبیر کی مراد چھوڑنے کے لئے ہاتھ نہ نکلی اور مکرّم نے اپنا مرکز حکومت ضواء سے ورجیل منتقل کر دیا

۱۱۶۱ء (ضواء) ۱۱۶۲ء میں حکومت ۱۱۶۲ء - ۱۱۶۳ء سال فرمانروا = ۸ قبل نبوخذ نصر کی موت

شاہیں قبائل حاشہ اور یمن سے تعلق رکھتی تھیں اور یمنی عربوں میں ان کی بڑی عزت تھی۔ پہلی یمنیوں کے بعد  
 یون صدی تک ضواء میں انہوں نے حکومت کی اور ان کے بعد ابوبی خاندان نے اس کو ختم کر دیا۔

۱۱۶۱ء (زبیر) ۱۱۶۲ء میں حکومت ۱۱۶۲ء - ۱۱۶۳ء سال فرمانروا = ۸ بجائے یمن کے بعد نبوخذ نصر کی مراد

یہ قبائل ہو گئے اس خاندان کا مورث اعلیٰ علی بن محمد کی تھا جس نے ضواء میں نبوت کا دعویٰ کر کے اپنے  
 پیروں کو کچھ پید کر لئے تھے۔ انہیں یہ انصار اور مہاجرین کہا کرتا تھا ۱۱۶۲ء میں اس نے حذر کر کے غفلت  
 مقامات پر قبضہ کر لیا اور ۱۱۶۲ء میں زبیر بھی فتح کر لیا اس کے جانشینوں نے تمامہ کے علاقہ میں ۱۱۶۲ء سال

حکومت کی اور پھر ابوبی خاندان نے انہیں ختم کر دیا۔ (عدن) ۱۱۶۲ء - ۱۱۶۳ء سال فرمانروا = ۸

کے فرمانروا المکرم نے المکرم کے دو بیٹوں عباس اور محمد کو ۱۱۶۲ء میں عدن کا مشترک گورنر  
 مقرر کیا اور یہ مشترکہ گورنری کی تسلی کر لی گئی۔ بعد کو امراء عدن ابوسعود ابونخل نے ضواء  
 میں آزاد حکومت کا اعلان کر دیا لیکن وہ اپنی آزادی کو ہمیشہ قائم نہ کر سکے۔ "شیخ خاندان

کے بعد یہ خاندان یمن کا پرانی اثر خاندان تھا اور ابوسفد حکومت قائم ہونے کے وقت تک برسرِ کار  
 رہا۔ اس خاندان کی دو شاخیں ابوسعود اور بنو زریع تھیں اور وہ ایک ان دونوں نے کہا

حکومت کی۔ (ابو یمن) ۱۱۶۲ء میں حکومت ۱۱۶۲ء - ۱۱۶۳ء سال افراد = ۸

ابو یمن نے مصر، شام و عراق میں اپنی حکومت قائم کی اسی طرح وہ یمن پر بھی چڑھا گئے ضواء کے بعد  
 خاندان زبیر کے بعد یمن ابوسعود کے زور یمن کو ابوسعود کے مرنے کے دوران ضواء سے یمن کے نصف حصہ کی

کتاب میں حکومت کی۔ (ابو یمن) ۱۱۶۲ء میں حکومت ۱۱۶۲ء - ۱۱۶۳ء سال افراد = ۸

ابوسعود کی کتاب فیہرہ میں ہے کہ یمن کے یمنیوں کو یمن کے ابوبی خاندان کے آخری فرمانروا





چھوڑنا چاہا اور اس کے بھائی جعفر سے وجہ یہ کہہ کر اس نئی فاطمی حکومت کو بھی رشید الدولہ نے قتل کر دیا۔  
 بیٹے نے غم کرایا۔ دوسرے سال اس کے چچا حمزہ الدولہ نے رشید الدولہ کو قتل کر کے اس کے بھائی جعفر کے  
 سر پر دیا۔ رشید الدولہ نے اسی سال پھر عجب پر غصہ کر لیا اور عجب سے وجہ سے ایسا کر سب سے پہلے میں عجب کو  
 قتل کیا۔ ان کے ایک سردار سلم بن قرق نے قتل کیا جو اس وقت میں رشید الدولہ کی عسکر اس کا بیٹا جمال الدولہ  
 تخت پر بیٹھا تھا جس سے یونانیوں سے صلح (۸۱۷ء) لے لیا اور جمال الدولہ کا بھائی ساجی پارس  
 عجب پر قاتل بنا دیا۔ ان کے بھائی خاندان سے صلح کر لیا۔

عجبی خاندان (موسل وغیرہ) ۸۱۷ء سے ۸۱۸ء تک حکومت و ۱۱۰ سال فرمانروا ہوا۔ قبل ہی کتب  
 کی تاریخ نشانوں میں ایک تاریخ عجبی بھی ہے جب عجبی کتب اسلام لے آیا تو اس کا نشان تمام عراق و شام  
 افریقہ اور فارس تک پہنچ گیا۔ عجمیہ میں عراقی عسکریوں سے ہجرت ہوئی۔ ان کی ایک تاریخ جو متفقہ طور  
 کے حجاز میں ایک دلی ملاقات بطریق میں آئی۔ اس کی تاریخ ایک سردار تمام الدولہ کو مدینہ منورہ میں ملاقات  
 بلا کوئی قصہ حسانہ انار سائین و خود ملی اس شرط سے یہ کہ وہ تاریخ اور اکر ہرے کو حکم میں قتل کرنے لگا۔  
 میں عسکریوں کی حکومت بجا رہی تھی اس کے منہ پر مغل کو ایک ترکی سردار قوام الدولہ  
 کو قتل کر دیا۔ عجمیہ میں فتح کر کے سنی حکومت میں شامل کر دیا۔ جب عراق میں عجمی خاندان کی قوت ختم ہو گئی  
 تو وہ ہر اپنے اصلی مقام جہن میں چلے آئے۔

عجمیہ (۸۱۸ء) ۸۱۸ء سے ۸۱۹ء تک حکومت و ۱۱۰ سال  
 عجمیہ میں عجمیہ کے گورنر یا حکام انھیں ہوا تو اس کا جہاز پورانی میں سردار ان کو دی  
 اس کا جانشین ہوا جس میں دیار جو کے متعلق و مقامات متعلقہ مادیار زن متیا فارمین اور گنڈ شامل تھے  
 اس کے جانشین نے عسکری فاطمی خلافت کی اطاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد میں چند انہوں کے بھائیوں کے  
 کی حکومت بھی اسکو بدی مردان نے اس کو یہ کہہ کر ان کو بھی شہر کر لیا تھا۔ یہی اہل سنی کے خلاف کے بعد حکومت  
 ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔ ان کا زیادہ تر زمانہ عجمیہ میں حکومت و ۱۱۰ سال ۸۱۸ء

یونانیا و قبیلہ بنو اسد کی ایک خاندان بھی جو قادیان سے دریائے جہلم کے بائیں سال تک عجمیہ کی سنی فاطمی  
 خاندان کے جو خفیہ قوا تھے۔ انھیں عجمیہ میں ایک میاں شہر جگہ کے نام سے آ کر رہے تھے۔ ان کا مرکز بنایا گیا  
 اس نے ہری خولہ نور سوار میں تیار کیا۔ در تجارت کو بہت ترقی کیا۔ عجمیہ تاریخ سے کہ ایک شہر سرد  
 ہے جس کی شاخوں اور مورخین نے ہری خولہ کی ہے۔ اس کے جد اس خاندان کا وال شہر رخ ہو گیا اور

۳۷۵ھ میں طیفہ مستنجد نے قبائل بنی اسد پہلے کر کے جاریہ اور اوقل کر دیے اور فرات سے لیکر عراق تک مسکن  
 صاف کر دیا۔ اس خاندان کے بعد طیفہ کا خاندان بنو شعیب ملک کے ایک حصہ پر قابض ہو گیا لیکن بعد کچھ عرصے  
 نے اسے بھی ختم کر دیا۔ **ایرانی و ماوراء النہر ایرانی دور**۔ جب ناموس رشید دہلوی غلیفہ نے جس کی ماں ایرانی  
 تھی اسے بھی اعلیٰ اہل اہل اہل کو روستانی تھی جس کی مدد سے معزوں کے عنان خلافت و غور اسے ہاتھ میں لی تو اس کے  
 ویرانہ میں ایرانیوں کا اثر بہت بڑھ گیا اور تمام صوبوں کی گورنری ایرانی سرداروں اور شیخوں کے ہاتھ آ گئی اور  
 رفتہ رفتہ انہوں نے اپنی قوت حاصل کر لی کہ بعد کو مامون اور اس کے جانشینوں کو قابو رکھنا دشوار ہو گیا اور ان کے  
 مختلف خاندان ان کے ان میں سے بھی ہوئے نام خلافت کے اثر میں تھے۔ ان میں بھی خاندان نیکو آئی تو شیخ طیفہ  
 بہ دور اگرچہ ایرانی دور تھا لیکن تمام خاندان ایرانی اہل سنت طیفہ خاندان ابو دلاہ صاحب تھا حسین بن کر تھے لاکھ

خانی ترک تھے لیکن زیادہ کچھ ان خاندان ایرانی ہی تھے۔ **و لغویں ذکر مکران**۔ ۳۸۵ھ میں حکومت

۳۸۵ھ میں سال افراہوہ ابو دلاہ نے اعلیٰ غلیفہ امین الرشید کے زمانہ میں مہمان کا گورنر تھا اس کے بعد اس کا بیٹا علی

اور پھر اس کے بیٹے پر وے جانشین ہوئے عربی عبد العزیز نے سلطنت میں اس مہمان اور خاندان کے اپنی حکومت کا  
 کر لی اس خاندان کے یہ خلافت کی طرف سے دوسرے خاندان کے گورنر مقرر کیے گئے۔ **ساجستین (آذربائیجان)**

۳۷۷ھ میں سال افراہوہ ۳۷۷ھ میں حکومت ۵ سال افراہوہ ابو سارح دیو د کو فہ اور امواز کا گورنر تھا جب اس کا

۳۷۷ھ میں سال افراہوہ ۳۷۷ھ میں حکومت ۵ سال افراہوہ ابو سارح دیو د کو فہ اور امواز کا گورنر تھا جب اس کا

۳۷۷ھ میں سال افراہوہ ۳۷۷ھ میں حکومت ۵ سال افراہوہ ابو سارح دیو د کو فہ اور امواز کا گورنر تھا جب اس کا

۳۷۷ھ میں سال افراہوہ ۳۷۷ھ میں حکومت ۵ سال افراہوہ ابو سارح دیو د کو فہ اور امواز کا گورنر تھا جب اس کا

۳۷۷ھ میں سال افراہوہ ۳۷۷ھ میں حکومت ۵ سال افراہوہ ابو سارح دیو د کو فہ اور امواز کا گورنر تھا جب اس کا

۳۷۷ھ میں سال افراہوہ ۳۷۷ھ میں حکومت ۵ سال افراہوہ ابو سارح دیو د کو فہ اور امواز کا گورنر تھا جب اس کا

۳۷۷ھ میں سال افراہوہ ۳۷۷ھ میں حکومت ۵ سال افراہوہ ابو سارح دیو د کو فہ اور امواز کا گورنر تھا جب اس کا

۳۷۷ھ میں سال افراہوہ ۳۷۷ھ میں حکومت ۵ سال افراہوہ ابو سارح دیو د کو فہ اور امواز کا گورنر تھا جب اس کا

۳۷۷ھ میں سال افراہوہ ۳۷۷ھ میں حکومت ۵ سال افراہوہ ابو سارح دیو د کو فہ اور امواز کا گورنر تھا جب اس کا

۳۷۷ھ میں سال افراہوہ ۳۷۷ھ میں حکومت ۵ سال افراہوہ ابو سارح دیو د کو فہ اور امواز کا گورنر تھا جب اس کا

۳۷۷ھ میں سال افراہوہ ۳۷۷ھ میں حکومت ۵ سال افراہوہ ابو سارح دیو د کو فہ اور امواز کا گورنر تھا جب اس کا

۳۷۷ھ میں سال افراہوہ ۳۷۷ھ میں حکومت ۵ سال افراہوہ ابو سارح دیو د کو فہ اور امواز کا گورنر تھا جب اس کا

جس جب اس نے پرستان پر غور کیا تو وہ یہاں کے حکمران ہو گئے۔ اپنی نام کے سیک جادی گئے اور ۶۶  
 سال تک یہاں حکومت کی جب سناہوں نے انہیں یہاں سے نکالا تو صدی خاندان کے دوسرے افراد کا جیلا  
 وہاں میں ان کا اقتدار قائم تھا کہ ابو الفضل جعفر بن ابی القاسم نے اپنے نام کا سناہوں کی ہمار کی کر دیا۔  
 طابری میں خاندان رخراسان، سنیہ پانچویں صدی میں حکومت کیا وہ سال افراد کے اور انہیں  
 طابری و ابن کثیرین، ماسویہ بنید کا سناہوں رخراسان کے جعفر بن علی نے سنیہ پانچویں صدی میں خراسان کا گورنر بنا دیا تھا  
 اس نے یہاں ایک آزاد حکومت بنی جس کی اس خاندان کے صوبہ خراسان میں کسی اور صوبہ کو شامل کرنے کی خواہش  
 نہیں کی اور خراسان ہی کے اندر ان کی سلطنت محدود رہی نصف صدی کی حکومت کے بعد جعفر بن علی نے  
 صفاری نے اس خاندان کو شہر کر کے اپنی حکومت قائم کر لی۔

صفاری بن (خاکس) سنیہ پانچویں صدی میں حکومت کیا وہ سال فرانزہ اس کا بیٹا جعفر بن علی تھا  
 انہوں نے ایک سرگرمیوں کی حکومت سے صوبہ خراسان اسپستان باغورد اس کے گورنر کے یہاں اسے عہدہ ملا  
 پہلے گیا اور اس کے وہ بے پرواہی سے چلے ہی اس کو جاسٹین بن گیا۔ پہلے ہی سال اس کے یہاں  
 شہزادوں اپنے فساد میں مشغول کر لیا اس کے بعد عہدہ اس نے بنا اور وہ خاندان فتح ہو گئے اور  
 ۶۵۵ء میں طابری خاندان سے خراسان کی سے لیا۔

خاندان سامانی (خاکس) بناد و انہر، سنیہ پانچویں صدی میں حکومت کیا وہ سال افراد ۱۰۱  
 سامانی فتح کا ایک سردار تھا جس نے اسد بن علی بن محمد بن خراسان کے گھنے سے اس کی بیٹی کی شادی  
 اسلام اختیار کیا اور اپنے بیٹے کا نام اس کا رکھا اس کے بیٹے نے غطفانوں کے زمانہ میں خراسان  
 پر لڑا اور سنیہ پانچویں صدی میں اس کو صوبہ زریہ میں لڑا۔ اس کے بعد محمد کا گورنر بنایا اور احمد  
 خاندان کی کو شامی کا خاندان کو بہت کامیابیوں میں اب اس نے ۱۰۵۰ء کا مہاب ۱۰۵۰  
 لڑج کے بعد یہ محمد کی بیٹی بنی اور اس کا خاندان خراسان کے گھنے سے اس کے بیٹے نے سنیہ پانچویں  
 میں صفاریوں سے خراسان کی حکومت کی۔ اس کے بعد اس کے بیٹے نے اس کے بعد اس کے بیٹے نے اس کے  
 آخر میں سنیہ پانچویں صدی میں اس کا خاندان خراسان کے گھنے سے اس کے بیٹے نے سنیہ پانچویں  
 حکومت میں سنیہ پانچویں صدی میں اس کا خاندان خراسان کے گھنے سے اس کے بیٹے نے سنیہ پانچویں  
 جعفر بن خراسان سنیہ پانچویں صدی میں اس کا خاندان خراسان کے گھنے سے اس کے بیٹے نے سنیہ پانچویں  
 گئے اور اس کے بعد اس کے بیٹے نے اس کے بعد اس کے بیٹے نے اس کے بیٹے نے اس کے بیٹے نے اس کے



اور دربار میں شریکوں کا اکثر حصہ لگا لیکن میں سے ایک ایک علی علی نے بعد کو نوری حکومت کی بنی  
 ڈالی اور جو <sup>۱۸۹۹</sup> میں ساوڑا لہر کے جو فی قصہ پر قابض ہو گیا داسر ان کے ان کا ملک خانی خاندان خفا  
 جس نے شمالی حصہ پر قبضہ کر لیا اور یہ کو اپنی حکومت کے لئے اس سے لیکر سرحد چین تک وسیع کر لیا اس نے پورا دارا لہر  
 پر حاوی کر کے <sup>۱۹۰۹</sup> میں پورا دارا لہر کے لئے لیا اور <sup>۱۹۱۱</sup> میں سامانی حکومت کو ختم کر دیا گو ابراہیم مستطریس  
 کے بعد بھی <sup>۱۹۰۹</sup> میں ایک حصولِ ثروت و ترقی کے لئے بنوایا۔

۱۹۱۱ء (۱۳۳۰ھ) میں <sup>۱۹۱۱</sup> سال ۱۳۳۰ھ میں سامانیوں نے ساوڑا لہر کے لئے لیا تھا انہوں نے  
 سلطنت میں ان کا پایہ حکومت کا بڑا اضافہ اور انہوں نے <sup>۱۹۱۱</sup> میں سامانیوں کے لئے لیا تھا انہوں نے  
 جو قبضہ ساوڑا لہر کا علاقہ ہے اس کی کوشش کی لیکن جو دارا لہر نے <sup>۱۹۱۱</sup> میں سامانیوں کے لئے لیا تھا انہوں نے  
 کا شہر اور شہر قیام سے لگے پہنچنے نہ دیا ان کے زمانہ میں ساوڑا لہر کے متعدد قبائل نے اپنی اپنی حکومتیں قائم  
 کر لی تھیں انہیں میں سے ایک سنجی خانی خاندان بھی تھا۔

۱۹۱۱ء (۱۳۳۰ھ) میں <sup>۱۹۱۱</sup> سال ۱۳۳۰ھ میں سامانیوں نے ساوڑا لہر کے لئے لیا تھا انہوں نے  
 جو قبضہ ساوڑا لہر کا علاقہ ہے اس کی کوشش کی لیکن جو دارا لہر نے <sup>۱۹۱۱</sup> میں سامانیوں کے لئے لیا تھا انہوں نے  
 کا شہر اور شہر قیام سے لگے پہنچنے نہ دیا ان کے زمانہ میں ساوڑا لہر کے متعدد قبائل نے اپنی اپنی حکومتیں قائم  
 کر لی تھیں انہیں میں سے ایک سنجی خانی خاندان بھی تھا۔

۱۹۱۱ء (۱۳۳۰ھ) میں <sup>۱۹۱۱</sup> سال ۱۳۳۰ھ میں سامانیوں نے ساوڑا لہر کے لئے لیا تھا انہوں نے  
 جو قبضہ ساوڑا لہر کا علاقہ ہے اس کی کوشش کی لیکن جو دارا لہر نے <sup>۱۹۱۱</sup> میں سامانیوں کے لئے لیا تھا انہوں نے  
 کا شہر اور شہر قیام سے لگے پہنچنے نہ دیا ان کے زمانہ میں ساوڑا لہر کے متعدد قبائل نے اپنی اپنی حکومتیں قائم  
 کر لی تھیں انہیں میں سے ایک سنجی خانی خاندان بھی تھا۔



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



نام کا اس کے بعد بھی فتح ہرجان و جہان اور خوارزم پڑھی ان کا قبضہ ہو گیا اور جلال محمد ان  
 بخوار خوار نے اور اصفہان بھی اور ۳۳۵ھ کے درمیان اس کی حکومت میں شاہی  
 خوار ایک ۳۳۵ھ میں اپنے اہل و عیال اور اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا اور خوار سلطنت کی کامیابی ایک  
 سیلاب کی طرح آئی اور تمام مغربی ایشیا افغانستان کی سرحد سے لیکر ارض روم کی یونانی حکومت اور مصر  
 ناقابل حکومت تک سے پہلے ہی زیر دست اسلامی حکومت قائم ہو گئی لیکن طبرستان بیک الہ سلجوق  
 در ملک شاہ کے بعد ملک شاہ کے دو بیٹوں بیکاروق اور محمد بن خاندان کی شروع ہو گئی اور اس طرح یہ  
 وسیع سلطنت کو چھٹے ٹکڑے ہو کر متعدد خاندانوں میں تقسیم ہو گئی۔ ہر چند مرکزی حکومت کا اقتدار درجہ  
 صرف طراسان تک محدود رہی کسی نہ کسی حد تک پھیل گیا لیکن جب آخری فرمانروا مسیح کا انتقال ہوا  
 (۳۵۵ھ) تو یہ تمام سہاقتار بھی ختم ہو گیا اس خاندان کی شاخوں میں کرمان عراق شام اور ارض روم  
 کے علاوہ خاندان زیادہ اہم تھے۔ ان کے علاوہ آذربائیجان و خوارزم میں بھی چھوٹے چھوٹے خاندان تھے  
 تھے مشرق میں سلجوقی حکومت کو خوارزم شاہ نے ختم کیا، آذربائیجان فارس عراق اور دیار بکر میں سلجوقی  
 افروں اور ان کیوں نے چھوٹی چھوٹی ریاستیں بنالیں۔ ارض روم کی حکومت عثمانی ترکوں کا آمد سن ۱۲۹۹  
 تک قائم رہی۔ (۳۵۵ھ) سلطنت عظام ۳۵۵ھ - ۳۶۹ھ حکومت = ۱۴ سال افراد = ۸۰  
 سلطنت کرمان ۳۶۹ھ - ۳۸۲ھ حکومت = ۱۳ سال افراد = ۱۱۰  
 سلطنت شام ۳۸۲ھ - ۴۱۱ھ حکومت = ۲۹ سال افراد = ۳۰  
 سلطنت عراق و خوارزم ۴۱۱ھ - ۴۵۵ھ حکومت = ۴۴ سال افراد = ۱۸۰  
 سلطنت ارض روم ۴۵۵ھ - ۴۷۵ھ حکومت = ۲۰ سال افراد = ۸۰  
 خاندان سلجوقی ۴۷۵ھ - ۵۰۵ھ حکومت = ۳۰ سال افراد = ۱۲۰  
 جماعت کا ہے جس کے بعضی طبقوں کے زمانہ میں تمام دیگر ہیں بعض کو ہسانی طبقوں پر قبضہ کر دیا تھا یہ نام  
 ان کا اسلئے پڑا کہ اپنے فانیوں یا مریدوں کو خلیفہ یا جہنگ یا کربلاک جنگ و جہاد کی طرف مائل کرتے تھے  
 ان کی تاریخ اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب جس بن صباح نے ۳۰۰ھ میں قلعہ الموت پر قبضہ کر کے  
 اپنے مشن کی تبلیغ شروع کی اور ایران کے متعدد کو ہستانی قلعوں پر قبضہ کر دیا اس کا طریق کار یہ تھا کہ اپنے  
 مخالفوں کو کسی نہ کسی طرز سے شکر کے قتل کر دیتا تھا چنانچہ اسی سلسلہ میں اس نے سلجوقی وزیر نظام  
 الملک کو بھی قتل کر دیا (۳۸۵ھ) اس کے بعد ہی جب ملک شاہ سلجوقی کی وفات ہوئی تو سلجوقی حکومت

کہتے تھے وہ پیدائش سے اتفاق سے آئی زمانہ میں کسی جنگوں کی وجہ سے دوسری مسلم حکومتوں  
 میں بھی انتقال ہوا اور ان خاص حالات سے کہیں بہت سبب نے قایدہ اٹھایا اور ایک نہروست قوت  
 پیدا کر لی۔ جب کچھ کچھ پہلے اول تھے دشمن ہوا تو اس نے حمایت جیتنے کی قوت توڑنے میں بڑی کوشش  
 دکھائی اس وقت اللہ ویر کوہ (اسطمان کے قریب) اس چاہت کے ایک شور لیڈر میں خطاس کے قریب  
 تھا۔ رحیم لکھنؤ اس کے مریدوں میں تھا، ستوئی قوتوں نے بڑی دقت سے ملک فتح کر کے تلواروں  
 پر لکھا گیا اتفاق سے اسی دقت میں اس کا انتقال ہو گیا (۱۱۱۱ھ) اور تلوار کا محاصرہ اٹھایا گیا اس  
 کے بعد سات سال تک جس میں سبب دہرہ رہا جب ۱۱۱۱ھ میں اس کا انتقال ہونے لگا تو اس نے اپنا  
 جانشین بزرگ امجد روپاری کی کھوکھریاں اور اس طرح انوت کی حکومت روپاری کے خانہ ان میں منتقل

اور اس کے دیہہ و قاف کا اتالیق بھی تھا تووش کے مرنے پر دمشق کی حکومت کا مالک یہ بن گیا اس طرح عماد الدین زکی نے جو ملک شاہ سلجوقی ثالث کے ایک ملک کا سربراہ تھا موسیٰ و حلب و دیگر کی حکومت پر قبضہ کر لیا عراق کے سلجوقی سلطان مسعود کا ایک ملک آذربائیجان پر قابض ہو گیا۔ غورنگ شاہی سلطنت کا بانی ابو علی بن سلطان ملک شاہ سلجوقی کا تھا وہ تھا ارتوق اور سلطان امی ملک شاہ کے خضر تھے جنہوں نے دیار بخر اور فارس میں اپنے ملک کو مستحکم کیا۔ اس طرح سبک نامی بہادر اسی اور فتح خانی حکومتیں سب کی سب انھیں ملکوں نے قائم کیں یہاں تک کہ بارہویں صدی عیسوی میں اتاتوپھ بھی گر تھام سلجوقی حکومت ترک ملکوں کے پاس چلی گئی۔ (پورسین) دمشق کا ایک حکمران خاندان جس نے ۱۱۵۴ء سے ۱۱۵۹ء تک حکومت کی اس کا بانی دراصل ابو علی بن سلطان تھا لیکن حکومت اس کے بیٹے تاج الملک بوری کے نام سے چلی دمشق سلجوقی حکومت میں شامل تھا اور یہاں گورنگ نام کا تھا قاف و نابالغ سلجوقی شہزادہ (اور اس کے بھائی کماناس کے زاد میں تو شکلیں دمشق کا گورنگ تھا۔ ۱۱۵۹ء سے ۱۱۶۵ء) اس نے سلجوقی حکومت کی گورنگ سے فائدہ اٹھا کر خود مختاری کا اعلان کر دیا اس کا بیٹا تاج الملک بوری بڑا عرصہ تھا اور عشق ان شباب سے اپنے باپ کی محبت میں اس نے عیسائی ملکوں میں جھڑپا شروع کیا جب یہ ۱۱۶۵ء میں اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا تو اس کے وزیر طاهر اللہ دغاتی کے وزیر کا سامنا علیہ چاہت نے۔۔۔ حکومت میں کافی دیر غورنگ کر لیا یہاں تک کہ اس کا بیٹا چاہت کے سردار ابو الوفا نے طاهر کو اس بات پر راضی کر لیا کہ دمشق فرنگیوں کو دے دیا جائے اور اس کے عہد میں ۱۱۶۵ء سے لیا جائے جب بوری کو اس کا علم ہوا تو اس نے اپنے وزیر طاهر کو قتل کر دیا اور اسی کے ساتھ وہ بہادر اسامیہ کی کو بھی جو اس وقت دمشق میں پائے جانے تھے اسی کے ساتھ اس نے دمشق کی مدافعت کا پورا انتظام کیا اور فرنگی فوجوں کو پیا کر دیا۔ بعد ازاں اس کا علی چاہت کے ایک فرزند نے دھوکے سے اس کو زخمی کیا اور ۱۱۶۵ء میں ۱۱۶۵ء تک سال بعد وہ انھیں دمشق کی وجہ سے مر گیا اس خاندان کا آخری فرمانروا بوری کا بیٹا عماد الدین ایک تھا ۱۱۶۵ء سے ۱۱۶۵ء اور اس کے خاندان کے خیر خواہوں کے پاس وہ فرنگیوں پر زیادہ اعتبار کرتا تھا اور عماد الدین زکی حلب کے گورنگ بنائے یہ رنگ دیکھ کر دمشق پر قبضہ کر لیا تاکہ ایک فرنگیوں کے حوالہ نہ کر دے۔ گورنگ (تاج الملک دمشق) ۱۱۶۵ء سے ۱۱۶۵ء حکومت ۱۱۶۵ء سال افراد ۱۱۶۵ء فرنگی سلجوقی قاف کا سربراہ اور سلطان کو تو شکلیں کا غورنگ ۱۱۶۵ء سے ۱۱۶۵ء حکومت ۱۱۶۵ء سال افراد ۱۱۶۵ء فرنگی سلجوقی









نصرتی کی حکومت کی اس خاندان کے ایک فرزند ایک سدرے شاہ خوارزم کی باجوڑی قبیلہ کے  
 اور انکو ران میں حوالہ کر دیا دوسرے فرزند ایک ایک سدرے شاہ خوارزم کے دربار سے دہلی تھے اور  
 گناہان کی اصلاح قبول کر کے قلعہ خان کا خطاب حاصل کر لیا بعد کو اس خاندان کے افراد میں کی حکومت  
 ہوئی میں آگئے۔ اس خاندان کی آخری فرمانروا ایک خاتون تھی جس سے ایک کوہیہ ملک موریشا دی  
 کرنی خاندان ہزارہی (ایک اور نشان) ۱۱۵۰ھ - ۱۱۶۰ھ - ۱۱۷۰ھ - ۱۱۸۰ھ - ۱۱۹۰ھ سال افراد

۱۱۸۰ھ ابو طاهر ایک جنرل تھا جسے غوری ایک نے اور نشان کو زیر کرنے کے لئے بھیجا مامور کیا تھا اس  
 نے پورے نشان فتح کر کے یہاں اپنی حکومت قائم کر لی۔ بعد کو نسل ایک گنہ خوارزم میں دیکھ یا۔ ایک افراد یہاں نے  
 درخون کے مرنے پر یہاں بھی لے لیا تھا لیکن جلدی باقی سے نکل گیا۔ اس خاندان نے ۱۱۸۰ھ - ۱۱۹۰ھ - ۱۲۰۰ھ  
 اس کا باد حکومت یہاں تھا۔ اس کے ایک فرزند اور سوت شاہ ثانی نے نوشہرہ قبضہ اور پھر بھی فتح کر لیا تھا  
 اور نشان کے چھوٹے حصہ میں ایک اور چھوٹا خاندان آج کل کا بارہوٹی سدری مہوی ملک نکلا۔ ۱۲۰۰ھ  
 خوارزم شاہی ۱۱۹۰ھ - ۱۲۰۰ھ - ۱۲۱۰ھ حکومت = ۱۵۵ سال افراد = ۸۰ ملک گنہ غوری کا ایک ترک  
 قوم تھا انکو ملک یہ ملک شاہ غوری کے زمانہ میں اس کے جبار خاندان کا ختم ہو گیا اور بعد کو خوارزم (جس کا گورنر ہوا)

گیا اس کے بعد اس کا بیٹا خوارزم شاہ کا لقب اختیار کر کے اس کا جانشین ہوا اس خاندان کا سب سے پہلا شخص جس نے  
 خود خوارزمی کا اعلان کیا آئینہ شمس سلطان بنوئے اس کو خوارزم سے نکال دیا تھا مگر یہ لوہاں آیا اور خوارزم کا ایک  
 ہو گیا اور دربارے سہون کے بھی مقام جہنگ (جس کی حکومت وسیع کر لی اس کے بعد نکوش نے خراسان زبور تھا  
 بھی اپنی حکومت میں شامل کر لیا ۱۲۱۰ھ - ۱۲۲۰ھ - ۱۲۳۰ھ) ادریس کے بیٹے علاء الدین محمد نے خراسان میں غوریوں  
 سے جنگ کی ۱۲۱۰ھ - ۱۲۲۰ھ - ۱۲۳۰ھ ملک فاس کے بڑے حصہ پر قبضہ کر لیا بخارا و سمرقند میں لے لیا اور غوریوں دلی ترقیاتی  
 کے خلاف فوج کشی کر کے اس کے پایتخت اور تمام فوجی قاتین ہو گیا ۱۲۱۰ھ - ۱۲۲۰ھ - ۱۲۳۰ھ وہ اپنی نشان میں داخل ہوا اور  
 غزنوی فتح کر لیا اور سلطان میں بد پیشہ اختیار کر کے عباسی خلافت کو بھی اس نے ختم کرنا چاہا لیکن اسی دوران  
 میں چنگیز خان نمود ہوا اور محمد اس کے مقابلہ سے بھاگ کر تھوڑے وقت کے خاندان ۱۲۱۰ھ - ۱۲۲۰ھ - ۱۲۳۰ھ میں ہوا اور وہیں  
 ۱۲۱۰ھ - ۱۲۲۰ھ - ۱۲۳۰ھ میں بھاگ کر گیا۔ اسکے بیٹے کیوں بیٹے فاس میں اور ہوا اور آوارہ زندگی بسر کرتے رہے ایک  
 برطانوی ادریس دو سال تک ہندوستان کی اگر ۱۲۱۰ھ - ۱۲۲۰ھ - ۱۲۳۰ھ سے ۱۲۱۰ھ - ۱۲۲۰ھ - ۱۲۳۰ھ اور جہان بہ منہ کر رہی کو شش  
 کر تارے آخر کار ۱۲۱۰ھ - ۱۲۲۰ھ - ۱۲۳۰ھ میں غوریوں نے اسے جلا وطن کر دیا۔ ۱۲۱۰ھ - ۱۲۲۰ھ - ۱۲۳۰ھ



نام ہوئی بلکہ کو اس نے رفتاریں شدہ صوبہ پر اپنا اقتدار قائم کرنے میں کوئی ہمت نہیں آئی۔ شاہ غازی کو  
 عزیز پہلے ہی ختم کر چکا تھا۔ فارس کا بڑا حصہ بھی اس کے زیرِ نگیں آ گیا۔ فارس نے اس الگ خانی اور حکومت پر  
 اس ترقی کی اور کوئی غلامی پیدا نہیں ہوئی ابوسعید کے بعد حکومت میں ائمہ اہل بیت کی بنا پر بدعنوانیوں نے  
 قائم ہوا اور سلاطین کی حکومت کو تباہ کیا تھا۔ اہل بیت کی ترقیوں نے شروع ہوا۔ بجز لوگوں، افسران و دربار میں باہر چھانڈ  
 لیں شروع ہوئی یہاں تک کہ ابوسعید کی وفات کے بعد یہاں کا فرماندار اس داروں کا گھلوں لیا گیا اور آخر کار حکومت  
 اس کو گھلوں میں بس گئی۔ ایک امیر جو پان خداؤں کے جنرل کا گھرانہ دوسرا امیر جس کی جلیل الکافی ان گھلوں میں  
 ایک کیسہ تھا اور ان دونوں کا نام حسن تھا جو پان کے بیٹے کو امیر بن کر چھوڑ گئے تھے اور پھر کے بعد کو امیر بن کر  
 ابوسعید کی وفات پر چڑھا کے بھائی تک کے گھانے کا ایک شخص اور پان تخت نشین ہوا لیکن اسی سال ۳۳۱ھ  
 ہی کے بعد کہ اس کو دیا جو حسن علیہ السلام سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس کے بعد ہی جن بزرگ کے نام ذکر وہ قزاق  
 ہوئی کہ وہاں چھوٹے کی مخالفت میں تھی ایک ایک قانون کی طرف سے ہوئی جو ابوسعید کی بہن تھی جس کی شہزادی  
 تھی جو پان سے پھر اسے اور اس کے سپرد کیا گیا۔ ہوئی تھی نو شیر مل کے غیر مطمئن دور کے بعد پھر خاندان کا  
 تدار فارس میں برپا ہو گیا اور بلکہ کو خاندان ختم ہو گیا اس کے بعد یہاں تین خاندانیں برپا ہو گئیں اور سرداری  
 اس میں چھوٹے اور بڑے کی خوش انگاری کا ثبوت نہیں دیا یہاں تک کہ تیسرا املا اور اس نے ان  
 نام خاندانوں کو ختم کر دیا۔ [نحو امین] (GOLDEN HORDE) ۳۳۱ھ - ۳۹۱ھ  
 حکومت ۶۰ سال چھوٹے بڑے بیٹے جو چھوٹے دریا کے بیٹوں کے شمال میں تھے خانی کی حکم ریاست  
 لی تھی جن کا جانشین اس کا بڑا بیٹا تھا جو چھوٹے بیٹے باقی نے یورپ کی طرف تاخت کر کے پانی  
 جگہ یورپ کی طرف چھوٹے کی تدار ریاست تک وسیع کر لی تھی بلکہ کی جگہ کے شمال میں اس کے دوسرے  
 خانی تھا تیمور کو دریائے دجلہ کا حصہ ملا تھا جو چھوٹے بیٹے شہان کو دھت کر زمین دے  
 لڑ کر کھٹے ہیں اور پانچویں بیٹے تول کو یورپی اور ہسپانیہ کا درمیانی علاقہ مغربیوں کا تھا۔ آخر قزاقوں اور یہاں  
 درخت حسن بزرگ (خاندان جلیبر کے نامزد کئے ہوئے تھے۔ باقی بزرگ اور سلمان (اس کے شوہر) کو امیر بن کر  
 ایک (خاندان جو پان) نے نامزد کیا تھا۔ سب کو بھی کے گھرانے اور اس کے تھے سوائے قزاقوں کے جو چھوٹے خاندان  
 ایک جہاں کی نسل سے تھا نو شیر مل کی نسل وسیع طور پر متبعین نہیں ہو سکتی۔ یہ تمام خاندان ایک جگہ یا تو خاندان

کے ماتحت تھے جس نے زیادہ قوت حاصل کر لی تھی اور دیکھئے کہ اس کے سر پر سرسے سے لے کر گلابا پائے تک بنایا تھا یہ تمام قابل مہاجران غلام نہیں (GOLDEN HORSE) کے نام سے موسوم ہیں کیونکہ ان کے نیچے منہ پر لنگ کے ہوتے تھے اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم رہتا ہے کہ صرف حکمران خاندان اور فوج کے بڑے بڑے افسر منہ پر لنگ کے تھے ورنہ اکثر قابل جو ہوشی کے رہا کو کو نظر نہیں آتے تھے غلے ترکمان یا ترکمان تھے جنہیں مغلوب کر رہا گیا تھا۔ جوئی خاندان سے جو حکمران شاہین ملیں ہیں کی تفصیل یہ ہے :- (۱) خاندان باتو - ۱۲۷۷ء سے ۱۳۰۷ء تک (۲) خاندان اردا - ۱۳۰۷ء سے ۱۳۲۷ء تک (۳) خاندان کچھ مجبور - ۱۳۲۷ء سے ۱۳۵۷ء تک (۴) خاندان کزینیو - ۱۳۵۷ء سے ۱۳۷۷ء تک (۵) کھیمار - ۱۳۷۷ء سے ۱۳۹۷ء تک (۶) خاندان شیمان - ۱۳۹۷ء سے ۱۴۱۷ء تک (۷) خاندان کی رائیل - ۱۴۱۷ء سے ۱۴۳۷ء تک (۸) خاندان کے بعد فارسی پر مختلف سردار اور گورنر حکمران رہے ان میں علی خاندان جسے مشہور ہیں جو ۱۳۳۷ء سے ۱۴۱۷ء تک ۷۷ سال حکمرانی کرتے رہے - اسی طرح مظفری خاندان فارس - کرمان کی خاندان میں ۱۳۱۷ء سے ۱۳۳۷ء تک ۲۰ سال اور سال حکمران اور سربدار کی خاندان (خراسان) ۱۳۳۷ء سے ۱۳۵۷ء تک ۲۰ سال حکومت کی مدت حکومت ۵۷ سال قندار و حکمران ۱۱ (۱) خاندان ان کرت (دہرات) ۱۳۵۷ء سے ۱۳۷۷ء تک ۲۰ سال حکومت ۵۷ سال قندار و حکمران ۸ (۲) ترکمانی خاندان قرہ قیونلو (آذربائیجان) ۱۳۷۷ء سے ۱۳۹۷ء تک ۲۰ سال حکومت ۵۷ سال قندار و حکمران ۶ (۳) ترکمانی خاندان آق قیونلو ۱۳۹۷ء سے ۱۴۱۷ء تک ۲۰ سال حکومت ۵۷ سال قندار و حکمران ۱۳ (۴) شادان فارس ۱۴۱۷ء سے ۱۴۳۷ء تک ۲۰ سال حکومت ۵۷ سال قندار و حکمران ۱۳ (۵) خاندان فارس پانچ مختلف خاندانوں اور قوموں سے مل کر رکھتے تھے :- صفوی خاندان افشار خاندان - زکی قاجار - ان میں صفوی خاندان عربی نسل تھا کیونکہ ان کا سلسلہ نسب امام موسی کاظم سے ان کا جو حسین علی اولاد میں تھے اس خاندان کے بہت سے شیوخ اپنے زہد و ورع کے لئے مشہور تھے اور بھلائی کے ایک شیخ صفی الدین اور دیکھی بھی تھے انہیں کی جو علی میں ایک شخص حیدر پیدا ہوا جو بہیمانہ ذوق بھی رکھتا تھا اس نے اوروں سے ہے جو آق قیونلو (ترکمانی) خاندان کا فرمانروا تھا ایرانی و حیدر کی اور اس کے تین بیٹے تھے اسماعیل نے اس ایرانی کے سلسلہ کو اس طرح ختم کر دیا کہ جنگ شروع ہوئی ترکمانوں کو شکست دیکر شیرواں پر قبضہ کر لیا (۱۳۹۷ء سے ۱۴۱۷ء) اور تیرہ گلابا پائے تک بنایا تھا یہ تخت قرار دیکھنا اس تخت کرنے کے لئے آگے بڑھا اس وقت فارس تیموری گورنر ہیں اور دوسری چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں









حکومت خاندان ۱۲۰۰ء سے ۱۲۸۰ء تک مدت حکومت ۸۰ سال افراد ۶۰ قبل از حکومت  
 پہلی ناک والا ایک جنگ سے قتل ہو گیا تھا سو کوئی حد میں یہاں سے کھل کر اسٹر اٹھانی دور میں تھا  
 اتر ہو گئے اور انھار دہیں ہدی کے دوسرے نصف حصہ میں پہلے فرمانروا یا بد بخارا کے وزیر ہو کر  
 بعد ازاں کے حکمران بن گئے اور ۸۰ سال میں دوس کے باجگزار ہو گئے خواہین خندوا ۹۲۲ھ -

۱۲۸۰ء سے ۱۳۵۰ء تک مدت حکومت ۷۰ سال افراد ۷۰ خندوا یا خوارزم جو کہ خاندان کی جاگیر تھی اور حکومت  
 بادشاہ النہر سے بھی اس کا قاعدہ ملتی تھیں رہا۔ تیمور کے وقت تک اس پر خواتین خیم ندریا کا قبضہ تھا پھر  
 دور کے اختلال پر محمد شیبانی کے اور کوں نے خندوا اور ماوراء النہر پر قبضہ کر لیا اور اٹھارہ کے قریب اپنی  
 حکومت قائم کر لی نادر شاہ نے اسے شکست میں فرج کر لیا اور ۸۰ سال میں روس نے لے لیا۔ تاریخ عقلمند

خواہین خوقند (یا فرغانہ) ۱۲۹۳ء سے ۱۳۹۳ء تک مدت حکومت ۱۰۰ سال حکمران ۱۹ -  
 میں شاہ رخ نے (جو چنگیز خاں کی اولاد میں تھا) فرغانہ یا خوقند میں اپنی خود مختار حکومت قائم کی سندھ  
 میں تاشقند بھی اس میں شامل ہو گیا اور ۱۰۰ سال میں اس پر روس کا قبضہ ہو گیا۔

خاندان انجہ ۱۳۹۳ء سے ۱۴۵۰ء تک مدت حکومت ۵۷ سال افراد ۵۷ انجہ جزیرہ سمندر کے کنارے  
 شمالی حصہ کا ساحلی مقام ہے یہاں ۱۳۹۳ء تک ایک زبردست مسلم حکومت رہی ہے انجہ ہمیشہ  
 سے چھوٹے چھوٹے املاک میں بٹا ہوا تھا اور ہر ضلع کا ایک خود مختار سردار ہوتا تھا یہ آپس میں لڑتے رہتے  
 تھے لیکن خاندان انجہ کا سب استقام کرتے تھے انجہ کے باشندوں کی کیا اصلیت ہے اس کا حال بہت کم معلوم  
 ہے زمان کے لحاظ سے ان کو طایفی اقوام میں شامل کیا جاسکتا ہے سرکاری کاغذات میں یہاں کے فرمانروا  
 کو سلطان لکھی جاتا ہے لیکن توہم انہیں راجا یا پادشاہ کہتے ہیں چونکہ بزرگ گاہ ہونے کی حیثیت سے سلطانوں انجہ کو  
 معمول دو کدہ بہت کافی ملتا تھا اور محققہ املاک کے سرداروں سے و درجہ بھی وصول کرتے تھے اس لئے انکی  
 آمدنی بہت تھی اور وہ پوری شان و شوکت کے مالک تھے ۱۳۹۳ء میں جب ابن بطوطہ یہاں پہنچا  
 تو انجہ کی اکثر آبادی مسلمان تھی اس نے لکھا ہے کہ یہ لوگ شافعی مسلک ہیں اور تصوف میں قادر بہ عقیدہ  
 ہیں جو کہ عقیدہ قرآن کا بہت رواج ہے۔ اس خاندان کا بانی علی مغایت شاہ تھا اور ستر چالیس صدی  
 کے شروع میں بزرگ اسکندر مدین حکومت بہت عروج پر تھی۔ آخر ستر چالیس صدی میں اس خاندان کی

ہمارے انہی نے بھی حکومتیں ہیں لیکن یہ حکومتوں کی حکومتیں مختلف ہیں کہ یہ سلسلہ حکم کر رہا ہے اسکے  
بہر اٹھارہویں صدی کے آغاز میں تخت حکومت کے لئے انہیں میں درمیان بھی جوں میں ۱۹۰۳ء میں ڈچ حکمران  
کا پورا تسلط قائم ہو سکا اب یہ سلسلہ اقتدار میں پھر جوں کا توں آگے آئیگا اور خوشنیکے بیان میں

قوانین

**افغانستان** افغانستان کا آزادی کی لڑائی کا ہیرو ملک ہے۔ شروع ہوئی ہے اور یوں کے جانے کے بعد وہاں کی خاندان کی حکومت علیحدہ قائم نہیں ہوئی بلکہ وہ فارس کی ایک غلامی حکومت کا حصہ رہا اور اس کے بعد پوری حکومت کا۔ جب ملکوں کی حکومت ہندستان میں قائم ہو گئی تو وہ بھی فارس کی حکومت کا حصہ رہا۔ کبھی بعض حکومت کے اور کبھی دکن میں بٹ گیا کا بڑا بڑا زیادہ تر اور بگ زبیر کی وفات تک مغلوں کے قبضہ میں رہے اور ہندستان فارس کے قبضہ میں حکومت ہوئی۔ غلام شاہ افشاری (غلام فارس) نے حاکم کے کا بڑا بڑا سلہ لیا اور ہندستان پر حکم کیا جب وہ قتل ہوا تو اس کے بیٹے نے فارس سے علیحدہ ہو کر کبھی حکومت علیحدہ قائم کرنے کو فیصلہ کیا اور احمد شاہ ابدالی یا درانی کو اپنا فرمانروا منتخب کیا اور وہ وزارت کا عہدہ جمال حق کو دے گیا جو بارک زئی قبیلہ کا سردار تھا اس کے بعد ایک صدی تک یہی سلسلہ جاری رہا کہ بادشاہ درانی قبیلہ کا ہو یا تھا اور وزیر بارک زئی قبیلہ کا۔ احمد شاہ درانی نے رفتہ رفتہ تمام افغانستان کو اپنے اثر میں لے لیا۔ ہجرت و عوامان فتح کیا۔ آخر ہندستان پر حملہ کیا کچھ عرصہ وہی پر بھی قابض رہا لیکن اس کا ہندوستانی علاقہ سکھوں کی ترقی ہوئی تو ان کے دزد ہو گیا جو اٹھارہ سو بیس صدی کے اختتام تک ہم پنجاب پر قابض ہو گئے تھے احمد کے پوتے زبیر خان نے بارک زئی قبیلہ کے بڑے ہوئے اثرات دیکھ کر اس کے بہت سے افراد کو قتل کر دیا لیکن اس سے خود درانی وزیر خاندان کا اثر اور بڑھ گیا۔ اسی اندک کا محمود شاہ اور شاہ عثمان کے عہد میں سب کچھ بارک زئی وزیر درانی کے ہاتھ میں تھا۔ پھر اس خاندان کے اثرات ہندوستان کی بہت کوشش کی گئی چنانچہ کہ فتح خاں بارک زئی کو شہنشاہ بنانے پر ان کے قتل بھی ہو گیا لیکن اس کا نتیجہ بالکل الٹا نکلا اور درانی خاندان کو بالکل معزول کر دیا گیا اور چند سال تک بدامنی کا عہد دوست محمد خاں در فتح محمد کا بھائی ۱۸۳۷ء میں تخت پر قابض ہو کر ایسا افغانستان بنو گیا۔ ۱۸۴۲ء میں ایرانیوں کو فتح محمد خاں نے شکست فاش دی ۱۸۴۳ء میں روس کی مدد کے ساتھ وزیر درانی کو شکست کھانا پڑی ۱۸۴۸ء میں بھٹانی سے دوست محمد خاں جنگ میں ہجرت کیا۔ ۱۸۵۱ء میں احمد شاہ اور ۱۸۵۲ء میں احمد شاہ قتل ہوئے۔ ۱۸۵۳ء ایک آدمی بچ گیا۔ ۱۸۵۴ء میں دوست محمد خاں نے استقلال کیا۔ ان کی اولاد میں اختلاف رونما ہوا۔ ۱۸۵۹ء میں امیر شیر علی بڑھانے کے اشارے سے قتل ہوئے اور امیر عبدالرحمن نے تخت پر بیٹھ لیا۔ ۱۸۶۰ء میں عبدالرحمن خاں بڑھانے کے بیٹے امان اللہ خاں بادشاہ ہوئے۔ ۱۸۶۱ء میں انقلاب آیا۔ احمد شاہ خاں اور بادشاہ

وہ کہتا ہے کہ اگرچہ وہ ایک عورت ہے مگر وہ ایک عورت ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ ہے۔

# ہندوستان

ہندوستان میں اسلام پہلے عربی مبلغین کے ذریعہ پہنچا جسے پہلے حضرت سیدہ زینبؓ کے زمانہ میں صحابہ کرام  
 ہندو میں آئے تھے پھر لکھنؤ راس کے نواسی بی بی عرب آئے اور اس کے بعد ہندو ہندوستان کا راس میں آئی وہ  
 کہ ہندو پنجاب اور بنگال اور آسام اور مداس کے علاقوں میں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور پہلی ایک  
 حقیقت ہے کہ ہندوستان میں اسلام صرف بزرگان دین و فساد و علماء اور لطیف کار میں منت ہیں و ہندو  
 کے حکمرانوں نے باستان اچھوتہ کی بھی دیکھنے و اشاعت کا وہ اہتمام نہ کیا جسکے بحیثیت مسلمان وہ پہلے تھے اور  
 جوان کا نہ ہی ذریعہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ ہزار سالہ حکومت کے باوجود مسلمان اقلیت ہی میں رہے البتہ  
 ان کی سرپرستی میں انفرادی اور اجتماعی طور پر دین کی خدمت میں ہوتی رہیں دولت کے ساتھ ہی باہمی رقابتیں  
 اور بغاوتیں جگایاں اور ہندو ایشیائی ہیں مسلمان جب اس میں مبتلا ہو گئے اور خدا پرستی کی جگہ خود پرستی شروع  
 ہو گئی تو اس نے خدائی نے حکومت کی نسبت غلطی ان سے چھین کر غیروں کو دیدی اور وہ دوسروں کے دست و پا اور  
 غلام بن گئے۔

غلام بن گئے۔	جو ہو دو قیاسی پیدا کو کھنکھاتی ہیں ریختی
یہ ہیں حکمران ہندوستان	ہماری فاسخ عالم اقبال ہمارا زندگی میں یہ ہیں مردوں کی شہرین

۱۱۹۹ء میں محمد بن قاسم نے ہندو کو حدود و نشان تک فتح کیا اور دوسری ملک سے گورنر مہاراجا نامو دھتے رہے  
 ہندوستان کو مسلمانوں نے دراصل ہندو کی طرف سے نہیں بلکہ افغانستان کی طرف سے فتح کیا اس سے قبل ہندو کس نے  
 ہندوئی علاقہ میں بڑھو کا قبضہ کیا لیکن ہمارے نام تھا اور باہنل عارضی البتہ یعقوب بن ساریٹ صفاری اور فاطمہ  
 بھٹانہ نے سب سے پہلے کابل میں سکھ حکومت قائم کی اس کے بعد سالی حکومت آئی اور اس کے گورنر پیکل انظام کے  
 رہے اور انہیں گورنروں میں ایک الپ کہیں تھا جس نے عرب میں سب سے پہلی خود مختار حکومت (مذہبی) قائم کی جو  
 دو سو سال تک قائم رہی اسی دوران میں غزنوی سنا نے اپنے ہندوستان کی طرف ہندو کی اور لاہور پر قبضہ کیا  
 یہاں ابھین سکھ حکومت کی بنیاد ڈالی غزنویوں کے بعد حکومت محمد بن سام غوری اور اس کی اولاد میں منتقل ہو گئی  
 جنہوں نے ہندوستان کے پورے شمالی حصہ کو فتح کر لیا۔ غزنویوں کے بعد غلام خاندان کی حکومت ہوئی اور اس  
 بعد غزنویوں کے غزنویوں نے ہندوستان اور گورنری کی۔ انگریزوں نے ہندوستان کے غزنویوں کی حکومت کی بنیاد ڈالی جو ہندوستان



اپنی ہی مرضی سے مظفر کیا محمود نے اس کے علاوہ <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں غوری فتح کر لیا <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں سر قند و کذا  
 بجلی لے لیا محمود کو آخری زمانہ میں ملا جھڑکی لڑتی ہوئی علاقہ سے بہت اندیشہ ہو گیا تھا اور ہر جہز اس نے  
 منظور اور غریب کو <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں منسوب کر لیا تھا لیکن وہ اس ملک سے طمانہ تھا اور غریب وہ آدمی غیر  
 مطمئن خیالت میں زندگی بسر کر رہا تھا کہ <sup>۱۱۱۱ھ</sup> کے موسم بہار میں جب وہ اچھا تھا فتح کر کے واپس آیا  
 غزنی میں اس کا انتقال ہو گیا ہر جہز محمود نے اپنی سلطنت کو لاہور سے اچھا تھا و سر قند و کذا  
 کر لیا تھا لیکن اس کے بعد بہت تنگ ہوئی تھی کیونکہ جہز سال بعد ہی ماہین <sup>۱۱۱۱ھ</sup> و <sup>۱۱۱۱ھ</sup>  
 ملا جھڑ نے محمود کے بیٹے محمود کو مدد کے فریب شکست و ہر تمام غزنی صوبے فتح اور غزنی سے اچھا  
 در سے تنگ کر کے اس کے بعد بہت تنگی سے غزنی کے غزنی کو فتح کر لیا اور شاہان غزنی کو اہلدار السلطنت  
 لاہور رہا نا پڑا لیکن غزنیوں نے ہندوستان میں بھی اچھا تھا نہ چنے دیا اور <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں غزنی غزنی کی  
 حکومت غزنیوں میں منتقل ہو گئی محمود کا زمانہ علم و ادب اور ملک و فنون کی ترقی کے لحاظ سے خاص  
 شہرت رکھتا ہے اس نے غزنی میں ایک دارالعلوم قائم کیا اس نے یہاں مسجدیں، مکین، پل اور کھانا  
 دیوار کثرت سے تعمیر کرائے اور بہت سے امور عامہ کے مخلص رعایا کی فلاح و آسائش سے اتفاق و وجود میں لائے

غوری شاہان <sup>۱۱۱۱ھ</sup> - <sup>۱۱۱۱ھ</sup> مدت حکومت ۶۸ سال تعداد حکمران <sup>۱۱۱۱ھ</sup> - <sup>۱۱۱۱ھ</sup> قدیم زمانہ

سے غزنی کا کوہستان فی علاقہ (ہرات و غزنی کے درمیان) ایک اچھا تھا رہا اسکے قبضہ میں اچھا تھا اور علاقہ  
 فروز کوہ اس کا مرکز تھا محمود نے <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں جبکہ <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں سرور سیال کا والی تھا اس علاقہ کو بھی  
 فتح کر لیا اسکے بعد محمد بن سوری کی اولاد حکومت غزنی کے زیر نگرانی فروز کوہ دور با میان میں حکومت  
 کرتی رہی اور غزنی و غزنیوں میں باہم ازواجی تعلقات قائم ہو گئے جب کہ <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں محمد والی فروز کوہ  
 کو اس کے خسر بہرام شاہ غزنوی نے قتل کر دیا تو مقتول کے بھائی سیف الدین سوری نے <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں  
 غزنی پر قبضہ کر لیا لیکن دوسرے سال بہرام شاہ جو غزنی میں داخل ہوا در سیف الدین کو قتل کر دیا  
 یہ سبب تیسرے بھائی علاء الدین جہان سوز کو ملامت ہوئی تو اس نے غزنی پر حملہ کر کے سارے شہر میں آگ  
 لگا دی پھر ہرات اور پنج پڑ بھی قبضہ کر لیا لیکن <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں وفات پائی علاء الدین غزنوی کے دو بیٹے تھے علاء  
 اور شاہ الدین <sup>۱۱۱۱ھ</sup> تھے پہلے شہنشاہ <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں غزنی اور <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں ہرات فتح کیا دوسرے نے خراسان فتح  
 کیا <sup>۱۱۱۱ھ</sup> سندھ و بلقان لیا <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں غزنویوں کو لاہور سے بھی کمال دیا <sup>۱۱۱۱ھ</sup> میں اچھا کے  
 راجہ پر مملوک راج سے اتفاق کیا لیکن ناکام رہا لیکن دوسرے ہی سال تھا تیسرے سید ان پڑھی راج



اور سرکار ایک ترک ٹوک غیاث الدین خانی نے پہلی حکومت شہر کے اپنے خاندان میں منتقل کر لی  
 ۱۰۰۰ھ سے ۱۰۰۵ھ تک مدت حکومت ۵ سال خاندان احمد خان ۶  
 ۱۰۰۵ھ سے ۱۰۱۰ھ تک مدت حکومت ۵ سال خاندان احمد خان ۱۰

یہوں کے بعد ہندوستان کی حکومت غیاث الدین خانی میں منتقل ہوئی اس کا بیٹا بادشاہ غیاث الدین بنھا  
 اس کے بعد محمد بن کا دور شروع ہوا تو اس نے یہ دیکھ کر کہ وہی میں بیٹھ کر کن پہ حکومت نہیں ہو سکتی کوشش کی  
 کہ دو گروہ کر حکومت فرار دے (جس کا نام اس نے دولت آباد رکھا تھا) لیکن وہ اس مقصد میں کامیاب نہ ہو  
 اور جوطوان الملکو کی ملک میں پھنس رہی تھی اس کا سبب اب و ثوار ہو گیا اور محمد بن غیاث کے بوجھ سے  
 علیحدہ ہونے لگے اور غلطی کا شیرازہ درجہ بہرہ ہو گیا اسی زمانہ میں تیمور نے حکم کیا اور ۱۰۱۰ھ سے ۱۰۱۳ھ  
 کے دربان تمام شاہی اہل ہندوستان میں منتقل عام کر کے غیاث حکومت کو ختم کر دیا

## ہندوستان کی چھوٹی چھوٹی مسلم حکومتیں

محمد بن غیاث کی سلطنت میں دھرم پور سارا ہندوستان بلوچستان اور دکن کے خطہ عام بھی شامل تھے لیکن اس کی  
 موت سے قبل ہی دور و دراز کے صوبے خود مختار ہونے لگے اور جنوبی صدی چوراسی سے پہلے ہی ملک کا ٹکڑا  
 حکم مقتدر خود مختار علاقوں میں تقسیم ہو گیا۔ جب غلوں کا عہد شروع ہوا تو ہندوستان کی حکومتیں جدا جدا ہو گئیں  
 اور دکن کی ریاستیں جدا جدا ہو گئیں۔ **شاہان بنگال**۔ بنگال کا سب سے پہلا  
 حاکم گنگا راجہ تھا غلب الدین ایک کے زمانہ میں یہ فوج کا کمانڈر رہا ۱۰۱۵ھ میں اس نے پھر ہمارے حکم کیا۔  
 ۱۰۱۵ھ میں بنگال کو صرف ہندو اہلکاروں کی مدد سے فتح کر لیا۔ ۱۰۱۵ھ میں ایک فیروز آبادی حکومت  
 رہا پھر اٹھنوی اور بعد میں بنارس ہوئے وہی کی حکومت جب کمزور ہوئی تو ان لوگوں نے خود مختاری حاصل  
 کر کے بادشاہی اختیار کی ان کے احاطہ حکومت میں بنگال بہار بنگال اور اڑیسہ کے علاقہ داخل تھے ان  
 میں غیاث الدین تاجی بادشاہ بنادہ بھی اور صاحب علم گندہا ہے جس نے مکر اور بدین میں کئی مسافروں  
 بنوائے اور حافظ شیرازی کو بنگال لایا یہاں سے ۱۰۱۵ھ میں انتقال کیا۔ ۱۰۱۵ھ میں بادشاہوں نے ۱۰۱۵ھ سے  
 ۱۰۱۵ھ تک حکومت کی پھر گندہا میں ۱۰۱۵ھ میں فتح کر لیا (تاریخ ہند ۵۷۱)

۱۰۱۵ھ سے ۱۰۱۵ھ تک مدت حکومت ۱ سال خاندان احمد خان ۶

یہ حکومت علم و تدبیر کے لحاظ سے بہت کمزور ہے اس کا رقبہ بہار اور مدھ فوج بہار کے تھانے کا تھا



خواجہ بہاؤ شاہ خلیفہ کا وزیر تھا اور جس شاہ بن محمود آخری بادشاہ سے ملکر روہی شاہ دہلی نے لوگ لے

ا۔ **شاہان مالوہ** ۹۳۵ھ سے ۹۳۷ھ تک حکومت ہوا سال حکمران ۷۰۰ھ میں

دلا دھال گوری نے اس حکومت کی بنیاد رکھی جو شاہ غوری اور محمود خلجی اس کے بہت سپہ سالار و اکر رہے

ہیں ان کے زمانہ میں بڑی بڑی عمارتیں بڑی کارگری سے تیار ہوئیں یہ نہایت قدیم راجپوت حکومت تھی

اس کا بایں وقت اب بھی تھا اجیز ہو چکا آباد اور چھوڑا اس میں شامل تھے عہد اسلامی میں اس کا بایں تخت

مانڈو تھا اس کے آخری فرمانروا بازہا کو اکبر نے اپنے امیروں میں داخل کر لیا اور حکومت ختم کر دی

ہیں۔ دھنڑ تاریخ میں ۹۹۰ھ **شاہان جرات** ۹۹۰ھ سے ۹۸۰ھ تک مدت حکومت ۱۱

سال حکمران ۱۱۱۱ھ ظفر خاں ایک سلطان راجپوت تھا ۹۹۰ھ میں حکومت دہلی کی طرف سے جرات کا گورنر

مقرر ہوا ۱۱۱۱ سال بعد ۹۹۰ھ میں وہ خود مختار بادشاہ بن گیا اگرچہ راجپوتوں اور قبیلوں نے اسکو بہت

پریشان کیا لیکن وہ اپنی سلطنت کو بڑا بنا ہی چلا گیا یہاں تک کہ ۱۱۱۱ھ میں مالوہ بھی فتح کر لیا۔ اس کے

بیٹے احمد شاہ عادل نے احمد آباد میں باہوان کی راہداری راہ اور آج بھی ہرے و شان کا مشہور کاروباری

شہر اس کے ایک فرمانروا محمود شاہ اول نے ۱۱۱۱ھ میں نہ صرف مالوہ خاندان میں فتح کیا بلکہ گجرات

اور جیسلمیر بھی لے لیا یہ بادشاہ بہت عظیم دست و پا ۱۱۱۱ھ سے ۹۹۰ھ میں تجارت کا مفرد ترقی

دی کہ جس نے ایران، ہندوستان کے تاجروں کا احمد آباد میں ہر وقت بنگلہ دار بننے لگے ان کے پاس ایک سے

بڑا بڑی بیڑا بھی تھا ۹۹۰ھ میں اعتمد خاں وزیر نے باہمی خاندان کی وجہ سے سلطنت اکبر کو

اطاعت کر لی ۱۱۱۱ھ **شاہان خاندان** ۱۱۱۱ھ سے ۱۱۱۱ھ تک مدت حکومت ۱۱۱۱ سال

نحوان ۱۱ = خان بہاؤ فاروقی محمد بن خلیفہ کا رہا باری امیر تھا اس کے بیٹے ملک راہو کو وزیر مقرر

۱۱۱۱ھ میں خاندان میں چاگیر دی بعد میں گورنری سہ ماہی کے بعد یہ خود مختار ہو گیا۔ ۱۱۱۱ھ

میں ملک راہو کا انتقال ہوا تو اسکا بیٹا ناصر خاں تخت پر بیٹھا اور اس نے اسکو گورنری کی مہلت دیا

کو فتح کر کے برطانویوں کو بایں تخت بنایا لیکن انکو برطانویوں کو اسکا انتقال ہوا اس کا بیٹا امیران مہاراج

کدی نہیں ہوا ۱۱۱۱ھ میں اس کی وفات ہوئی تو اسکا بیٹا عادل خانی تخت پر بیٹھا یہ نہایت

طاقتور حکمران ہوا اس نے شاہان جرات سے کل خراج وصول کر لیا۔ ۱۱۱۱ھ میں اسکو مرنے

پھر داد خاں تخت نشین ہوا۔ ۱۱۱۱ھ میں جب اس نے انتقال کیا تو خاندان کی شروع

جو گئی آخر کار دادو کے بھتیجے عادل خاں ثالث پنچ امیر لے لے ہوئے وراثت تخت ہوئے۔

۲۲ اگست ۱۸۸۳ء میں اس کا بھی انتقال ہو گیا تو اس کا بیٹا میرزا علی محمد گدی نشین ہوا جو ۲۲ مئی ۱۸۸۳ء میں تخت پر بیٹھا اور بادشاہ بن گئے۔

شاہ کو اکبر نے لاہور میں قید کر کے اس کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ **شاہانِ گجرات** سے ۱۸۸۳ء

۲۲ سال ۱۸۸۳ء میں فاکس کا مشہور بادشاہ تھا اس کی سلطنت میں جن لوگوں کو ایک سردار کے نام سے جس نے محمد بن غفلت کے خلاف دکن میں بغاوت کو روک کر کے اپنی بادشاہت کا اعلان کیا۔ یہ سلطنت شمال میں ہزار مشرق میں تھانہ جنوب مغرب میں دریائے کرشنا اور تھانہ تک پہنچی ہوئی تھی وجہ یہ کہ اورنگزیب نے اس کو خراج دیتے تھے۔ ۱۸۸۳ء میں محمد شاہ ثانی نے شمال میں ازبک اور جنوب میں مرہٹوں کا علاقہ فتح کر لیا۔ یہ حکومت ۱۸۸۳ء میں غلام علی شاہ نے قائم کی۔ ۱۸۸۳ء میں اس حکومت نے غلام علی شاہ کی تدبیر اور فاضل عام کے بہت سے کام انجام دیے۔ رسد خا سے بے پیر کی روڈ آباد احمد نگر آباد ہوئے۔ میر فضل اللہ اور محمود گادال اس کے مشہور وزیر اور پڑوسر جہاں اور تھانہ جہاں مشہور خواتین گدی

۱۸۸۳ء سے ۱۸۸۳ء تک مدت حکومت ۸۰ سال حکمران ۵ یہ حکومت

۱۸۸۳ء میں پیدا ہوئی تھی اس کا مورث غلامی فتح اللہ علیہ السلام تھا جو دہلی کے ایک پرنس کا ایک نواسی تھا جس نے ۱۸۸۳ء میں قادری خان جہاں کی ملازمت میں ملائی اور رفتہ رفتہ خان جہاں کی تربیت سے اس کو اس دہلی کے ایک کھان بہرائی کے انتقال کے بعد یہ اس کا جانشین قرار پایا اور صوبہ براد کو گورنر بن گیا پھر بعد میں خود مختار کا اعلان کر دیا۔ ۱۸۸۳ء میں اس کا انتقال ہوا اس کی بیٹا علاؤ الدین تخت پر بیٹھا پھر ۱۸۸۳ء میں جب اس کی وفات ہوئی تو اس کا بیٹا دریا پھر برطانوی قبضہ میں ہوئے لیکن بالآخر اس کی وجہ سے ۱۸۸۳ء

۱۸۸۳ء میں غلام علی شاہ نے حکمران کی اپنی سلطنت نظام شاہی میں داخل کر لیا۔ **نظام شاہی** سے ۱۸۸۳ء

۱۸۸۳ء تک مدت حکومت ۱۰ سال افراد حکومت ۱۰ صوبہ احمد نگر برطانوی حکمرانی میں ۱۸۸۳ء

۱۸۸۳ء میں اس کا باپا تھا جس نے نظام شاہ کا لقب اختیار کیا تھا۔ دوسرے بادشاہ برطانوی میں شہید ہوئے اس کا بیٹا حسین ۱۸۸۳ء میں تخت نشین ہوا اس نے مسلم حکومتوں کو لاکھ وجیر پھر کی ہندوئی طاقت کو ۱۸۸۳ء میں ختم کر دیا۔ اس کے بعد مرہٹوں نے تخت نشین ہوا اس نے برنگلیوں کو ہندوئی سے کھانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ ۱۸۸۳ء میں چاندنی کی مخالفت کے باوجود احمد نگر کو مغلوں نے فتح کر لیا۔

۱۸۸۳ء سے ۱۸۸۳ء تک مدت حکومت ۱۱ سال حکمران عادل شاہی (برجی پور) سے ۱۸۸۳ء تک مدت حکومت ۱۹ سال حکمران

اس حکومت کا کافی نو سو سال عادل خاں تھا جس کو بھی حکومت میں محمد شاہ ثانی کی طرف سے بڑا عودت حاصل  
 تھا بعض مورخوں کا خیال ہے کہ عادل خاں ترکی تھیں مگر دہلی کی بادشاہت جو اپنی ماں کے ساتھ بھاگ گیا  
 تھا اور غلام کی حیثیت سے فروخت ہوا پھر شرفی کر کے اس دربار پر پہنچا <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء میں انھوں نے اس کی اولاد  
 کے بعد دہلی کے تخت و تاج کی وارث ہوتی رہی <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء میں شاہ جہاں نے اس کو فتح کر لیا اس کے بعد  
 تین سو اسی سال اس کی رعیت ہوا <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء میں اورنگ زیب نے حکم کر کے اس کو فتح کر لیا۔

**فصل ششم ہی گوگندہ** <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء سے <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء تک مدت حکومت ۷۲ سال فرماؤ اے  
 اس کا بانی سلطان علی تھا بعد شاہ بھی نے <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء میں اس کو گورنری دینی سنہ ۱۱۹۱ء میں اس نے خود  
 غازی کا اعلان کیا اس کے بعد اس کی حکومت کرتی رہی اس کے پانچویں بادشاہ محمد قلی نے گوگندہ سے دہلی  
 پر ایک دہائی تھیں پھر آباد کیا جو بعد میں حمید آباد ہوا اور اسی کو پایتخت بنایا۔ <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء میں اورنگ زیب  
 نے اس کا محاصرہ کیا لیکن شاہ جہاں کے حکم سے وہ اس آیا لیکن اورنگ زیب خود تخت نشین ہوا اور جالور فتح کر کے  
<sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء میں پھر گوگندہ کا محاصرہ کیا اور آٹھ مہینے میں فتح کر لیا۔ **السلطان کے بادشاہان**  
 پچاس برس تک قائم رہی <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء میں سمر دہلی ایک اسماعیلی شیعہ نے اس کی بیاد رکھی قطب الدین لکھنؤ  
 شہزادہ حسین لکھنؤ <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء اور محمود لکھنؤ اس کے مشہور فرزند تھے یہ دونوں حکمرانوں کے بڑے فرزند تھے  
 صوفیاء اور بزرگوں نے وہ بہت محبت رکھتے تھے بہت سی مشہور درس گاہیں انھوں نے قائم کی کہیں اسکے  
 اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ **دوسری ریاستیں** ان کے علاوہ کھلی کے پاس ہندو کی ریاست تھی جو  
 جمال الدین محمد حسن نے قابو کر لیا تھا جہاں ہندو سلطان لکھنؤ کے سپرد تھے کچھ عرصہ کا جانشین ہوا پھر غبار  
 کی سلطنت بنی جو <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء میں اس ملک قائم رہی جس کا یا یہ محنت عموماً تھا اور جنہوں نے بڑے بڑے کام انجام  
 دیے مگر باہمی خانہ جنگیوں کی وجہ سے تباہ ہو گئے یہ <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء میں قائم ہوئی اور <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء میں ختم ہوئی  
 جو کہ خاندان نقی کے زمانہ میں۔ **پانچویں** قائم ہوئی نقیوں کے زمانہ میں ان کو اسی جنگ پر گردنیا مناسک  
 اب ہم پھر اس سلسلہ شاہان دہلی کی طرف رجوع کرنے ہیں ان میں سید خاندان لودی اور بعض حکومت خان  
 طور سے قابل ذکر ہیں۔ **پانچویں خانہ**۔

**سید خاندان** <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء سے <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء تک  
 سید خاندان کے بعد سید خاندان کے بعد سید خاندان کے بعد سید خاندان کے بعد  
 کا بانی خاندان تھا <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء میں سید خاندان کا بانی تھا <sup>۱۱۹۱</sup> ۱۱۹۱ء میں سلطان کا گورنر

کھانہ کے لئے یہ خدمت خاں حاکم خٹان بنا گیا اس نے سرحد میں دولت خاں کو دی کو زیر کر کے دہلی  
پر لڑ کر کہا اور ہندوستان کی حکومت سید خاندان میں منتقل ہو گئی اخیر میں سلطنت صرف دہلی کی محدود  
کے رہ گئی تھی جسے پہلول کو دی نے ختم کر دیا۔ **لوہی خاندان** سلطنت ہوتے ہوئے **سلطنت** حکومت

ہندوستان اور اودھ کے **اس خاندان** کا بانی پہلول کو دی تھا کوہی اٹھان کا مذہب تھا جو سید محمد

ہندوستان کا رہتا تھا جسے پہلول کو دی کا دادا ایک ہرام خاں آبا تھا اور یہاں کے حاکم مروان دولت  
کا اوزم ہو گیا تھا اس کے باپ کے بیٹے پہلول کو دی سے بیٹے ملک کا لاکا لڑنے لگا جس کی تربیت اس کے

چچا ملک سلطان شاہ اسلام خاں نے کی تھی اور سرحد کا حکم تھا اسلام خاں نے اپنے نواسی پہلول کو دی کو  
اس کا داماد بھی تھا پہلول کا اقتدار اس قدر بڑھا کہ اس نے سیکڑ کو دہلی فتح کر لیا جس پر وہ دہلی کا بادشاہ

ہو گیا پہلول کو دی کا حاشی علی اور صوفیا کا عقیدہ تھا تاجا جماعت اور کٹر غلامی سے محبت کرتا  
اور ساری کی بھٹی واپس نہیں کرتا تھا خواہ اسے بہت کمزور اور کئی بھٹی شکست دے دیں یہ سب کرنے کی خواہش آجاتی

تھا کہ اس کے بعد اس کا بیٹا سکندر کو دی **سلطنت** میں تخت نشین ہوا یہ نہایت سیکڑ کی اسے صاحب علم  
تھا کہ وہ دہلی میں ہر وقت ملتی چرتے باکرتے تھے تاجا جماعت اور کٹر غلامی کی طرح سکندر کو دی زمانہ

شمالی ہندوستان کی فوجی طاقت اس زمانہ میں دہلی اور خوشالی کی فوجی طاقت ہندوستان پر پوری پڑا **دو**  
دہلیوں کو ہر جہت سے بند بجات دولت تعمیر کرتا تھا جگہ جگہ سرکاری کھانا خانہ بناتے رہتا تھا وہ

علم **اسکی** دفت کے چند اساتذہ بھی براہیم کو دی **سلطنت** میں تخت نشین ہوا اس کے زمانہ  
کے **اسکی** دفت کو خوشالی تھی کہ پورا ایک خاندان کی دولت آج ماہوں میں یہ خاندان گذر گیا تھا اگر اسے دہلی

کے **اسکی** کوئی سوار سوار کرتا تو وہ دے دیتے کہ کتنے مہینے ایک ہلاوی سکائی کر دیتے پورے دہلی کے **اسکی** کو  
کھانہ میں کھڑے صاحبان اور سوار کھرت نہ مل پاتا خوشالی خاں صاحب **اسکی** کی طرف اس

کے **اسکی** میں کئی اور ایسی خاندانیں تھیں جن کی دولت نہ مل پاتا خوشالی خاں صاحب **اسکی** کی طرف اس  
کے **اسکی** میں کئی اور ایسی خاندانیں تھیں جن کی دولت نہ مل پاتا خوشالی خاں صاحب **اسکی** کی طرف اس

کے **اسکی** میں کئی اور ایسی خاندانیں تھیں جن کی دولت نہ مل پاتا خوشالی خاں صاحب **اسکی** کی طرف اس  
کے **اسکی** میں کئی اور ایسی خاندانیں تھیں جن کی دولت نہ مل پاتا خوشالی خاں صاحب **اسکی** کی طرف اس

اسکی

گوئی تھا جب غیاثی اربکوں نے اسے فرغانہ سے نکال دیا تو اس نے ہندوستان میں افغانستان کا رخ کیا یہاں ۹۰۹ھ  
میں ہندوستان میں پہنچا اور وہیں کابل میں قندھار پر قبضہ کر لیا پھر تھیں کوں اور جھلون کی ۱۲ ہزار فوج  
لیکر ہندوستان پر حملہ آور ہوا ایک کواکھل ہندوستان ہادی خاں جنگجو کو لے کر مرنے لگا تھا جو اچھا جہاد پر لیا ۹۱۰ھ  
کو باقی بہت سے میدان میں باہر نے فتح پائی اور وہی اچھا گھر پر قبضہ کر لیا پھر دریا سے تھیں سے لیکر دنگال  
تک کا علاقہ اسکا فرمانہ دار ہو گیا ۱۴ سال تک نہایت عمدہ حکومت کی کہ ۹۱۳ھ میں تھیں تھیں ۱۴ سال بعد  
نے انتقال کیا یہ نہایت بہادر اور طاقتور حکمران تھا دو پلو انوں کو ایک ساتھ تھیں میں دیا کر باستانی زمین پر  
چڑھ جاتا تھا نہایت دیندار اور خدا تر تھا پھر تھیں کو یہ پڑی روزہ رکھتا تھا اور ساری زندگی اس  
نے بھی عبادت تھیں کی تھی، کا قدر دان تھا نہایت عادل اور غیر منصف تھا (تاریخ فرشتہ جلد ۲ ص ۲۷۵)  
**چچا یوں** اس کے بیٹے چچا یوں نے جس کی عمر صرف ۱۹ سال کی تھی گجرات و مالوہ پر حملہ کیا لیکن کام  
رہا ۹۱۴ھ میں دنگال پر ضرور اس کا قبضہ ہو گیا لیکن شیر شاہ نے جو اس وقت بہار کا فرمانہ دار تھا چچا  
کو چھوٹا مقام پر ۹۱۵ھ میں شکست دی اور دوسرے سال فوج میں بھیجا تک کہ چچا یوں کو بے  
سندھ میں اور پھر ایران میں پناہ لینا پڑی اور شیر شاہ (گجرات چھوڑ کر) تھیں ہندوستان کا بادشاہ  
ہو گیا پھر چچا یوں جب شیر شاہ کا انتقال ہوا تو ۹۱۶ھ میں ۵ سال کے بچہ پر قبا لیا  
ہو گیا لیکن انیس ایک ہی سال بچہ کی وہ اپنے کتہ خانہ میں مٹا کر کتب میں مصروف تھا کہ ایک  
نماز کے لئے چچا کی آواز آئی وہ نہایت تڑکی سے نماز کے لئے کھڑے ہوئے اترا لیکن پاؤں میں گر گیا اور تھیں  
ہو گیا یہ واقعہ ۹۱۷ھ کا ہے۔ نصر الدین چچا یوں نہایت زبردست عالم باطن تھا۔ حافظ ذوالکلی  
تھا صاحب میں تھیں کوئی فوت نہیں ہونے دیتا تھا اسی میں اس نے جان تک دیدی۔ حضور کا ام مبارک  
ابھی بڑھو نہیں لیتا تھا ہمیشہ باوجود نہایت رحیم اور عیال پرورد تھا (تاریخ فرشتہ جلد ۲ ص ۲۷۵)  
**شیر شاہ سوری** احمد ننگا چوکو یہ ایک اہم واقعہ ہے اس نے تھیں ہم اچھا شیر شاہ کا ذکر کرتے  
ہیں شیر شاہ ایک معمولی سپاہی کا لڑکا تھا لیکن اپنی بلند ہستی خدا ترسی اور خدمت خلق کی وجہ سے ہندوستان  
کا بادشاہ ہوا جس کے لئے اس نے دنگال میں نہایت کی دقتیں کیں پھر گجرات کے علاقہ اسے حاصل کیا اور اس  
کا تخت دہلی پر قابض ہو گیا۔ اس نے رفاہ عام کے بہت بڑے کام کئے اور تھیں سے لیکر دنگال  
تک تھیں تھیں لائی نہایت مضبوطی سے بنوائی جو جنگی لشکر کے نام سے اسی ایک نام سے اس نے ہر  
پانچ میل پر ایک ساؤ خانہ، ہر ساؤ خانہ کا قلعہ قائم کیا تھا جو لوہے کا گولہ کا جو باؤ میں دھکی

[illegible]

مانہ میں بہت سی عجیب و غریب چیزیں ایجاد ہوئیں جن میں یہ نمایت عادل بادشاہ گذر کر ہے اہم مقامات  
 نے فیضیہ فخر تاج تھا اس کے محل جسے ایک گھڑا لگتا رہتا تھا اور ہر مظلوم کو اجازت تھی کہ وہ اسکو  
 یا کر بادشاہ کی توجہ اور انھماں مائل کہے یہ نہایت بہادر اور مدبر تھا اس نے راجا پر تاب لکھ کر جو اکبر  
 نے وقت سے باقی بھاڑ کر لیا تھا یہ بہت بڑا ادیب تھا چنانچہ ترک ہما گجری انکی مشہور تالیف ہے جو  
 دہ و افلاک ویرا (اسی کا موشی ہے۔ اسکی حدیں لکھ کر کا ام کہ مذکور تو بخار کا انکی سر کچا جیت تھا اور انکی  
 ناگور نہ دیکھے۔ ہما گجری بہت زیادہ تراب پڑھا تھا اور امور ملک اس کی فکر توجہاں انجی دم دینی مقلی  
 اس کے باوجود جب ملکہ نے ایک بے خطا ہندو دہولی کو اپنے تیرے ملاک کر دیا تو ہما گجری نے اسلامی حکم  
 نے مطابق توجہاں کو قصاص کے طور پر قتل ہونے کے لئے معقول کے درنا کو پھر دکر دیا۔ . . . . بالآخر  
 جب انوں نے حاکم کیا تو توجہاں کی جان پکی ہما گجری نے توجہاں کو دودہ بارہ دیکھ کر کھاتیرے بعد میں جی لگا کر  
 کرتا۔ تو اگر کشہ شدی آہ پی کی کون مٹی <sup>۱۹۹۸</sup> سہ ماہی میں انتقال کیا

**شاہ جمال**

اس نام شہاب الدین تھا نور الدین ہما گجری کے بعد یہ تخت نشین ہوا۔ اس کے زمانہ  
 میں اسکے بھائیوں نے اور پرتگالیوں نے سر اٹھایا مگر مغلوب ہوئے یہ نہایت بیکار بادشاہ گذر کر ہے فیضیہ فخر تاج  
 مطلق کا مابہر تھا۔ اہم مقامات فخر تاج تھا۔ شاہ جمال تھے ۳۲ برس تک نہایت شان و شوکت اور  
 اس زمانہ کے ماحق حکومت کی یہ شاہی خزانہ سے بہت کم روپیہ لیتا تھا سارا اخراج صرفت عیال  
 کی اخراج و بیہودہ کے لئے تھا اس کی سلطنت کا رقبہ قندھار سے لے کر آسام تک اور بہالپ سے لیکر دکن تک  
 تھا اسکو تعزات سے خاص ذوق و شغف تھا چنانچہ محل اگر نہ جات مسجد دینی اور لال قلعہ دینی اسکی  
 بہترین یادگار ہیں کراچ محل و قلعہ نہایت عجائبات میں سے ایک ہے جسکو اس نے ایسی محبوب ملک  
 تعمیر رکھ کی یاد میں ہو کر لیا تھا جس میں کرید شرفیاں ملاکت کی تھی اور دس چار ہزار دوسوں کارگر گروں نے  
 لی کر دس ہزار برس میں تیار کیا تھا اس کے بعد میں چند بنیادیں ہوئیں لیکن ان کو بہت جلد زور دیا گیا  
 ایک قلعہ بڑا لکھن چاندنی دلاں میں بادشاہ کی توجہ سے تمام ہو گیا ملک میں آٹھ ہزار کراچ اور پڑے پڑے  
 سارا حق سارا ملک خوش تعمیری اور خوشحالی کا موشی تھا یہ نہایت مذہبی تھا ساری عمارتیں جامعہ تھیں  
 نہیں ہونے دی باقی چھوڑی رہی اس میں رحلت کی۔ . . . . تالیف کاغذیہ

**ادب نام کریم**

فی الہ بن ابہرنگ مذہب عالمگیر <sup>۱۹۹۸</sup> سہ ماہی میں تخت نشین ہوا اور اہ سال تک



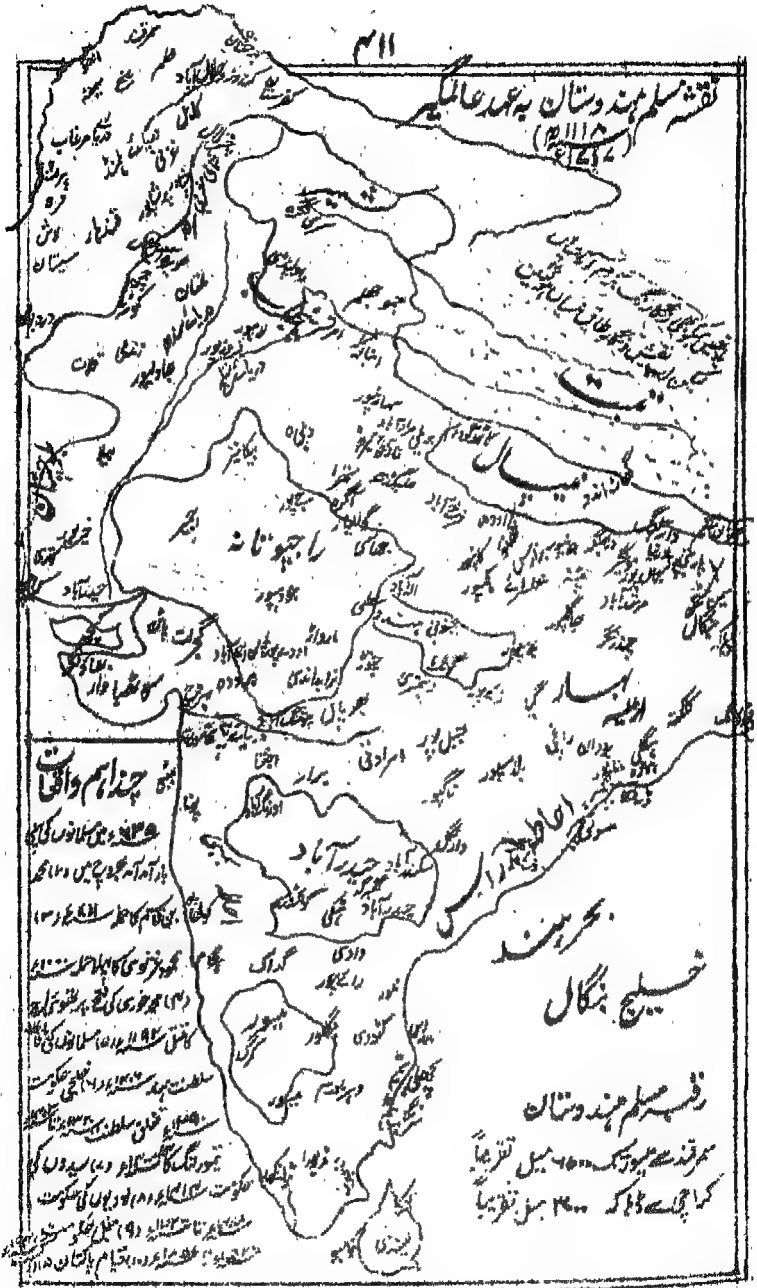


تجاہل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ہے جہاں آبدست عرفی کلاب سے رہا جاتا تھا ان ناکشہ کیوں  
 باعث برسرہ تعالیٰ نے اپنی وحی جوئی حکومت بھیجی لی اور ہم غیروں کے حکوم ہو گئے۔ ۱۰۰  
 نے وہی کافراؤں کے حکوم بنائے تھے (۱) اللہ نے انہیں ظلم میں کیا وہ اپنی جانوں پر خودی ظلم کرتے تھے

آبدست غور سے کہ رہے تھے ان زمانہ میں ۱۰۰  
 حکومت اور وہ ۱۰۰ سے ۱۰۰ تک مدت حکومت ۱۱ سال حکومت ۱۰

طرز زمانہ روایان اودھ کا مورث الہی سعادت خاں برہان الملک تھا جو میٹاپور کے ایک سپہ سالار نے  
 لیا رکھا تھا اس نے اپنے عہد میں ۱۰۰ سے ۱۰۰ اپنی خوش انتظامی سے مائرس غازی پور  
 ناکر گئی لی ظلم و ستم شامل کر لیا۔ اس کا داماد صفر جنگ ۱۰۰ سے ۱۰۰ سلطنت  
 داور پر مقرر ہوا (۱) اس نے مرہٹوں کی مدد سے روہیلوں پر حکومت کر اس کے شاہین اودھ  
 مالدولہ (۱) سے ۱۰۰ سے ۱۰۰ نے ایٹ اندیا میں سے بحر میں جنگ کی لیکن شکست کھائی  
 (۱) تاہم شاہجہان آباد (۱) سے اودھ پھر اسے واپس کر دیا گیا اور کوڑا اور لڑا  
 اسے دینی کوہدیا گیا جو کہ اودھ کا علاقہ بنگال اور مرہٹوں کے درمیان تھا اس نے انگریزوں کو  
 پاتے تھے اس کے بعد جب معاہدہ ہمارا ۱۰۰ تو اودھ سے انگریزوں کے تعلقات اعلیٰ  
 وسیع ہو گئے ہمارا جنگ کی پچاس لاکھ روپیہ میں لڑا اور کوڑا کا علاقہ اعلیٰ اودھ و مائرس واپس کو دے  
 — آصف الدولہ (۱) سے ۱۰۰ کے زمانہ میں دارلہ سینٹر نے ۱۰ لاکھ ۴ ہزار کالامان  
 روایا اور ہمارا ۱۰۰ جو پورہ اور غازی پور کی حکومت میں شامل کر لیا اس کے بعد اس کا بیٹا مرزا دین علی خاں  
 بنیں ہوا لیکن چھ دن بعد ہی مدھول کر دیا گیا اور سعادت علی خاں کا عہد شروع ہوا (۱) سے ۱۰۰  
 ۱۸۱۸ء تک لیکن ۱۰۰ میں لارڈ ویلنگٹن نے کمپنی کی فوج کے مصارف کے لئے روہیلکھنڈ اور کوڑا  
 پھر بھیجیں لیا۔ سعادت علی خاں کے بعد اس کے بیٹے غازی الدین حیدر نے شاہ اودھ کا لقب  
 کیا اس کے بعد شاہان اودھ کی فہرست یہ ہے — ۱۰۰ فی الدین حیدر ۱۰۰ سے ۱۰۰ تک  
 شاہ ۱۰۰ سے ۱۰۰ آج علی شاہ ۱۰۰ سے ۱۰۰ تک اور احمد علی شاہ ۱۰۰ سے ۱۰۰  
 دیکھ لارڈ ویلنگٹن نے ۱۰۰ میں اودھ کمپنی کی حکومت میں شامل کر لیا اور احمد علی شاہ کو  
 دیکھ لگا کر دیا گیا ۱۰۰ میں ان کا انتقال ہوا۔

آگ ہوا ہے تیرے کو بھیجنا امت ڈوگرا | استغنی عنہ کچھ گئی ہر سوانہ جیر اچھا گیا |



نقشه سلطنت هندوستان به عهد عالمگیر  
(۱۱۱۱ هـ)  
(۱۷۰۰ م)

خلیج بنگال

جزایر بنگال

نقشه سلطنت هندوستان

مرفقه در حدود ۶۰۰ میل تقریباً  
کراچی در حدود ۳۰۰ میل تقریباً

جزایر وادی

جزایر وادی

جزایر وادی

جزایر وادی

جزایر وادی

# حضرت ہفتہ

## ہندوستان سے مسلم حکومت کے خاتمہ کے بعد

سلطان محمود غزنوی کا جہاد مقدسہ سازشیں بجا دین، دوراں گزیریں گا گلشن راج

یہ جہاد کا نام جو ہے یہ تشریف میں ہر ایک کے  
جو مکان ہے نقش بر آبی ہو گیس ہے کل جہاد

وہاں میں مسلم اقتدار کے خاتمے انسان کے زوال کا اظہار و اہم سبب خود مسلمانوں کی اپنی عداوت نفس اور خرد کو قبول کرنا ہے اس کے بعد دوسرا سبب ان کے غریبوں کی آمدگی... ابتدا یوں ہوئی  
یہ کہ عہد میں دربار میں رہنے والی سفیر بیکر ۱۲۳۶ء میں آیا تھا جہاں تک عدل پرستی اور عدلی مشہور ہے اس کی  
لوں سے انگریز بڑا ہوا آتے جہت سے یہاں سے ایک لڑکی ایک لگے سے لگ گئی اور ایک انگریز  
یہ علاج سے خدا نے اسکو شفا دی شہنشاہ نے ڈاکٹر سے فرمایا کہ انعام میں تم کو کیا دیا جائے ہو شیادہ اس نے بھاری  
زات حاصل کی صلیبیوں کو لکھ میں بخار رکھ لے ایک کوئی اور کہہ میں اس کی جس سے رفتہ رفتہ انہوں نے اس سفر و قیام  
نیا کہ مسلمانوں کو اپنی شاندار حکومت ہی سے دستبردار ہونا چاہا اور ملک زیب ہی کے زمانہ میں یہ لوگ حکومت کے  
دیکھنے شروع کر دیے غلط چاہے پورنگ زیب نے ان کی کوتاہی بھی کی تھی اور ملک زیب کے انتقال کے بعد  
وہ لوگ اور سر اٹھانے کا موقع ملا انہوں نے ہندوستانی فوجیوں اور اچھا فوج سے مل کر اپنی فوج پرانی  
لڑائی کی اور جھوٹ ڈالوا اور حکومت کو دیکھ کے مغولوں کے مطابق فوج بیکار ہو گئی اور فوج سے  
میں یہ لوگ ایسے نمایاں معزز کا مہیا ہو گئے مسلمانوں میں یہ شہنشاہ و شاہ دہلی کے عہد میں  
الملك گورنر دکن کو آمادہ کیا کہ وہ دکن کو دبا لے ۱۲۵۹ء میں عبادت خاں برہان الملک گورنر  
و آدہ دیکھا کہ وہ بھارت کے فوج اور وہ بھارت سے اور ہر جگہ اور ہر جگہ گورنروں کو بھی بھارت  
تیا پھر پنجاب میں بھی انتشار برپا کیا اور اس طرح ہندوستان جو اپنی کل ایک جہت نشان کی انکو کھانا  
مت غویہ جہنم بن گیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت

۱۲۶۹ء میں شاہ عالم سے زبردستی ملک کے دیوانی اضیارات بھی حاصل کر لینے اور اس کے دو ہی  
بر سر شاہ عالم اس ملک کو انہیں کر اور وطن میں یہ فوجیں دے دے کہ شہرہ کر

اس کے بعد چند ایسے مہمیں گیتی مہاد کی حکومت کا باقاعدہ اعلان ہوا اگرچہ بظاہر یہی حکومت کا نام بھی  
 لکھا تھا اس کی بنیاد ان حالات ان فرسی لفظوں سے ہو کر تھی نظر۔ ملک خدا کا بادشاہت بادشاہ  
 سلامت کی اور حکمرانی مہاد کا انگریز برابر لڑا اور حکومت کر دہی پامی پر عمل کرتے رہے اور سلطان  
 اور بہتہ و کس اور سکھوں اور دوسرے فرقوں میں منافقت پیدا کرنے سے باز رہا مہاد مسلم قہدار  
 کا صرف ہم باقی رہ گیا یہ وہ غمی ختم ہو جائے شاہ عالم کی کے زمانہ میں یہ حکومت کا جو حال تھا  
 اس کا اندازہ اس وقت کے اس عہد سے ہو گا حکومت شاہ عالم از دہی تا لاکھ پالم جو اب دہلی کا  
 بہاولی اڈہ ہے شاہ عالم کے عہد سے مہاد شاہ نظر ملک جیتا بادشاہ گذرے جس کے سب انگریز کے  
 تھوڑا اور اور ضعیف باب میں جنگا کی مسالمت سے کوئی تعلق نہ تھا البتہ قلعہ کے اندر دہلی میں وہ آزاد قلعے پر  
 دیکھ کر مسلمان قابض اپنی قوتوں کو بھج کر کے اس زہرمت سازش اور ان ظلم ظلم کے خلاف تہاکی  
 مہاد میں مصروف ہو گئے جس کو انگریزوں نے مدد کا کردہ نام دیا اور اسی سے یہ عہد میں جنگ آزاد  
 مہم لاکھ پور میں ہونے لگی تھی مگر کیا قلعہ کے عہد کے مہم سے مشور ہو گئی۔

انگریزوں سے ملنے والی مہم کا سبب لاکھ پور میں سیوہ کی اسلامی ریاست بنانے  
 مقصود ہوتا تھا۔ مہم دومت رعایا پر وارد نہ ہو مگر علی محمد علی احمد علی اور سلطان شہو کے ایسے  
 مسلمان فرمانروا گذرے ہیں انگریزوں کی جمہالیوں اور ان کے ناپاک ارادوں کو جس سے ایسے  
 سلطان خیر علی نے تاد افشا اور یہ مہاد اور کتب و محب اسلام مجاہد سے ایسے سے  
 ملک انگریزوں سے لڑتا ہوا اور انگریز شکست شکست کھاتے رہے اس کے بعد اس کا نامور شاہ  
 سلطان انجمنوں کے تھے جو اس وقت اس کے اندر یا علی کی طرف سے دارن ہستند و اس کے تھا  
 اس نے مسلمانوں سے ملنے والے ایک مہم ہا رہنک جباری رکھی جس میں انگریزوں کو شکست ہوئی  
 پھر لاکھ پور و اس کے بعد اس سے بھی مسلمانوں سے شکست ہوئی سلطان شہو ہا رہن  
 لڑتا ہوا اس بار بھی انگریز شکست کھاتے اور قریب تھا کہ ملک ان کے ناپاک وجود سے پاک ہو جا  
 مگر بہتہ و متانی فوج اور اچھے اتنی اپنی فوجوں کے حکام تھے اس طرف سے اکل فوج نہ  
 دیتے تھے ملک انگریزوں کے قریب سے ان کے حامی تھے آخر کار لاڈ پور نے نظام میں  
 کے سلطان شہو کے تروسی تھے مگر سلطان شہو نے نظام کو لکھا کہ اگر آپ ہماری مدد میں کر سکتے

دارنے دشمن کی کئی مدد کر کے، اسلام پھیلے اور ملک کا تقاضہ یہی ہے مگر نظام نے نہیں مانا۔  
 ۹۹ء کے آخر میں سلطان پور نے روتے ہوئے شہادت پائی اور اس جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔  
 مان نے اس قدر مضبوطی سے توار پھیر رکھی تھی کہ مرنے کے بعد لاکھ کا توار کھائی گئی اور اس طرح جو  
 ۱۰۰۰ سالہ میں اس طغیاندار ریاست کے مقابلہ کے ساتھ ہی انگریزوں کے پاؤں میں دوستانہ میں جمع کئے گئے  
 مہاجر کا با د اس وقت انگریزوں کا ساتھ نہ دیتے تو اس وقت ہندوستان کا لفظ ہی کچھ اور ہوتا۔  
 جنگ کے بعد انگریز ملک کے اس سب سے اس سرے تک لوٹا کہ پش میں مصروف ہو گیا اور  
 ہون کے اقرار کو ختم کرنے میں اپنی چوٹی کا زور ختم کرنے لگا۔ ۱۸۵۷ء تک اس کے جو گورنر جنرل  
 ہیں ہم ضلّا ان کا مظہر سزا کرتے ہیں۔ ۱۸۶۰ء میں لارڈ کلائیو پہلا گورنر جنرل ہو ا جو اپنی  
 مداخلت کے سبب عوام میں دلالتی کتا مشہور ہو گیا تھا۔ ۱۸۶۰ء تا ۱۸۶۸ء دارن ہسٹل گورنر  
 ہو ا جو انتہائی شیطان صفت انسان تھا اسکے عہد میں کلکتہ میں عدالت عالیہ بنی۔ ۱۸۶۸ء سے  
 ۱۸۷۰ء تک لارڈ کارنوالس گورنر جنرل ہو ا جو شریف اور خواجہ غلام اس کے بعد لارڈ ولزلی آیا  
 ۱۸۷۰ء سے ۱۸۷۲ء تک انتہائی بھالاک فری اور ہر درجہ کا ڈاکو تھا۔ سپریمی اسلام حکومت  
 نے عہد میں نباہ ہوئی۔ ۱۸۷۲ء تک لارڈ ہسٹل گورنر جنرل رہا۔ پھر لارڈ اکلینڈ اور لارڈ ایلی  
 بعد کے ۱۸۷۲ء تک گورنر جنرل رہے۔ ۱۸۷۲ء تک لارڈ ڈالہوزی رہا جو مابین تعلیم اور بچہ  
 ان صفت تھا۔ اسی کے عہد میں مسلمانوں کی حکومت کا خاتمہ ہو ا اور سارے ملک میں مسلمانوں کا  
 بہرہ بردارہ قتل عام ہو ا جس کے تصور سے ہی دو گئے ٹکڑے ہوتے ہیں۔

۶ کا ہما و ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں علماء کا جس قدر شاندار کارنامہ اور جذبہ طہنیت  
 اہرہ ہے اس کی مثال کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتی ایٹ انڈیا کیسے کے اختیار اور تکیہ و دلیری  
 ف سے پہلے علماء ہی کی آواز مخالفت الہی امیں علماء میں کا پہلا فرد محترم جو سرکھت میں  
 آیا وہ دلاور جنگ مولوی احمد اثر شاہ مدرا سی تھا ان کے ہنوا کے القاد علماء اٹھے روایک طریف  
 و تدریس تھیں و تالیف میں لگے ہوئے تھے دوسری طرف سیاست میں مصروف رہے تھے ان  
 ایان شخصیت مولانا امام بخش دھرم سانی شہید۔ مولانا فضل حق خاں آدھی مصطفیٰ محمد الدین خاں  
 ۷ انواب شہید مولوی عظیم الدین کا پوری، مسیح کوہ آبادی وغیرہ تھے مگر انہوں نے کہ ان  
 کے سیاسی حالات سے تہہ کہ لوہیوں نے چشم پوشی کی۔ دلاور جنگ اور عظیم الدین سرکار ناتارا

ہوینا وہ ہستیایں ہیں جنہوں نے پہلی جنگ آزادی کی آگ بھڑکائی تھی اور ان کے ہاتھوں میں ایک بڑی سونے کی دھڑکی تھی اور زیادہ طاقتور ہو گیا اس نے نوے برس تک اس جنگ کو عذر کا خلاصہ  
 دیکھو وہ بڑے ہیگڑے ہوئے ایک آدمی کو جو اس کی زبانوں پر جنگ آزادی کا نام غنیمت پر لگا ہوا ایک انگریز کا اور وہ  
 اس طرح غلطی کی ہے ان علماء میں حضرت میرا احمد علی صاحب دہلوی اور مولانا امجد علی صاحب دہلوی میں صرف میرا احمد علی صاحب  
 خاص شہرت رکھتا ہے انہوں نے مقام بالا کوٹ میں مسلمانوں کو پکڑنے کی عذاری سے غصت پوری اور علماء شہید و گرفتار  
 ہوئے حقیقتاً ایک اسلامی اور فطری ہمدرد تھا جس میں ملک کے نامور ہندو شہر کے تھے اور ان کی پشت پر لاکھوں آزادی پسند  
 ہندو مسلمانوں کی قوت تھی جس طرح ہندو نسل نے جنگیں لڑی ہیں اس کے لئے ایک بہت بڑے ضخیم کتب خانہ کی  
 ضرورت تھی کہ ان میں ان کی نقلیں سما سکیں اس ضخیم کتب خانہ میں صرف ایک لاکھ ساخا کا دیا جا رہا ہے جس سے بڑی انداز  
 ہو سکے گا۔ قیاس کن رنگستان میں ہمارا۔ اگر یہ مورخ ڈاکٹر منظر لکھتے ہیں۔ خطبہ ایہ نکالے کہ وہ میں  
 سرحدی خلفائے دیوبند سے ہم کو ایسی علیحدہ علیحدہ علامتوں کے ہمین بھی نہیں ہیں میں نہیں ہزار باقاعدہ سپاہی تھے  
 اور سید احمد اور سید احمد کے درمیان علیحدہ علیحدہ دھڑوں کی تعداد میں کو بوجھ تھی جن میں باقاعدہ مددگاروں  
 اور پولیس کے علاوہ اسپتال باقاعدہ سپاہی تھے اس دوران میں سخاوت کیسے ہو میں دہلی تھیں اور دہلی  
 اشتعال کے باوجود محاطہ نظر پر ہمدردی فوجوں سے براہ راست لکھنے سے بچتا رہا وہ پویشی کے ساتھ  
 ہمارے محاطہ قبائلی کی مدد کرتا رہا اور ان کو اشتعال دلاتا رہا لیکن ان لوگوں کو اپنے حساب پر ہم سے جنگ  
 کرنے کی جرات نہ ہوئی ۱۸۵۷ء میں انہوں نے علانیہ ہم سے جنگ چھیڑ دی اور اپنی دیدہ دلیری سے  
 ہم سے جزیہ کا مطالبہ کیا مطالبہ نامعلوم ہوئے کے بعد وہ دہلی نہایت علاقہ پر اتر گئے اور انہوں نے  
 لکھنؤ دارن کے کیمپ پر ایک خون مارا۔ ۱۸ اکتوبر ۱۸۵۷ء کو ایک برطانوی فوج نائن ہزار سرنوئل  
 چھ لکھنؤ کی قیادت میں سرحد کو روانہ ہوئی علاقہ میں پہونچ کر جنرل کو معلوم ہوا کہ قیامی حریف سے مل  
 گئے ہیں حکومت پنجاب کے نام پر پیشانی نہیں تار پنا رہے تھے کہ امداد اور مزید امداد فوراً بھیج جائے  
 فیروز پور سرائی کوٹ اور لاہور کے دستے فوراً روانہ کئے گئے وہ بہت کم کامدار اندر پنجاب کی چھاونیاں اس  
 طرح خالی ہو گئیں کہ مایہ ناز کا افسر کمانڈر جیسی مکمل سے لکھنؤ گورنر کے لئے جو بھی آدھو لکھا تھا  
 دستہ ہم پہونچا کہ ہم روہڑی کو حکومت پنجاب کو ہر اول کا ایک دستہ دائرہ کے کیمپ سے مستعار کیا گیا  
 اور ایک دوسری فوج کو پولیس سوانا اور زیادہ مہلات (دریں در سال) کی حفاظت کے لئے بھیجے گئے  
 سوانا کو سرکوحالات اور زیادہ نازک ہوئے اور کمانڈر انچیف آف برٹش فورسز لاہور آئے اور خود

نام اپنے ملکہ محمد نے لیا حکومت پنجاب نے چند روز کا اندیشہ پر گریہ کی جانے کی درخواست کی  
 راجہ بھین کے نام لے اور ڈار دیا ۸۰ روپے کو دشمن نے حملہ کیا انگریزی فوج کو تباہ ہوا ایک سو  
 چار آدمی ہلاک ہوئے دوسری مرتبہ دشمن نے حملہ کیا جس میں مسیحیوں کو خطرہ لگا اور ہر رجمی اور  
 ان کے علاوہ ایک ہوا اٹھائیس آدمی ہلاک ہوئے ہر آدمی کو جہاں کو چاہی بیمار اور زخمی بھیجے گئے  
 سو سینہ لیں انگریزی سپاہی زخمی اور ہلاک ہوئے آخر کار حکومت پنجاب اپنی فوجوں کو واپس بلا لینے  
 اسی ہوئی لیکن یہاں بھی وہی مذہب کا رگڑ ہوئی جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کم نظر جاتی ہے اگرچہ حکام  
 بدیروں نے قبائل کو ڈر دیا اور جہاں میں اتھارہ گئے۔ ڈاکٹر منسٹر نے اس موقع پر مخیرہ الفاظ لکھے  
 ۔ جو کام بنام سے ہتھیار نہ کر سکتے وہ جاری دیکھ سکتے تھے۔ لیکن یہاں یہ مخیرہ تلخ ثابت ہوا  
 ڈاکٹر منسٹر یہ مقابلہ ہم کو بہت گراں پڑا۔ **مقدمہ سارا سنسٹ ۱۸۵۷ء** حکومت انجلی  
 مدد کشنوں زہر بارسی اور بدنامی سے سخت جھگڑا میں پئی اس نے اپنا یہ غصہ مددستان کے ان  
 ماوراء شرفا پر اتارا جن کا کچھ بھی قبیح سرحد کے مرکز یا اس نخریک سے ثابت ہوا اور ان سے انتقام  
 وں میں فنا توں بالا لے طاق رکھ دیا ۱۸۵۷ء میں اس نے آٹھ آدمیوں کو لوی بھیجے تھے  
 یہ سرسی رئیس عفا میر مولانا علی صاحب عظیم آبادی مولانا عبد الرحیم صاحب عظیم محمد علی صاحب  
 بن لاہور ان کے لیجن کارندوں قاضی سیال جہاں اور بدیر میں مولانا احمد اللہ صاحب رئیس ملتان  
 آباد پر سارا سنسٹ کا مقدمہ چلا یا اور ان کو چھاپنی کی سزا دی پھر ایک ٹکب وغریب کتبہ سے چھاپنی  
 زاموش کر کے جس دوام جو بدیر لائے شور کی سزا دی۔ کتاب توارخ عجیب یا کالا پانی کے  
 اقتباسات درج کئے جاتے ہیں جن سے حکومت کا غصہ اور ان حضرات کی استقامت معلوم ہوگی  
 ان صاحب ہم جنوں آدمیوں کو ساتھ لیکر خوشی خوشی بیوا دی حکمران دہلی کو روانہ ہو گئے حکمران  
 ہوا کر کے سے اپنے چھو کو بڑی ہتھیاروں سے لٹوئی ہوا کر اوطاق میں لٹو کر باگ ڈور لیا اور  
 پڑا ل کر اور اس کا سر ایک سچ سپاہی پولیس کے ماتحتوں میں دے کر اس کو میر سے پیچھے بھیجا یا  
 یا ان صاحب اور ایک دوسرا سپاہی پولیس میر سے داپنے ہا میں بھرے ہوئے تھوں کی جوشیاں لے  
 پر سے لے کر بدیر تک لے گئے اس کے سوا ان صاحب بار بار حکمران میں ملتا ہوا تھا  
 ہم ذرا بھی۔ حرکت کر کے تو میں اس منہ سے نکلے بار دوا دوا علی گڑھ سے چل کر دہلی تک گھانا

چند روز کی سخت ضروری حاجت کے واسطے بھی ہم نہ آنا سہ گویا نہار کا وقت آتا تھا تو میں بلا طلب و اجازت  
 قہر کے مجمعہ میں حاضر ہوں سے نام نہ پڑھ لیتا تھا اور گاڑ کا یہ تو قہر بھی جانتی تھی اور وہ جب صاحب میری نماز کا  
 نشانہ کھانکھانے لگے آخر بعد صیبت اس حال سے بے میں جھکے ہوئے ہم کو اس اہل بونے جہان سے حاکم زور  
 بگڑا تو میں سیرت میں غصہ کر دیتی تھی کہ ایک نہ خاندانی زور در گھر دین کو یاد دہرے دن کرناں سے دینی اور پھر  
 کرناں سے آئندہ بھلوئے کہ جب ہم انصاف میں بیٹھے بہت رات جا چکی تھی اسی طرح جب آج دو سیم بیویوں  
 آجیوں کو کچھ عذرہ میں بھیجانی ضروری میں سب کو دیا بھیجاں ہم شروع اپیل تک برابر بند رہے دوسرے  
 ۱۵ بجے وقت پارس صاحب میری خدمت اور میری صاحب دینی ایک سرور میں پوچھیں اور کہناں کی  
 صاحب دینی کشتہ انصاف میں یا چونچ یا چونچ کے میری کوٹھری میں آئے اندھجھ سے کہا کہ تم ایسا مقدمہ کا سب  
 حال بنلاؤ و تمہارے واسطے بہت اہم ہوگا میں نے کہا میں کب یہ نہ جانتا اس وقت پارس صاحب نے مجھ کو  
 یہ بہت دھمکا یا اور بل مارنا شروع کیا جب میری مارت کو تو میری اور میں نے یہ تو نامی صاحب اور دھنیں  
 صاحب کوٹھری سے باہر کھڑے ہوئے اور جب مقدمہ جاری ہو گیا میں نے کچھ بولا تو وہ سب کے سب اس دن  
 مایوس ہو کر چلے گئے میں نے جب یہ کیفیت سنا کہ دندہ کی دھکی تو چمک اٹھیں تو کئی کات شکوہ ہوگئے زور دھجھوڑیں گے  
 سب کے ذمہ کچھ دھنیاں کے رونے باقی تھے دوسرے دن سے میں نے ان کی تھاڑی لکھنی شروع کر دی۔ اس بعد  
 استقلال کے انجام کو حال کر کے اول سے آخر تک میری زبان پر تو فکری ہی شکر جاری رہا مولوی کی علی صاحب کی  
 کھیت اس سے بھی زیادہ میرے طرح کرنا کہ اس رہا کی کے مضنون کو اگر کہتے تھے جیسے سوال مکمل اندر دوسرے  
 کے مدد میں ہو چکا تھا مولوی کی علی صاحب بڑے مدد و عش سے یہ شریقی اکثر مدد حاصل کے دن میں پہلے  
 کرتے تھے اتنا پیغام دے گا کہنا جب صبا کوئے بارے گذرے کوئی رات آپ لینگے دن بتا اظہار  
 بعد التوا نے دراز کے پہلی سے ۱۵ روز کو پہلے ایک آخری اجلاس سن ہوا اور جے صاحب موصوف ایڈیٹور اور قہر  
 منرا اپنے گھر پہنچ کر جب ایسا کہ زور صاحب کے کھلائے تھے اس دن اجلاس میں بیٹھنے کے ساتھ ہی پیل جاکوں  
 آدھیر ولس سن جے صاحب نے غیظ و کفر فرمایا کہ آپ لوگوں نے اس مقدمہ کو توڑ دے آؤنگے میں اب  
 چورائے ہو کچھ کر پشیم نے دیکھا کہ یہ چار لوگ ایسے اس وقت بھی جاری کھلوں کو دیکھ کر آؤنگے پھر  
 لائے تھے اور دل سے جاری رہی کہ خواہ اس تھے پھر جب صاحب جے دکن کی رائے کو جاری نہ رہا مال یا تو مارے  
 ڈس کے انھوں نے بھی کچھ دیا کہ ہمارے نزدیک بھی ہم سب دھجھوڑا دراز دان پر ثابت ہے۔ اس کے بعد ان چاروں  
 کو کالافانی کچھ دیا کہ مسالوں کا مثل تمام اس کے بعد میں دستان کے بڑے بڑے شہرہوں میں تھیں جن کو سہاڈت  
 کوٹھل کی کس غلام مسالوں اور ان کے دونوں میں اور چوہو توڑ کر ہمارے دو کھاناؤں کو کو بیچ کھال دی گئی اور  
 پھر پارس کا بیوں سے اڑا دیا گیا اور لائیں وہاں پہنچ کر دیکھنے گئے تو ان کی رزمنہ خالی ہے یہ افسانہ کچھ۔

صاحب میری نماز کا

صاحب میری نماز کا

لو جو انوں کو تو میں یہ کہناں ہے ہم کو قصور	بار دیں گولیاں بابا حسین زور اور
یہ ہی صبا کی جو خطے صاحب قول خطیصل	ایک ہی ساتھ چھوٹے مثل پیدا اور
کچھ کرنا زور دیکھنا ہے نہ سودا خانی ہوس	فصل اس طرح سب سے سب سے ہم سہاڈتی ہو

انھیں کو میں کس مولانا جے اللہ شاہ مدد کی بھی تھے انھوں نے غم میں آسکری حکومت قلم کی بھی آپ کو  
 دھوکے سے انھیں دے کر فریاد کیا اور لاس جھوٹا کر کووالی شاہ جہاں پور میں ہنگامہ دیا فقیر انھوں نے جلد دھوکے سے  
 راہ کو پھیلو اور اس نے دھوکے سے قتل کیا تھا اسی کو پچاس تھوڑا ر دینہ انجام دیا گیا دھوکہ ذریعہ حلیہ میں مولانا  
 فصل کس شہر آبادی کا انتقال ۱۲ صفر ۱۲۰۷ ہجری ہزار آٹھواں میں ہوا مولانا کچھ ۱۸ سال غیر رہ کر تھیں

چند روز کی



مجلس والیں آئے (سیرت میراج پوری ص ۵۷) مولوی کی مٹی نے ہمارے درجی ۱۸۳۵ء میں بکالت عہد خدمت  
فی امیر خاں کی کل سارا اوصاف ہوئی جس سے اسے بٹے مظہر کا کل خرچہ ہوا کیا گیا۔ بہادر شاہ نے انتہائی  
ظاہریت میں رنگوں میں ۱۸۳۵ء میں وفات پائی وہ صاحب مسلمانوں کا کافی ممتاز اور نمایاں فرد اور انگریزوں کے دست  
لے سے محفوظ رہا۔ عظیم الشان خاں صاحب خاں کے بھائی تھے ۱۸۵۵ء میں ان کا انتقال ہوا یا نقل ہو

۱۸۳۵ء میں ہوا ۱۸۳۵ء میں ہوا ۱۸۳۵ء میں ہوا	۱۸۳۵ء میں ہوا ۱۸۳۵ء میں ہوا ۱۸۳۵ء میں ہوا	۱۸۳۵ء میں ہوا ۱۸۳۵ء میں ہوا ۱۸۳۵ء میں ہوا
---	---	---

سرتان مظہر صاحب ظہیر دیو کی کے بہر مندرجہ بالا اخبار تھیں اور علی اور عام ہندوستان میں ہر ایک انگریزی مظہر  
بہر مندرجہ دریں ہر حال ہندوستان میں ہمارے اقتدار کے خاتمہ کی توقع مگر مدد انگریزوں کا تھا جس کو سرتان

۱۸۳۵ء میں ہوا ۱۸۳۵ء میں ہوا ۱۸۳۵ء میں ہوا	۱۸۳۵ء میں ہوا ۱۸۳۵ء میں ہوا ۱۸۳۵ء میں ہوا	۱۸۳۵ء میں ہوا ۱۸۳۵ء میں ہوا ۱۸۳۵ء میں ہوا
---	---	---

سلمان احمد انگریز ہی میں جنگ آزادی کے خاتمہ اور انگریزی اقتدار سے پہلے لارڈ ٹینک  
۱۸۳۵ء میں داسرائے مظہر ہوا اور یہ نو مسلموں میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا

ماہلان ہوا کہ سارے ہندوستان میں اس واپان ہو گیا ۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا  
یہ ہوئے ۱۸۳۵ء میں یہ لارڈ ولایت میں ہو گیا ۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا

اگر دوسرے برس بد مر گیا لارڈ لارنس اس کے بعد ۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا  
۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا

۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا ۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا  
۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا

۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا ۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا  
۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا

۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا ۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا  
۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا

۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا ۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا  
۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا

۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا ۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا  
۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا

۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا ۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا  
۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا

۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا ۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا  
۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا

۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا ۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا  
۱۸۳۵ء میں لکھا گیا کہ اس نے ہندوستان سے دھار کیا







# ۴۲۷ ہفتہ ششم شیخیت پاکستان

بے کھر کی سخت پرکھتہ زن | پھونکوں سے بھر جائے کھانا جائے گے

پاکستان کے علم کی ایجاد میں پاکستان کا ریزولوشن پاس ہوا۔ ۱۹۷۱ء اور گنت سالوں میں یہ عالم وجود رکھتا رہا ہے اور پورا پنجاب اور پورا بنگال سزاوارتہ اور بھارتیوں اور آسام شمال مغربی میں لارگو آؤنٹ میں اور کٹر سازش سے ابھارتہ ہوسکا بنگال کے ۱۲ اضلاع اور پنجاب میں اکثر سے دیگر اسیاتیک اور آسام میں سواضہ کے صوبہ ہندوستان کی کوٹا جس سے پاکستان پاکستان کا مسئلہ اوراد ہوا اور اس عظیم درتھیم سے بچا رہا اور لائیو آپا اور پاکستان میں سکوں اور ہندوؤں کا بھی بہت کافی حمایتی و مالی نقصان ہوا اور حال موجودہ نا آبادی کے کردار یا جن لاکھ نفوس پر مشتمل ہے جو دو حصوں پر تقسیم ہے مشرقی و مغربی۔ مشرقی میں اتریت گھٹی آبادی رہا جس میں لاکھ اور مغربی میں پانچ کروڑ ہے پاکستان میں ۲۷ لاکھ کی مسلم اکثریت ہے اور بقیہ ہندو و عیسائی و دیگر آبادی ہیں پاکستان کے دو لاکھوں کا مجموعی رقبہ ۱۰۰ لاکھ مربع میل ہے مشرقی پاکستان کا اصل نیل و چوریز کے لئے مشہور ہے اور مغربی پاکستان میں انہیوں معدنیات اور دیگر اشیاء پیدا ہوتی ہیں

پاکستان کے کھانے و پینے کی باتیں اور نظام قومی کے لحاظ سے دوسری طاقت مانی گئی ہے اس کی کھانے پنی چیز ہے اور اس کی آمدنی تقریباً ۱۲ ارب روپیہ سالانہ ہے اگرچہ اس کا دارالسلطنت ہے جس کی پانڈہ لاکھ ہے اور پورے کھانے اور چوریز کے ہتھ پڑے ہیں۔ لگا بھوں میں سے ایک سے نیز دنیا کے ناؤوں سے بھی ایک ہے اس طرح مشرقی پاکستان میں بھی چاکا کنگ کے علاوہ کئی اور زمین بند کاه ہے ہیں اور ہندوستان میں ہندوؤں کا ملک معاہدہ ۱۹۷۱ء اور ہندو پاک کے تعلقات بدست ہوئے۔

اور بھی اسلامی دستور کے نقادوں کی کوششیں ہو رہی ہیں اس کے سب سے پہلے گورنر جنرل محمد یحییٰ خان تھے جنوں سے پاکستان بنا۔ اس کے بعد خواجہ ناظم الدین ہوئے پھر صاحب ۱۹۷۱ء اور پھر سید علی گویا خان علی برکھو قیام پاکستان میں قائد اعظم محمد علی جناح کے دست راست تھے راولپنڈی میں ایک نیکت کے کافلوں شہد ہو گئے تو خواجہ ناظم الدین نے وزارت عظمیٰ کا کھدہ بھالا اور غلام محمد صاحب مانوئے ہوا بھو ملک ہیں لیکن قائد اعظم کی خاں کے قتل کے بعد سے پاکستان کی حالت روز بروز

۱۹۷۳ء کے بعد انڈیائی صدر میں مغربی پاکستان میں شہرے بنگالے ہوئے قادیانیوں نے دست سر کی سرحدی کے لئے پاکستان بنا لیا اس لئے پیکل نے اسلامی حکومت کا مطالبہ کیا اور سامنے پاکستان ان کی ملک گئی جس پر مارچ ۱۹۷۳ء میں لاہور میں خونس گولی ملی اور شہرے ہا ہر گورنر ریاں ہوئیں تا سید ابوالاعلیٰ اودودی مولانا عبد المتین ریاڑی اور مولانا اختر علی گویا شخصیتیں تھیں گورنر ہوئیں اور مولانا عبدالستار ریاڑی کو مارشل لا کی عدالت سے ۱۹۷۳ء کو گرفتار کر کے موت ہوئی اس کی سربراہی قبیل بھوئی اور مولانا اختر علی گویا کی اور اس کی قید ہوئی جو ابھی تک جباری ہے

اسی میں اور اس ملک میں جو اسلام کی بلندی کے لئے بنا ہوا اسی سزا میں اور حضرت مولانا اودودی شخص اور ہندو شخصیت کے لئے جنہیں سے بہت اور کوئی مقام نہ تھا اگرناہی پاکستان اور پاکستان کے لئے چھوٹے باغیہ تک درمیان میں حال ان کے ملکوں کی وجہ سے اور اہل کو خواجہ ناظم الدین کو وزارت عظمیٰ کے عہدہ کر کے بھیجا صاحب کو وزیر اعظم بنایا گیا جو ابھی تک ہیں

۱۹۵۵ء کو پاکستان اور امریکا کو فوجی معاہدہ کرنے میں کامیاب ہو گئے  
 جس کی رو سے پاکستان کی فوجی طاقت کی ذمہ داری امریکا کے ذمہ ہو گئی اور جو بھی ملک اس کے مقابل پاکستان کا شاندار  
 اور شروع ہو گیا۔ ۱۹۵۶ء فروری میں مشرقی پاکستان ڈاکٹر یگانہ حسنین نے نئی دہلی کے وزیر اعظم  
 جواہر لال نہرو کا ملے کی پوائنٹ آف اسٹیمپل کے لئے ایک وفد کے ساتھ ملے کے لئے کہا کہ ہمارا مقصد کسی ملک  
 پر جارحانہ اقدام نہیں بلکہ ہم نے اپنی اقتصادیات اور حفاظت کے لئے ایسا کیا ہے جو کہ ہمارے کسی ملک کے لئے  
 اسکو باہمی مفاد میں سے لینا چاہتے ہیں نہ کہ کسی فوجی قوت سے ان کے ملک اور پاکستان کو امریکا کی ملک بنانے آئیں  
 اور غلام و نہلا کے لئے اسے ایک نیا راہ قرار دے۔ آئے اب بانی پاکستان کے حالات معلوم فرمائیے۔

**بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح**  
 ۱۸۷۶ء میں قائد اعظم محمد علی جناح ۲۵ دسمبر کو پیدا ہوئے اور بچپن  
 میں کرچی میں ہی گزرے۔ بعد ازاں تشریف لے گئے۔ ۱۸۹۶ء میں آپ نے سرکاری کالج کراچی میں  
 ۱۹۰۹ء میں آپ نے بمبئی لائی کوئٹ میں برٹش شولر شپ کی۔ ۱۹۰۹ء میں آپ بمبئی کے مسلم علیحدگی تحریک سے  
 جفا علیہ سر پیمر جھیلو کو ملے کہ کہیں جھیلو سے۔ ۱۹۱۳ء میں گورنر جنرل نے آپ کی میعاد وراثت پر لڑائی تاکہ آپ  
 مسلم اوقاف کے جو اس کے سودہ داروں کو الوان میں بنیں کر سکیں۔ ۱۹۱۸ء میں قائد اعظم نے کانگریس کی کثرت  
 سے استعفا دے دیا۔ ۱۹۲۹ء میں آپ نے مسوہو چودہ نکات تیار کئے جن میں مشمولوں کے مطالبات میں کیے گئے  
 تھے۔ ۱۹۳۲ء میں آپ گولریز کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن تشریف لے گئے۔ ۱۹۳۳ء میں جیمز ہنگ  
 کی باگ ڈور سنبھال لی۔ ۱۹۴۲ء میں مسلم لیگ نے پاکستان کی قرارداد منظور کی۔ ۱۹۴۲ء میں کرچی میں جواوڑ میں  
 قرارداد کو تسلیم کر لیا گیا۔ ۱۹۴۷ء میں ۱۵ اگست کو پاکستان اور وطن وجود میں آیا۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان  
 ۱۵ اگست کو پہلا چنن آزادی منایا۔ ۱۹۴۷ء میں ۱۱ ستمبر ۱۹۴۷ء سنٹ (رات) پاکستان کا قیام کا اعلان  
 جیت کے لئے غروب ہو گیا۔ اب ہم دنیا میں بیکر مسلم آبادی کا ذکر کریں گے اور یہ کہ اسلام کیسے پھیلا ؟

## حصہ نہم = دیگر ممالک میں اسلام اور مسلمان

جس میں اسلام مسلمان زیادہ تر مہذبہ کینٹن۔ ایمان۔ قرآنی اور کلامی میں عرب قبل سچ لکھا کے سامنے  
 پہلے پہل پہنچ چکے تھے۔ یہ عربی الکریم صحابی دعوت اسلام کے کر شاہ سپین کے پاس گئے اس زمانہ کی  
 بڑی عزت کی بھر پور تھی۔ اس کے آخر میں مدینہ واپس آئے تو حضور کا وصال ہو چکا تھا حضرت عید بن ابی مرثد کے وقت  
 میں قرآن کا ایک نسخہ لکھ کر تھوڑا دیا جس کے اور وہی وفات پائی ان کی بنائی ہوئی مسجد اعلیٰ مکہ سے لے کر  
 میں حضرت عثمان کے زمانہ میں یہ نسخہ شامی جو شمالی مغربی صوبہ سے میں اسلام پہنچا اور بعد کے زمانہ میں  
 قیام بن مسلم نے حضرت زکاد ان کے لیا اور مسلمانوں کی فوج سرحدیں تک پہنچ گئی خاندان عین کے سفروں کے  
 ذریعے مسلمانوں نے عراق کی بھر پور دہ بھی لوئے دے مسلمانوں نے ان کے ملک کی طرف بھی دیکھا اور مسلمانان  
 کے وہ بڑے بڑے سنیہ پہلی مسجد ۲۰۰ عریس تعمیر ہوئی مسلمانان میں عرب الرحمن نامی شاہی خزانہ کا انفر  
 علی اور سر اہل بنی تھو دیر مال تھے اسی وقت مسلمانوں کی تعداد کے کردہ بے لپی ہاں میں ہی ۹۵۰ء کے  
 یہ وسط میں ایک چنی وذر مسلمانک کا دورہ کر کے گئے تھا جس میں کئی چنی مسلمان بھی تھے مسلمان واپس لے کر  
 محمد بن بقران بن۔ اسم انرا میں اسلام بھی انکا بن اور کچھ ہند کے درمیان یہ ایک بہت بڑا جزیرہ  
 (۱)۔ ذوق نہیں ہدی میں مسلمانان جہاں پہنچے مسلمانان میں ان کے طریقہ بیان آیا تھا تو مسلمانوں کو بھی بڑھ

[illegible]

اسلام میں سچا ایمان اس لئے طلب کیا گیا ہے کہ غرار اسلام کا یہ رخ گئے دنیاوی رسوم عیسائی و غیرہ  
نسبت انسانی کے تحت ہے اور نہایت عروج اور زوال سے تمام ملک کا مذہب اسلام ہے وہاں انسانیت

یہاں تک کہ ان کے لئے باقاعدہ قوانین نہ ہو۔

لام بھوجی بھگت سے مبلغ اسلام خدا ایک نے خود اسی سرزمین میں تہ پیدا فرما دیے جن کی بدولت انگلستان میں  
ملالہ کے راجہ رسلمان سو جوجہ میں دو گھنٹہ کے وقت تک بھی ہے اور نورول میں بھی اور وہ سہ اور انگلستان

۱۸۷۱ء میں امریکہ میں اسلام کے پہلے انگریز و مسلمان ہونے کے اعلان کی وجہ سے بہت جلد امریکا میں اسلام

۱۰ اور اسلام کی انتہائی اعلیٰ اور طبیعت کا سلسلہ بھی جاری ہے امریکہ والوں کو اسلام سے روگردانوں کو بھی

پہاں کے توبہ امریکہ کی حکومت کے حکاموں کی طرف سے ہے۔ یہاں کے حکاموں کی طرف سے ہے۔ یہاں کے حکاموں کی طرف سے ہے۔

روسیوں میں اسلام

۱۹۵۹ء میں حکومت نے ایک قانون منظور کیا جس کے تحت تمام زمینداروں کے پاس زمین کی مالکیت کی تصدیق کی گئی۔

ان کو غنہ ہی آزاد دی گئیں۔ ان کو غنہ نامی اسلام راستہ میں ہدیہ عیسوی کے وسط میں مسلمان یہاں بھی  
چھ دیں یہ کہیں کے ہوں کہ کچھ لکھتے رہتے یہاں کہیں اسلام قبول کر لیا اور اب اس میں

یہ ایک زبردست اسلامی ملک ہے اس کے بعض حصوں جزیرے بہت غمے میں مبتلا ہیں۔ کارخانہ چمکھ لاکھ راجہ میں

سنانی سے کہے یہ ایسا آدمی ہے کہ اس کا رعبہ ہندوستان کے دو صوبوں کے برابر ہے وہی سو  
ہندوؤں کے حکومت سے اس کو دیکھ کر اس کا رعبہ ہندوستان کے دو صوبوں کے برابر ہے وہی سو

یہی ہیں جو مسلمان نہ تھے بہت باہم ہیں اور جو کمال اور دفاع الہی بہت ہیں ملا یا میں اسلام

یہی اس کا ترجمہ ہے اور اس کا مطلب ہے کہ لاکھوں ہزار سال کی عمر کے کسی شخص پر خیر و شر کا فرق نہ لگے گا اور کوئی

اسی پیرا کوئی ہے اور عقرب ایک فی اسلامی جمہوریہ عائد و دوسرے آئے والی ہے۔

[illegible]





قاضی القضاۃ بنام نہیں جانتے تھے کہ اس کے خلاف میں میں ہی کیا نہیں غور فرمائی ہے کہ یہ ہوئے ۵۰ سال میں ایک  
 ملحدین نے شاہ اندر سفر ہو گیا پھر میں میں اب الزکوٰۃ کے ایک مسافر اور ایک کالج بنوایا اس امر صاحب کے  
 نام میری کتاب میں ابھر کلام اور مذہبی کی طرف میں میں ملاحظہ ہوں میری علمی استعداد میں جیسے بزرگ کے  
 بہت سے لوگوں کو جاہلیت آپ کے ذہن سے کی کیا ثابت کر ایت والے ہوئے میں میں وفات پائی ۔

۵۰۰

[illegible]

والد اور نہایت ہی دینی اور عقیل تھے۔ سولہ برس میں وفات پائی اور اب الامام (ع) کا تعلق  
 امام محمد علیؑ کے ناموں کے زمانہ میں انتقال کیا بعد ازاں اس زمانہ میں جو نو گنہیں کہا جاتا ہے کہ میں وجہ بنتا  
 تھیں ان میں سے کئی بار ہے (مفتوحۃ العقول و علیہ) (عقیدہ بن علیؑ) نہایت فرہادست عقیدتی آثار اور دینی  
 آثار کے لیے انھوں نے مسلمان ہوئی اور وہیں سے مسلمانوں کے راہ ہدایت پائی۔ سولہ برس میں وفات پائی۔ نہایت کمال  
 نسبت اور ہر نے اس کی گزارش کیا کہ کسی نے سورہ فاطر غرض اٹھائی ہے بڑے آپ ہیوں ہو گئے اور وفات پا گئے  
 اور ان کے (عقود محمدی) والدین علیائی تھے نہایت ہی مسلمان ہوئے تھے والد ہی بھی آپ کی تسبیح سے  
 بجا پڑے تھے اور وہ کمال تھے۔ کاف کاغذ میں انھوں نے جو بھی باری اور شریک شایع و اے ان کے  
 کہاں کو نہ شہرہ بزرگ حضرت علیؑ کی تسبیح کرتے تھے اور وہ کمال تھے۔ (عقود محمدی)

[illegible]

۱۶۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ وفات پانی حدیث اور منطق کے اسام میں تلمیذ معظمہ عباسی گمراہ ہو کر اتفاقاً  
 بارگاہِ اکراد سے گھٹا لاشوں کی طرح گر گیا۔ اپنے شیخ محمد حنفیہ سے الگ نہ ہوئے تاکہ سارا سنی خاندان کو نایاب

[illegible]

روزنامہ شمس مجازی آپ کی کتاب ہے اس کے 3 ان کے مجموعہ کتاب کے 1998ء  
میں شمس مجازی (پہلی جلد) (پہلی جلد) (پہلی جلد) (پہلی جلد) (پہلی جلد)

بولے کے استاد مسٹر محمد علی سید اور مسٹر عبدالحی وفاق نامی ایس ایم اے صاحب نے ان کے ماحول پر غور کیا اور نوٹری اور فیصلہ کن مباحث کی صحبت اختیار کر لی۔ پھر شام چلے گئے اور دوسرے دن وہاں باقی اردو صفا

(۱) ابوبکر بن علی از جعفر بن یونس نام مصر و منصفین حضرت زین العابدین علیه السلام را در سمرقند مشاهده نمودند

















# شہرت مولانا عبد القیوم صنادیدی کی اہم کتابیں

**بات بیوی** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات دین میں اصل اور

کا حکم رکھتے ہیں، حضرت مولانا نے ان مکمل جو تئیسے زائد ہیں بہترین ترتیب سے یکجا کر کے ایک کالم میں عربی باعرب اور دو شکر کالم میں نہایت آسان ترجمہ اس کے اہمیت آسان مختصر اور عالمانہ شرح ہے، جس سے دین اسلام کی صاف و شفافیت میں پھر جاتی ہے، اور ایمان تازہ اور دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں، ہر سلا

تہ میں کسے کسے اس دور میں ہونا ضروری ہے، کاغذ چکنا قیمت صرف دو روپے

**لام کیا سکھاتا ہے؟** مسلمان بچوں اور عورتوں کیلئے یہ

بہ نہایت ہی مفید ہے، اس میں اسلامی عقیدوں اور ان کی تفصیلات، خصوصاً

ہر مسئلہ طہارت، نماز با ترجمہ اور اس کے مسائل، روزہ، زکوٰۃ

اسلامی اخلاق، معاشرت، تجارت، نسیم وراثت، اسلامی آداب زندگی

وغیرہ لکھے گئے ہیں، کتابت واضح کاغذ اوسط قیمت صرف ایک روپے

**اسلام کامل طبع دوم** یہ نہایت اہم کتاب ہے اور معلومات کا

نارسر سند، حضرت آدم سے لیکر ۱۹۵۵ء تک کی نہایت دلکش اور

پہچانستان ہے، انبیاء و کرام کی سیرتیں، شامل اسلام کے حالات

بزرگان دین کے ایمان پروردگار کے، بیشتر تازہ واقعات چھاپت

آئینت ہزار صفحات، کاغذ معمولی، قیمت ہر سہ جلد پچھروپیہ دہل آئے

کے چاپتر مینچوتخانہ محمد زبیر محال چوک لکھنؤ



CALL No. [ ۹۲۰  
 ۱۲.۵ ACC. NO. ۲۵۷  
 AUTHOR عبد الباقی نوری  
 TITLE انبیاء کرام اودر مشاہیر اہل

T 258589

THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME  
 OF ISSUE



## MAULANA AZAD LIBRA ALIGARH MUSLIM UNIVERSI

### RULES:—

1. The book must be returned on the date starr above.
2. A fine of Re. 1.00 per volume per day shal charged for text-books and 10 Paise per vol per day for general books kept over-due.

